



[illegible]





# گولیون کا

گولیون کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
مخرج سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۶-۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۶-۵۵ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیں گے۔

الم



جی ایتھرٹن اینڈ کمپنی

جی ایتھرٹن اینڈ کمپنی کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۱۱۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## نیچرل منطق الطیر

(مشقے نمونہ از خدای تعالیٰ)

کوئے تو کیا کرتے ہیں کاؤن کاؤن  
اور مورون کی آواز ہن قانون قانون

چڑیاں ہمیشہ کرتی ہیں چہاں چہاں  
اور پتیاں بولتی ہیں میاں میاں

(نفسرتج)

کوئی ایسی کہتا ہوں کہ کدوؤں کھاؤں

اور مورالا پتا ہی قانون قانون

چڑیا یہ صدا دیتی ہیں چن لون چن لون  
اور پوچھتی ملی ہیں اوں اوں

(نفسرتج کی تشریح ملج)

یہ تو آجکل یہ قومی لیڈر ہیں  
اور مور بھی مختار یا پلیڈر ہیں

یورپ کے سوداگریہ مگر ہیں چڑیاں  
مسکین گریہ ہیں پادری بے ڈرین

## قومی گیدڑ

باندھی جو ہوا ہے اسکو جھکڑ کیئے

لکچر جو یہ دین بھی تو پھر بڑ کیئے

وہ بھپکیاں دیتے ہیں الٹی توبہ  
ان قومی لیڈروں کو گیدڑ کیئے

ایضاً

بیٹھا کلا اٹھکر یہ مچائی گڑ بڑ

دنیا تو کجا لیتے ہیں سبکدان بکڑ

”پدرم سلطان بوڈکا دلخوش کن راگ“

ہر دم گوالا پتے ہیں قومی گیدڑ

## لعبتان فرنگ

سٹرے ہیں جہانمیں گورنگینی کے

سکے بیٹھے ہیں قلب کی سنگینی کے

بے شبہ تمام سمبتان یورپ

ایجاد ہوئے مگر ہیں تام جینی کے

## بچوں کی صحت



والدین کی بڑی فکر کی بات ہے  
اگر بچہ چھوڑ دے اور معدہ ضعیف ہو تو اسکو  
اسکاٹ کا اسٹیشن  
دینے میں آؤفٹ نہ پیا ہے



اگر چند قطرے دودھ میں ملا کے دینے جائیں تو بچے میں تغیر معلوم ہو۔ بچہ خوش  
بشاش چائیکلا ہو جا اور غذا (جو صحت کی نشانی ہے) مزے سے کھاؤ۔

ہاتھ سے نہیں چھوا ہی

سب دافروشن بیچتے ہیں  
اسکاٹ و بون (متحد)

دواسازان

لندن انگلینڈ

## آدھا تیسرا آدھا بیڑ

(یعنی آدھو بجائی)

غیر توراہ میں کاٹو مے آتے ہی رہی

اور عدد و گناات میں ہر وقت کھلو ہی رہی

انغمہ کیا کیا پنجاب میں دے کی کل

سرخ جان اک کر دی عشق میں جو ہی رہی

سلافت  
"لا فر"

نوٹ:- توراہ پچھتر گنا = گنا۔ کھلوئے۔  
کھروے۔ دھندا = کتا۔ کی = کیا۔  
گل۔ بات = کر دی = (کی)۔ ۱۲۔

## متر انہار لکشمی

دلت کی تلاش

ہے فکر کہ لہو آئے کسی طور دہن

لیکن نہیں آئی کوئی تدبیر ہی بن

مجھ سے سنو نہیں ستا ہر دکن میں

جاؤ تم کیوں نہ حیدر آباد کن

پیشینگوئی

کام اب اندھ میان کالا ابالی ہو گیا

موسم گرما میں موسم برش کالی ہو گیا

قحط کا ہو گا عمل سنتے ہیں ہندوستان بھی

انتظام اس سال کا ملکی و مالی ہو گیا

جوشش ابر

ہوا ہے دیکھ کے گرمی کا آبا ب ہرا

برس پڑا جو کرار اس آج اک لہرا

ہوا ہے سرد کی بجلی لگی چمکنے خوب

ریاض ہند پہ اب بڑھ چکا گیا لہرا

ایضاً

قائم نہ رہا گرمی کی تیزی پر صبر

کرتے رہے کچھ دلوں پر صبر

نالے ندی بہا دے گلشن میں

جب جوش پہ آبِ رس پر حفت ابر

ایضاً

بادل خان فوج لیکے گرمی پہ چڑا

ندی نالے چلے بھرے خوب گروہی

گرمی نے شکست کھائی اور پیچھی ہٹی

فاتح سیلاب کی طرح آگے بڑھی

یعنی حکمت علی

حکمت علی کے معنی ہیں بولے جھوٹ

کمزور کو لے کھائے خزانے ہی لوٹ

تدبیرت شہ زور کو کمزور کر

تا آنکہ پنجہ سے نہ جائے پھر

پنجہ نگارین

عالمی طغیانی یہ درسمہ داد

لوح سنگیش در کنار نہاد

اوسپہ لکھا سلیٹ پنس سے

چشم من روشن و دل من شا

چڑ گئی اسپہ مدد کی خداد

ساق

تشاعر

## حالتِ زمانہ

کنفرن جب داخل دربار گئے

میرزا و میر اور مغل خوار ہو گئے

اجلاف کرتے جاتے ہیں علمی و قلمی

اشراف علم چھوڑ کے بریکار ہو گئے

ہل جوتے پہ جنگی کمانی مغل

وہ لوگ اچھے خاصے زمیندار ہو گئے

آمین بلائیں زریں گیا دروسر ہوا  
جبک اسیر زلف گرہ دار ہو گئے  
نفسا نیت کا زور کدورت کا دور ہے  
ظاہر خراہیوں کے سبب تار ہو گئے  
اب کشمکش زمانہ کی بھلائی فلاح دہ  
سارے ہوئے تندرستے مسار ہو گئے  
جھوٹے عداوتوں کے چلے زور نہ رہے  
جھنڈے مو انست کے نگو مسار ہو گئے  
زادہ دراز لیش پہ اتنا گندہ ہے  
سب وارھی مہکا اندرون میں نہ رہے  
گروہ مخالف و کدورت فساد و نشر  
انسان کے گلے کے یہی ہار ہو گئے  
سچ پہنچنے کا ساتھ ہی زمانہ ہی اکٹلا  
زمینستان اسے دوست بھی اغیار ہو گئے

نیرنگ دہر بدولت کو بچ ہی  
حالتہ خراب دیکھ کے بیا ہو گئے  
ساق  
شہر شاہ پوری

## شریت بہار

ہمارے شہر کے کہ فرما جوں کی آتش بہ دود کو  
تھنڈا کرے کیلئے ہمارے دوست ایس۔ اے حکیم  
کے فانیاد شریت بہار نے وہ کام دیا ہے جو اب بہار  
کشت زار پر دیتا ہے۔  
ایس۔ اے حکیم کے کارخانہ دوا ساز کی فیض  
نوجوانوں ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ کرم خورد  
بزرگوں کی اس سے زیادہ نیشٹ بنانا ہی کہ چکا ہے  
گزشتہ موسم سرمایہ ان کے ماہانہ علم غیری  
دھوم دھام ہم مخلوق کی زبان کے سن چکے تھے  
اے سال موسم بدلتے ہی انھوں نے شریت بہار  
کے ذریعہ سے فصل بہار کا خیر تقم کیا اور

اصطلاح کیا کہ شریت بہار کے زبان پر شریت بہار  
ہی شریت بہار آ گیا۔  
اسمین کچھ شبہ نہیں کہ یہ شریت قطع نظر اپنے قویٰ  
ہونیکے دل خود مانگ کے تازہ رکھنے میں اکسیر کا  
کام دیتا ہے خوشبو نہایت لطیف اور پاکیزہ  
جاسٹنی خوشگوار رنگ وہ رنگ جسکو دیکھ کے  
خیر گردوں کی گلابی ٹہ مابلے۔ ظاہری صفائی  
بوتل و لیبل وغیرہ کے ہی کسی انگریزی اور چینی دکان  
سے بھی نہیں رہی ہے۔  
قیمت صرف ۱۲ روپیہ بوتل نقد و قسٹ اور اسی  
تے ساتھ از علم غیری ہی اگر مطلوب ہو تو دو روپیہ  
اور بھیجیے نیچے لیس پھر کیا ہے زمین آسمان  
کے قرا بے راڈا سیلے۔

## کفن کھسوٹ

(بقیہ - ۲۷ جون ۱۹۵۹ء)

ونگ لی پیری جانب کس قدر استعجاب اور  
تفتیشی نگاہ سے دیکھنے لگا۔ مگر اپنے کچھ ایسا  
انداز بنایا گویا مجھ کو کچھ زیادہ دیکھی نہیں ہے۔  
واہ فو کہنے لگا کہ یہ میرے برادر بیکن سے  
آئے ہیں۔  
ونگ لی کو کوئی تنفر کا باعث نہ تھا جب تک  
برادران بیکن کے پاس دولت ٹٹلنے  
کو تھی۔  
میں ہر رک کے کھیلنے لگا کہی ہارتا تھا  
اور کبھی جیتتا تھا۔ مگر ایسا نہ تھا کہ اس  
زرد و تابوت ساز کے پاس دولت جمع ہوئی  
مگر واہ فو کی قلمی کھلگئی وہ تو پکا جواری بکلا۔  
بے جھجک برٹے برٹے داؤن لگاتا تھا  
تھوڑی دیر میں سب ہار بیٹھا اور مجھ سے  
قرض لینے لگا۔ میں اس نئی رشتے داری  
کیوجہ سے بری شش و پنج میں تھا۔  
اب اوسکا داؤن بھی پھرا اور تابوت بڑا چلا  
سات داؤن اوسے کے نکلے اور اوسنے  
اپنے سامنے بڑی دولت اکٹھا کر لی۔ اب تو

تابوت ساز جھگڑے پر آملاہ ہوا اور دونوں  
میں خوب ٹوٹو میں میں ہوتی۔ ہی اور اس قدر  
بروہی کہ دوسرے جواری ایک ایک کر کے کھیلنے  
لگے۔ اسوقت میرا سا حق خوب جیتا ہوا تھا۔  
میں ہی بیٹھے بیٹھے تنگ آ گیا تھا۔ طبیعت  
پریشان ہو ہی تھی اپنے ساتھی سے کہنے  
لگا کہ بھئی اب جلو۔ جتنی بار میں نے اس  
کہا یہی جواب ملا ڈرا کھرو۔ ایک داؤن اور  
میں عاجز آ کے اوتھ کھرا ہوا اور بوا کہ  
صرف ایک داؤن کا اور انتظار کرونگا۔  
اُسے منظور کیا اور پھر کھیلنے لگا۔ داؤن  
بھی جیت گیا۔ اب تنگ لی کا چہرہ خونخوار  
دیکھنے کے قابل تھا۔ اوسے میرے  
اول خیالاتوں کا جواب ملتا تھا جو میرے دل میں  
یکایک برپا ہو گئے تھے۔

تابوت ساز اتنی کر کے لگا کہ ایک داؤن کا  
مجھ کو بھی موقع دیجئے اور یہ تین بڑا مال  
ہوگا۔ وہ بات بارگیا ہے۔ وہ تبہ  
ہو جائیگا۔ ایک داؤن اوسے اور مانگا۔  
واہ فو ایسا سادہ لوح تھا کہ برابر منظور کرتا گیا

## بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہمیں کہ جدید و مختلف اقسام مع منافع و بلا نفع بیمہ  
زندگی خواہ اول یا بیخ سال کیلئے اس سال کے بعد چندہ  
نصف معیادی المضاعف یعنی دو چند منافع یا نصف  
انتقال پر دو چند اختتام معیاد پر دھا۔ بیمہ زندگی  
مستقل معیادی بیمہ مستورات بیمہ و بیمہ شادی۔  
بیمہ تعلیمی خیراتی کاموں میں امداد کے لیے بیمہ میں  
خاص عایت کیواسطے صفحہ ۲۲ پر اسکیٹس ملاحظہ ہو۔

پر اسکیٹس ملنے کا پتہ  
لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام منیجر بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور یا سکریٹریان شاخاے  
کلکتہ - اجیر - احمد آباد - راولپنڈی - الہ آباد - لکھنؤ

سکرٹری بھارت انشورنس کمپنی  
شاخ لکھنؤ

سرمایہ دہل لاکھ  
جدید پراسیکیوٹس  
۹/۸/۵۹

# میسر کا سر

محترمہ جناب سسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محترمہ جناب سسٹنٹ کیسل کا رج کے پرنسپل نامور ڈاکٹر ون ویلیان ریاست اور لائٹ کی پرنسپل کے سند یافتہ یو پی ڈاکٹر ون کے بعد تجربہ ہیں۔  
 حسین قربانی کہ یہ سرمد ام اصل ذیل کے پرنسپل کی منفعت بصرات تا۔ کی پیشہ دہندہ جانا پڑوال غبا پھولا اسل سرخی ابتدائی موتیا بندرانی جانا خارش  
 معزز ڈاکٹر اور پیکو بجا سے اور اور کے آنکھوں کے مرغیوں پر اب سرمد کا استعمال کر رہے ہیں چند روز کے استعمال سے مینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک  
 کا بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمد جیساں مفید ہے قیمت سینے دیکھی ہو کہ عام و خاص اس سرمد سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولد  
 سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عام۔ میسر کا سرمد سفید اعلیٰ قسم فی تولد تین روپیہ حاصل میردنی لائٹ بیس روپیہ۔ معری سرمد فی تولد ۲۴ صرچ ڈاک  
 بذمہ خریدار درخواست کیونکہ اخبار حوالہ فردین نقل و جعلی میردے کے سرمد کے اشتہار دن سے بچنا چاہیے۔

پرنسپل میا سنگھ لہو دانیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان میں پورے کہ جسکی آکھیں بہت گزر اور بجا رہتیں  
 استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر  
 ان میں پورے کہ جسکی آکھیں بہت گزر اور بجا رہتیں  
 رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر جو یہ سرمد  
 نہایت ہی مفید پایا۔  
 ملقم برج لال گھوس رائے بنادر ایل ایم ایس۔  
 اسسٹنٹ سرجن و پرنسپل سسٹنٹ کیسل کا رج لاہور  
 حال نرہری سونگ گورنمنٹ ہند

محال کرینے اگر تیرہ۔ ہر ماسی تعریف ہی نہیں  
 معوالیہ مفید اور صرف یا یا میری سلسلے میں بجا رہ  
 تیل کو بچ کو بچ بڑی ڈاکھی۔ جات اور سر لاؤنگ بکر  
 کی معرفت فروخت ہونا چاہئے تاکہ ہر امیر و عورت بچہ میری  
 مستقیم ہو سکے اور دھند اور غبار سے یا فوری براہ مہربانی لکھو  
 میردے کا سرمد سفید اعلیٰ قسم دی پی۔ پوسٹل بھیجیں۔  
 ملقم۔ ڈاکٹر جید ہی امیر خان مینڈیکل ایجا رج  
 تنفا خانہ لائٹ۔ میردے کا سرمد سفید اعلیٰ قسم دی پی۔ پوسٹل بھیجیں۔

انے بڑھ کر اور کیا مقصد تھا کہ ہو سکتی ہے  
 ۱۱ میں اور میرے ہشت متعلقین کو میرے بچہ میردے  
 مردار میا سنگھ لہو دانیہ کے تیار کیا ہے استعمال  
 مایت ہی مفید پایا آنکھ کی جابروان کے پیرالیر  
 سرمد کی آکھوں کو ترارہ دھند اور غبار  
 طافت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرمد بڑی قابل کھو  
 کے لپنی نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آکھ  
 کبھی کوئی اور اس سرمد سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی  
 ملقم۔ آرنیل لال بھگت مینڈیکل ایجا رج۔ خان مہاروی  
 ایس سبک ڈویژنل سسٹنٹ کیسل کا رج لاہور  
 سرمد کو سسٹنٹ کیسل کا رج لاہور  
 ۲ پرنسپل میا سنگھ لہو دانیہ کے تیار کیا ہے استعمال  
 شخص جسکی آکھ میں دھند ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
 یہ شخص چند روز کا علاج کر کے۔ یوں تھا اس کے  
 سر بالائی آکھوں میں سفید سرمد اعلیٰ قسم نہایت قیمت طلب کر رہا تھا  
 ملقم۔ ملقم لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب  
 ۳ جک صاحب پرنسپل سرمدار میا سنگھ صاحب  
 بہادر لکڑا میز ریاست ملقم ہی ضلع گورداسپور۔  
 ۴ جک صاحب پرنسپل سرمدار میا سنگھ صاحب  
 سسٹنٹ کیسل کا رج کے پرنسپل کو تقریباً تین مہینوں  
 ۵ جک صاحب پرنسپل سرمدار میا سنگھ صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب  
 ۶ جک صاحب پرنسپل سرمدار میا سنگھ صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچ ہزار روپیہ انعام  
 اگر کوئی شخص میرے سرمد کی سندات میں سے  
 جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرنی  
 ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
 دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
 میں اسی مطلب کے لئے پانچ سہ  
 سے جمع کیا گیا ہے

۱۲ جناب سرمدار صاحب تسلیم ہی کیا ہے استعمال  
 میں تسلیم کرتا ہوں کہ جیسا کہ یہ کمزوری ہے کہ کبھی  
 مفید ہی میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک  
 کام کر رہے تھے اور جو جانا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ  
 دھند جابروان کے استعمال سے تین تین پر لکھو  
 دی اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
 ملقم۔ میان خورشید محمد خان خلف نواب سبک  
 بہادر رئیس اعظم بھوپال۔  
 ۱۳ کرم بندہ تسلیم۔ میں آج قابل قدر میرے بچہ کو  
 عرصہ پنج سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
 استہار میں لکھا ہوا اس کو بھی کئی درجہ بہتر ہو گیا ہے  
 لگاتار بالکل ٹھیک ہو گیا اور اب میرے بچہ کے بڑی مکہ ہو سکتا ہے  
 ملقم۔ رادھا کشن گورنمنٹ ہسپتال دہلی  
 جوڑا بھوان۔  
 ۱۴ میں نے میرے بچہ کو سرمدار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

لیکن میں اوتھ کھڑا ہوا۔ اور سلام کر کے زمین کی طرف جانے لگا۔ وہ چلا یا کہ میں لہجہ آتا ہوں مگر میں نے اپنے پروردگار سے لگا۔ میں نصف زمین پر نہیں کر چکا تھا کہ ایک عجیب آواز سننے لگی۔ ٹھنک رہا۔ ایک لمحہ ٹھنک رہا مگر پھر آواز نہیں سنائی دی۔

میں نے پکار کے پوچھا۔ واہ فو کیا آتے ہو کچھ جواب نہیں ملا۔ مگر دنگ کی زمین کے نیچے آیا اور کہنے لگا۔ باہر کا وہ راستہ نہیں اور ہر آئیے۔ میں نے پوچھا میرا بھائی کہاں ہے دنگ کی بولا وہ چلے گئے۔ اس نے میں روٹھ گیا غائب ہوئی اور بڑے پڑ گئے۔ میں میں ٹھوٹھ ٹھوٹھ کے اوتھ لے لگا۔ میں نے طبیعت شومش بھی اور سمجھتا تھا کہ اب دنگ میں سے سامنا ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا تھا کہ ہر گھلاڑی اسی راستے سے باہر گئے تھے پھر یہ تابوت ساز جھوٹ کیون بونتا ہی۔ آہستہ آہستہ اوتھ کے میں پروردگار ہٹا یا۔ ہٹانا تھا کہ کچھ میری نگاہ کے آگے چکا اور ایسا معلوم ہوا کہ دماغ میں ہزار ہا بجلیاں کود کیں اور دماغ اوٹ گیا۔ میں کب تک غفلت میں رہا یہ نہیں بتا سکتا۔

ہوش میں آنے پر بھی خواب کی ایسی کیفیت تھی۔ یہ بھی صحیح طور پر نہ معلوم ہوا کہ کب ہوش میں آیا۔ دماغ درد سے ہل رہا تھا اور تمام جسم میں درد تھا۔ رفتہ رفتہ مجھے ہوش آتا گیا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے مار کے گرا دیا تھا۔ مگر کس وقت اور کس طرح یہ خیال میں نہ آیا۔ صرت اس قدر خیال سے کہ جوت یکا یک تیزی سے لگی اور میں بلا کسی ٹاؤن کے زمین پر گر پڑا۔

جب ہوش آیا اور خون رگون میں دوڑنے لگا تو میرے عضو حرکت کرنے لگے۔ یہی غیبت تھا۔ کوئی ہڈی نہیں اٹھتی تھی شاید میں اس قدر مضروب نہ تھا جیسا میرا خیال تھا۔ اب مجھ میں اتنی طاقت آئی کہ میں اوتھ بیٹھا۔ سر پر ایک لمبے لٹک رہا تھا۔ مگر اس قدر دھندلی روشنی تھی کہ ہیکل گرد و پیش کی چیزیں دکھائی دیتی تھیں۔ ہر ایک چیز سیاہ ہی تھی تھی کہ نگاہ اوسمیں سے گزر کے دوسری جانب نہیں جاسکتی تھی۔ میں اپنا ہاتھ

چاروں طرف بڑھایا۔ ہاتھ کو کچھ محسوس ہوا۔ یہ معلوم کر کے کہ تابوت ہے میں کانپ اٹھا۔ اب کس قدر اور عواس بجا ہوئے اور دکھائی دیا کہ تابوت ہی اور یہ دنگ کی کوٹھری ہے اور دنگ کی ہی نے میری یہ کت بنائی ہے۔ کوشش کر کے میں اوتھ اٹھ اور روشنی تیز کر دی۔ ہر ایک چیز اوسط طرح تھی جیسی ہے آخری وقت دیکھتی تھی۔ میں نے اپنے تین جو سے کی میز پر تابوت کے پاس بڑا پایا۔ مجھ پر بھی خیال آیا کہ واہ فو پر کیا بنی ہوگی۔ نہایت استعجاب کے ساتھ جھک کے میں تابوت کے اندر دیکھا۔

یہ دیکھ کے میرے خوف کی حد نہیں کہ اوسمیں ایک لاش ہے۔ بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ بیچارہ بد نصیب واہ فو ہے جو رات کی جیت میں اپنی جان ہی پار بیٹھا۔ چہرہ زردیر گیا تھا۔ اور مردی چھاتی تھی۔ آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ اوسکے سر پر بھی ویسی ہی جوت تھی جیسے میرے سر پر جوت تھی۔ اس کے ستونی بزرگون کے زیر سایہ ہو چکا تھا۔ تابوت ساز سمجھتا ہوگا کہ جاکو بھی ایسی ہی ملک ضرب لگی ہوئی کیونکہ ہم دونوں یک ہی جوت پڑے تھے۔

بمشکل میں میز پر سے اوتھ اٹھا اور اس کے سہارے کھڑا ہوا۔ مجھے اپنی پائی کی بوتل یاد آئی۔ مگر وہ غائب تھی۔ مگر غور سے غور سے پر ایک چھوٹی تیاری پر کھڑا رکھا ہوا دکھائی دیا جس میں کس قدر پانی تھا۔ پانی کے کچھ تسکین ہوئی۔ کمرسل دور ہوا اور طبیعت کس قدر حسرت ہو گئی۔ بفضل اچھی طرح چلنے لگی۔

اب مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا میرا چاہیے فوراً دنگ میں یا دنگ کی دیواروں کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میرے آگے ایک لوہے کا تختہ لگا تھا جسے زمین سے آدھورفت بالکل بند کر دی تھی۔ یہ لوہے کی چادر اس مقام پر کس طرح آگئی کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ میں نے اس کے ہٹانے کی کوشش کی مگر بیکار رہی۔ وہ ایسی مضبوط جی تھی گویا دیوار میں چسپاں تھی۔

اسٹیشن کو شش کوڑے کی رسی سے منہ میں ابولی شکل کی کوٹھری کو دیکھنے کا کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ دیوار چاروں طرف بہت خوبصورت تھی کہ شاید کہیں چور دروازہ ہو مگر بجز زمین کے پاس اور زمین کچھ نہ معلوم ہوا۔ معاملہ نازک ہوتا جاتا تھا۔ جیسے کھڑی ہوئی غائب تھی وقت میں معلوم ہو سکتا تھا۔ قاتل ہمیں یہاں کیون تھوڑے یہ بھی سمجھ میں نہ آیا۔ مگر اس امر کا یقین کہ آؤ نیلے ضرور۔

ایک دفعہ میں نے اپنی جیب اور ٹھوٹھ تھیں تھیں۔ اگر کوئی آگے تو مقابہ سطر۔ مٹا ہونے یہ خیال کر کے میں اس زردور دنگ کی اور اس کے پورے ملازم کا خیال کیا اور مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔

میں پھر میز کے پاس لوٹ آیا یکا یک ایک عجیب خیال دماغ میں پیدا ہوا جس سے کل جسم میں خون تیزی سے ساتھ دوڑنے لگا۔ ہماری لاشوں کو یہ کیا کرینگے۔ مجھے زیادہ تر اپنا خیال تھا جو اپنے خیال میں تن جیاں نہ تھا کو دنگ کی ایسا ہی سمجھتا ہوں میرے۔ لیکن ایک عجیب دیری کا خیال عکس نکلا ہوا یہ سوچنے لگا کہ دنگ کی ایک بے خوف شخصیت۔ اور اس کا ہمیشہ ایسا ہے جس سے اسے اسٹو لاشوں کے دفن کرنے میں کوئی وقت نہیں۔ پس وہ انکو مکان کے اندر کبھی دفن نہ کرے گا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہوگا کہ اگر یہ راز فاش ہو گیا تو حاکمون کے نتیجے میں ہمیں جاسے گا۔ ذریعہ شک پر حاکم فوراً تلاش کر لے سکتے ہیں۔ مجھے یہ سمجھ ہی کہ لاش کو نکال کے اپنی جگہ لٹا دوں اور نو د تابوت میں جالیٹوں۔

میری عادت ہے کہ سامان عیاری کس قدر ہر وقت جیب میں رکھتا ہوں خوش قسمتی سے وہ میرے جیب میں موجود تھا۔ سفاکون نے حقیر چیز سمجھ کے چھوڑ دیا تھا۔ اس میں لاش کے چہرے کو بنانے لگا۔ چونکہ اس کام میں مجھ کا نل دستگاہ حاصل تھی میں اوس کا چہرہ بنا لیا بنادیا۔ اور تابوت سے نکال کے اسے کھڑے خود پہنے اور اپنے اسی ہمارے۔ اور پھر ایک جیوت۔

آئینہ کی مدد سے اپنا چہرہ آئینہ کا ایسا بنا لیا - یہ بھی ظالموں نے دانستہ یا نادانستہ چھوڑ دیا تھا۔ خون میرے سر پر بہ گیا تھا اور بان خون سے سخت پڑ گئے تھے۔ آج ب میں اپنا چہرہ درست کر چکا تو مجھے میں اور مرے میں کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا تھا۔

بھلا جسکو یہ عیاری: سوچتی وہ موت کے پنجے سے کیسے چھوٹ سکتا تھا۔ اب یہ ارادہ ہوا کہ تابوت میں لیٹ رہوں اور اسطرح ایک دفعہ اور کھلی کوچوں اور بوندی بھام پر پھونک لیکن فوراً یہ خیال آ گیا کہ سب قیدی جیل میں ہیں تو سانس کیسٹھ لے لوں گا۔ ناؤں میں میں میری خوب دیکھ بھال دیکھا تھا۔ وہ مجھ کو معلوم تھا کہ معمولی قسم کا - سب اور غلبہ گیر اور اسکے چاروں طرف عجیب سیسا سب کے لیے مندر ہوا گیا - اس نے اپنے آپ کو بھی وہاں کے حبیب میں پڑا - اس نے اپنے آپ کو سوراخ بنایا صرف کپڑا میرے اس کو دھو بیٹھا - اسے جوئے تھا۔ یہ سوراخ آہستہ آہستہ بنا رہا تھا کہ اگر لیٹوں تو ناک کے دروازے سے ہوا آئے گی ایسا سمجھتا تھا کہ اس میں ہوا آئے گی۔ یہ سب کام کر کے اس نے انکو ان کے میز پر لٹا دی لیکن وہ سب جا بجا رہے۔

دل کی عجیب کیفیت: میں بیوی اور بچوں کے ساتھ اور دماغ میں عجیب حرکت ہوتی تھی میری اس وقت کی حالت وہی تھی مجھ کو سنا ہی حسرت بیتی ہو۔ یہ بھی حسرت تھا کہ وہ سب مر گئے خوش نصیبی تھی کہ میرا اندازہ تھا کہ میرے برابر تھے اور تابوت اور قبر آواز دے رہا تھا کہ میں اپنا سر ادھر ادھر بھیج سکتا تھا میں سوچتا تھا کہ اگر میرے لیے خیال کے اندر جو التوبہ ان میں فاسخ کر دوں گا - بھر جیسا کہ انکو میں ایسا نہ وقت ہی پر میری ہوتی ہو جاؤں گی کیونکہ یہ حالت بہت ہی عجیب تھی۔ میں نے وہ دیکھ کر ہاتھ پیرا تھا۔ اور کئی کئی بار یہی گویا کسی - سب سے پہلے ڈالا سب - موت کے منہ میں تو یہی ہی تھا۔

تابوت میں پڑے پڑے دندیل روشنی اور کوٹھری کی سیاہ چھت کو دیکھنا دل

دلائے والا نظر تھا۔ ہر وقت میں گوش آواز تھا۔ چاروں طرف کا سناٹا - لاش کا قریب پڑا ہونا اور خود ہی موت کے منہ میں پڑا ہونا ناقابل برداشت تھا۔ خیالات اسقدر بڑھتے جاتے تھے کہ غفلت کے پردے آنکھوں پر پڑتے جاتے تھے مگر میں شوق سے ان غارت گروں کا نظارہ کر رہا تھا۔

آخر کار لوہے کا دروازہ سرکا اور زینے پر سے قدموں کی چاب سناٹی دی۔ پھر کوئی آہستہ سے بولا دوسرے نے ویسی ہی آہستہ سے جواب دیا۔ پھر ہر ہنس باز کی چاب سناٹی پڑی۔ پھر کچھ کسک کے میز پر رکھا گیا۔ میں سمجھا کہ وہاں کے لیے تابوت آیا ہوگا۔ جیل کی روشنی میں وہ لوگ آہستہ آہستہ کام کر رہے تھے جب بیٹھے نیم باز آنکھوں سے دیکھا تو یہ معلوم کر کے بہت اطمینان ہوا کہ وہ سب تیز رفتاری سے نکلیں گی۔ اب سب یہاں پر ہی آنکھوں کے سامنے آیا اور چند منٹ میں میرے تابوت کے منہ پر تختہ در در دیا گیا۔ اب آنکھیں بند ہوئیں۔

میں نے اپنے بچے سوراخ کے پاس سے دیکھے۔ سانس لینے میں مجھے کوئی استغناء محسوس ہوئی وہاں گری ہوئے بارہ سوراخ ہوتی تھی۔ بیٹے انگلی سے کھڑے ہوں سوراخ کو دیا اور راز کھلیا تیک کا بھل گیا۔

وہ لوگو پہلے لگے۔ اور مجھ کو لینے دیر نہیں آئے۔ آخر میری ہی باری آئی۔ میرے سے اٹھا کے میرا تابوت دوکان میں رکھا گیا۔ یہاں ونگ لی کہنے لگا جلدی کر دو ایسا تھو جہاز تک پہنچنے میں ہرج ہو جاوے گا۔ اب میرا تابوت روانہ ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ اب کلیوں میں جا رہا ہوں۔ تابوت کی عجیب حرکت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاز کے دروازے تیز قدمی سے چل رہے ہیں۔

جہاز کا خیال میرے ذہن میں جا ہوا تھا۔ مجھ کو یاد تھا کہ گورنر نے یہ کہا تھا کہ جہاز دو کئی روانگی سے پہلے اونکی تلاشی لے لی جاتی ہے۔ میری رات کی عدم موجودگی نے اسکو بہت ہی متفکر کر دیا ہوگا۔ میں نے ذہن میں

کھا کچھ دیر اور صبر کرو۔ کچھ دور کا سفر نہ تھا۔ چونکہ میں اپنے خیال کے موافق تابوت برداروں کی ہر ایک حرکت کا خیال رکھتا تھا میں نے معلوم کر لیا کہ اب انھوں نے میرا تابوت جہاز پر رکھا۔ بڑی دیر تک مجھے انتظار کرنا پڑا اور دل میں کچھ خوف ہی پیدا ہونے لگا۔ یہ خوف اور موت اور بڑھ گیا جب میں نے یہ سنا کہ جہاز روانگی کے لیے تیار ہے۔ میں خیال کرنے لگا کہ گورنر کے جانچ کرنے والے اب آئیں گے۔ میرا ارادہ ہوا کہ میں چلاؤں اور تابوت کو جہاز ڈالوں۔ اس نے میں مجھے ایک ٹکھنا نہ آواز یہ کہتی ہوئے سناٹی دی۔

”اس میں کیا ہے“

آواز آئی۔ دو معزز لاشیں۔ انکو ہم لوگ اونکے بزرگوں کے قبرستان میں بقیعہ دیں جوئے جاتے ہیں۔ سوراخ میں منہ ڈالے جس قدر مجھ میں طاقت تھی میں چلا یا۔

”نہیں۔ نہیں۔ میں مردہ نہیں ہوں۔ یہ لوگ قاتل ہیں۔ خونی ہیں۔ انکو گرفتار کر لو۔“

مگر بڑی دیر خوف اور استغاب کی حکومت رہی پھر ہر طرف سے باتوں کی آوازیں آنے لگیں اور ایسا معلوم ہوا کہ کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں۔

فوراً میرے تابوت کا تختہ توڑا گیا اور جب میں اس میں سے نکلا لگیا کہ مزدور میں تھا نہ مزدور نہیں۔

اب کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے۔ ونگ لی اور اس کے ساتھی گرفتار کئے گئے اور جینی طریقے کے موافق اونے سب قبیلوایا گیا اور انھوں نے سب قبول کیا۔ کہ ان نوجوانوں کے غائب ہونے کے ذمہ داری ہی لوگ ہیں۔ جنگو انھوں نے دوسرے کی لالچ سے ہلاک کیا اور سمندر میں ڈال دیا۔

آخر میں آپ یہ یقین کر لیں کہ میرے دوست جی نے ہانگ چاؤ کے تابوت ساز کو زیادہ دنوں تک نہیں رہنے دیا اور انسانی جہر دکو بجائے

دو کئی کئی بار تلاشی لے لی جاتی ہے۔ میری رات کی عدم موجودگی نے اسکو بہت ہی متفکر کر دیا ہوگا۔ میں نے ذہن میں





نوجوان ترک  
دیگر سالطین یورپ





# نئی لگام نیازین اور نیاکوڑا نئی ہی نسل شایق و نیاکوڑا

سور کا بے گھر سے کا خیال عام طور سے  
عام رہا اور نہ اس نسل کے نوا ہستند  
وشتاق معلوم ہوئے۔ کیونکہ غار کا معلوم  
ہے کہ سدا کی گھوڑاں ابھی اسی نسل کی  
ناکتہ موجود ہیں۔

فی الحال تربوزی نسل کا گھوڑا نظر سے گزرا  
ہے جو اب تک غائبانہ تو لوگوں نے دیکھا ہوگا  
اور شاید سننے والے بھی کم ہونگے اور اگر  
جوئے او شافر ایک طور پر تربوزی گھوڑا  
مشہور ہو سکتا ہے تو بہت رکھتا ہے اور  
بازار بڑی اختیار و بین قابل تذکرہ ہو جاتا مگر  
افسوس ہے کہ وہ ہی تین روز کے اندر  
کچھ اسباب پیش آئے کہ جن سے  
نسل کی تحقیق غلط ثابت ہوئی گھوڑا تو موجود  
ہے مگر ندر دالون اور خریداروں کی تعداد بہت  
کم نظر آتی ہے۔ اور چونکہ یہ گھوڑا اب  
قصہ غالب دالتر سے تعلق رکھتا ہے۔

اسوا سطلے ناظرین کو بھی بخیر نہ رہنا چاہئے۔  
ایک بلیک ورکس کے لازم نے ایک گھوڑا معہ ٹیم  
ایسی بلیس میں خرید لیا گھوڑا معمولی ہے اچھی طرح  
سے جو خدمت کیلئے ذرا ہاتھ پاؤں نکالے اور ہر  
مالک نے اس کی قدر و منزلت میں زائد از  
ضرورت کو شش کی اور ہر موقع پر شایق ہونے  
لگی۔ جن صاحب نے گھوڑا خرید لیا وہ منظم و جروس  
بچے کفایت شعاری کے اعتبار سے یارطان کو  
موقع ملا گھوڑے کی تعریف روزانہ شروع کر دی  
صبح و شام مشتاقین و خریداران کا جھوم ہے  
نکا ایک ہزار روپیہ قیمت تجویز ہوئی قیمت کا اندازہ  
معلوم ہونے ہی مالک کا دل ہاتھوں مست  
ایسا لگے سے بڑھا اور اس گھوڑے کی خدمت  
اگرانی زائد رہی۔ آخر کار مسخروں نے فقر و کو  
اجاد کرنا شروع کر دیا اور جو شایق بن کر گیا خواہ  
محبت خریدار اس سے قیمت زائد نہ ہائی۔

چنانچہ اب میں ہزار تک دام لگا دیئے گئے تھے  
مگر مالک کا اندازہ اس سے زائد ہی رہا اور قدر دالون  
کی وجہ سے گھوڑے کی نسل تربوزی معلوم ہوئی  
ہے۔ اس نسل کی وجہ تسمیہ دو ضرورتوں سے  
ہوئی اول تو عربی نسل سے ترقی ہی کر رہے ریت  
کے مقام کا سینے سب سے زائد عمدہ تربوزی ہو  
ہے۔ دوم گھوڑے کو پانی ہرگز نہ دیا جائے  
جس قدر تربوز کا عرق ممکن ہو استعمال کر لیا جائے  
تاکہ گرم نہ ہونے پائے اور بجائے دانہ دودھ  
میں ڈبل روٹی بھلو کے دی جائے جس میں روغن  
چربی کی مائش ہو نا چاہئے۔ عیال میں بکلی قیمت  
روغن میلا برابر لگا یا جائے۔ اس سے  
رنگ روپ بڑھیک قوت ہی آئیگی فلو لیا  
گیا۔ تھان پر فرش وغیرہ انتظام ہی قدرے  
قبیل صفائی کا بندوبست معقول۔

جو اشتیاد خوردنی گھوڑے کو اس دو ہفتے کے  
اندر سیر ہو گئی اور قدر بڑھائی وہ آجک نہ تو  
مالک کو اور گھوڑے کو تو بھولے نہ بھولی ہوں اور  
کسی لڑکے کو۔ صبح کو اگر ہی چر جائے تو شام  
یکساں ہی کے دلچسپ انسانے ہیں۔ حتیٰ کہ بیو  
سے قیمت اور بڑھ گئی تھی بچیس ہزار روپیہ  
کسی نے سوداگر سے لگا دیا تھا۔ اسی خوشی  
میں زندگی اچھی گزرتی تھی اپنی ہی اور  
گھر والوں کی بھی۔ انعام و اکرام بھی تقسیم ہوا  
شیرینی بھی آگئی۔ اور یار لوگوں نے نوش جان  
فرمائی (جو احمق درجہ ان باقیست ففلس  
در نمی ماند) کھانے والوں اور ہنسنے  
والوں کو اچھا مشغلہ ملا۔ نقصان جس کا ہوا اس کا  
دل جائے۔ اسطرت یہ سامان دلچسپی وجود  
اور ہر کسی بیوقوف نے صحیح طور سے یہ بفر ہونے  
کہ جس قدر گھوڑے کی تعریف کی جاتی ہے۔  
سب غلط۔ معمولی گھوڑا ہے۔ کھانے  
مینے والوں نے سفر ہاں سے اس قدر  
اوسکو بڑھا دیا ہی مالک کو تحقیق کی ضرورت  
اب زائد ہوئی ہے۔ دانہ معجی کھا۔  
فسوس ہوا۔ جس قدر رقم ففول صرف ہوئی  
وہ تو گئی۔ گھوڑے نے جو کچھ کھایا وہ بھی  
ضائع ہوا۔ احمق مشہور ہونے وہ مستند  
مدون کا جمع کیا ہوا سرمایہ کچھ صرف ہوا اور  
تلفی ناگفتہ بہ ہے۔

سنایا ہی کہ فی الحال ماتم برپا ہے۔ اور عجیب

طرح کا مدد مانگ رہے۔ پلوگ چلتے پھرتے نوا  
ریشمی دوری و اگادی بھاری کا پارسل بھرا  
بانی ہی تھا بلکہ لے لیا گیا فقط

(باقی آئندہ)

مرات  
از گوندہ

## جدید تحقیقات

دو بے تکلف دوست ایک ہی دفتر میں کام کرنے  
والے ایک میرزا صاحب دوسرے میر صاحب  
دونوں کو باندانی اور سخندان کا دعوے  
مرزا صاحب کو بوجہ قربت دہلی واقفیت  
کا غر میر صاحب کو بسبب آمد و رفت و تعلقات  
لکھنؤ معلومات پر گھنڈ۔ غرض کہ دونوں  
سخندان اور سخن فہم زبان دانی اور قابلیت  
کے مدعی۔ معاملہ طے ہو تو کیونکہ اور مضمون  
درست ہو تو کسطح کلفظ پارسل کا استعمال  
ہوا۔

مرزا صاحب پارسل کو مونث قرار دے کے  
استعمال کرنا چاہتے ہیں اور اوسکا زبندہ  
قرار دیتے ہیں میر صاحب پارسل مذکر قرار دے  
استعمال کرنا چاہتے ہیں اور زمرہ کے  
بول چال سے تمثیل دیتے ہیں۔ لیکن بحث  
طالت پر آگئی۔  
اب ثالث کا ہونا ضرور ہے۔ بغیر اسکے  
فصل دشوار۔ اتفاقاً ایک نیاز مند حکم ہوا  
تفتیش سے و تحقیق۔ سنہ ثابت ہوا کہ پارسل  
پارسل کا لفظ لائین زبان کا ہے اور پارسل  
ہے۔ مگر کثرت استعمال سے پارسل ہو گیا  
ہے اور تذکرہ تائیت دونوں طریقوں سے  
مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ دہلی والے  
مونث کام میں لائے ہوں  
اور بلند اسکا مذکر ہو۔ مگر یہ غلط ہے۔  
اور دوسرے مقامات والے تذکرہ کے  
طور پر استعمال کرتے ہوں۔ بہر حال دونوں  
طور پر ہونا ہے۔ لیکن ابھی



روش ایسی چھوڑو ہو بدنام جس سے  
سما یا ہے کس قسم کا سر میں سودا

تمہیں آج خلقت برا کہہ رہی ہے  
مخالف زمانہ بنا ہے یہ سارا  
علامت کوئی کر رہا ہے ہر اکدم  
تمہیں واسے افسوس غرت دیوا

کہیں گالی کھا لے ہو طعنے کسی جا  
اور کھالے ہو دھکی بہت جاو بجا  
نہ گالی کی غیرت نہ طعون کا ہی غم  
کوئی شہر اکوتا ہے یا نکو لجا

یہ انداز آخر تمہیں کیوں بچایا  
نہیں بارہ مرغوب ہرگز یشیوا  
مقبول اپنی برائی مرغوب کیوں ہے  
بتاؤ تو یہ بات ہے نکو زیبا

دفا ترین بدنام تم ہو رہے ہو  
بولہیں والا ہر اک ہو دشمن تمہارا  
کچھ ہی میں حاکم مگر رہیں دل سے  
اسی بات کا روز ہوتا ہے چرچا

قوانین ہر روز ہوتے ہیں نافذ  
ہے طوفان ہر سمت ایک اور بریا  
ستر اونکا طوفان ادا ہے بیڈھب  
مچا ہی ہر ایک سمت اب شور و غوغا

زمانہ برا منہ پر سب کہہ رہا ہے  
نہیں شرم ہوتی ہے افسوس سدا  
نہیں بخودی میں تمہیں ہوش بالکل  
بتاؤ تو کیوں روز پیتے ہو اتنا

گرے پڑتے ہو آپ ہی آپ ہرم  
نہیں بخودی میں ذرا ہوش رہتا

کہیں راہ میں ٹھوکرین کھا رہے ہو  
نہیں تن بدن کی ضربت کو اصلا  
کہیں گالیوں اور سپکچ اور سختی  
نہیں کوئی ہمدرد افسوس پنا

کہیں لات گھونسنے کی ہر سوزنیافت  
کوئی دے رہا تکرار دھکتے پہ دھکتا  
کہیں جو تے ہیں گھر کیا ان مستند  
ہے بازار میں روز رہتا تاشا

گرم کر لے ہیں قانون واسے  
کوئی بار قیدی تمہیں ہم نے دیکھا  
بھلا ایسا کیا ستوں دست ہی بھیجو  
بھلا ساتھ کیا بچ کو ای کی تمہارا

بھلا ایسا نشہ ہی کس کام کا ہے  
جو پیر بچا لے تازہ یونہیں رزید  
خدا کے لئے چھوڑ دو اس روش کو  
وگرنہ مصیبت میں ہو گئے سراپا

رہیگی نہ عزت ذرا بخودی میں  
پرٹے گا جو بازار میں روز جوتا  
تسنی تارنی بازوؤں لے نیک تو سب کچھ  
مگر ہو کے جبین سرشار اٹھا

ذرا اپنے حلقے سے کچھ آگے بڑھ کر  
مخاطب وہ ناصح کو خود کر کے بولا  
مخاطب بنایا جو تے مثل ناصح  
بھلا ذکر بے کار کیوں آکے چھیرا

غرض اور مطلب تمہیں کون آخر  
نقصیت کا یہ ڈھنگ سیکھا ہو کیسا  
تمہیں پند والے کہیں وہ صاحب  
کرو گئے نیا فتنہ یاں کوئی پیدا

تمہیں کون حق پند کا لگیا ہے  
بھلا کون لیتا ہے یاں تسنوفی  
ہیں قاضی یا مفتی بتلا میں حضرت  
چلیگا نہ یارو نکالیں اور فقرا

نہیں آپ میں محاسب کچھ ہمارے  
نہیں آپ کے دم سے کچھ ہلو کھٹکا  
نہیں شیخ صاحب کچھ اور نسبت  
نہیں دلیں رکھتے ہیں کچھ اور خطرا

نہیں آپ وارخط نہ مرشد ہمارے  
نہ ہے آپکا اور عالم میں شہرا  
بھلا آپ کو کون حق ہم پر حاصل  
نقصیت کا کاربن کہیں اور خبدا

بہ فقہ سے نہ ہم پر ہون کچھ ہی مؤثر  
زمانہ کا رنگ ہی ہم نے دیکھا  
چلو دور ہو رہا کچھ اور لاؤ  
کہیں اور چھوڑو نیا جا کے شش

تمہیں اپنی رولی کمانے سے مطلب  
بنو کوئی مسجد میں اب جا کے ملا  
پرٹ ہو فالتے اور گوشے میں بیٹھو  
رہو قبر فقرا پر کرنے کو میلا

چرطہیں چادرین اور منت برا  
مرے لولہ جلسوں میں ہو لطف پیدا  
رنگو کپڑے گرو سے اور کام نکلے  
فقیروان کے مرقد پہ ہواک تاشا

مراہیں ہوں پوری تو سب کام نکلے  
کرین حاضری کا ذرا ہم ارادا  
سنائیں اس طرح دوچار باتیں  
سناسب کئے اسکو تھا جاو بجا

غرضکہ دہلے کا اب رنگ یہ ہی  
کھینچا تازی نوشونکا پور اسراپا  
اگر یاد کر لو تو بان کام آئے  
مرنے دار قضا ہے پورافانا

ساقی  
تمہر کا کوری

## بیچی کھچی جو ہوشیشہ میں سیا قیادینا بڑا ثواب ہر دلی لگی بجا دینا

یار پنج! ہر سات کیا آئی انقاب و آداب پرانی  
پھر کیا۔ خیر بہان تک در غایت تھا کہ خیر  
و مر تو زکی مٹھاس میں کی آگنی۔ اور یاد گون  
نے من والی توند کی پردہ پیش نہ کر پائی۔ و دوسر  
کے دل کی غذا جاسے اور میرا دل ایک نئی  
آفت میں مبتلا ہو گیا۔ خیر یا شہد۔ و کسوت  
کا مزاج کسا ہے۔  
یار مزاج ہی قابو میں ہو نہ تالو پھر کیا تھا۔ یا من  
مزاج کے قابو میں ہوتا تو ہوں بار دے۔  
کیا عمن کروں ابھی ہر دے کر لٹ کی طرح  
رنگ بدلتی رہتی ہے۔ جسے ستر قابو نہ  
اپنے کر پٹے۔ حد پار لے لے ہوں۔ اور جسے  
فرز ماننا عاشق آجئے مشقوں کو جلی بڑھیل  
کدا کر لے ہوں۔ یا جسے کلہاڑی سے ساجا  
کا تبار اس قلع سے اس قلع کو ہوا کرتا ہی  
یہی کیفیت میری طبیعت کی ہے۔ اس مانہ  
کو ابھی عرصہ نہ ہوا ہوگا جبکہ میں نے اس  
بات پر تو یہی تھی کہ اب کبھی اس شراب خانہ خراب  
کو ہاتھ نہ لگاؤنگا۔ لیکن بڑا ہوا اس موسم  
بھر سات کا جسے پھر اسکی پہلی میں تجھے  
جھونک دیا۔ و رحل میری طبیعت اس شعر  
کے مطابق ہے۔

ہماری تو یہ بھی تو بہتی کوئی لے سانی  
ذرا جود بکھتے بدلی ابھی بد لجاتے  
اسیر بطن یہ ہو کہ تمام سامان آسائش مہیا کر  
بہ صدق اس شعر کے

مے ہی ہو مینا ہی ہی ساغر ہی ہی سانی ہین  
دل میں آتا ہی رگائیں آگ بیخانے کو ہم  
تو اب میں اپنی پوری کیفیت کا اظہار کرتا ہوں۔  
کان ڈاٹ نکانے سینے۔  
نوٹ (یہ گانا بطرز قہیر ہے)

و ہو ہذا

کیون تکیہا سے جلائے پیاری ساقی

تیری فرست میں ہوا دیوان  
اتو گلے سے لگا لے میری ساقی

کیون تکیہا

تیری صورت میں تیرے دل میں  
کیسے میں بھولوں بتا پیاری ساقی

کیون تکیہا

دل میں تیری نالی میں تو نہیں ہوا  
کیسے ہو گا جلائے پیاری ساقی

کیون تکیہا

گھر ہی چھوڑا ہے تیری بدولت  
اپنے یہاں تو سہل پیاری ساقی

کیون تکیہا

کھو لے کے کدڑی تو بیخانے کی  
جتنا بیوں میں بلا پیاری ساقی

کیون تکیہا

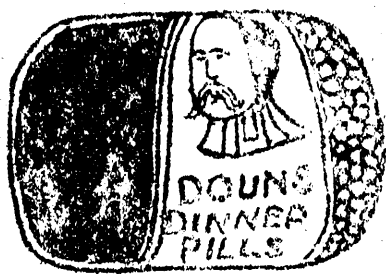
گر تو کہنا نہ ماننے گی میرا  
پنج سے کدڑو گاسن پیاری ساقی

کیون تکیہا

ساقی۔ میخوار کا بجا ذات بھائی۔  
بقلم۔ بی۔ ڈی۔ سہنا۔

## کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ  
کوئی شکایت ہے۔ آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا  
دن بھر میں کبھی ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہے؟ اگر نہیں  
تو تو رات کو سوئے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گئی  
(ڈونس ڈونس) کھائے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست  
صاف ہوگا۔ اور بیشتر کی بہ نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا  
معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ۔ سے آنتوں میں فضا زیادہ  
عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو  
دوران ہاضمہ سے زیادہ مضر صحت کا باعث ہوتا ہو۔ اس سے  
جنونی سمجھا جاتا ہے کہ ان قبض سے یہ بھاری بدن ہوتی ہیں  
جبکہ ان کی شکایات ہیں ان صفراء صفراوی بخاریات۔ بد ہضمی۔  
سوزش۔ پیٹھوں کی کمزوری جسم کی نفاست۔ امراض صفا  
یضہ دل۔ اور یعنی جگر اور دوسرے اعضا کی کار میں آنا۔ اور  
سست رفت کی بیماریاں وغیرہ اگر عرصہ تک یہی حالت رہے  
تو ان کی کیفیت مہربان ہے۔ اور صحت ہمیشہ کو خراب ہو جاتی  
ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈونس) نہایت سہل لگی  
اور بڑا کور۔ صحت مضر صحت کو مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے  
اور نہ ہر یہ انجروں آنتوں میں سے نکالتی ہیں۔ جبکہ کو تو تھلا  
کرتی ہیں۔ صفراء ایضہ صحت کو اچھی طرح بھاتی ہیں جسم کو پاک  
اور صاف کرتی ہیں اور مرد و عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ بزم  
صحت بخشی ہیں۔



بارہ آنوالی  
قیمت ۴۰/- ۸/- ۱۲/- بارہ آنوالی شیشی میں ساٹھ گولیاں  
ہیں جو ہر آنوالی شیشی کی گولیوں سے گہنی ہیں۔ کل ۱۲ گولیاں  
فروخت کرتے ہیں یا ڈون بی۔ او باس۔ ایک بیٹی کی اس سے  
ڈون کا مہر سہم ڈونس ایضہ صحت ایک مرتبہ لگانی کسی  
قصر کی خارش کیونکہ صفا کر مہ جاتی ہو اور اکثر وقت توڑک ہی  
ڈون اچھا جن بواسیر (بہر کی ہوا کی) سرج بارہ۔ کرجوا۔ کرجو۔ چھ  
داد۔ اور جلد کی سبب لاشی خورش مکین خورش و خورش و خورش و خورش  
حالت میں بھی شفا بخشے کیلئے کافی بیانی گئی ہے تمام دو کا دار کے  
باس قیمت ۴۰/- اور و بیٹی ڈیا

The diagram consists of a large octagonal frame. Inside this frame are twelve smaller circles, each representing a zodiac sign. The signs are arranged in two rows of six. In the center of the octagon is a larger circle containing a profile of a man's head facing left. The text "SEKRETER DES KÖNIGLICHEN MUSEUMS IN BERLIN" is written around the inner edge of this central circle.

Zodiac Sign	Symbolic Element
Aries	Ram
Taurus	Ox
Gemini	Twins
Cancer	Crab
Leo	Lion
Virgo	Virgin
Libra	Scales
Scorpio	Scorpion
Sagittarius	Centaur
Pisces	Fish
Aquarius	Water Carrier
Pisces	Fish

یہ تمغہ معہ سارے بیانات مہر کارانگلہ شہ نے نہایت گاہ  
لندن میں اشیاء ذیل کی عہدگی کے قید میں عطا  
فرمایا ہو جو شہ عہد میں ہوئی تھی جو کہ میں کا خانہ  
میں زلیخہ ترہند و ستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوئی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عہدہ داروں اور حام خریدار کی توجہ درکار ہے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے اس کی ضرورت  
ہو طلب فرمائیں تجربہ یوراسا بیانات ہو

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا دانی بیل بوٹیدار نہایت	۱۰ گز	۱ گز	۱۰۰ روپے
تھان چکن کا دانی یعنی چکن کے			
نسل دو بوٹوں میں پر بہار کا دانی			
بنی ہوئی			
تھان چکن بوٹیدار طرح طرح کے			
دو بیڑ کا دانی سنہری گیات			
کے لائق			
دو بیڑ چکن جس کے کل بوٹوں میں			
پر بہار کا دانی			
سناری چکن جس کے بیل بوٹوں میں			
پر بہار کا دانی ہے			
پانچاٹ چکن سوئی و شیشی چو			
بڑی مری کے			
کرتے چکن بیل بوٹے دار			
سے ہوئے تیار			
لکڑا چکن دو بیل چوکوشی عمو کام			

فہرست اسباب موسم سرما			
فردیائی مسجد و ٹوٹ سبلی	یگر	انگر	دلاوت
سلطان آباد	یگر	انگر	دلاوت
خواجه حسن سیکو مارینین نہایت	یگر	انگر	دلاوت
عیدہ خوشتر	یگر	انگر	دلاوت
پانچ بوسٹن جھالو اردو بازار	یگر	انگر	دلاوت
نہایت عیدہ	یگر	انگر	دلاوت

پانچین کھانویں متبا کو کی خوشبودار مشکلی گولیان

کمان ہیں عجب بہن کو غیرت مشک و فتن بنانے والے  
کہ وہ ہیں لب نوشین بر سرخی کی بہار دکھائے والے  
فراادھر تشریف لائیں اس روحانی و راحت جہاں  
وزنیت زمان کی لذت دہان کی نکت کو ماحضہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیب امیزش بعض جوانوں پر ادویہ لطیفہ کے نہایت  
مزے دار حوش واقفہ تقویٰ دماغ مفرح دل و دماغ  
مفرح قلب مجمر رنگ خسار جلو ب رطوبات فعلیہ  
مجلی دندان معصی خون وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
گولیاں وردہ ار فی ڈیسہ ۲ تو ک قیمت عمر  
سادہ // سم قور //

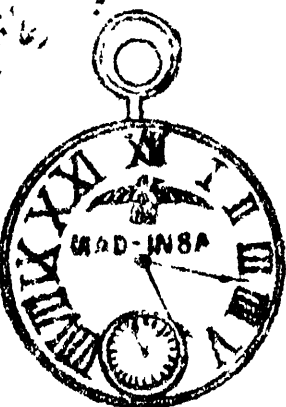
قوام جسکی گویان ہین فی ڈبیہ ۵ تود قیمت عدد  
زرداہ - یعنی بتی دار متبا کوئی سیر

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوا مین  
(۱) پیچیس برکس سارے ہندوستان میں متا مین آرہی ہیں  
(۲) دما جیسے روزانہ چھلک ہو سی دوا کے دو ایک مضامین  
دہنا ہے۔  
(۳) نیارہتے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما جڑ  
۴ یوں لے دما والے یا جنکا دما دم کا سامتی ہو گیا جو وہ بھی  
۵ اس دوا سے صحت پائیں قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار روپے  
۶ دما کی دوا۔ ڈاکٹر مجلسدال ایک سے تین شیشی تک پانچ روپے  
۷ ڈاکٹر مین حلقہ دیو والی دوا یون مین مشہور دوا مین

فاسفورس اسکا گیا اور ڈیٹا بنا کر گزرا گیا۔ ان میں سے ٹریڈ  
 رگہ، ساس اور خون کو یہ طاقت، شام و صبح اس کے لئے  
 ہے۔ یہاں پر مولیٰ مادی کی حیثیت کا تیشی یہ  
 مقوی مادی کی گویا اس کا پتلا درغہ ان کو مین  
 آرام ہوتا ہے۔ وہ پتہ کی خوراک میں لکھتے ہیں کہ  
 یہ پتہ لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ  
 امراض مستورات کی دوا کے یہ ایک ہے۔ یہ  
 دوا جو ہر جگہ کھانسی ماری پر ہے۔ اس کے لئے مولیٰ مادی  
 دماغ میں ہے۔ وہ پتہ کو لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ  
 دور ہوتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ  
 قیمت ایک پتہ لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ  
 محصول چھ آئے ان کو ان کی مفصل دوا جو سارے پتہ لکھتے ہیں کہ  
 کے پوری کتاب یہ پتہ لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ یہ پتہ لکھتے ہیں کہ  
 ڈاکٹر اس کے برین نمبر ۵ و ۶ تا تاریخ ذی قعدہ ۱۳۸۵ھ

حکایت

۲۰-۱۱۰۰  
را بر شاخه سون باد میوایک امریکه  
رعایتی قیمت ۳۳ راج سنه ۱۱۰۰



ہن یہ امر بلا منالہ صدافت کو پہونچ چکا ہر کہ انکو سال  
 کی بنائی گھر دیو نکا پاندری عم کی عام اپنے اور کم قیمت  
 میں ۔ دنیا میں کوئی کھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی ۔ بکا خاص  
 یورپ میں ہفتہ سے حاصل کی ہو کہ ان کو نہ  
 سن لیا یہ وہ سال ہے کہ جو میں نے طاعت  
 میں اپنی قیمت ۔ شلنگ ہر دیو نکا کو سہ ہفتہ میں  
 ایک و اج کاراج دنیا میں جیسے ان نکل یوں کی رہی  
 قیمت بجا رکھی ہو آئندہ سال اس کو نکال کے ہر  
 فروخت کیا سٹے میں ہوا ہو ۔ یہ ایک نکل کہ ہر  
 دو برس کی کار ہو ۔ ہر دو سال میں ہر خاص قیمت  
 پتہ ذیل در یہ نکل ان میں ۔  
 المشہور ۔ ایک سال میں ایک نکل ۔ ایک سال میں ایک نکل  
 اور ہر ۔ یہ ہر سال میں ایک نکل ۔ ایک سال میں ایک نکل  
 آہستہ ہر سال میں ایک نکل ۔ ایک سال میں ایک نکل

مطبع شام ۱۱۱۱ لکھنؤ نیا کانٹونمنٹ محمد مجاہد حسین نے چھپا کر شائع کیا





خداوند	خداوند	خداوند	خداوند	خداوند	خداوند
نام	نام	نام	نام	نام	نام
سماوی	سماوی	سماوی	سماوی	سماوی	سماوی
مستجاب	مستجاب	مستجاب	مستجاب	مستجاب	مستجاب
سالار	سالار	سالار	سالار	سالار	سالار

[illegible]





## برساتی میٹک کا ترانہ

پنچ  
سیان تھو کا سانی نامہ

اگلی برسات الہ ساتی  
جنگ لاہی واصل ساتی

پھیل مانی لے لے بجائی  
جو کچھ یعنی آنہ ہو پائی  
دھل میں جھڑے جھڑے لے لے  
سرسے خوب اور خوب برساتی  
لال شراب پین گے اسدم  
اٹو ہے خوب سبزے کا عالم

مٹکی مٹکی ہیں یہ ہوا میں  
کالی کالی ہیں یہ گٹھائیں

پڑ پڑ پڑ پڑ - جھم جھم جھم جھم  
پڑتا ہے پانی خوب ہی اسدم  
کالا کھوا کالی رات  
مکھوا بیجون آدمی مات  
بکڑے کے جو ٹیپ وول لائے  
ہنیں تو اپنے سر میں جاے

کسکی رہی اور کسکی رہ جاے  
خوش قسمت وہ جو پئے - پلاے  
دوست احباب ہیں میر ساتھ  
خوب چھنے گی لانا ہاتھ  
جاڑہ گیا اور گر مٹی آئی  
اور بارش ہو ہے کیا رنگ لائی

## ہندوستان میں بچے

ضعیف کرنے والی آب دہوا سے بہت کچھ زحمت اٹھاتے ہیں ابتداء میں اونگی  
ہڈیوں اور اعضاء کو پورا کرنے کیلئے قوی اور تعمیر جسم کرنے والی  
دوا کی حاجت ہوتی ہے -

## اسکاٹ کا امیشن

بچوں کی ہڈیوں اور مچھلی کو خوب بناتا ہے  
یہ ایک نمونہ ہے  
بعد استعمال بہت جلد نتیجہ ظاہر ہوتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا ہے  
سب دوا فروش بیچتے ہیں  
اسکاٹ دہلون میجر

دوا سازان - لندن  
(انگلینڈ)



دنیا کے یکھیل تانے  
پیرا - پرنی - کھیل - تانے

شادی - سنگائی بیاہ برات  
عید محرم ہولی - شبرات  
جگر - مٹا - نیل ملاپ  
بٹی مٹا - مان اور باپ  
مسلم ہندو کے جھگڑے بکیرے  
جیل میں مسنیوں کے وہ ڈیرے  
علم - چندہ - لینا - لینا  
چندہ - وندہ - دینا - دینا

ڈھول - دامہ تا شاہیلین  
لوگ پوڑے کباب اور کھیلین  
لینا لینا - جاتا ہی سنڈا  
سنگین - بندوق - ہنگڑی نڈا

ہم - تم - یہ وہ اور آئے  
دیکھو لندورا جانے نہ پائے  
نائی ہے خوب ہی خرا کرتا  
میٹھی باتیں خوب ہی جھلتا

لیتا ہے بھٹی لیتا ہے  
اتو وہ - چکھ دیتا ہے  
لیتا ہے اتو یہ نائی  
گنگا قسم - رام دوہائی

خانصاحب جب نذر دلا آئیں  
نائی جی سیکر وون قسین کھائیں  
پھر چپکے جب آیا بیوہاری  
لے کے رقم پھر جیب میں ڈالی

پنشن پر جاتا ہے اب یہ بجائی  
اسی لئے ہے دند مچائی

اچکن - شیروانی - کوٹ - اوٹنگا

پوری - کچوری - جھوار - مانڈا

بچہ بیچہ ہے اس سے ماہر  
ناؤ صاحب یہ چیم ہے حاضر  
ساقی ساقی بھولا چوکا  
لا بے جلدی دو گنگا ڈنڈا

کیسے کیسے تاوے لگے  
تا یہ ستارہ بھلا رنگ لاکے  
میر کی مین سلطان کو گرایا  
ایرانین جا دند مچا یا

قحط مین بنیوں سے وہ جھگڑا  
سہیوں والوں کا کیا کیا نخر  
آئے گیہن کی وہ گرائی  
چھو چھا گھڑا اور تھوڑا پانی

دیدے دیدے داتا دید پانی  
ناؤ جی کی مرگئی نانی  
رضعت ساقی تجھ سے رضعت  
نخو بھائی کو دیدے تلچٹ

ملو  
شیخ اکبر پوری اور سید دیوبند کے ہمد  
یعنی میان نخو ہین علم قسم



## تراشنا و لکش

کیفیت مطلع

اوڑتے ہین سفید ابر کے کیسے لگے  
افراط سے ہین ہنین ہین اگر دد کے  
کیا لطف کا ہو سمان فلک پر ہیوت  
پیچ پو چھپے تو نور کے ہین یہ بکے

ابر یا برف کے پہاڑ

ہین ابر کے کوہ کیا سفید اور بڑے  
چلتے پھرتے ہین بکب ہین اکیا پھڑ  
تشبیہی سوچ گئی ہی سنئے  
ہین آکس برج بحر اخضر مین پردے

دنیا گزشتنی و گزشتنی

دینا مین جو آیا ہو وہ ہو اک فانی  
بہزاد کمان ہو اور کمان ہو مانی

بن بن کے بگڑ گئی ہین خشک مین چنڈ  
دنیا یہ گزشتنی نہ ہمنے مانی

۵ منقطع بارہ مین برف کے پہاڑ پانی پر  
یہا کر تے ہین ۱۲

## نتیجہ اعمال

ہو راحت و رنج کا خود انسان بانی  
ہر اک مائل کی بات ہے یہ مانی  
آئے اعمال کے مطابق اپنے  
کھاپی کے چلے گئے ہین دانہ پانی

زر علیہ اسلام

زر نے زاہد کی زاہدی کھوئی  
عارف نے زر کی جیج ہی کھوئی  
ایک اسکو بگاڑے ایک کو یہ تو بھ  
دینا دولت نہ پا کے کیون رو دی

زند لا ابالی

بے فکر ہین زند لا ابالی ہین سب  
بدستون کے طرف طرف عالی ہین  
نانی مرنی ہو محاسب کی مانے  
تر دست بکار گو شمالی ہین سب

مشاعر

# مرزا آتا ہی مشد بنکے کیا آرام کرہیں

## لباس کش کو ہمتو سدا بدنام کرہیں

عوام الناس نے اس قدر بدنام کیا ہی کہ وزیر نے اس کی پہلی وقت جاتی تھے۔ اول تو زمانہ اس کے خلاف ہی۔ دوم۔ جاہل اور ناواقف صرف کرٹے رنگ کے فقیر بن گئے ہیں۔ نہ تو علم و واقفیت ہے اور نہ خاندانی کوئی سند و اجازت نامہ مگر خلق کو بہکانے اور پریشانی کرنا موجود ہیں۔

آج کئی روز کا واقعہ ہے کہ گونڈہ سٹیشن پر ایک ہندو فقیر وارد ہوئے اور بلا ٹکٹ منہ اپنے خادم کے ریل میں بیٹھے تھے۔ فقیر صاحب ہاتھ میں آہنی کرٹے اور پاؤں میں بھی آہنی کرٹے معزز بن کر اور گلے میں ایک وزنی ہنسل۔ ہاتھ میں چٹا۔ جسم پر کپڑا ندارد۔ ٹکٹ کلکٹر نے گونڈہ سٹیشن پر ٹکٹ طلب کیا تو ایک ڈانٹ اوسکو تھلائی۔ آخر کار اوسنے مکر ٹکٹ کا تقاضا کیا تو اور زائد بگڑے فرمانے لگے کہ آگ لگا دوں گا۔ پھونک دوں گا ریل کو۔ اوسنے سٹیشن ماسٹر کو رپورٹ کی اوسنے حکم دیا اور تر جانا چاہئے جواب دیا کہ جلا جا اور ہم کہہ رہے ہیں کہ خوف خدا سے ڈر۔ لوگوں نے سمجھا یا مگر ریل سے نہ اترے ریل چھوٹ کا وقت قریب۔ یہاں دعوے کرامت و اعجاز فوراً ریلوے پولیس کو اطلاع دی گئی پہلے تو کانٹبل آئے اور پھونک نے خفاش زبانی معمولی کی اوکو جواب دیا کہ اپنے فسر کو لا۔ انسپکٹر پولیس مع وردی و سپاہیان آئے انھوں نے بہت سمجھایا مگر جواب میں خفگی بڑھتی گئی پھر میٹر اپنے درجے سے گزر چکا تھا اور انجن دماغی بھی گرم تھا اور جسمانی اسٹیم زور دکھا رہی تھی نہ اوسنے انسپکٹر پولیس نے ہاتھ پکڑا تو اونکا ہاتھ اس قدر زور سے

دبا یا کہ جلد پھٹ گئی۔ اور بجے سات گھنٹہ ریل والوں نے تنگ ہونے کے پھر انسپکٹر پولیس کو ذرا اگر پایا اوھوں نے کانٹبلوں کو حکم دیا کہ اس فقیر کو اتار لو اب درجے کے اندر ہاتھ پائی ہونے لگی اور کانٹبلوں نے زبردستی گاڑی سے اتار ہی تو لیا۔ مرست معقول شروع کر دی وہیں اسٹیشن پر اور جس قدر اس فقیر نے غل و شور برپا کیا اوس سے گئی حصے زائد نوٹ زد کو بٹائی اور پھونک۔

پا بدست دگر سے دست بدست دگر سے حوالہ پولس ہو کے حوالات کئے گئے مقدمہ ریلوے میں سپرد ہو گیا۔ وقت تنگ مسافر تو اپنے اپنے درجن میں آ گئے۔ مگر حیرت جندہ درگاہ اس تماشے کو دیکھ رہے تھے کہ گاڑی نے سیٹی دی گھبرا کے درجے کی طرف دوڑے خیر گاڑی تو ملگنی مگر جس درجے میں بیٹھے اور پھر ہی واسباب موجود تھا اوس میں نہ ہو چکے اس قدر اقبہ ہرج واقع ہوا۔ مگر تماشہ جس قدر دیکھا وہ اس سے زائد پر لطف۔ ہا کچھ قلع و جبرائی ہمارا ہیونکا نہ رہا۔

مقدمہ خدا جانے کس طرح برٹے ہوا اور نتیجہ آخر کیا ہوا مگر وہ جمع اور سنیں بھی قابل دید ضرور تھا۔ ایسی درویشی اور اس روٹ کی فقری کو اپنا سلام ہے اگر اتفاقاً پھر اودھ سے گزر ہو تو نتیجہ دریافت کر کے اطلاع دوں گا ورنہ مجبوری ہے۔

ساق

ایک مسافر ریل

### لطیفہ - یا چچا ارشہ

مرزا۔۔۔ سیک اطراف دلی کے باشندے  
گھر سے خوشحال اور ناز و نعم کے پلے ہوئے

اتفاقات زمانہ سے نہایت دور رسالی پنہر رہیں  
دونوں جو گئے۔ کچھ نہ محبت ابھی رہی  
اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابتدا ہی سے  
اندر از جدا تھا تعلیم کا سلسلہ کم رہا اور عموماً  
خوشحال دو تہند مسلمانوں کے لڑکے بدشوق  
ہوئے ہی ہیں اور پھر اوس پر یہ ہے کہ نہ تو  
سر پر کوئی بزرگ اور کسی عزیز و قریب خاندانی  
کا اثر۔ مستزاد یہ کہ اہلستان سے زندگی  
بسر ہونے کے بظاہر تھوڑے بہت  
سایاں موجود۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جلد شادی  
نہو۔ اور سونے کی چوڑیا سمجھ کے لوگ و سوس  
دام میں نہ لائیں۔ سونہوان برس شروع ہوا  
ادھر ادھر سے پیام نسبت آئے لگے اور  
ایک اچھے خاندان سے ناتا رشتہ پیدا  
ہو گیا اور ایک سے دو ہو گئے زندگی تھے  
دن اچھی طرح سے گزرنے لگے۔ زن و شو  
کے تعلقات کا ابتدا سے آخر تک اچھی طرح  
بجھ جانا کوئی معمولی بات نہ خیال کرنا چاہئے  
تاہم جیسی گزری غنیمت سمجھنا چاہئے اور  
دو ہی برس کے اندر۔ جو رونے جدائی لگوا

سرایہ دس لاکھ  
جدید پراسپیکٹس

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بیمہ کے جدید و مختلف اقسام مع منافع و بلا بفع بیمہ  
زندگی خواہ اول ۵ سال کیلئے اسل کے بعد چندہ  
نصف میعادى المضاعف یعنی دو چند منافع یا نصف  
انتقال پر دو چند اختتام میعاد پر آدھا۔ بیمہ زندگی مستقل  
میعادى بیمہ مستورات بیمہ و بیمہ شادی۔ بیمہ تعلیمی  
خیراتی کامونین امداد کے لئے بیمہ میں خاص رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پراسپیکٹس ملاحظہ ہو۔

پراسپیکٹس ملنے کا پتہ

لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ یا سکرٹریان شاخاے کلکتہ  
امیر۔ احمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ بنگلور

سکرٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ  
کلکتہ

# میسر کا سرمہ

مصدقہ جناب اسٹنٹ کمیکل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

حضرت انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر ڈون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یو۔ بی۔ ڈاکٹر ورن بعد تجربہ ہیں عسکری صحت یون ذہان کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے بلکی تیسری منفعت بصارت تاریکی چشم دھندلا لڑ وال لہا بھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند بانی جانا خدشہ عجز زاکر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی، اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی، جو کہ عام دوا خاص ہیں سرمہ سو فائدہ اور بھاسکین قیمت فی تولہ سال بھر کے لئے کافی ہے پہلے عذر، میسر کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ میں روپیہ ۱۰ خالص میسر و فی تولہ ۱۰ ماشہ میں روپیہ ۱۰ مہری سرمہ فی تولہ مہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل و جعل میسر سے کے سرمہ کے اشتہار ورن سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ الہووالیہ مقام تھالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ایسے بڑے ہکر اور کیا مقبرہ شہاد ہو سکتی ہے

۱۱) میں اور میرے بہت سے متعلقین نے میسر کا سرمہ جو کہ مردار میا سنگھ الہووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریاں کے لیے اور عسکری حکمرانوں کی آنکھوں کو تروتازہ رکھنا اور بینائی کو طاقت بخشنا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی قائم رکھنے کے لیے نہایت ہی مفید اور زوردار ہے بہت آنکھیں کبھی کوئی دوا نہیں سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی۔

۱۲) آئنسل فیاب فکھریات خان، خان بہادری ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمت جاندہر میسر کو سنسل گورنمنٹ ہندوستان پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا وہ شخص چند روز کا علاج کر کے بالکل خوب ہو گیا۔

۱۳) جناب جیڈ میسر سردار میا سنگھ صاحب سفید سرمہ کے میسر کا سرمہ کو تقریباً چھ مریضوں پر لیا۔ جو کہ موتیا بند۔ دھندلا ہوا آنکھوں کو بھروسہ دیا۔ عینک کے عارضے میں مبتلا تھے۔ ان مریضوں پر بھروسہ

استعمال کرتے تھے اکثریت ہوا جسکی تقریباً سی ہجڑا سی استعمال میں مفید اور ترمیم دینا یا میری سلسلے میں ایک بہت مشکل ہو گیا کو میں بذریعہ آنکھوں کی عیادت اور سر کا دھو کر کئی عیادت کی معرفت فروخت ہونا چاہتی تاکہ سہارے خرید کر عیادت کی معرفت ہو کے آجودا خان سے یا دیگر براہ مہربانی کیونکہ میسر کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کی ہے۔ پوسٹ بھیج دیں۔

۱۴) جناب سردار صاحب سفید سرمہ کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ بینائی کو بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کر دیکھیں گے تاکہ ایک کام کر سکیں معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت بہتر ہو کر صرف چار روز کے استعمال سے میں میں بہرہ لگتا ہوں دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

۱۵) مکرم بندہ تسلیم میں آج قابل قدر میسر کا سرمہ کو وسعت پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ آئینہ میں لکھا جاسا ہے کئی درجہ بہتر ہو گیا ہے۔

۱۶) میں نے میسر کا سرمہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے بچھا مفید پایا۔ میسر کا سرمہ میں خاصکر ان مریضوں کیواسلئے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندلا رہتا ہے اور عیادت کی معرفت ہو کر عیادت کی نہایت ہی مفید پایا۔

۱۷) جناب سردار صاحب سفید سرمہ کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ بینائی کو بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کر دیکھیں گے تاکہ ایک کام کر سکیں معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت بہتر ہو کر صرف چار روز کے استعمال سے میں میں بہرہ لگتا ہوں دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

۱۸) جناب سردار صاحب سفید سرمہ کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ بینائی کو بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کر دیکھیں گے تاکہ ایک کام کر سکیں معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت بہتر ہو کر صرف چار روز کے استعمال سے میں میں بہرہ لگتا ہوں دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

۱۹) جناب سردار صاحب سفید سرمہ کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ بینائی کو بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کر دیکھیں گے تاکہ ایک کام کر سکیں معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت بہتر ہو کر صرف چار روز کے استعمال سے میں میں بہرہ لگتا ہوں دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

۲۰) جناب سردار صاحب سفید سرمہ کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ بینائی کو بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کر دیکھیں گے تاکہ ایک کام کر سکیں معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت بہتر ہو کر صرف چار روز کے استعمال سے میں میں بہرہ لگتا ہوں دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میسر کا سرمہ کی سندات میں جو قریب تیس ہزار روپیہ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اسی طلب کے لئے پارچ ۱۸۹۷ء سے جمع کیا گیا ہے



کی جی اتفاقاً وادٹ سے فوت شدہ کا مفنون پہلی جوت مٹی رچ و طال پانچونوں نے کا کیا سبب دوچار جیسے اس مرد عالم میں گزرے آخر کار دل ٹھہرا اور احباب کے سمجھانے سے دوسرے عقد پر راضی ہو گئے اور مناسب بھی یہی تھا۔ مگر بار تو گون کے کوشش سے دوسرا عقد ایسے مقام پر ٹھہرا کہ عورت بھی دو عقد اور محلول اخیست کے علاوہ مفنون مگر اس عورت کا بھی شوہر مر چکا ہے۔

اور اسی وجہ سے لوگوں نے جلد راضی بنانی کا انتظام کر دیا کہ میان ... کا بھی دوسرا عقد اب ہے اور عورت بھی بیوہ ہے جس کے ساتھ شادی ٹھہری ہے وہ بھی کسیں مگر ایک لڑکا اور بچے شوہر سابق سے خور و سل موجود ہے۔

عقد ثانی بیوگان کے چرچے موندے سے اور ریفارم قومی کے سعی کامل سے کوئی قابل تعجب امر نہ تھا۔ خدا خدا کر کے عقد بھی ہو گیا اور زندگی بھی اچھی طرح سے گزرنے لگی خانہ داری جھکڑے اور مقدمہ بازی کا ہونا بھی کوئی تعجب چیز واقعہ تھا اس لیے کہ دولت کے یہ سب کرشمے ہیں۔ جس عورت کے ساتھ عقد ہوا تھا اس وقت بچے کی عمر تین سال کی تھی۔ اور تیرہ برس یہ عورت زندہ رہی مگر کوئی اولاد نہ ہوئی اس کا تعلق مرزا...

کو مسلسل شب و روز رہا۔ اس عورت نے بھی انتقال کیا اور وہی لڑکا جس کا نام محمود ہے اور اس گھر میں آئے مرزا محمود ہو گیا سولہ برس کا ہو گیا۔ تعلیم غیر میں نقص اور بیطرح اس میں رہا جیسا کہ مرزا ... میں ہے نہ تو پورے طور سے تربیت ہوئی اور نہ کچھ ادب و لحاظ اور کسب قدر والدین کی محبت اور زائد چوٹ کر دیا تھا۔

مرزا ... چونکہ اچھی طرح سے زندگی بسر کر رہی تھے اس لیے ان کو ضرورت تھی کہ اب تیسرا عقد ضرور کریں۔ مشورہ دینے والوں نے مستعد کر دیا اور حضرت راضی ہو گئے لیکن اب صاحبزادے یعنی مرزا محمود بھی قابل شادی ہو چکے لہذا انکی بھی خواہش باپ پر ظاہر ہو گئی۔

اب بچے سے ایک عقد کے دو عقد کی ضرورت تھی۔ خاندان میں تو بعد دو عقد ہو جانے کو

مستورات نے مخوس ٹھہرا دیا اور عذر معذرت و حیلہ حوالہ دیا کر دیئے اور ایک طور پر جواب ہو گیا مگر وقت قدر کو جو رو ملنا آسان ہے چاہی کتنی ہی عمر ہو جاوے اور کتنی ہی پور و ونکو بار کا ہو مگر لوگ بختال عشرت و بہ المہینان عیش و لذت دنیا پسندی کر رہے ہیں مگر باوجود اس خیال کے جس فیصہ میں انکا ٹھہر تھا اسی جگہ لوگ راضی ہو گئے۔

غیر مفنون میں ایک جگہ عقد ٹھہرنے کا بندوبست ہوا اور خوبی قسمت سے جس عورت کے ساتھ حضرت ... کا عقد ٹھہرا اس کا بھی عقد ثانی ہے اور اس کے شوہر سابق سے ایک لڑکی قابل شادی موجود ہے۔ گھر سے زائد خوش تو نہیں ہے مگر ایسی محتاج بھی نہیں ہے کہ عشرت کا اثر پڑا ہو۔ مرزا ... کو یہ بات معلوم کر کے کہ ایک لڑکی بھی اوسکو

۴۱۱ ہے جس سے مرزا محمود کا عقد ہو سکتا ہے۔ مسرت ہوئی اور بلا تاخیر تحقیق کے کہ اس سے بیوند ہونا کوئی قابل اعتبار فیق نہ ہوگا۔ اگرچہ وہ پٹھانی تھی۔ جھٹ بٹ موقع و مصالحت کو بنا سب جان کے ایک ہی روز بیٹا اپنا عقد اس عورت کے ساتھ اور بعد اسکو اوس ہی روز مرزا محمود کا عقد اس لڑکی سے کر ہی لیا دیا۔ مسلمانان میں رشتے دار بیان

بکثرت اپنی ہی خاندان میں ہوتی ہیں ہوجوہ ایک کوئی رشتہ اس قسم کا بھی ہونا تھا جس سے وہی لڑکی خود اپنے تحقیق مان کی رشتے دار میں ہو سکتی تھی۔

اب ایک گھر میں دو شخص ہیں جو بظاہر باپ بیٹو ہیں مگر بتاؤ میں فرق کم ہے مگر عام نگاہ میں یہی بتاؤ لگتی کہ دونوں باپ بیٹے ہیں اور دونوں عورتیں مان بیٹی۔ اور ساس بہو۔ مگر رشتہ داری کا عجیب معاملہ ہے۔ باپ بیٹے تو پہلے ہی

تھے اور اب داماد سسر۔ ہم نہ نف۔ یہی ہوگا لڑکی مان کی بہو ہو گئی اور سسر کی سالی بھی اور مان لڑکے کی ساس اور سالی بھی۔ باپ خالو بھی ہو گئے۔ جو رخواہ بھی ہو گئیں اور خالہ و مان ہم مرتبہ ہے برا بر مان کے ہیں اور مان سالی ہے۔ اور جو رو کے برابر ہے۔ باپ بیٹے۔ اور مان بیٹی کی درمیان جو رشتہ ہو گیا قابل قدر ہے۔

عوض کہ ہر طرح سے دل لگی اور مزاج کا موقع ہے۔ کیا خوب رشتہ ہے اور کیا خوب زمانہ ہے۔ واہ وا۔

ناظرین سمجھ لیں کہ اس رشتے میں نازک خلافت شروع تو کی لی نہ پیدا ہوگا۔

مہر کا گوری

مسکالم

پنج با شیطان

پنج صاحب۔ نماز فجر پڑکے اپنے برآمدے میں وظیفہ میں مشغول تھے۔ کہ اچھے میں بلا کرے کے دروازہ کھلے ایک صاحب عمامہ سر پر۔ عبا پہنے تسبیح ہاتھ میں لئے وارد ہوئے۔ اور آئے ہی زور سے سلام علیکم کہہ کے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ جسکی انگلیوں میں بڑے بڑے دان کی تسبیح تھی۔

پنج حیرت زدہ ہو کے منہ تکیے لگے کہ یہ صاحب کسے کدھر سے۔ کوار تو بند ہیں اور آہستہ سے وعلیکم السلام۔ مزاج شریف۔ شیطان۔ شکریہ ہے۔

پنج۔ آجکا ہم شریف۔ شیطان۔ بندے کو ناچیز معلم المملکت کہتے ہیں تو۔

پنج۔ دور دور مردود تیرا کیا کام میرا پاس۔

شیطان۔ ٹھہریے۔ ٹھہریے جلدی نہ کرو کچھ کام ہے اور بہت ضروری ہے۔

پنج۔ دور۔ دور نا لائق مردود دلاو ل شیطان۔ ہاتھ کا اشارہ کر کے ٹھہریے

ٹھہریے۔ موروئی بلیک گن نہ داغیے مجھے بہت ضروری کام ہے اور چند باتیں آپ سے

استفسار کرنی ہیں۔

پہنچ - وہ نالائق مجھ سے کیا بوجھے گا۔  
کشتی مولوی سے جا کے بوجھے - میرے پاس  
تیرا کیا کام۔

شیطان - حضرت کچھ کام ہے۔ بخانا ہو جائیے  
جلدی نہ کیجئے۔ زبان بھی سنہارے رہیے  
میں بھی مخلوق ہوں۔ بندہ خدا ہوں۔  
انسانیت کا کام لیجئے۔ اشتغال دلائے  
والی باتیں نہ کیجئے۔ میں بھی بندہ بشر ہوں  
کہا نیک نفس کشتی کروں۔ اسی لیے ضرورت  
تھی کہ آپ کے پاس حاضر ہوں۔ مولوی کچھ نہیں سمجھتے  
اور میرے سوالات کا جواب فنونِ غصہ میں  
ٹالتے ہیں۔

پہنچ - اچھا کہو۔  
شیطان - یزید سے آپ کیوں خفا ہیں  
پہنچ - دور نالائق مردود۔  
شیطان - پھر وہی۔ پہلے بات تو  
سن لیجئے۔

پہنچ - اچھا کہو۔ اس لیے یزید سے خفا ہیں  
کہ وہ مردود تھا۔ تیرا مطیع تھا۔ باعثِ برادری  
خاندانِ نبوت تھا۔ ہمارے آقا امام حسین  
کو شہید کیا۔

شیطان - یہی تو بڑی بات ہے۔ کہ ایک  
زبان میں باج سوگانی آگے یزید کو دیدی۔  
کہاں شہید کیا۔ مرزا حیرت کی تاریخی تصدیق  
آگے نہیں دیکھی وہ تو قتلِ ظہیمہ مع عیال و  
اطفال چلے گئے تھے۔ پھر یزید کلمہ گو تھا  
ہاں شراب اور حسن برشتی کا چسکا تھا سو یہ  
امیر و نہیں اکثر ہوتا ہے۔ اس سے انسان  
کافر نہیں ہو جاتا اور ایک صحابی جلیل القدر کا  
بیٹا تھا۔ حضورِ عمان۔ خود حضرت حسینؑ نے  
خلیفہ وقت کے خلاف بقول کا رسا مذمتِ انجم کو  
کیا اور کرب و بلا میں مبتلا ہوئے۔  
پہنچ - غصہ میں۔ دم پیری اور انجم کا رسا مذمت  
اور حیرت کو کیا کہوں۔

شیطان - پھر وہی۔ سن تو لیجئے۔  
پہنچ - ہم نہیں سنتے۔ دور ہو۔ تاجرت اور  
انجم کے پاس لاہول۔  
شیطان - غائب ہوتے ہوئے ہاں ہاں  
پھر بیکس گن کی بھرا۔ ذرا سن تو لیجئے۔ میرا  
خود مرزا جانیگا۔

پہنچ - اچھا کہو۔ میں تیرا مطلب سمجھ گیا۔ تیرا طغیہ  
پھوٹانے آیا ہے۔

شیطان - وظیفہ آپ شوق سے پڑھے۔  
اور رات دن پڑھا لیجئے صرف اتنا بتا دیجئے  
کہ یہ حیرت مسلمان ہیں کہ نہیں اور انجم کے  
اڈیر عالم اور سنی ہیں کہ نہیں۔ یہ عجیب غریب  
ہے کہ اتنے بڑے مسلمان لوگ اور ایسی جید  
شہادت دین کہ حضرت امام حسینؑ شہید نہیں  
ہوئے۔ اور آپ کے خلاف حکم بادشاہ وقت  
کیا جو قرآن شریف کے خلاف ہے اور جو  
نبی زاد ہے۔ لے لے ہرگز زیبا نہ تھا اور  
پھر آپ کو یزید کو برا کہیں اور ادھر مولانا  
عالم روزج اسی غلط فہمی میں اوسیر عذابِ برجانہ  
لے رہے روایت نازل کر دیں۔ علماء کرام اور انجم کو  
کو دیکھئے کہ وہ کیسے منصف مزاج ہیں جو فرمایا  
کرتے ہیں یزید اور حضرت حسینؑ کے بارے میں  
دو شہزاد باہم جنگ کر دیں۔ کیے قہار باد کے  
شکست مارا اور تیرا یہ۔ یہ تم ہندوستان کو  
کیا ہو گیا ہے جو ایسی کھلی باطل بریزید کو برا  
کہتے ہو۔

پہنچ - جاتا ہے کہ دون۔ چلیے آپ تشریف لیجائیے  
دفان ہو جائے۔

شیطان - (ہاتھ جوڑ کے) بند ٹھہریے  
چلا جاؤنگا۔ ابھی تو وقتہ کا وقت ہی نہیں  
ہے۔ میں بوجھتا ہوں کہ آخر یہ انجم اور  
حیرت کیا مسلمان نہیں ہیں جو منصفانہ بات  
کہہ رہے ہیں۔

پہنچ - ہم نہیں جانتے ہیں کہ مسلمان ہیں کہ نہیں  
کسی مولوی سے بوجھ بھکودق نہ کرنا

شیطان - اسی مولوی تو یہاں کے حبیب ہیں  
وہ سے ظاہر ہیں۔ مولوی ہیں مسقط کے مولوی  
ہیں اور انجم کے۔ مولوی ہیں مولوی انجم مولوی حیرت  
اچھا اتنا تو بتا دیجئے کہ یزید کی مرضی کسے آپ  
شہید ہوئے۔

پہنچ - ہاں ہاں اسی نالائق کے حکم سے  
اوس کی مرضی سے۔

شیطان - لیکن انجم تو یہ کہتے ہیں کہ یزید نے  
بڑا رنج کیا۔ اور اپنی عورت ہندہ سے کہا کہ  
ادھندہ مجلس عزابریا کر فرزند رسول اللہ کو  
ابنِ مرجانہ نے میری مرضی کے خلاف شہید

کر دیا اور پھر امیر معاویہ نے اوسکو مرتے  
دم وصیت بنی کی تھی کہ حسین علیہ السلام  
آداب رکھنا۔ اور بقول انجم اوسے امیر  
کی وصیت پر عمل بھی کیا کہ اپنی بیوی سے  
اظہارِ رنج کیا۔

پہنچ - میں مولوی نہیں۔ جا انجم۔  
مجھے پریشان نہ کر۔ چلو ٹھلو۔ ورنہ دھڑکا  
دیتا ہوں۔

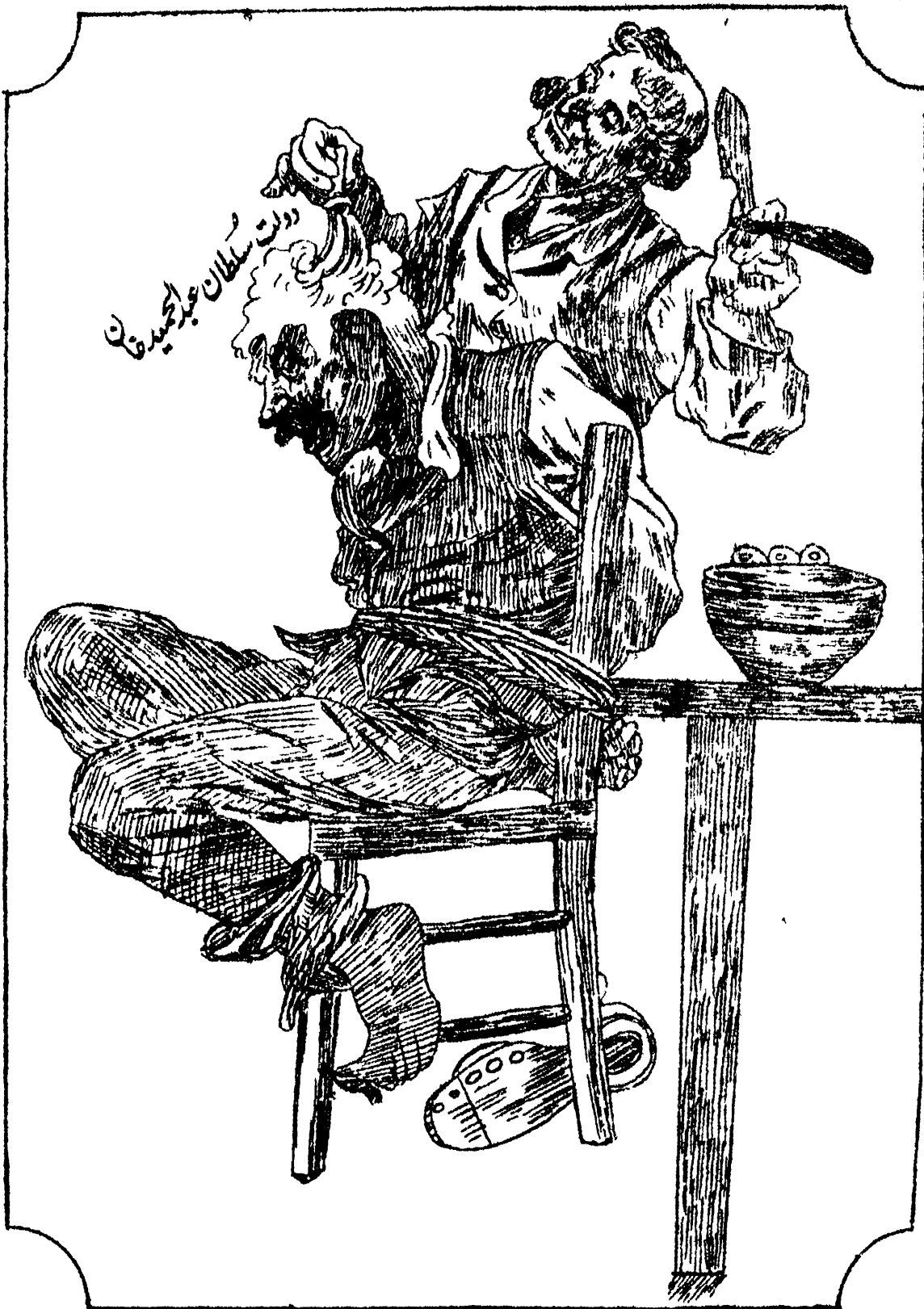
شیطان - ٹھہریے۔ ٹھہریے۔ جلدی  
نہ کیجئے اتنا اور بتا دیجئے کہ انجم سزا  
تطہیری انجان جو مدون امیر معاویہ کے  
مناقب میں لکھی۔ اور یہ لکھا کہ خاندانِ نبوت  
سے اوندکو محبت تھی۔ تو جب جہدہ قبا تک  
امام حسن علیہ السلام اوندکے پاس گئی اور کہا کہ  
میں امام حسنؑ کو زہر دیا تو کیا وجہ کہ امیر نے  
جو خلیفہ اسلام تھے اور بادشاہ وقت تھے  
امام کے خون کا قصاص کیوں نہیں اوس  
لیا۔ اور صرف اسی قدر رجز پراکتفا کیا کہ  
دور ہونا لائق برا کیا۔

پہنچ - ہیں۔ مذہبی بحث۔ میں کیا جالوں  
مجھے لکھا اوس سے بوجھ جا۔ میں نے  
کہا ہے؟

شیطان - اچھا حضور یہ سب باتیں انجم  
اور حیرت سے آپ بوجھ دیجئے۔  
پہنچ - کھکو اسکی آخر کرنا۔ کھکو عرض ہو خود  
جا کے بوجھ۔

شیطان - اچھا ایک بات اور بتا دیجئے  
تو جاؤں۔ نسیم لکھنوی جو ہندو تھے۔  
شہر کہہ سکتے تھے۔ ہندو اور اردو شعریہ مرد  
آپ کو کون کا کام ہے یا ہندو و کلمہ بھانستا  
کہنا جانیں یا اردو۔

پہنچ - پھر وہی شرارت کی بات۔ اے ہندو  
اوس نہیں ہیں ہندوؤں کے دماغ نہیں  
میں۔ کیا تو اوس فرتے کا طرفدار ہی جو نسیم کے  
خلافت میں۔ اور بخانی یا بانی جی کہلاؤ ہیں  
ہندو تو ایسے لائق ہوئے ہیں جنھوں  
نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے۔ عالمگیر کے  
میرنشی برسرِ صاحب کون تھے۔ اور  
نسیم تو ایسا قابلِ شاعر تھا جس نے شہزادی  
میں اقلہ توڑ دیے ہیں۔  
شیطان - اسی جا بیٹے مسلمان ہو



آکٹا سٹرا اور و بال جان بال







# حضرت ریاض

اور

## اونکی غزل پر تنقید

حقیقت حال یہ ہے

تامر و سخن نگفت باشد

عیب و بنش زلف باشد

آج چمنے ریاض الاخبار مطبوعہ ۱۲ جون ۱۹۰۹ء  
 کا پہلا آفاق ایک اسنے مغز اور لائق دوست  
 کے ملا خطے میں دیکھا۔ از میں ایک نوزل جناب  
 ریاض صاحب کی تصنیف بہت پر ہوتی ہے۔  
 مجاہد حضرت ریاض صاحب نے فن میں بہت ہی  
 عقیدت رکھ کر غزل کے دیکھتے ہیں۔ میر انیسال  
 بار لکھا۔ بیشک جناب کسی فن کی حاجت پر کمال  
 خود نہ کرے۔ تقلید آمان بنانا اچھا نہیں ہوتا  
 میں اپنے دیکھنے پر جو اسنے غنچت کے  
 جو اس غزل کے قیل قلی کمال نر مند ہوا۔  
 لہذا مجھے اتنا کہنے کا حق ضرور حاصل ہو گیا

سُن تو سہی بہانہ میں ہی تیرا نسا نہ کیا

کہتی ہے تجھ کو خلق خد۔ اخابانہ کیا

اب میں حضرت ریاض صاحب کی غزل برعالی  
 سے بحث کر کے بطور تنقید ملک کے سامنے  
 پیش کرتا ہوں تاکہ اونکے طرز و قولا وہ تقلید  
 اپنی گردنیں ڈالے ہوئے ہیں خصوصاً جناب  
 احسن صاحب ماریہ می کہ جنھوں نے اس غزل  
 کی مریج و ستائش میں مع اپنے دو معزز  
 احاب کے جو بطور مہمان اونکے ہاں فرود کش  
 تھے جیسا کہ اونکی تحریر سے روشن و ہودا  
 ہے۔ مگر جناب مریہ نے بدین حسین صاحب  
 اشک رفیع و آغ مرحوم اور جناب وجاہت حسین  
 صاحب نے جنھیں انوی ادب اصلاح سخن لاہور  
 کو بڑی رقیہ فرزند گزشتہ نہیں کیا۔ آنکامین  
 کبول۔ یہ منہ سے کام لین۔ اور طراظہ فرامین

کہ کس قدر غلطی معنوی و فطری سے علوان عیوب شغریہ  
 کے مرت ایک غزل حضرت ریاض صاحب  
 کی آراستہ و پیراستہ ہے۔

مشیتے نمونہ از خرداری

لہ ڈھل چکی ہے اب جوانی جانیگی

یہ شراب ارغوانی جائے گی  
 جوانی سے شراب کی تشبیہ تو خیر کچھ ہو جائیگی۔ مگر  
 ارغوانی چہ معنی دار دیونکہ اگر یہ کہنا جائے کہ  
 جوانی میں چہرے پر سرخی ہوتی ہے اس لحاظ  
 سے ہے۔ یہ مسئلہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثر یہ  
 ہے لہذا ارغوانی براسے بیت ضرور مان لینا  
 ریڈ سے گا۔

دوسرے یہ کچھ نہ کھلا کہ ذکر جوانی معشوق پر  
 یا کہ جوانی عاشق ہے اگر شراب ارغوانی کو جوہ  
 سے معشوق کی جوانی مان لی جائے تو معشوق  
 کی جوانی کا ڈھلنا بھی طر فہ مذاق غزل ہے۔  
 اگر عاشق کی جوانی کے ڈھلنے کا ذکر ہے تو  
 ارغوانی چہرہ عاشق کی صفت نہیں ہو سکتی  
 چہرہ عاشق کی صفت تو بوجہ ضعف و نقاہت  
 کے زرد آتی ہے کچھ عجیب اجتماع ضدین ہو  
 لہذا ہر طرح یہ مطلع منہی سے بزار ہے  
 ایسی حالت میں عیوب ردیف پر فقر ڈالنا بیکار  
 ہے۔ چونکہ شعر کو بیت ہی کہتے ہیں۔ اس  
 سبب سے میں اس کہنے کا ضرور تصدق  
 ہو گیا کہ این خانہ تمام آفتاب است۔

لہ ہوگی وہ جو دلیں ٹھانی جائیگی

کیا کسی کی بات مانی جائیگی

اس مطلع میں سوا صنف تالیف کے کوئی لطف

خاص نہیں۔

لہ آگ بنگر آئی کیا تیغ پر آب

آئی ہے تو ہو کے پانی جائیگی۔  
 اگرچہ اردو میں تیغ کی صفت (پر آب) اور وہ  
 بھی استعمال کی ہو مگر فارسی میں اسکا تینا نہیں  
 جلتا ہے۔ سند در کار ہے۔ اور تیغ پر آب  
 آگ بننے کا کہان آئی کچھ معلوم ہوا چہرہ ہی تیغ  
 پر آب جو آگ بنی تھی پانی بننے کیوں جائیگی  
 اور کہان جائیگی کوئی سبب نہ کھلائیے بہت

فکر کی گرا اس شعر میں کچھ اسطرح معنی اس میں ہیں کہ  
 نکالے سے ہی نہیں نکلتے۔

لہ خضر یوسفی گم رہیں گے عمر بھر

یوسفی عمر جاودانی جلے گی

اسپر مصرع نہیں لگا اگر یوں ہوتا تو اچھا ہوتا

خضر کی تقدیر میں مرنا نہیں

یوسفی عمر جاودانی جائیگی

لہ تیغ ہی کیا ہاتھ میں قاتل کھو

اے جنا تو جی تو سانی جائیگی

شعراے سلیم المذاق و صمیم الذراغ اول تو  
 مبتدل قافیہ یا مبتدل مضمون کہتے نہیں لیکن  
 اگر مجبوری کسی وجہ سے کہتے ہیں تو جہانگ  
 ممکن ہوتا ہے اوسکے ابتذال کے دور کرنے  
 کی کوشش کرتے ہیں جناب ریاض صاحب  
 تو علاوہ قافیہ مبتدل ہونے کے معانی تک  
 ندارد کر دیئے۔ یہ صاف ہوا کہ جناس سے  
 سانی جائیگی اور کیوں سانی جائے گی بیچھے  
 ہم اسکو بھی درست کہتے دیتے ہیں۔

تیغ خالی دست قاتل میں نہ بقی

خونین مہندی بھی سانی جائیگی

لہ آئے تاسے ہجر کی شب میں نظر

اب بلا سے ناگہانی جائیگی

اس شعر کے بھی کچھ عجیب معنی ہیں شاید جلوہ معانی  
 ہی بسبب تاریکی شب ہجر کے کہ جسکا شعر مذکور  
 میں ذکر ہے معدوم ہو گیا ہے۔ شاید کہ مصنف  
 کا یہ مطلب ہو کہ ہجر کی رات بہت سیاہ ہوتی  
 ہے تاہم سے بھی نظر نہیں آئے ہیں۔

اب چونکہ تاریکی شب ہجر اتنی کم ہو گئی ہے کہ  
 تاریکے نظر آئے لگے بلا سے ناگہانی کو کہ جو  
 خانہ عاشق گھیرے ہوئے ہے بوجہ  
 سیاہی کم ہو گئے کے رستا لہجہ بنگا اور  
 کسی طرف کو متقل ہو جائیگی یا دور ہو جائیگی۔  
 اور بلا سے بھائی سے مراد وہی شب ہجر  
 ہے نہ ہر گز۔ مگر شعر سے یہ مطلب نہیں  
 پیدا ہوتا ہے۔ یہ معنی ہی بیٹے خود سے

گروہ دیئے ہیں ۵

ماین نہ ماین آپکو یہ اختیار ہے

ہم نیکہ و بد جنور کو سمجھا جاتی ہیں  
چاری را سے میں یہ شعر بھی ہمیں ہی۔

عرش پر ہی خوشحالوں کا مزاج

کیونکر اونکی لہری لہری جانیگی

گو اہل لکھنؤ بھی لہری لہری یعنی غرور و دروینوں کو  
میں مگر بازاری چھوڑ دے۔ شاخ کو چا بیٹے  
نہا اسکان لہری لہری اصل ہی یعنی پر نظر کرے تاکہ  
کوئی جھگڑا نہ رہے۔ کاشیکے مختلف صاحب  
یون فرما لے لے

پڑا آنکھوں سے ہر دین رکھی

کیونکر اونکی لہری لہری جانیگی

میں نے ہر دین رکھی دیکھا ہے اس سے  
مصنف صاحب۔ کہ شعر کا ایک بہت بڑا عیب  
معنوی کھلیا ہے وہ یہ ہے کہ ذکر بہت سے  
معتقون کا ہے اور عاتسی آیا۔ ہر کہ جس کے  
عاشق کا چہ چاہی ہو یا با جاتا ہی عاشق کا چاہی  
ہونا ہوا معشوق کے خلاف مذاق عمل ہی۔

خدمت میخانہ کابلے ورنہ شیخ

رائیگان یہ زندگانی جانیگی

مناب مصنف صاحب کچھ عجیب ترکیب مہر  
لگاتے ہیں کہ دست و گریبان دونوں مہر  
شعر کے کم ہوتے ہیں اگرچہ شعر کا تو دار مدار  
شعر میں ہر مضمون کے لیے مناسبات پر  
زیادہ ہوتا ہے مگر غلط اور وں کے جناب  
رباعی صاحب کو اسطرح توجہ بالکل نہیں  
جب تو جناب ہمارے شیخ سے مخاطب ہو کر  
فرماتے ہیں کہ خدمت میخانہ کرے ورنہ یہ  
زندگانی رائیگان جانیگی۔ ہاں معنی تو ضرور  
ہیں اگرچہ کوئی لطف شعر یہ نہیں ہے نہ سہی  
میرے نزدیک اگر یوں ہوتا تو بہت اچھا تھا  
اور دونوں مصرع شعر کے مناسبات کو لے  
دست و گریبان ہی ہوتے۔

ناز کی قابل کی دشمن ہے ہی

رائیگان یہ زندگانی جائے گی

شوخیان کہتی ہیں کھل کھیلین گے وہ

اب حیا کی پاسبانی جانیگی

جانیگی چہ معنی۔ قرینہ تو بتاتا ہی جاتی رہیگی۔  
ا کھل کھیلین گے وہ (کنا بڑا دم کا پہلو کھلتا  
ہے کہ جسکے معنی یہ ہوئے معشوق بخیا ہو کے  
ہر کو جیو و بازاری میں مکمل شاہان بازاری کے  
مزنے اور آتا پھر کجا واہ کیا مذاق سلیم ہے  
حیا کی پاسبانی کا لطف کوئی خاص طور سے  
پیدا نہ ہوا

آگ بنکر جام میں آئے گی ٹی

رمزمی میں ہو کے پانی جانیگی

یہ کچھ نہ معلوم ہوا کہ جام میں سے آگ بنکر کہاں  
آئے گی۔ اور پھر وہی مے پانی ہو کے  
رمزمی میں کچھ نہ دریافت ہوا کس طرف جانیگی۔  
اور کیوں جائے گی۔ شعر کا ہیکو ہے  
معا۔ ہے۔

موت بدتر ہو پا آئے گا

جان سے اچھی جوانی جانیگی

جان سے اچھی کیا معنی، جان سے بہتر جوانی

جانیگی۔

بو لے سکر دلی پامالی کا حال

کس گلی کی خاک جھانی جانیگی

اس شعر میں بھی صنعت بمعنی ہے۔ آؤ دل  
عاشق کسے پامال کیا اسکا کچھ نام نہ کھلا شاید  
کہ جناب مصنف صاحب کے دو معشوق ہیں۔  
ایک نے دل پامال کیا ہی اور دوسرا دلی  
پامالی سنکے بولا کس گلی کی خاک جھانی جانیگی۔  
تو پھر اسکے معنی کیا ہوئے عجب گو گو معاملہ  
ہے۔ مہربانی کر کے یوں فرماتے تو کیا  
مضائقہ تھا۔

دل کرے پامال کیوں وہ بگمان

کیونکر اوس خاک جھانی جانیگی

۵۳

بوسہ کیسو سے ہیں چین چین

رات بھر کیا سرگمراںی جانیگی

اس شعر میں بے انتہا معنی تالیف ہے۔

۵۴

جان سے بڑ بکرا سے رکھتے عزیز

کیا سمجھتے تھے جوانی جانیگی

جانیگی کیا تو پینہ تو (جانی رہیگی) کا ہے  
واہ ری رو دیت۔

۵۵

شیخ نے مانگی ہے اپنی عمر کی

میکدہ سے اب پڑانی جانیگی

یہ شعر نہایت دم کا پہلو لے ہوئے سے  
بالکل لغو و تبدیل ہے اگرچہ معنی تو ٹھیک  
محذوف مان کر کچھ درست ہو جائیں گے لیکن  
واضح رہے زیور تہذیب سے عاری ہونا  
ہزار کیا بلکہ لاکھ عیب کا عیب ہے۔

۵۶

نالے کرنا سیکھتے ہیں عندلیب

اب یہ طرز نغمہ خوانی جانیگی

رو دیت پھر خفا ہے (جانیگی) کب (جانی رہیگی)  
اور عندلیب نالے کرنا کیوں سیکھتے ہیں  
اور کس سے سیکھتے ہیں۔ طرز نغمہ خوانی  
کیون جانی رہیگی کوئی سبب خاص نہ کھلا۔  
شاید مصنف صاحب کا یہ مطلب ہو کہ جب  
عندلیب نالے کرنا سیکھ لے گی تو نغمہ خوانی  
بھول جائے گی۔ یہ کلیہ نہیں ہی بلب کی صنعت  
تو ہزار داستان ہے مگر جناب ریاض  
صاحب کے چمن معنویت میں طرفہ عندلیب ہی  
کہ نالے سیکھنے سے نغمہ خوانی بھول جاتا ہے  
واہ کیا معنی ہیں مرعبا جذا۔

۵۷

جا چکے ہیں آپ کل دشمن کے گھر

آج مرگ ناگمانی جانیگی

یہ شعر جناب مصنف صاحب کا اظہارِ دو معنی رکھتا ہے  
یعنی یہ کہ یا تو عاشق بوجہ رشک و حسد کے  
دشمن کو آج مار ڈالنے کا یاد دشمن خود بوجہ صدقہ  
فراق اپنی جان آج دیدیگا مگر تاگمانی کا کوئی  
لطف خاص پیدا ہوا بالکل برائے قافیہ ہے۔

۱۵

ساتھ لائے ہیں نفس سے ناتوان  
جالتے جالتے ناتوانی جانے گی  
شعرو با معنی - ہے اگرچہ کوئی بات نہیں ہی مگر  
مصرع اولی دوسرے مصرع کی شان کے  
موافق نہیں لگا اگر لوں ہوتا تو مصرع ثانی کی  
شان مصرع اولیٰ میں ہی ہو جاتی - اور معنی  
بھی لطیف و نازک نکلتے

اوٹھتے اوٹھتے اوٹھیں گے دنیا سے ہم  
جالتے جالتے ناتوانی جانے گی

۱۶

پینے آئے ہیں فرشتے خود ریاض  
خور کے دامن میں چھانی جائیگی کے  
شراب چھانکے کوئی نہیں پتیا - سبزی چھان  
البتہ لی جاتی ہے سبزی سے استعارہ محبت  
معتوق حقیقی کسی نے نہیں کیا بلکہ یہ استعارہ  
مہمل ہے ایسی حالت میں جناب مصنف صاحب  
کو تو بہ کرتی چاہئے کیونکہ جو روں اور فرشتوں پر  
کہ جو ہمیں نوری میں بڑی محبت کنہ ہے -  
ہاں اگر شراب کا چھاننا شراب خواروں میں  
جائز ہوتا تو استعارہ محبت معتوق حقیقی ضرور  
ہو جاتا -

غرض از مطلع تا مقطع انیس - شعر اس غزل میں  
جناب ریاض صاحب نے تصنیف فرمائی ہیں  
اور ایسے تصنیف فرمائے ہیں کہ جنہوں نے  
صاحبان مذاق کے نزدیک مذاق تفریل کا طوق  
کر ڈالا ہے -

روز شرما میں گئے ہم اونکو خبر ہو کہ نہو  
خوب سمجھائیں گے ہم اونکو اثر ہو کہ نہو

ملاقات

مصلح زبان

# اشعار

۹-۷-۸

۹-۷-۱

حسب رزلوشن بورڈ نمبری ۲۰۹ مورخہ  
۱۷ جون ۱۹۰۹ء کے ہر خاص و عام کو اطلاع  
دی جاتی ہے کہ ایک کوچہ متصل مکان شیخ  
محمد یوسف حنیف صاحب بیرسٹر و ممبر مینسپل  
بورڈ لکھنؤ واقعہ یو پی آغا میر متصل باغ  
شیرجنگ تھانہ وزیر گنج ہے جسکے نسبت  
شیخ محمد یوسف حسین خان صاحب موصوف نے  
درخواست دی ہے کہ اپنے مکان میں  
شامل کرنے کی اونکو اجازت دی جائے جس  
کسی کو کوئی عذر بات بند کر دینے کو چہ مذکورہ  
کے ہووے وہ اپنی عذر داری بتا رہا  
جولائی ۱۹۰۹ء تک دفتر مینسپل بورڈ  
لکھنؤ میں گزرائے اوپر عذر کیا جاو گیا فقط

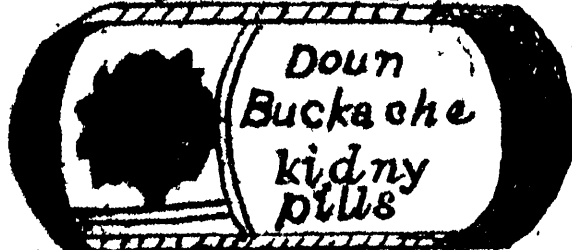
دستخط ڈبلو - اے - بانگ صاحب سکریٹری

مینسپل بورڈ لکھنؤ

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۹ء

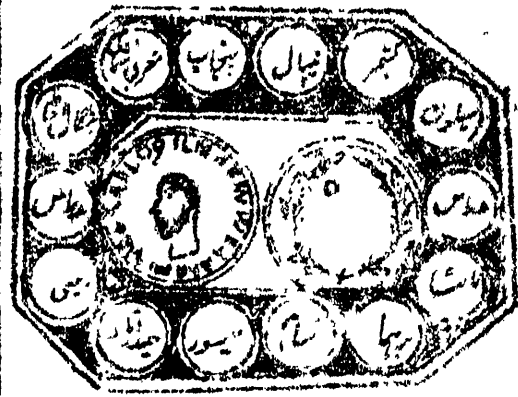
## صحت کی سطح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کا سبب پیشاب کا تیزابی مادہ ہوتا ہے جسکو  
اور ضعیف کرنے خون میں جس طرح فطرت چاہتی ہے اس طرح  
چھان نہیں سکتی ہیں کیونکہ سبھی جسم کی صحت کا بہت بڑا  
دارو مادہ ہی گودونجی ضعف اور مرض کی علامات جسے  
ہیں پشت میں درد نیند نہ آنا - پیشاب کا کم آنا اور سرکا  
رنگ خراب یا دھندلا ہونا - پیاسا ہونا ہمیشہ لگنا جسم میں  
مکان معلوم ہونا - دلکی کمزوری - درد سر - چھوٹی باریاں  
نظر کا دھندلا ہونا - چکر آنا - جوڑو نہیں درد - جانے خراب  
ہو جانا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ اگر تو صحت نہ کیگی تو  
پیشاب کے امراض لگھیا جائیں گے یا بیطیس اور گرد و نچوٹ  
نقے - طرنا اور مستورات کی اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو  
اکثر غلطی سے ایامی مرض خیال کئے جاتے ہیں پیدا  
ہوئی دون کی درد پشت اور گھٹنے کی گولیاں (گولوشن)  
سیک ایک کڑی پلس (گردون) اور پیشاب کے اعتدال کو قوت  
بخشتی ہیں - اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے  
نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جسکی وجہ سے عمدہ صحت  
حاصل ہوتی ہے - اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو  
گرد و نچوٹ اچھا رکھئے - دون کی درد پشت اور گرد و نچوٹ  
کی گولیاں (گولوشن سیک کڑی پلس) جو انکے لیے  
موجب دوا ہیں اونکو اچھا رکھتی ہیں -



دور و پیہ عام یا چھ شیشوں کے عہدہ تمام دوا فروش  
فروخت کرتے ہیں یا دون پی او باکس یا مینسپل کی پاس  
دون کا مرہم - گولوشن اینٹ مینٹ ایک تہہ لگانے  
سے کسی قسم کی غارش کیوں - دو فوراً کم ہو جاتی ہے اور  
اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھان جو اسیر (باہر کی ہوئی  
خونی یا بادی) سرخ بادہ - کھجوا - کد - جٹ - داد  
اور جلد کی سب طرح کی سوزش - تکلیف شور - اور  
غارش وغیرہ کو بہت بگڑی حالت میں شفا بخشنے  
کے لیے کافی پانی کئی ہی تمام دکاندار کے پاس  
قیمت دور و پیہ فی ڈبیا چھ

# کاغذ شہ جیکن محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن پارہ والی گلی لکھنؤ



یہ مقدمہ سارٹھکات مہرکار آکٹ یہ سنے ناشکاہ  
لندن میں اشتیاد و دل کی عمدی کے صلہ میں عطا  
فرمایا ہے جو شہ جیکن میں ہونی چاہیے جو شہ جیکن کا خانیہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی پیچیدہ تیار ہونی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی ریلیسون - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دے رہے  
ہے۔ دو سہ سہ سہ سہ کی صورت میں گذارش ہے  
کہ اس کی پیچیدہ تیار ہونی - سہ سہ سہ کی ضرورت  
ہو۔ طلبہ فرماویں پتہ یہ ہر سارٹھکات ہے

## فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲
تھان مانی ہیل بوٹیدار نہایت عمدی	۱۲	۱۲	۱۲

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزنی ٹول جسکو ہنگر بکیر	۱۲	۱۲	۱۲
عمامہ کے کپڑے جاکتی	۱۲	۱۲	۱۲
علاہ ٹول وکشی نازدوری	۱۲	۱۲	۱۲
دریشی کلاہون	۱۲	۱۲	۱۲

فہرست اسباب موسم سرما	طول	عرض	شرح قیمت
دو رشتی ہار سوزنی	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲
سالی تیار	۱۲	۱۲	۱۲

## پانین کھانیوالی تمباکو کی خوشبودار مشکلی گولیان

کہان ہین لہاب ہین کو غیرت مشک و ختن بنانے والے  
کہ ہر ہین لب تو شین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا دھرتی شریف لائین اس روحانی و راحت جہانی  
وزنیت زبان کی لذت دہان کی نہکت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسبب میز ش بعض خواہرا دو یہ لطیفہ کے نہایت  
مرنے دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مغز دل دماغ  
مفرح قلب بھر رنگ خسار جاذب رطوبات نفسانیہ  
محبی دندان - بعضی خون وغیرہ وغیرہ کے ہین -  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت عمر  
سادہ ۲۰ توہ ۲۰  
قوام جسکی گولیان ہین نی ڈبیہ ۵ توہ قیمت عمر  
زرد ۱۰ - یعنی ہیتی دار تمباکو فی سیر ۱۰  
الشیہ

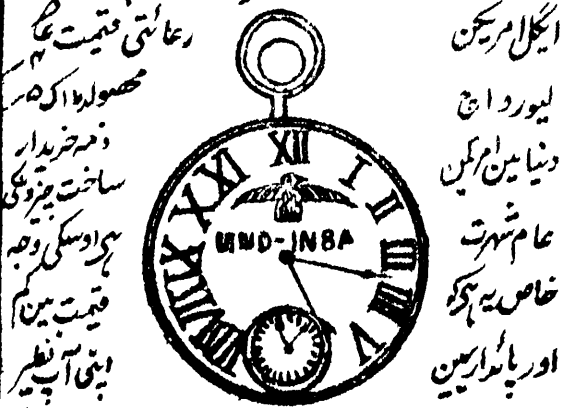
## محمد عبدالرحمن خان خلیل الرحمن سوداگران پلہ والی گلی لکھنؤ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں	طول	عرض	شرح قیمت
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲
(بجیس برس ساری ہندوستان میں مقیم ہیں)	۱۲	۱۲	۱۲

فاسفورس، شکلیا اور ڈیٹا ملا کر یہ گولیان بنی ہین مغز  
رگ - ماس اور خون کو بی طاقت - ہیتی ہر اسلیے انکی کمزوری  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی عمر  
مقوی قوی کی گولیان کا بیڈا تقوہ وغیرہ ان گولیان  
اکرام ہوتے ہین دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
رو پیر ڈاک محصول ایک شیشی تک ۵  
امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری پر در - روک ٹھیل کی کمزوری پر  
ماتنگ مین دروغہ کو مٹا کر اس دوا کو استعمال سو رحم کی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک ہفتہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ (سود خوراک ہو کر  
محصول چھ آنہ ان دواؤں کی تفصیل حال مہر سارٹھکات  
کے پوری کتاب بلا قیمت مٹی ہو مٹا کر پڑھئے -  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت شریٹ  
کلکتہ

## ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت شریٹ کلکتہ

۱۱-۲۰  
رمانی قیمت ۳۱ راج سنہ ۱۹۱۸  
رمانی قیمت ۳۱



ایگل امریکن  
لیور و اچ  
دنیا میں امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہو کر  
اور پائدار ہیں  
ہین یہ امر بلا مغالہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگو سول  
کی بنائی ہوئی پانچا پائدار عمر کی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہر شہرت حاصل کی ہو کہ اسطر روزانہ  
دست ہزار یا ۳۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوئی ہین انگلستان  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہر ہندوستانی  
ایگل و اچ کار و اچ دینا ہے اسلیے ان گھڑیوں کی رعایتی  
قیمت کم رکھی ہو اسلئے سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی  
فروخت کیوا سلیے بھی جاوے گی - ہر ایک گھڑی کے ہمراہ  
دو برس کی گارنٹی ہے - ہندوستانی ہمارے خاص تحیت  
بیتہ ذیل سے یہ گھڑیاں ملینگی -  
المشتر - الیست اینڈ و اچ کمپنی کلکتہ رادھا بازار نمبر  
اودہ پنج - یہ گھڑی منے بھی منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے - قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے -

مرتبہ شمار ہو گا۔ نہ کہ ان کا تعلق محمد سجاد حسین سے ہے جیسا کہ نتائج کیا





اجرت اشتہار				
تقدار طبع	نام نہ	چھ	لکھ	کالم
سہ ماہی	سہ ماہی	لکھ	لکھ	لکھ
ست ماہی	ست ماہی	لکھ	لکھ	لکھ
سالانہ	سالانہ	لکھ	لکھ	لکھ

نشریات اور بیچ				
فصل خرداد	فصل خرداد	فصل خرداد	فصل خرداد	فصل خرداد
فصل اردیبهشت	فصل اردیبهشت	فصل اردیبهشت	فصل اردیبهشت	فصل اردیبهشت
فصل فروردین	فصل فروردین	فصل فروردین	فصل فروردین	فصل فروردین
فصل بهمن	فصل بهمن	فصل بهمن	فصل بهمن	فصل بهمن





# نوس



اگرچہ چیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمار والا بکس جسمیں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

چیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں  
نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## موسیٰ ترانے

اگر مری کی گرمی

یہ جسم ہڈی سے پسینے کا آباں

کپڑے کا ہر ایک تار بھی تن پر چٹخاں

ہر وقت پسینے میں نہ اچھڑتا ہر

گرمی نے آیا ہی سبک کیا تو دل حال

گرمی کے جہاں بھر میں پو بار میں

جسموں کے پسینوں کے دے دھار میں

ہر ایک بن موسیٰ ٹپکتا ہے عرق

یہ بال میں جسم پر کہ فوا سے ہیں

گرمی کی مگر ہے سرد مری کو کمال

دل سرد ہے جیسے سو ہوا ہو حال

ہر دم بہ عرق میں گرستا ہے

ہم ہے یا کوئی پسینے کی پچاں

گرمی کی فشار سے ہے پٹنگ صورت

مرہ سے پڑے ہم ہیں کیے جان صبر

کیون سیل عرق میں پھر نہ آرام ہے

ہر پارچہ جسم ہو جب لکھ ابر

گرمی نے دیا کان جو بیکھے کا مروڑ

وہ بھی تو ہوا ہوا ہوا خواہی چھوڑ

کیون دل بھی نہ اڑنے لگے پاری کی رو

گرمی کا ہوا ہے ایک کس درجہ چوڑ

سابق

لا ابالی

## پربہار ساقی نامہ

ساقی شراب تاب لانا

روح گل گلاب لانا

ہوشا جس سے طبع ناشاد

گلہریز ہوں عندیبل شاد

ساقی بلا شراب گلگون

مسرور ہو جس سے طبع محزون

دکھلاؤں طبع کی روانی

ہو جس سے حریف پانی پانی

مضمون ہوشل در کنون

بندش ہو خوب چست و موزون

زندون کی جان لانا ساقی

مستون کی آن لانا ساقی

۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۶ء تک

بہترین وقت

۳۰ سال پہلے

اسکات کا امپشن

نمائتہ تجربے میں جو ابامہ فریڈیا ہی وین پورا اور الراج اوسید کا نتیجہ ہے ساری دنیا میں ایک تجربہ

امراض سینہ

مفرط

کے سبب بچے اور بوجھ کے لئے مٹوی اور چھلی بنانے والی ہی

بالہ سے نہیں چھوڑا

سب دوا فرسٹس نیچے ہیں

اسکاٹ و بون متحد

دوا سازان لندن

انگلینڈ



مینا ہو گوہر مدن کا

ساغر ہو عذیبہ چین کا

ساغر چھلک چھلک کے تر ہو

پہلو میں ایک سیمبر ہو

قربان تیرے ساقیالا

لبریز شراب جام لالا

مینا جوئے صدا کے قفل

دین رند جان بہائے قفل

ساقی یہ دیر کس لیے ہے

یہ ہیر پھیر کس لیے ہے

لاجلہ تبتی ہو بلالہ سے

مخو و جب ہوں دل و عدا

ہو موجزن جو بحر معانی

مضمون رقم ہوں رستانی

اچھے سے میرے بھرے ساقی

تلچھٹ شراب جو ہو باقی

لاجلہ پیارے جلد لالا

منا ہو خم ہو یا ہسیالا

ظالم یہ دیکھ کر کیا کہان ہے

جو بن ہے آج گلستان ہے

آئی بہار ہے چین میں

مدعو گلون کی انجمن میں

دیتن چچ دعائیں بلبلیں ہیں

سکی دم میں جھلجھلیں ہیں

غنجے ہی لگ ہیں مسکراتے

مانند حسین ہیں دل بھجواتے

نرگس ہے انکھڑیاں دکھاتی

سوسن زبان ہو لڑائی

ہیں نخل نہال بھونستے ہیں

سب بائے بہار چومتے ہیں

طاؤس ہیں خیال گاتے

پتے ہیں تالیاں بجاتے

شمشاد مرے نہ بانگ ہیں میں

اکڑے نا سرو ہی بھین میں

کھسار میں کبک کی یہ قہ قہ

گلزار میں بلبلون کی چھو چھو

قمری یلار گار ہی ہے

کوئل بھی سُر ملا رہی ہے

پلی پی ہے الاپتا پیچھا

ہنسنگر میں سنا تے رگ لالا

ڈالی لکھتے ایہ ٹوٹ چھوٹے

بجلی چھپی وہ جگمگا کر

مینڈک سہاگ گار سہت ہیں

شادی میں اچھل کے آ رہی ہیں

ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں

کلیان ہیں خوش محل رہی ہیں

قمری ہے سر کی بغل میں

جو بن ہو انار میں کنول میں

سنبل نے زلف وہ سنواری

باد صبا ہے حب پہ واری

یہ طور ہے آج نستر کا

ہے باغ باغ دل چین کا

سر مایہ دس لاکھ  
جدید پراسپیکٹس  
بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بیمہ کے جدید و مختلف اقسام مع منافع و بلا بیمہ  
زندگی خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے چند نصف  
میعادی المطاعف یعنی دو چند منافع یا نصف  
انتقال پر دو چند اختتام میعاد پر آدھا - بیمہ زندگی  
میعادی بیمہ مسنورات بیمہ رویمہ بیمہ شادی - بیمہ تعلیمی  
خیراتی کاموں میں امداد کے لئے بیمہ میں خاص رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پر اسپیکٹس ملاحظہ ہو۔

پراسپیکٹس ملنے کا پتہ  
لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام منیجر بھارت انشورنس  
کمپنی لمیٹڈ لاہور یا سکریٹریان شاخاے کلکتہ  
جنمیر - احمد آباد سندھ اوکینڈی - آہ آباد - بنکپور

سکرٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ  
کلکتہ

بادل لڑک رہے ہیں آکر

کمر و نمین چھپے حسین جا کر

سہمے جوڑے سے در کیا بند

عاشق ہوئے وہیں فتمند

جب شیل بید کا پتے ہیں

عاشق ہی کلیجہ تھامتے ہیں

سُسکی کبھی کبھی چھلنا

گرنا کبھی کبھی سنبھالنا

تھامے ہوئے دل کو اپنے بیل

آغوش میں چپ ہیں شوخ خجیل

کرتے ہیں بار بار آہیں

ڈالے ہو ہیں گلے میں بائیں

عشاق نثار ہو رہے ہیں

کیا بوس و کنار ہو رہے ہیں

بجلی جو کوندی جگمگا کر لو

لیٹے گلے سے خون کھا کر

ڈرے دھڑک رہا ہوسینہ

دہشت آگیا پسینہ

دیکھ آب روان کنی بحر میں

پانی سے بہے حباب خود سر

لواب تو پھمار پڑ رہی ہی

سبزے پہ موتی جڑ رہی ہی

پڑنے لگیں لونہنی بندیاں

بھڑ جائیگی اب گھڑی میں ندیاں

بتیاب برق ہو رہی ہی

دریا میں غرق ہو رہی ہی

پڑنے لگی وہ رو بھی اب تو

تپ چڑھ گئی ہو گویا چھت کو

بہنے لگا آب میں پہ پانی

دلکش ہے کیا گھڑی سانی

جھونکے چبکے آ رہی ہیں

مستون کے دل بھار رہی ہیں

اب دیکھو جدھر روان ہی پانی

پانی ہے زمین زمان ہی پانی

جس دم ہیں حباب سر اٹھاتے

پھل تیغ موج کا ہیں کھاتے

پرنا لچل رہے ہیں بید

میںڈک اچھل رہی ہیں بید

## نشد کاظم

۱۳۲۵

مولوی کاظم حسین صاحب جمال پیشہ و سائق ناظم و اذیت خندہ انوار صاحب بہادر کردہ کا مجموعہ نظم اردو و فارسی چکینے کاغذ سفید و لاتی ڈبل کروان رائل سائز پر طبع ہوا راجہ ۲۸۵ صفحہ ہر فوٹو خط چھپا ہے جسکے اقسام نظم و جہت مقامین و اندی خیالات و جستی تالیف و دیگر انواع محاسن پر سے مستقیم تران کامل سنہ ۱۳۲۵ء میں ایسا حصہ تواریخ کا ہے جس میں اکثر سادہ تارخین سہل متعین ہیں۔ اور تواریخ صنایع مثلاً مطابقت اعداد و زروینیات و مقلوب سستی و قطع الحروف و وصل الحروف و استخراج تواریخ از آیات قرآنی ہے کہ ہمیش مطابق واقع و صورت خفا و جماع و دیگر صنعت در یک مادہ و اجتماع و توزیع و چار سہ مزاجہ ہندو ایک مادہ و صنعت انڈم بایضہ المدح و مادہ و قطعہ تاریخ دارہ بس سنہ بید و حساب تارخین نکلتی ہیں اور ایک جو بیس شعر کا فقیدہ ہے جسکے ہر شعر سے چھ تارخین اور ساری قصیدہ سی چار ہزار نو سو اکاون تارخین برآید ہوتی ہیں اسکے صلہ میں ایکہ از رویہ انعام ملا تھا اور اکثر منظومات پرانعات و خلعتین ملین ہیں۔ ایک مختصر نظم میں ہر شے سے بعد اکثر مختلف ہمارے جستی بسمل ترین سلوب معانی یعنی مطابقت اعداد و استخراج اثبات کیا ہے اور اپنے اس دعوٰی کو کہ ہر حرف ابجد چند ہمارے باری تعالیٰ کا معانی اور سب حروف ابجد سے جملہ ہر شے نو ذوق بلکہ چند زیادہ بران کر رہا برآید ہوتی ہیں بہت سہولت اور کمال توضیح سے ثبوت کو پہونچایا ہے۔ و دیگر معانیات معمولی ہی اپنی سہولت و طرز دلکش سے قابل دید اہل نظر ہیں۔ ان صنایع میں اکثر و پیشہ سانی رسائی فکر و تلاش کا حیرت انگیز نمونہ ہیں۔ اس مجموعہ کی مذمت کا جبرائوت یہ ہے کہ اوحد العصر علامہ محقق آنر میل جسٹس مولوی سید کریمت حسین صاحب حج ایملوٹ الہ آباد نے اس کے دیباچہ میں بعد ذکر صفات عالیہ مصنف تحریر فرمایا کہ (بعض اشعار و تاریخ و مقام کہ فرمودہ انداز کمال فصاحت و بلاغت بعد سحر حلال میر سعد و انایان سخن ساز جادوی آرد) اسکی قیمت عمر علاف محصول اک ہے

# سیر کا سر

مصدقہ جناب سسٹنٹ کمیشنر لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مذکر انگیزہ میں مذکور کالج کے پروفیسرین محمود اکبر و والیان ریاست اور ولایت کی پونیورسٹی کے سند یافتہ یو۔ بی۔ ڈاکٹر و غیرہ کے بعد تجربہ سے اس طرح کی مصدقہ فرمائی کہ یہ سرسرا اراضی ذیل کے پلو اسیر میں منعمت بھارت نامہ کی حشم و حند جال اور وال غبار چھو لاسل سرخی ابتدائی موتیا بند بانی جاتا خارش و ہرزہ اکبر اور حکیم جاسے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرسرا کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے مینالی بہت بڑھ جاتی ہے اور مینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرسرا بیکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص میں سرسرا مفادہ اور خاص میں قیمت فیتوہ ۱۰ سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۵۰۰ نمبر کا سرسرا اعلیٰ قسم فیتوہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماٹھ میں روپیہ ۱۰۰ نمبر فیتوہ ۴۰۰ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیونکہ اخبار حوالہ فرد وین نقل و جعل میرے کے سرسرا کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا شکوہ الود الیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اُن مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور جبار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاص کر اُن مریضوں کیواسلئے جلی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرسرا نہایت ہی مفید پایا۔

استعمال کرنے سے اگر تیرت ہو اسی تعریف سنی تھی سیاسی استعمال میں مفید اور تیر مدت یا یا میری سلسلے میں ابکا سرسرا شعل بکریہ کو میں بذریعہ کچا نہ جات اور سرگاڑی بکریہ کی معرفت فروخت ہوتا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے غریب و سیریں مستفید ہو کے آجودا عالی خیر سے یاد کری براہ مہربانی ایک سو نمبر کا سرسرا اعلیٰ قسم دی جی۔ پوسٹ بھجوریں۔

انے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے  
۱۱) میں اور میرے بہت سے مریضوں نے میرے کالج میں جو کہ سردار میا شکوہ الود الیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا غایت ہی مفید پایا۔ کھوکھی بیا۔ یون کے لیے کھوکھی حکم لگتا ہے آنکھوں کو تازہ رکھتا ہے اور مینالی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرسرا مینالی کا قیمتی کھوکھی کے لیے غایت ہی مفید اور درد اور سبب آج تک بھی کوئی دوا اس سرسرا سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی۔

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے کالج میں کی سندات میں جو قریب تیس ہزار روپیہ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اسی طلب کے لئے اپریل ۱۹۰۸ء سے جمع کیا گیا ہے

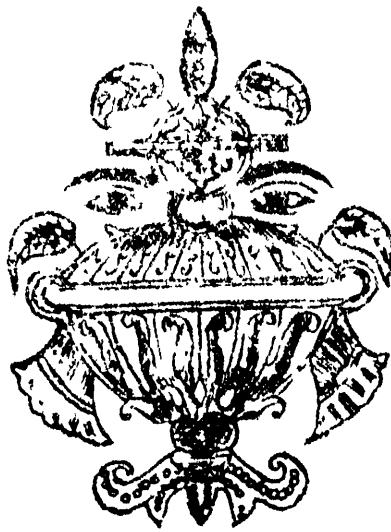
۱۲) جناب سردار صاحب تسلیم فرمائیے ابکا سرسرا استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بینک یہ کمزوری کیم کیوں بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک چار ماہ تک یہ معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے میں میں بہرہ لگتا ہوں

۱۳) میں اور میرے بہت سے مریضوں نے میرے کالج میں جو کہ سردار میا شکوہ الود الیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا غایت ہی مفید پایا۔ کھوکھی بیا۔ یون کے لیے کھوکھی حکم لگتا ہے آنکھوں کو تازہ رکھتا ہے اور مینالی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سرسرا مینالی کا قیمتی کھوکھی کے لیے غایت ہی مفید اور درد اور سبب آج تک بھی کوئی دوا اس سرسرا سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی۔

کرتا ہے رعدِ باری  
کہتا ہے گرج کے باری باری  
ہر پہر و جوانِ سیر و آزاد  
بیٹھا ہے ہر اک طلبِ دلشاد  
دالان میں کوئی در میں کوئی  
بازار میں کوئی گھر میں کوئی  
لے ابرو کھل گیا بس کر  
بہر خدا تو اب ترس کر  
کیون مجھ سے ہے یہ بیر ساقی  
کیا بات ہے ہی تو خیر ساقی  
کیون مجھ سے یہ عتاب تیرا  
غیر وں سے ہے خطاب تیرا  
کیون چپ ہیں منہ سے بول ساقی  
مقصد کی گرہ تو کھول ساقی  
نہ یہ عتاب کیون بہت  
غیر وں سے یہ خطاب کیون  
رجش یہ ستم ہے میر حق میں  
کیسا یہ ستم ہے میر حق میں  
ساقی یہ مجھ سے لاگ کیون ہے  
بو تل میں آج کاگ کیون ہے  
ہے تہر جو تیر یہ تغافل

بے درد ہی ظلم یہ تامل  
بی بی کے یہ سب ترفین میخوار  
جاتے ہیں مست سو گزار  
باقی رہا ہوں میں ہی ساقی  
ساقی رہا ہوں میں ہی باقی  
مجھ کو بھی جو کچھ ہو جلد لادے  
تلچھٹ میں بھی چاہے ستم لادے  
تو نے جو کی ہر دیر ساقی  
تقدیر کا میرے پھر ساقی  
میخانہ ز بادہ گشت خالی  
اب کیا ہی تری یہ دیکھا بھالی  
نوشیدن جامِ حریفان  
رفتہ ز میکدہ بہ بستان  
ملق

”لا فر“



ایک سیرہ آنجہانی کا صحیفہ شقیہ  
مشتمل ہے چند سطور نصیحتِ آمود  
اپنے  
جانشین کے نام از ملاء الاعلیٰ

یاد مہنکینی و زیاد مہنکینی  
عشرت دراز باد فراموشکار من  
نحت جگر۔ نہ زبیر غفلت شعار۔ ناپسندیدہ اطوار  
سرمست باد کبر و نخوت۔ سراپا عجب و تمکنت  
حاکم اشرفی الہدیین۔  
سیس اندھا و نیا بد عمری و ترقی مدارج دولت  
واقبال و انبغ و لاج خاطر عزیز باد۔ گو مجھے بعد  
مات حالادنیادی معاملات سے کچھ تعلق و سروکار  
نہیں۔ لیکن رعایا کے قلق اور ہمت ساری  
صغیر اسنی اور ناجر بہ کاری کے خیال نے مجھے  
مجبور کیا کہ میں غم نہ ہوں بہشت علیین سے  
تھا رہے عادات و حرکات رعیت کے نکالین  
وحالات کی نگران و خبر گیران رہوں۔ ماشاء اللہ  
اب تم حد بلوغ سے تجاوز کر گئے۔ لیکن پھر ہی  
بچے ناکردہ کا رہو۔ اسی جہت سے میں نے  
تمہیں کمسن و ناجر بہ کار لکھا۔  
موجودہ حالت اور تمہارا رویہ نامرغوب اس  
بات کا یہی ثبوت ہے کہ ابھی تم گرم و سرد  
بالا و پست زمانہ سے بالکل کور ہے۔  
ناواقف ہو۔ یہیں بلحاظ عمر تمہارا کوئی قصور  
ہی نہیں۔ کیونکہ بچہ کاری و زمانہ شناسی  
کے لئے عرصہ دراز و مدت بسیار درکار  
ہے۔ اگر یہ تکویری کیفیت سے آگاہی نہیں ہو سکتی  
کیونکہ یہ عالم ہی اور ہے۔ لیکن راقمہ بذریعہ  
معتقد میں آئینہ گان اینصوب اکثر ہمیشہ تمہارے  
وریاست کے حالات حسن و قبح سے گاند

جوانان! معا و تمند نید پیر و انارا  
یہ اندرونی کشش جو روز بروز ترقی پذیر ہے

اہل برادری کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ دینا  
 کیا جاتا۔ اونچی معمولی یا افغ و گنوم میں ہر مہر  
 برائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلا عرض  
 و سبب خاص کوئی شخص برادری سے  
 اور سطرٹ آنے کا ش نہیں کرتا۔ گو تہذرت  
 ریت سست - غرض کہ مرتبہ میں اور جسے فضل و

[illegible]

موسم ۲۲ جون ۱۵۰۹ء





ابتو آرام سے گزرتی ہو  
عاقبت کی خبر خدا جانے



بالا تر ہو۔ مگر بچا نا احوال بڑے سے نہیں ہو۔ لہذا  
تھیں اونکی رضا جوئی خوشنودی کا خیال و پاس  
رکھنا چاہیے خصوص یہ بہت بڑا اندھیر ہے  
کہ کارکن لوگ رعایا کو بہت حیران و پریشان  
تباہ و برباد کرتے ہیں اور تم رعیت کی داد و فراہ  
پر بالکل متوجہ و منتہ نہیں ہوتے۔

تیسرا از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن  
اجابت از در حق بہر استقبال می آید  
بر خودار من ابرعایا کی بہتری استحکام ریاست  
کا باعث ہے۔ حضرت سعدی فرماتے ہیں  
کہ

رعیت چون پنج ست سلطان درخت  
درخت لے لیسر باشد از پنج است  
مستغنیوں کی فریادیں تمہارا فرض اولی ہونا  
چاہیے۔ میں اس بات سے میں بہت کچھ کہتی  
ہوں کہ اب عبادت کا وقت قریب آگیا ہو۔ لہذا  
اپنی ہی تحریر پر اکتفا کرتی ہوں۔

از عاقل تکفیه الاشارة  
ہاں ایک امر بوجہ تعلقات خردی و بزرگی  
معروض تحریر میں لانا نامناسب خیال کرتی ہوں  
تم خود سمجھ سکتے ہو۔ میرا صرف اس قدر کہنا  
کافی ہوگا کہ

نتیجہ کار بدکار بد ہے  
افعال ذمیم و قبیح سے دست کش ہو کے  
راہ راست پر ہو۔ گزشتہ راصلوۃ آئندہ را  
آفتیاد۔ معنی ماضی۔ اب بھی توبہ کا موقع  
ہے۔ کیونکہ گنہگار کے لیے ہر وقت در توبہ  
باز ہے۔ توبہ کرو۔

دنیا و آخرت میں حفاظت اسی ہے  
توبہ بڑی سیر ہے گنہگار کے لیے  
خدا کے واسطے کہیں اس شعر پر عمل نہ ہونا  
کہ

رات کو شوق سے پی صبح کو توبہ کرنی  
زند کے زند رہے ہاتھ سے جنت کی  
مختاری سرکار میں خنیا گردن و بلند نواز دین

کی قدر و پریشانی زیادہ ہے۔ اور ہر وقت قص و  
سرود کا مشغلہ رہتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ چیزیں  
امراہی کے شوق و دل بہلانے۔ غم فٹا کرنے  
کے لیے ہیں۔ ہاں اوقات انجام دہی انفصال  
امور ریاست کے علاوہ اس شغل کو واسطے  
بھی کوئی خاص وقت مقرر کر لیا جائے تو کوئی  
ہرج و مرج و عنانہ نہیں۔

آہل علم اور سیاف بہادر دن کو ہمیشہ قیرو  
وقت کی نگاہ سے دیکھتے رہو۔ کس بل  
کہ مصیبت کے وقت ہی وگ آڑے آئیں گے  
اور تمہارا ہاتھ بٹائیں گے۔

قلم زن نگہدار و شمشیر زن  
نہ مطرب کہ مروی نیاید زن  
سیری آخری نصیحت ہے کہ ہر کام میں سلیقہ  
و دانائی سے کام لینا۔ حکام وقت کی خوشنودی  
مقدم سمجھنا۔ مندرجہ بالا اسقام و بدعنوانین  
کو رفع کرنا۔ تکبر و غرور کی مخرب اخلاق  
عادت کو ترک کرنا۔ اسکا بھی خیال رہے  
کہ چند چیزوں کا اجتماع اچھا نہیں۔ بمصدق  
الشعار

جوانی بے نیازی زر حکومت  
ہے انکا ایجا ہونا قیامت

ہوئی ہیں جس جگہ باہم یہ چاروں  
و ہاں پر آفتیں آئیں ہزاروں  
اگر تمہیں میرے نصائح منفعت انگین پر ایمان  
کر کے موجودہ شکایتوں حر ابوں کو رفع و  
رفع کیا تو میں بہت مسرت کے ساتھ آئندہ  
بھی تمکو فوری معاملات میں صلاح نیک  
دیتی رہوں گی۔ ورنہ تم جانو۔ تمہارا کام جانے  
میں اپنا فرض و حق محبت ادا کر چکی والدعا۔  
فقط  
سلامت

ناصرہ شفقہ۔ از خلد برین

غریب کسان کی مصیبت  
مبارکباد اب صیاد کو مردہ سیری کو  
بہت مشہور سیری خوشنودی ہوئی ہے

غریب کسان کی مصیبت

مبارکباد اب صیاد کو مردہ سیری کو  
بہت مشہور سیری خوشنودی ہوئی ہے

غریب کسان کی مصیبت

زیر پنج۔  
مودبانہ سلام قبول فرمائیے اور ایک قبل  
الہ کا شکر ادا کی مصیبت کی کہانی سنئے۔ اور  
آٹھ آٹھ آنسو روئیے۔ یہ اساتذہ کا مہینا۔  
کاشتکاری کا زمانہ۔ بارش کے دن اور  
آرزوں کی بالیدگی۔ کشت تمنا کی سرسبزی۔  
انسوس صد افسوس کہ ان سب پر پانی پھر گیا۔  
لٹیا ڈوب گئی۔ آپ خود ذرا اپنے عقل ناقص  
پر زور دین کہ اس حالت میں جبکہ فصل خریف  
کا مستقبل چشم تصور کے سامنے ایک اہلماں  
ہوئے کشت سے کہیں زیادہ دلکش و  
و فریب منظر پیش کر رہا تھا۔ یکایک بد نصیبی  
کا نمودار ہونا اور چیتی اور اچھوتی پر دیا۔  
(بھینس کی دختر نیک اختر) کا اس جہان سے  
گزر کر داغ مفارقت دیجانا ایک غریب  
کسان کے لیے کس قدر جہاں بایوسی خیز ہو سکتا  
ہے جس پر دیا پر اسکی تمام امیدیں منحصر  
تھیں ان سب پر خاک پڑ گئی۔ آہ اب  
اوسکے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے  
برائے نام دو درہم کا سہارا تک نہ رہا۔  
شیخ جلی نے محض مزدوری کے دو پیسوں  
سے آندا اور مرغی لے کے آئندہ عروج  
کمال تک پہنچنے کی سوچی تھی وہ اپنے  
تجربہ میں ناکام ہوا۔ غریب کسان  
جسکی مستقل فراخی مشہور ہے۔ من حیل محبوب  
پر عمل نہ کیا اور آج اوسکے خیالی بلا فتنہ  
کھل گئی۔  
پر دیا کے حادثہ جانگزا نے کسان کو دین  
نہ رکھا تھا۔ لیکن قاعدہ کی بات ہے کہ ہر  
انسان کو زیادہ غم نہ ہوئی ہوگی یا نہ

کیا غیب فرط مصیبت یہ بچارہ کسا  
مار کر پیٹ میں مرجا کٹاری پڑیا

کشت زعفران

دلون کو کھینچ لیتی ہے ہر اک طرزیان میری  
کہان سے لاسکی بلبلی دہن میرا زبانی

ارخوانی شراب کے دلدادہ - جناب مولانا  
پیچ صاحب دام کباب کم -

کھائے مزاج کے فراق میر کا کیا حال ہے -  
سو ڈگری سے کم ہے یا زیادہ - یار برسات  
تو وہ دھما جو کڑی بجائی رکھی ہے کہ ہر خاص و عام  
مزاج برکت تہ نور ہے نہیں - اور کیونکر نہ ہو  
جبکہ پڑوا لی ہو ا کے جھونکوں کے ساتھ کالی  
کالی گھٹاؤ کا ایڈنا بجلی کا چمکنا بالوں کا گر جتنا  
میںہ کا پر سنا - ممکن نہیں ہے کہ یہ سمان دیکھ کر  
دل بے قابو نہ ہو جائے - بقول شاعر

میںہ برستا ہو اور اُمی ہو گھٹا ساون کی  
دل اڑا لے - لے جاتی ہے سناون کی  
مانتا ہوں دوست - واہ وا شعر سنکر دل تو  
پھر دک اٹھا لگے ہاتھوں اور بھی کچھ کہہ دے  
اچھے آگے ابھی سنا کیا اور دیکھا کیا -  
قلہ تو رکھ کر فرط یہ ساتی پیش خدمت ہو -  
اگر کب آئے تو واہ وا - اگر بزدل نہ تو سنا  
معاذ حق بزرگ میری آرڈر میرے نام روانہ  
فرما لے -

ساقی نامہ

آئی اب برسات ہے ساقی  
خوب گھٹا کاسات ہے ساقی

عیش دنیا کے اٹھا ہے نہ سہاگن بگر  
گئی اشد کے نزدیک کنواری پڑیا  
اپنی بہنوں سے بھی زیادہ تجھے منجھامین  
تھی مجھے تو جدا جان سے پیاری پڑیا

تیسرے مرنے سے پیاش ہو میرے گھر میں  
رو رہی ہیں میری خالہ اور ستاری پڑیا  
بعد مردن بھی ترا دھیان بسا ہو دلیں  
تیرے مرقد کا بنو نگا میں بجاری پڑیا

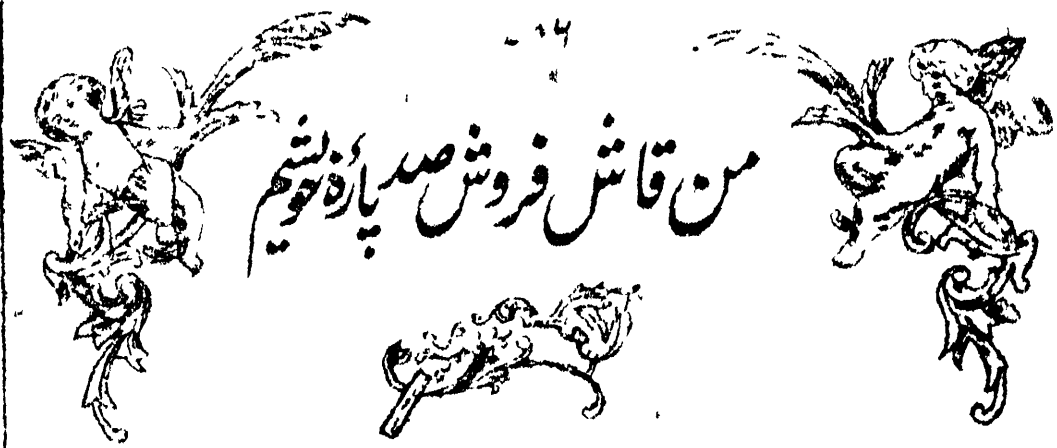
آمراد وہ کالو کون کے گیا صد افسوس  
بے سبب اُنکی مہین گریہ و زاری پڑیا  
لے فلک اسکا بدل ہکو ملیگا کیونکر  
ہم سنے پائی تھی ہزار وین پزاری پڑیا

۱۵ متاری - مان ۱۲

تازہ رکھنے کی وہ پوری پوری کوشش کرتا ہوں  
چنانچہ اس موقع پر کسان کے اندرونی  
جذبات نامہ موزون کی شکل میں ظاہر ہوئے  
ہیں اور اس نے اپنی پڑیا کا ایک مختصر گزشتہ  
مرتبہ لکھ کر دلی محبت کا ثبوت دیا ہے - کسان  
اور شاعری بظاہر دو متضاد نقطہ ہیں لیکن لارڈ  
مکالے فرما چکے ہیں کہ شاعری تہذیب و تمدن  
سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی - اور نظیراً  
وہ جہلا سے عرب کی بمثال قوت شعر و سخن  
کو پیش کرتے ہیں - ناظرین غور سے  
دیکھیں کہ بچارہ کسان اظہار خیالات پر کتنا تک  
قادر ہے - اس سے نئی روشنی کے تشاوہ  
کو سبق لینا چاہیے -

چل بسی سو عدم ہا سے ہماری پڑیا  
آہ وہ راحت جان راج دولاری پڑیا

کی زمانے ترے ساتھ نہ یاری پڑیا  
حرف شکوہ ہی زبان پر مہرے جاری پڑیا



من قاش فروش صدیادہ شمیم

دنیا دم اوٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے - بطنی السیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب  
اسوجہ ادوہ پنج کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری  
ہوں اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے سال بھی  
کی جلد کا قیمت ہے معہ محصول اک تھی - گرا ب یہ ششما ہی جلد کی قیمت معہ محصول ہے مقرر  
اسمیں عجیبہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار ادوہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں -

منجراوہ پنج اخبار لکھنؤ

سب کچھ میں جو دیکھنے اور مطالعہ کے لائق ہیں۔  
اُردو کے انہماکات نکلنے کی فہم کو تو خزان معلوم  
ہوتی ہے۔ مگر اُردو سالوں کی ادنیٰ کوئی سے  
امید ہوتی ہے کہ اُردو کا گلستان پھری  
دل خوش کن رنگ پیدا کرے۔



بشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اس امید  
پر درج کئے جاتے ہیں کہ اور حضرات جو اب تک  
خاموش ہیں تو جبر فرمائیں اور شکریہ کا موقع  
دینے۔

بھارت انشورنس کمپنی  
جناب ہری ہر سہا صاحب  
اخوان الصفا  
دی اندین اسٹانڈرڈ ویا کمپنی  
جناب شیر سنگھ صاحب  
جناب مولوی عبدالرحمن صاحب  
جناب سید محمد خواجہ صاحب  
جناب ڈاکٹر برمن صاحب  
جناب عبدالغفور صاحب  
دلش ایٹارک  
جناب ولیم رام شکر صاحب شرما  
جناب نصیر الدین صاحب  
عالمجناب آنر بل نواب سید محمد خالصا  
جناب محمد غلام الدین صاحب منصف  
جناب نصاب احمد حسن خان صاحب  
عالمجناب راجہ صدیق رسول خان صاحب  
جناب کنور کا متا پر شاد صاحب



## لوکل علیہ السحاب

برسات کی رت منہ پانی کا کیا پونہا۔ اور بھر پون  
کی خشک سال قحط و کمی پیداوار کے بعد۔ اوہ  
برسات کا رو سے دو چار پہلے کی بوجہ نکلنے  
یعنی پانی برس پڑنے سے تازہ مہیا کا حال حشا  
اور حشرات الارض۔ جولائی۔ مگر موتوں۔  
جھینگر۔ مہیڈ کون سے پوچھئے کہ ایک طرف تو  
ابر بالائی چھینے دیتا ہے دوسری طرف دریا سب  
بھی موجوں پر ہیں۔ گومتی کا پاٹ مونی محل  
سے مارکین کی کوئی تک آب روان کی چادر کی طرح  
پھیلا ہوا ہے۔ امرا تو خیر کوٹھنوں۔ بنگلوں  
قصر و ایوان میں بھیگی ملی بنے دیکھے بیٹھے ہیں  
مگر غریب کے مکانوں میں چھتر ساہیا نون میں  
مرغابیوں کی ڈبکیوں کا لطف شیا شب۔ گدا گد  
دھون دہان کی چاشنی کے ساتھ اٹھاتے ہیں۔  
اللہ باقی من کل پانی



## الناظر لکھنو

یہ شہر کے کوئی عمامہ یا منڈیل دیے۔ عبا  
زیب جسم کئے۔ فلہان نظارت نعل میں والے  
عدالتی انگہ گہنگر لئے۔ میز کرسی درمی خیمہ  
وغیرہ لائے عدالت کے ناظر صاحب بہادر  
دام نظارت بہین یہ ایک نئے اُردو کے  
رسالے صاحب ہیں جو مال مذکور و مونس  
(یعنی مردوں اور خواتین کے مضامین کا  
مرکب یا جنس) فرق بہارک پر لائے  
یکم جولائی ۱۹۶۱ء سے منصف شیعہ میں تشریف  
ارزانی فرماتے ہیں اور بعض دور و پیر چہانہ  
سالانہ۔ ارادت گردانی بچ لکھنو سے باہتمام  
محمد علی صاحب۔ ووصی الحسن صاحب علوی  
بی اے و ظفر الملک علوی کی اڈیری سے  
نکلے ہیں۔ انہیں مضامین نظم و نثر اور ضرب

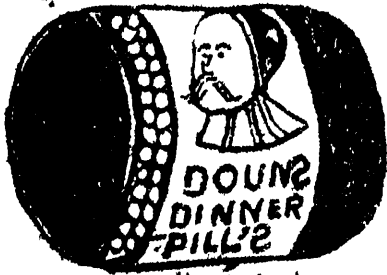
ہکو ملی گھنٹی ہے  
بیچھے لگی گھنٹی ہے  
دنیا سے ہم تو نرا لے ہیں  
سب کچھ دیکھے بھالے ہیں  
جو کوئی مانگے مجھ سے چند  
دون میں اُسکے سر پر ڈنڈا  
کوئی مرے اور کوئی جیے  
کوئی بچے کھائے اور کوئی پیے  
نہنی نہنی بوندیں پڑتیں  
یہ تو سویاں سی ہیں جھڑتیں  
جھم جھم جھم بانی برسے  
دل ہی ہمارا مے کو ترے

بھلی تڑپے بادل گرے  
منی جان کا تجیرا لے جے  
بوتل لیتے جانا جی  
خوب بھر کر لانا جی  
انگریزی ہو یا دیسی ہو  
خوب پین گے حبیبی ہو  
ہم تم پین گے ایک ہی ساتھ  
دیکھا جائے گا لانا ہاتھ  
خوب چھنے بھائی خوب چھنے  
گت میخا رون کی خوب بنے  
جتنی پیوں میں خوب پلانا  
پیالے بھر بھر دیتے جانا  
آجاساتی آجاساتی  
دل میں رہے تاراں باقی  
آجاساتی کا ہیکا کھٹکا  
منہ میں لگا دے لاکھ ٹھکا  
بی۔ ڈی۔ سنہا۔

## کیا آپ بیمار ہیں



جبکہ آپ طبیعت درست نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں کر سکتے  
شکایت ہی آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دل  
بھر میں مجھے ایک دست صاف ہو جاتا ہے؟ اگر یہ بات بھی  
تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں  
(ڈونس ڈنر پلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست  
صاف ہوگا۔ اور پیشہ کی بنسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم  
ہوگا۔ قبض کیونکہ آنتوں میں فٹیلے زیادہ عرصہ تک  
رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو  
دنیا کے نصف سے زیادہ مضمون کا باعث ہوتا ہے۔ اس  
بجائی سمجھا جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی  
ہیں جگر کی شکایات ہیجان صفر اور ای بجا رہا تپ  
بد ہضمی۔ سود ہضمی۔ پھٹون کی کمزوری جسم کی نقاہت  
امراض قلب یعنی دل دوار یعنی جڑ آنا۔ درد سر۔ انفج۔ کھٹی  
دکارین آنا۔ اور مستورات کی بیماریاں وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک  
یہ ہی حالت رہی تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ  
کیلئے خراب ہو جاتی ہے ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر  
پلس) بنا کر بنائی گئی ہیں اور مذکورہ صدمہ مضمون کو  
مٹاتی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے اجزاء کو آنتوں  
میں سے نکالتی ہیں جگر کو قوت عطا کرتی ہیں اور مرد و عورت اور  
بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشی ہیں۔



بارہ آنہ والی

قیمت ۴ روپے ۸ آنہ اور ۱۲ روپے بارہ آنہ والی شیشی میں ساڑھے گولیاں  
ہیں جو ۴ روپے آنہ والی شیشی کی گولیاں بجلی ہیں۔ کل دو ڈون  
فروخت کرتے ہیں یا ڈون پی۔ او باکس ۲۰ بیسی کے پاس  
ڈون کا مرہم۔ (ڈونس اینڈ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی  
قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایسا  
قویا چھان بوا سے (باہر کھلی ہوئی یا غلی) سرخ بادہ  
کھرچو۔ کیر۔ چھڑ۔ داد۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش  
نکلیں شور اور خارش وغیرہ کو بہت جلدی ہوئی حالت میں  
بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پالی گئی ہے۔ تمام دوکاندار  
کے پاس قیمت چار روپے دینی ڈیا۔

- (۸) ایک شیشی قطر۔
- (۹) اٹلی کا بنا ایک رومال۔
- (۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس
- (۱۱) ایک قینچی۔
- (۱۲) ایک چاقو۔
- (۱۳) ایک گٹھی۔
- (۱۴) ایک شیشہ۔

(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف  
ہر ایک گھڑی کا پیننگ اور یو سیٹج ڈنل نہ جدا لگے گا  
بچھتا دینے سے بیچنے کے لئے جلد آرڈر بھیجئے

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! ناکامی نفع



ایک وہ موقع جسے ہاتھ سے جانے  
نہ دینا چاہئے۔  
ایک سترنگ چاندی کا گارڈ  
نقت۔ شرفا اور امیر زادوں کی  
مذکر کے قابل۔  
نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیلیس۔ ادین فیس۔ دریا اور ٹھیک وقت  
بتائی والی گھڑیاں۔ نذرین پیش کرنے کے قابل  
گارنٹی پانچ سال۔ مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نور روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی قیمت  
قیمت بیس روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی  
کی قیمت پندرہ روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لئے پیننگ اور یو سیٹج۔ دس آنہ  
جدا لگے گا۔

ڈی ایندین اسٹانڈرڈ و ایج کمپنی نمبر ۱۵  
سری یاں کی گلی۔ کھانا نہ شملہ۔ کلکتہ

## ہماری سالانہ صفائی کی فروخت

کل نئی گھڑیاں جو صفائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی

نادر موقع! ناکامی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلوے ریگلیٹر گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار چابی بھر دینے  
سے ۳۰ گھنٹے چلتی ہے۔ کیلیس ادین فیس  
ہے۔ اسکی سوئیاں اور ہندسے نہایت  
واضح ہیں۔ مکمل پرزوں کی مینو۔ ط۔  
شو قینوں کی نہایت ہی کسی بھی استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گاڑنی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ لگے۔



درمیانی سکند والی کرو نو کراف گھڑی

ایسی ایسی مینو ط اور مینو وقت بتانے والی  
گھڑی بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس  
جدا ہال۔ اسٹاب ایکشن مکمل جدا ہے۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں یون  
سوئیاں ہیں۔ گھنٹے منٹ اور  
سکند کی طلبا۔ سوار افسروں کے  
لئے برٹنے ہی کام کی ہے۔ گارنٹی چار سال  
اصلی قیمت ساڑھے بیس روپیہ۔ رعایتی پانچ روپیہ  
دو آنہ صفر



ساتھ ساتھ نہ قیمتی تحائف

جو صاحب بالا مذکور گھڑیاں خریدیں گے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل تحائف مفت  
جائیل کریں گے۔

- (۱) ایک کمانی۔
- (۲) ایک شیشہ۔
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گولہ کی باکس۔
- (۴) گھڑی میں سوئیکا ایک سٹ ہون۔
- (۵) ایٹا ہیر سے یا اصل ہیر کی انگوٹھی۔
- (۶) ایٹا خمدار صحن۔
- (۷) ایٹا ایک لاکٹ۔

مہین یہ امر بلا غفلت صد اقساط کو جو بیچ چکا ہے کہ اسے اس قدر  
 کی بنائی گھر دیو کا پائہ اوری نہ کی عام لینے اور کم قیمت بہت  
 جین - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
 یورپ میں اس قدر شہرت حاصل کی ہے کہ اوسلہ و زمانہ  
 دستی ہزار یا ۶۵۰ لاکھ سلاخ فروخت ہوئی ہیں انگلستان  
 میں اس کی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہر گھونڈہ ستائیس  
 ایکل و اچ کار و اچ دیا ہے - بیلیے اس گھونڈوں کی رہائی  
 قیمت ۷۰ رکھی ہو آئندہ سال شروع ہر گھونڈہ ایک لاکھ گھڑی  
 فروخت کیا سٹے بھی جاوے گی - ہر ایک گھڑی کے ۵۰۰  
 دو برس کی کارائی ہے - ہندوستان میں جاری خاص خوب  
 بہت ذیل سے یہ گھڑیاں لینگی -  
 المشر - ایسٹ انڈیا کی کین کلکتہ راجہ بازار  
 اورہ پنچ - یہ گھڑی جسے بھی منگوائی تمام صفات کے کوئی  
 آراستہ ہے - قدر و اناج رفت کی توجہ کی لائق ہے -



جسکی قضیہ حق حکیموں کا کفر اور فوس علم لوگوں نے کی ہے

[illegible]

فہرست نامہ اور یہ ہے کہ جس نے اس کی رائے کا پورا پورا خیال اور فہم نہ کیا  
 رہتا تھا وہ اس سے بہت زیادتی ہے +

۶۱۶ کی تصدیق اور - ورنہ میرے ساتھ ہیں غصہ سے ناسو اور جھگڑنے سے چلی ہی رہا  
 رہا ہے۔ چوتھی رات ناسو کو کوٹھ گیا +  
 دوسری صبحی خالوں + کہہ ہیں۔ ان کو جو ٹریٹ آٹھ کرو دھام راہ اور پھر لڑ

درد و زاری بانی قاری رسد استقامت اور ایام میں کرو سہریں سخت  
 ویرانہ لڑائی تھی۔ اس وقت سے یہاں تک ایام ہو واری باقاعدہ ہو گئے۔ رحم کا پانی جسد

[illegible]

میں نے اس کو دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔  
وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔

پروژه های عمرانی و خدماتی در سال ۱۳۸۸

شاه او و کشته شد از آن روز در محرابی است که در آن روز

1. Wiederholung (Repetition)  
 2. Verknüpfung (Association)  
 3. Veranschaulichung (Visualization)  
 4. Verknüpfung (Association)  
 5. Wiederholung (Repetition)

---

پتہ: مینجر شفا خانہ حاج الشہید حکیم عبدالغلام میمن بڑا حکماء قادی حشتی - لاہور

سلطان شاہ اور دہلی کے توتو کاٹون بن محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا



اجرت اشتیاق				
نقد و طبع	کام	کام	کام	کام
نامہ	لکھ	لکھ	لکھ	لکھ
سدا ہی	سے	سے	سے	سے
ششما ہی	سے	سے	سے	سے
سالانہ	سے	سے	سے	سے

نقص و جلا				
نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا
نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا
نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا
نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا
نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا	نقص و جلا



# نوس

اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں کے  
فائدہ نہیں اوتھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جسمیں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

جی اتھرٹن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

ہو جاؤں نہ مالہ اچھر کر مین  
وہ شوخ جو لیکے پاسل آئی

## پاسل

درماندہ کو پیاری اک سائیکل ہو تم  
تبشیر کے منہ لگنے کو چھگل ہو تم  
میوون کی جو بٹی ہو تو گل کی ڈالی  
واٹھ سراپا پاسل ہو تم  
ساق "لا فر"



## اتفاقہ نظم



اٹھو تو زمانے کے گزشتہ اوراق  
پاؤ گے اتفاق کو ہمدوش نفاق  
صحبت میں بھی اپنے ہی حقیقت خاتون  
آغوش میں اپنی ہی تھیں بی مہر و وفات  
ہم بھی جتنے حسد اور عداوت کے جبراً  
تھے دو رکھی ہم بھی یغرض و نفاق

## "آیا آئی"

شادی کا اسی مین سبے سامان پایا  
بات نہ کسی مین اور کسی مین پایا  
بنجائی جی پوکر پندرے کی شکل  
جب دیتی ہو مہس کو کوئی پاسل پایا

## آئی آیا

میں نے جو لگایا اسکو کل آئی  
ڈالی یا اٹھائے سر پھیل آئی

## میان غوک کا غوغا

(ایک رسائی نظم)

جب بیز کی نین کو بھیجے عین کی عین  
بھر جائیں نہ نقبہ ہرے غیرت کی عین  
نہنوں کا یہ ارغنون ہر گل کی ضیاء  
واللہ یہ عین و ت پہ کیا آیا عین

عین عین



لہ میرے تاریکے خورشید کے چشم  
اسے جیسے اب سے بطریق تعمیر ہزار  
نیل راہز عین گفتند ۱۰

## خطرے کر نشان

نچسے بہت سے نشانات خطر سے بچنے کو لہو عطا کئے ہیں

کھانسی خطر کا نشان ہے

پھیپھڑے ضعیف ہیں نشان ہے کہ وقت پراو کو قوی کرو۔

اسکاٹ کا ابلشن

اس خطر کا علاج ہے

پھیپھڑوں کو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (مقہ)

دوا سازان لندن انگلینڈ



حق عقد میں اپنے ہی اخوت بانو  
ہم سے ہی مروت کا تھا عہد و شاق

پہلو میں اتفاق کی بگیم تھی سدا

دیکھا تھا نہ ہنسنے کبھی ملت کا فرق

محبوب تھے اپنی ہی وفا و زلفت

مطلوب تھے اپنی ہی رفا اور رفاق

خوبو تھی نہ اپنی تو شقائق و نکوت

اعدا پر بھی کرتے تھے ہم اپنی شفاق

ان سب کو یہ چھوڑا کہ رکھا یاد نہ بھر

یاد آئے نہ بھولے سے بھی نسیان کا طاق

دے بیٹھے طلاق اتفاق کا قطعی

کیون غیر نہ وجہ تھی بالاجطاق

کیون غیر کے گھر بیٹھ نہ جائیں پھر

کیون نہیں کسی اور کا پھر ہلکو ہوا شاق

حلت کیلئے غیر سے جب عقد کیا

نہیں رہو جیتا کہ وہ نہ واکو طلاق

ما ق

”لا فر“



## نشے کی بہار



چمن ہی ساقی ماہ ویش ہی نہ خوف شمع نہ نور حسن کا

بہار کی وہ اور بچایا ہی شور بہ سحر میں برش کا

دلون کا ارمان نکل ہی میں خوشی سی میکش چھل چھل میں

بغل میں کسین مجھ پر ہے میں لگا ہی بوسہ کا خوب چسکا

غم جدائی سی ہو گا بالکل فراغ تجکو مویشاد بلبل

ہوا ہی تنگ خیال لگا خود ہی ہٹا میکا ورفس کا

پئے تھا چوری جام بھر بھر جو دیکھا زارہ کو میں بیکار

کہا بلا بوش ہونہ مشطرا اسل میں لگو نہ ٹھسکا

یہ میں یہ کروفسو کی باتیں ستم یہ چاہیں نہ تباہی

ہو گئے پیدائش کل کی باتیں زمانہ گزرا ہی کہ میں کا

جو کھینچا پہلو میں تنگ کس کس چمکے چمکے اٹھا وہ بس بس

کون کیا دے سے تھا میں بھی بڑی کڑی موقع تو تھا میں کڑی

بہار آئی ہی بنگے دوام چمن پہ کچھ عجیب جو بن

شکو نے گھر سے ہیں خوب بن ٹھن ملا ہی بھولوں و فرس

نہال میں سنہال گلشن بھاتا ہی دل خیال گلشن

بہار نے بدلی سنال گلشن بدلیا رنگ روپ کا

یہ گدگدائی ہی یاد کسکی سرور لیتا ہے دلیں چمکی

امنگ بڑھ کر ہی چمکتی تھا صاف رد کے ہی ہوس کا

ستم کسی کا وہ شب جھمکا بلا ودا خوش سے کھسکا

غضب وہ نہ کر چھپ سکا بلا زہ شور ہا بس کا

میں ہی اب ہا تاب بالکل کرے کماج مک کوئی عمل

ہی رات کم اب نہ تو تامل نہیں ہی اب موقع نہیں

خدا پرستی نہ عیش و مستی نہ تن درستی نہ طاعتی

ہزار نعمت تندرستی بشر میں کبھی نہیں



دنیا دم اوٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے یطی اسیر ملکوں یا پندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں

اسوجہ سے اوردہ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے

جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہوتے ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر

کی جلد کی قیمت پچھتر روپے مع محصول ڈاک تھی۔ مگر اب یہ ششما ہی جلد کی قیمت مع محصول چھتر روپے

اسمیں بجنسہ سب وہی مفاہیم ہونگے جو ہفتہ وار اوردہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔



منبر اوردہ پنچ اخبار لکھنؤ



# سیکر کا سرمر

## مصدقہ جناب اسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محترم افسر میں پیشگی کالج کے پروفیسر بنامہ ڈاکٹر دان والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سرمد یافتہ یورپین ڈاکٹروں کے بعد تجربہ سے اس کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمد امراض ذیل کے لیے افسر ہی منفع بصرات تاریکی چشم دھندلا دال غبا بھولا اس سرخی ابتدائی موتیا بند پائی جاتا خارش و سرزد اکثر اور حکیم جاسے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمد یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ عام و خاص آپ سرمد سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی بوتلہ ۱۰ سال بھر کے لیے کافی ہے مسلمان غلام مسیحی یا سرمد سفید اعلیٰ قسم فیتوہ میں روپیہ ۱۰۰ خالص میرہ فی ماشہ میں روپیہ ۱۰۰ مہری سرمد فیتوہ ۱۰۰ مخرج ڈاک بزمہ خریدار درخواست کیوقت اخبارا حوالہ ضرور دین نقل و جعل میرے کے سرمد کے اشتہار دن سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ بھلی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری راستہ میں خاصکر ان مریضوں کیوں اسلئے بھلی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور بیمار کمزوری نظر ہو یہ سرمد نہایت ہی مفید پایا۔ بلاتم برج لال گھوٹن را۔۔۔ بہادر ریل ایم۔ ایس۔ اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال نرہری سرجن گورنمنٹ ہند۔

استعمال کرنے سے اکثریت ہوا جیسی تعریف سنی جاتی ہے استعمال میں مفید اور تندرست ہونے یا یا میری سلسلے میں ایک بار مثل بکریہ کو میں بذریعہ ڈاکھا نہ جاتا اور سر کا دھبہ بڑھ کر کی معرفت فروخت ہوتا تھا ہونی تاکہ ہمارے غریب بچے سرمد سے مفید ہو کے اسکو دعا فرماتے یا دکر براہ مہربانی لکھو میرے کا سفید سرمد اعلیٰ قسم دی ہے۔ پوسٹ بھینجی۔ ماقم۔ ڈاکٹر ہی ہی امیر خان میڈیکل انجنا راج شفا خانہ ٹونہ۔ ڈیرہ غازی خان۔

اسلئے بڑھ کر اور کیا مقبرہ شہاد ہو سکتی ہے ۱۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۳۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۴۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۵۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۶۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۷۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۸۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۹۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۱۰۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

**پانچہزار روپیہ انعام**  
اگر کوئی شخص میرے سرمد کی سندت میں سے جو قریب تیس ہزار روپیہ ایک کو بھی فرنی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے پارچ ۱۸۹۰ء سے جمع کیا گیا ہے

۱۴۔ جناب سردار صاحب تسلیم ہوا ایک سرمد استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بینک یہ کمزوری جسم کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگا تا ر ایک پر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت سبکی صرف چار روز کے استعمال سے تین تین میں میری کام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں + راکم۔ میان خورشید محمد خان خلف نوابین محمد بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

۱۵۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۱۶۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۱۷۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۱۸۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۱۹۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۰۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۱۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۲۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۳۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۴۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۵۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۶۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۷۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۸۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۲۹۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ۳۰۔ پروفیسر میا سنگھ الہودالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب



## حالت خود بدلت

اور

## جور و کی ضرورت



چھپا کرتی ہو شادی کی ضرورت اشتہار دین  
عروہوں کی بڑھی ہے قدر و عہد اتہو یاد دین  
ہمیں کو اب نہیں ہو چھپتا کوئی سیبستہ  
تہا کا ہاے خون ہو کیا سخت آنت ہو  
خدا نے روح ڈالی ہے میری انسان کا دین  
مذہب بدو کے دوا چہرہ کھے قسمت کا دین

بعدالت خفیفہ الہ آباد

نمبر مقدمہ ۲۵۰۱ - ۱۹۰۹ء

لی ڈی موتی سادہ مالک دوکان - سائیکل کمپنی واقع ۲۲ نمبر گنگ دھڑ الہ آباد - مدعی

محمد رفیع خان ولد احمد خان ساکن محلہ بدی پور شہر بنارس  
پنڈت پریشتر ناتھ ولد گلنا تھ ساکن جو کھنہا شہر بنارس

چونکہ سمن بنام مدعا علیہم مذکور ان کئی بار عدالت ہذا سے اجرا کیا گیا وہ بلا تعمیل واپس  
اودھو کہ مدعا علیہم مذکور ان کا صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا۔ لہذا یہ نوٹس اجرا کیا جاتا ہے کہ  
مدعا علیہم مذکور ان عدالت ہذا میں اصالتاً خواہ وکالتاً بتاریخ ۲۰ جولائی - ۱۹۰۹ء  
حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کی کریں اور اگر مدعا علیہم مذکور ان تاریخ مذکورہ بالا میں حاضر عدالت  
نہ ہوں گے تو فیصلہ مقدمہ کا یکطرفہ کیا جاوے گا۔

المقوم - ۶ جولائی ۱۹۰۹ء

سید رسول احمد

منصہم عدالت خفیفہ الہ آباد

عدالت مطالعہ خفیفہ  
الہ آباد

متمول ہندوستانی راجہ کے دولہ کے دہلی  
سے راجپوتانہ کو سفر کر رہے تھے ڈاک گاڑی  
میں فرسٹ کلاس کے دو درجے ریڑھ لیے ہوئے  
تھے کہ ایک فوجی یورپین افسر صاحب بہادر  
جو کہ فوج میں میجر تھے بغرض سفر اس گاڑی  
داخل ہوئے ایک تو خالص صاحب بہادر  
دوسرے فوجیت کا طرہ ان دولہم معاملوں  
گاڑی میں قدم رکھتے ہی صاحب بہادر ایک دم  
بھڑک گئے۔ یہ دونوں لڑکے ہندوستانی  
راجہ کی وضع میں تھے اور ہندوستان میں  
یہ وضع تعجب خیز نہیں۔ صاحب بہادر کا بڑا کتا  
بالکل بے غل تھا۔ صاحب بہادر نے  
ان دونوں سے گاڑی خالی کرانی چاہی۔ مگر  
وہ افسریت اور پھر فوجیت پر کودتے تھے  
تو یہ لڑکے بھی راجہیت اور مالیت پر  
غضب کرتے تھے ماسوا اسکے درجہ ریڑھ تھا  
لہذا وہ بھی اپنی جگہ پر ڈٹے رہے تب  
جامائے خیال میں صاحب بہادر نے انکو  
ڈاکھانے پر دھمکا یا جب وہ لوگ زیادہ مجبور  
ہوئے تو انہیں سے ایک نے ریلوالو  
کا لاسوت بھلی پیدا ہوئی پھر تو پولیس  
بلائی کئی اسٹیشن والے دوڑ پڑے  
تھما کتہہ پر جرم لگا یا گیا۔ لیکن انکے  
تھما رتھام لئے تمام رات دو سری صبح تک  
اسٹیشن میں روکے گئے۔ اس دوران  
میں ان لڑکوں نے اپنے والد کو اسن جرد  
کا تار دیا۔ انھوں نے فوراً کئی ہزار روپیہ  
مقدمہ لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ انکے  
والد نے ملک معظم اور لاڈلہ ہندو بہادر کو  
تار دیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جرم وغیرہ سے  
بریت ہوئی اور معاملہ رفع دفع کر دیا گیا۔  
اب دیکھئے ذرا اسے معاملے میں اس قدر طوا  
ہوئی۔ گورنمنٹ تو رعایا کے واسطے آرام  
پہونچانے اور ایک دوسرے سے  
میل جول پیدا کرنے کی کوشش کرے  
مگر بعض ناواقف لوگ رعایا سے ایسے برتاؤ  
کریں جبکہ ایک ہی درجے کے ہمسفر ہوں  
اس طرح پر رعایا کا بدل کرنا ہے۔ پڑھے  
لکھوں کو تو قاعدے کی پابندی ضرور کرنی  
چاہئے۔ ایسے ہی سفر کو صورت سفر  
کتنے نہیں

خدا کی شان کا اک شانہ انسان میں بھی ہوں  
مسلمانوں کو یا ایک یا ایمان میں بھی ہوں  
میں سے زیادہ ہوں تو کون میں مشہور سید ہوں  
میں ہوں ممتاز نسبتی میں گھر لے بھر جین ہوں  
پرٹ ہاؤس ہوں اردو ناگری ہندی انگریزی  
میں انسانوں کو رنگ دیتا ہوں آتی ہو گزری  
مڈل کی جو سند اور وہ بھی کیسی دیکھو لڑکی  
برنج اسکول میں مجھ کو جکھولتی تھی ٹیچر کی  
لیاقت برہمہ خود مجھ کو بھیہ ناز و غرہ ہی  
میں اردو بولتا ہوں صاف میرا وزرہ ہی  
میں انگریزی میں گڈ پٹ اویس بول لیتا ہوں  
گرہ مطلب ہے کہ اپنے ہر طرح سے کھول لیتا ہوں  
سچیا طرز ہو میرا کسلا تو جہاں میں رہتا ہوں  
مرزا احسن ہی چاہے بس انسان ہوں

انوکھی چال ہے اپنی مرزا لا دھنگ ہی اپنا  
جد امخلوق کے رنگوں کو یا رنگ ہے اپنا  
سر اپنا گر لکھن تو اک دفتر کی حاجت ہو  
خطر کو زندگی بھرا بنی جس پر کی رحمت ہو  
نقطہ اک ناک ہی ایسی کہ جو لکھن پھاری  
کہ جس سے پہنچ کھٹا پہاڑ اچھی اور کداری  
نظارہ دیکھنے میں منہ پر آگہ میں چھوٹی رکھتا ہوں  
مگر میں صاف سورج دوپہر کو دیکھ لیتا ہوں  
سہین تھکتا ہوں یا نکل ہزاروں کو میں  
چلا جاتا ہوں میں اک چال سے تنگی میں دل میں  
نیرات مجھ میں ایسی ہو تہائی میں جانی  
کہ اپنے ہاتھ سے روٹی بھی تو کھائی نہ جانی  
ہمارے سر پر بھی اب بال ہیں لڑکے نمبر شکر  
طریقہ سادے کھٹی سن پر دیا ہے

کلاہ رکی مجھ کو بخش دی ہی ہر نیچر نے  
بنایا فیض اہل مجھ کو ہوسوتنے کی ہر ہر نے  
مجھے حق سے نفرت ہی سگار البتہ تھا ہوں  
لگا تا ہوں کلر اور کوٹ انگریزی پہنتا ہوں  
نیا پتلون ہی اپنا اگر چہ بیس میں ہوں نہ  
نہ روٹی دوہمیں - صاحب کو اسی میں ہیں  
پلے میں نصف دین ڈاگ سی بھوکو والے  
نہ جبر اسی کا پیرا ہی ہی میں گھر کر رکھوالے  
نہ سیرا خاں سنان کوئی تو کر پاس ہی اپنے  
میں کھا لیتا ہوں روٹی روزہ نیز پر رکھ کر  
بنار کھا ہی اک صندوق کو کب بوڑھ کیسوت  
ضرورت پر ہماری رفع ہو جاتی ہی میں جانت  
نہ میں کنگال ہوں اور میں زرد جہانی ہوں  
سلمان ذات کا ہوں میں گر گھٹیا گرائی ہوں  
ہنیں ہی کچھ کی مجھ کو خدا کی مہربانی سے  
بسر کرنا ہوں اپنے زندگی شامانی سے  
مگر اک جو روکے گھر میں نہ بنے خالی ہی  
سر اسیمہ رہا کرتا ہوں ہر دم اضطرابی ہی  
جہاں پیغام بھیجا تو نہ کچھ پیغام کام آیا  
گیا جام جس با تو نہ کچھ جام کام آیا  
زمانے میں ہزاروں کبھی زیادہ ڈھونڈ ڈاگر  
مگر تقدیر کو میں کیا کروں جب وہ نور سہر  
میری تقدیر ہی میں جب میں نوشاہ بننا ہی  
تو ناحی کو شش جور دین اپنی مگر دہنا ہی  
لے سرکار اودہ پنج اب تمہاری ہی دوہائی ہی  
میرے سر باندہ دو گرافتو کوئی لگائی ہی  
نہ شیخانی نہ سیدانی نہ مغلائی کی حاجت ہی  
ہو کوئی مالزادی - مجھ کو لجاے غنیمت ہی

بعد الت خفیہ الہ آباد

نمبر مقدمہ ۲۵۶۷ سنہ ۱۹۰۹ء

فی ثوی موتی شاہ مالک و کان موسوہ سائیکل کمپنی واقع ۲۴ نمبر کنگ روڈ الہ آباد ہدی  
شیخ کلن خیاط ولد رمضان ساکن محلہ قاضی پورہ وکاندار وال کی منڈی شہر بنارس مدعا علیہ  
چونکہ ممن بنام مدعا علیہ مذکور کئی بار عدالت ہذا سے اجرا کیا گیا اور وہ بلا تعمیل واپس آ  
اور چونکہ مدعا علیہ مذکور کا صحیح پتہ معلوم نہیں ہوتا لہذا یہ نوٹس اجرا کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مذکور  
عدالت ہذا میں اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر بتا دے کہ ۲۸ جولائی ۱۹۰۹ء پر وی مقدمہ  
کی کرے اور اگر مدعا علیہ مذکور تاخیر مذکورہ پر حاضر عدالت نہ ہوگا تو فیصلہ مقدمہ کا یکطرفہ  
کیا جاوے گا۔ المرقوم ۶ جولائی ۱۹۰۹ء

مر  
عدالت مطالبہ خفیہ  
الہ آباد

سید رسول احمد  
مقرر عدالت خفیہ الہ آباد





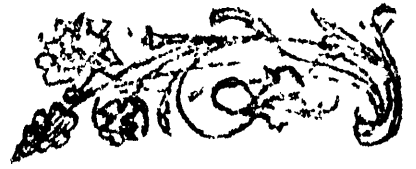
غضب کی بات ہو زرد و اربوں ایسی نہایت میں  
کوئی آتا نہیں ہو کام اب دیکھ بچانے میں  
کسی بند خدا سے دور اپنی گریہ کا ہش ہو  
شریک آدمی کا گرونگا اگر جہشکی خواہش ہو

ملاقات

خاندانی زرد و

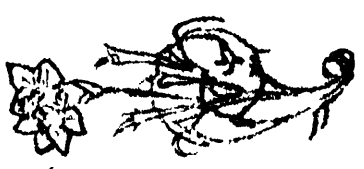
بقیہ

صفر شاہ پوری



برسات

اور  
اوسکا دلکش سمان



باغبان قدرت کی بخشش اور اوسکی لا انتہا  
نیاضی کا نمونہ کھینچنا صرف جزئ فیصل ہی نہیں ہو  
بلکہ انسان کے قدرت سے باہر ہے۔ کیونکہ  
اگر فی نفسہ انسان باوجود اشرف المخلوقات ہو نیکی  
و عفو کرے تو سراسر غلطی ہی۔ قدرت نے  
جو رنگ جس تصویر میں بھر دیا ہے وہ اس انداز  
سے بھر اسے کہ اگر کوئی دوسرا انتقال مصور بھرنا  
چاہے تو ناممکن ہو۔ اور یہی نشان یکتائی کا  
آئینہ صاف ہے اور اسی کے لئے ادنیٰ  
ثبوت ہی موجود ہے کہ جو نقش و نگار قدرت  
سے شجر و جڑ و پھل میں ادنیٰ جواب آج تک  
پیدا ہوا ہے اور نہ ممکن ہے۔ اور اگر کسی فرد نے  
برائے کر کے نقل بنائی ہی تو نقل نہایت  
افضل نہ ہو اور نہ ہوگا۔

نقاش ازل کا ہر نقش بے نظیر اور بے مثل ہے  
نہ اوسکا نقش تبدیل ہو سکتا ہو اور نہ خاکہ اور نہ  
تاہم ترقی کرنے والے اور زمانہ کے رفتار پر  
مشید ہونے والے اپنے طبعی و ذہانت  
سے آسمان میں نگلی نگلنے کو موجود ہیں اور  
یہ شرف ہی نوع انسان ہی کو بسبب اشرف المخلوقات  
ہونے کے مخلوقات عالم میں ملا ہے۔

جدت پسند طبع گورو زمانہ اپنے فنی  
طبع آزمائی و صنعت پر ناز کریں اور سنے  
قسم کی رنگ آمیزی سے ہر دم خلق اللہ کو محفوظ  
و مسرور کریں اور داد چاہیں لیکن آمد و آؤد کا  
فرق نہ دور ہو اپنے اور نہ ہو سکتا ہے۔  
قدرتی حسن۔ قدرتی رنگ۔ قدرتی جون۔  
قدرتی رقب۔ قدرتی رونق۔ قدرتی تہار۔  
قدرتی مہکت۔ کہاں سے پیدا ہو سکتی  
ہے اور کون اسکو اپنی طاقت سے پیدا کر سکتا  
ہے۔ انسان ضعیف البیان واقعی اگر اپنی  
ہستی پر غور کرے تو مدتوں غور و فکر میں  
گھوڑے نہ کہ کسی شے قدرتی کا جواب  
پیدا کرنا۔ یہ محال عقلی و ناممکن ہے۔

اعلیٰ درجے کے صنایع جو اپنے کو بے بدل ثابت  
کرتے ہیں اگر انکی صناعی کا امتحان کسی قدرتی  
شے کے مقابل لیا جائے تو مشکل ہے  
موازنہ ہوگا اور بہت ہی کم امید ہے کہ قدرتی  
شے کے جواب میں وہ ہم پلہ ہوں ترقی کے  
زینے پر قدم رکھنے والے یوں تو ہر امر کو  
کمال کے درجے میں شمار کرنے کو مستعد  
ہیں مگر انصاف سے اگر کام لیا جائے تو اکثر  
فن ایسے ضروری ہیں گے کہ جن میں ایک حد تک  
کمال کی جھلک آگئی ہے۔ برسات کے موسم  
کو پیش نظر رکھنے سے نقاشی کا فن سب  
پہلے پیش ہو جسکا قلعہ نقش و نگار گل  
بوٹے سے ہے اور جسکی تمثیل کے لئے  
رنگ آمیزی وغیرہ کی ضرورت ہو سکتی ہے۔  
بعد ازاں عکاسی یا حکاک اور یہ مینون فن  
درجہ کمال تک پہنچنے اور قابل تحسین آفرین  
پائے گئے۔

لیکن انہوں نے اس زمانے کے  
نقاشوں کو نہ قدرتی رنگ آمیزی کا وہ مسالہ  
دریافت ہوا اور وہ دانش معلوم ہوئی  
جس سے وہ مرتبہ اعلیٰ کو پہنچ کر کمال و زکا

ہو جاتے اور اسے مطبوع عکاسی و کتاب ہی اوان  
قدرتی اوزار اور پیکار و آلات کو بہت بچا سکو  
جس سے اصلی کام لیتے۔ ایسے اس سے  
یہ معزوز حکاک کہ کرمشہ قدرت کا نہ تو جواب ناممکن ہے  
اور نہ ہو سکتا ہے۔

زند و مشرب اگر جب اپنے آزادانہ راسے سے باگیا  
ان جھکروں کے پاس نہیں جھٹکتے مگر برسات  
کا پر لطف موسم دیکھ کے بے اختیار دنیا ہی تو گویا  
اور ناخواندہ معان کی طرح باغون میں آکڑٹ گئے۔  
خدا کی شان ہے کہ ذی روح تو جس قدر فیض  
اوٹھٹاتے ہیں موسم برسات سے اوسکا  
اندازہ احاطہ خیال سے بالکل باہر ہے لیکن  
موجودات و کائنات عالم میں کوئی شے ایسی  
نہ ملے گی جو اس موسم کے فیض سے بالکل ہی  
بے فیض ہو اور اگر کوئی شے ہے تو بد قسمتی  
اوسکی ہے۔ اور اگر بد قسمتی نہ ہوتا کیا جائے  
تو شامت اعمال ہے کہاں تک موسم برسات  
اور ساون کے زمانے کو مد نظر رکھ کر و نیز موقع  
کو فہمیت و طبیعت کو مناسب یا اگر فوراً ایک  
غزل بر محل حوالہ قلم کیلئے کہ بیچ بہادر کو کوئی  
شکایت نہ پیدا ہو اور وضع و آری میں ہوا  
نہ آئے اگر اتفاق سے کوئی شعر و مصرع  
و لفظ و حرف بے محل ہو تو ناظرین سمجھ لیں  
کہ برسات کا تو زمانہ سہی قلم بھی پھسل گیا ہوگا  
ورنہ طبیعت کے پھسل جانے میں تو کوئی تعجب  
ہے نہیں۔



ساقیا ہی آرزو ہو بزم میں شامل گھٹا  
دیکھ تو کیا لطف ہاں دکھلاتی ہو قائل گھٹا

شوخیان دکھلا رہے ہیں ماہر و گلزار میں  
جمع عشاق میں ہی آج تو داخل گھٹا  
دیکھ تو زند و کا عالم کس قدر عجیب میں  
ہاں ذرا انصاف کرے دید کے قائل گھٹا

کستہ روکش سمان ہے آجکل بنانے کا  
دخت رز کے واسطے ہی مرنے واصل گھٹا

شیشہ و عینے میں بے وجہ ان بن آج ہے  
بادہ خواروں کے لئے مہوتی ہے خود مل گھٹا

واہ کیا جو بن ہے ساقی میکے پراندون

دیکھنا کس شان سے ساغر کی سائل گھٹا

چرخ کا لم نرالا او سپہ آفت ہے بہار

میکشون کو کر رہی ہے بطرح بسمل گھٹا

رند مشرب جوش میں کیسی ہیں اترامو سے

جانتے ہیں جانب مینا ہے مال گھٹا

لوٹے لیتے ہیں مزا سب ماہوش مینا کا

ساقی آئندہ نور ندون سے خود میل گھٹا

واسطہ دیتے ہیں ساقی رز کی حریت کا تجو

رنگ وہ اپنا جسے ہو جائے بس قائل گھٹا

بیخودی میں جام و پیمانہ لگاؤ میں آنکھوں

ایسے موقع پر نہو خلوت میں ہاں حال گھٹا

میکہ آباد ہو ساقی یہی ہو اب دعا

تیر قبضے میں پری ہو واسپہ ہو مال گھٹا

رنگ تیرا میکشون کو تا ابد مرغوب ہو

شوق میں مستانہ دش آئے سر محفل گھٹا

طاق ابرو کے مطون حسین آئین نظر

عیش و عشرت کے لیو بنجائے اک محل گھٹا

شوق سے چھیر میں ملارین باغین ناز

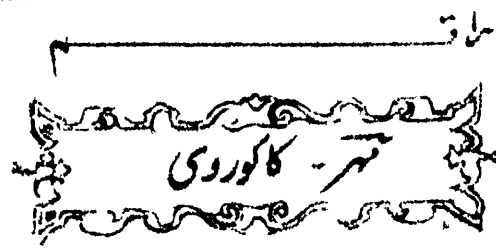
مضطرب ہر دم بنا آنکر قائل گھٹا

کوئی ساون گائے آکے کوئی جھول باغین

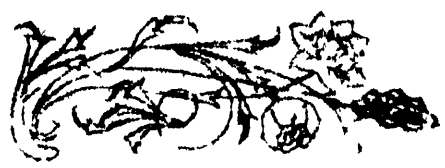
عیش کا ہو دور ساقی یار ہو محفل گھٹا

مہر کیون انداز کسکا یاد آیا سچ بتا

دخت زر پہلو میں لطف و قائل گھٹا



## ساقی نامہ ساون



بتائیں کیا تجھے ساقی ہی کیون شراب پسند

ثواب چھوڑ کے کرتے ہیں کیون عذاب پسند

جسے عذاب سمجھتا ہی کل جہان ساقی

اوسیطریقے کا رندون کو ہی ثواب پسند

گناہ جو کہ سمجھتے ہیں بادہ خواری کو

نہ آئیکا او نہیں رز کا کبھی نقاب پسند

اسی کو کہتے ہیں کفران نعمت آیارو

کہ فصل گل میں نہو دکھو جام ناب پسند

کہان گاتقویٰ طہارت کیسی ہی شینی

کہ دخت رز کا نہ آئے ذرا شباب پسند

نہ رند قاضی کے چیلے نہ شیخ کر قائل

بجائے کے او نہیں کیون رہی شہا پسند

عقیدہ منفی کارکھتے ہیں احمق و نادان

قریب دینے کو ہی شیخ کو خضاب پسند

خدا کی شان ہی ناصح ہی دیتی ہیں فقر

ریا سے کرتے ہیں بے خطرہ بس حجاب پسند

نہیں ہی رندون کو ساقیا گھٹکا

دفا سو دکھو نہیں اب ہی اجنا پسند

وہ دیکھ ساقی ہی مینا نے پر گھٹا چالی

چمک ہی برق کی آفت ہی اضطراب پسند

گھٹائیں قبل کی جانب سو اوٹھی ہیں ساقی

نہ ہاتھ روک نہیں دکھو پیچ و تاب پسند

وہ دیکھ جانب مینا نہ آرہی ہو گھٹا

نہیں ہی بادہ کشون کو تیرا حجاب پسند

مزا کچھ اور ہی دیتا ہے چرخ پر بادل

کہ بادہ نوشون کو جید ہی انقلاب پسند

ہر اک تختہ زمرہ کا آرا ہے نظر

چمن کے رنگ کو کرتا ہی خود گلاب پسند

ہر ایک شگوفہ پر کچھ اور آج ہی جو بن

جو دیکھیں حسن چمن کر لین شیخ و شاب پسند

ہر اک نخل کا عالم ہے دید کے قابل

چمن کا پیارا ہے منظر لا جواب پسند

ہر ایک گوشہ گلزار ہے مثال عروس

صبا کو نرگس شہلا ہے نیم خواب پسند

ہر ایک ماہ جبین کا غضب بنا عشوہ

پری جالون کو اصددم ہے ماہتاب پسند

غضب کا آج سمان ہے چمن کا اساقی

کسی کو جنگ ہی بھایا کہیں رہا پسند

کرم ہو رند و نہ پھر آج ساقیا جید

کیا ہے گردش ساغر نے انتخاب پسند

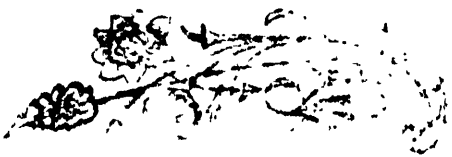
دکھائے جلوہ بنت العنب یہی ہی ہوس

خیال ہی بڑے کا ہی ہو کباب پسند

شمار دینگے نہ مینوش آج ساغر کا

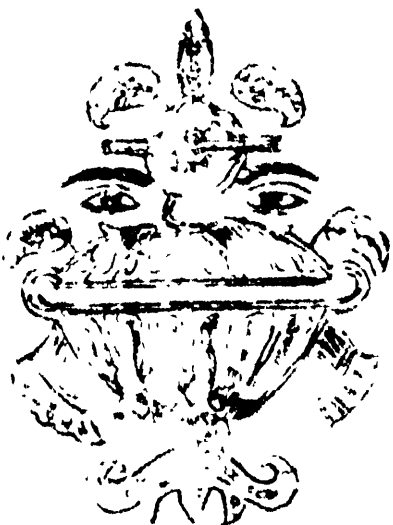
خوشی کا دن ہی نہیں اب ہی عجب پسند

ہر کمالے راز والے ہے مثل مشہور عام  
اور کمال بھی تقدیر سے فی الحال تھاوت آگ  
اور جو تھے دشمن پارینہ سرگرم فساد  
جنگلے بغض و کینہ کو ہے ایک عالم جانتا  
جنگلے گھر میں ہیں وصیت نامہ نسلا بعد نسل  
تار کھین فکر خرابی تاج تخت ترک کا  
(باقی آئندہ)



## لوکل علیہ ما علیہ

اس فصل تین بارش کی نہ ہو چھٹے - بارش کے  
جس میل ملاپ کا انتظار تھا خدا کی عنایت سے  
بوجھار سے وہ مہار سے کہ کوئی دان خالی  
نہیں جاتا - رات دن میں جب سیلاب ہو گیا  
کا جی جا ہا اپنے برس پڑے - اب تک یہی  
تے کھلے تے - آگے آگے غلہ فروشوں کی آیت  
اور اہل شہر کے افعال حائین -  
ہم نے ہنسوس کے ساتھ ندرت شیواری  
پرائے نکل دی کینہ رات کی موت سہی  
سب پر تار ہو اپنے اپنے معاصی کے پاس  
گئے تھے میں تپائی اور بکینڈہ پاس ہو  
آدھی بار بارش تھے -



این دعا ازین و از جملہ جہان آمین باد

## وہو ہذا

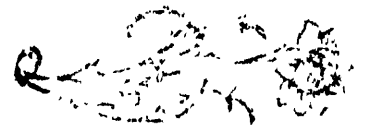
اے سپہر عز و تمکین نیز جو دوسنا  
تاج فریق دوست و اقبال مقبول خدا  
رواق اسلام و ایمان زینت دین نبی  
کفر کن شکر شکن جیت فکں ہیرت فر  
مایہ فخر سلطین قوت شاہان دہر  
زیب تخت سلطنت سلطان ظل بربا  
غازی و سلطان امیر المؤمنین عبد الحمید  
ملک گیر و عدل پرور نامہ و فرمانروا  
تیرے عہد عدت میں خوب گزری عیش و  
آشتی تھے ہر ایک کے تیرے بے دست و پا

جسکو جو تھا مسلمان تجھ پہ نازان تھا مگر  
ملک جو زیر نگین تیرے تھا اوسکا ذکر کیا  
فکر جب آتا تھا تیرا روح ہو جاتی تھی خوش  
تیری الفت کے دلیں سر میں سودا تھا ترا  
جان مال اپنا فدا کرنے کو حاضر تھے سبھی  
مہین و دو تہمت ہو یا ہو فقیر بے نوا  
تیرے حسن خلق پر نادیدہ سب تیرے تھو جانا  
تیری ہمدردی کو سنکر دلو آتا تھا مزا  
تیرے دستور سیاست تیرے آئین عمل  
واہ و اہرہر دا تیری ہی بیشک دلربا  
گرچہ تھا تو حسب طرح بتیس آئین زبان  
پر نہ کی ہمت نے تیری ایک کی پروا  
ساری قومیں اور سلاطین رہ گئے لعل کر با تہ  
تیرے نظم و نسق نے سب کا مایا ہوا  
سلطنت و مروت اس ندرت تیرے  
حامدوں اور مفسدوں کا بس کچھ بھیر چلا

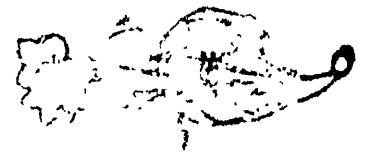
نظر مہر لطف کی بے دام زندون پوسے  
خوشی سے رنگے تو ہی جو کر خطاب پسند  
سچ بھر و سے پا آئے ہیں سیکر ساقی  
نواب چھوڑ کے کرتے ہیں خود عذاب پسند  
بہار تجھ کو مبارک چین کی ہوسا قی  
عجب سمان ہو کہ زندون کو ہی شراب پسند  
منائیں دلی سے مست رہی مگر گردن پر  
بہار آئے چین میں رہی شراب پسند

ما ق م

مر



## قصیدہ

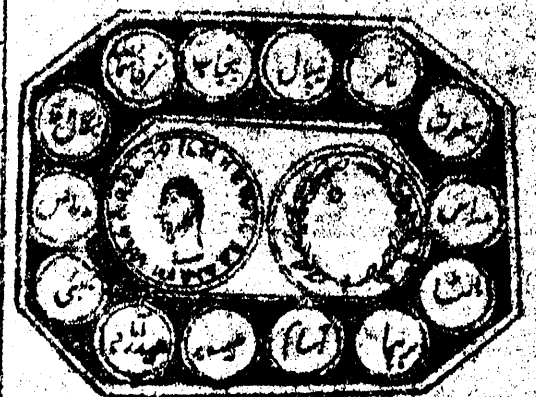


ڈیر پنج -  
لو آج ہم تمھارے اور جملہ ناظرین کی  
تفنی طبع کے لیے آج آپ کی عکسی تصویر  
جسکو ہمارے گرو محمد جناب میکرم علی محمد صاحب  
رئیس انجمن ضلعاہ اہل انجمن کے قلم کی روانی نے  
حسرت و یاس کے رنگ میں محبت و ہمدردی  
جوش و خروش اور انما سے خلوص اور حسن  
عقیدت کے ساتھ رنگا ہے بہت خوشی کے  
ساتھ پیش کرتے ہیں - شروع سے آخر  
تک کے پرورد و اوقات کا ہو ہو فوٹو نظر کے  
خوشنما لباس میں درد بھری دامن -  
ایک مقبول مناجات پر ذاتہ لائق ہزار توفیق  
و تحسین ہے خداوند تعالیٰ عظیم ہمارے  
التجاء قبول فرمائے -





کا رخا نہ چکن محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی لکھنؤ



ہر تھمہ سوسلہ شہادت ہر کار انگشت شہر نے ناشکاہ  
لندن میں اشیاء ذیل کی عہدگی کے قلمہ میں عطا  
فرمایا جو شہادت میں ہوں یعنی جو شہادت میں کا خانہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوں  
ہیں اس لیے اسے ملکی ریسون - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ درکار ہے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو وہ طلب فرمادیں تجربہ پورا سار شہادت ہو

فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان بدالی پیل بوشیدار نہایت	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
تھان چکن کا بدالی یعنی چکن کے	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
گل دیوٹون میں پر بہار کا بدالی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
بنی ہوئی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
تھان چکن بوشیدار طرح طرح کے	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
دو بیڑ کا بدالی سنہری بیگات	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
کے لائق	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
دوبہ چکن جسکے گل بوٹوں میں	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
پر بہار کا بدالی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
سنہری چکن جسکے پیل بوٹوں میں	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
پر بہار کا بدالی ہے	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
پانچ بیڑ چکن ہونی و شیشی چکن	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
بڑی مہری کے	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
کرنے چکن پیل بوٹے دار	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
سے ہوسے تیار	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
کلاہ چکن دوسری جو کوئی عہدہ کام	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزی گولی جسکو ہنگر بنی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
غماہ کے کچھری جالی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
کلاہ گولی کشتی نما زردوزی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
در شیشی کھڑا ہون	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک

فہرست اسباب موسم سرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
فرد رضائی مسٹر و کوٹ سبلی	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
سلائی تیار	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
لحات مین کیکہ مارکین نہایت	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
عہدہ خوشترنگ	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
پانچ پوش جھار دار و جالدار	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک
نہایت عمدہ	۱۸ گز	۱۸ گز	۱۲ روپے تک

پانچین کھانیوالی تمباکو کی خوشبودار مشکلی گولیان

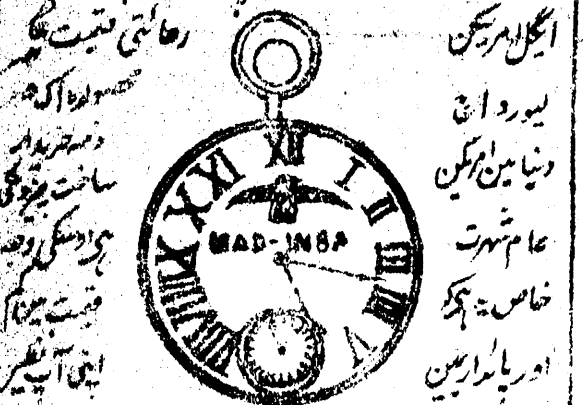
کہان میں لعاب بن کو غیرت مشک و خن بنانے والے  
کہ ہر بن لعاب نوین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
زرا دھرتی لائین اس روحانی و راحت جہانی  
فریبت زبان کی لذت زبان کی نکتہ کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیبب میز سن بعض جوابدار و دیہ لطف کے نہایت  
مہرے دار خوش ذائقہ تقویٰ و داغ مفرح دل و داغ  
مفرح قلب بھر رنگ خسار جلاب رطوبات فضلیہ  
محبی دندان رنقش خون وغیرہ کے ہیں  
گولیان و رقداری ڈیم ۲۰ توہ قیمت ۵ روپے  
سادہ ۱۴ توہ ۴ روپے  
قوام جسکی گولیان میں فی ڈیم ۵ توہ قیمت ۵ روپے  
زرد ۵ - یعنی پتی دار تمباکو کی سیر  
الہ

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگران چکن پارچہ والی گلی لکھنؤ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(۱) بچیس برس سارے ہندوستانی ستھان میں آ رہی ہیں  
(۲) دماغیہ روز اوجھل ہوس دو کے دو ایک مفاد ہی  
دیتا ہے  
(۳) نیارہتے اس دوا کا استعمال کیا جائے تو دماغ جڑ جائے  
۳۰ یورپ کے ذوالیہ کا دماغ کا سستی ہو گیا ہے وہ بھی  
اس انسبہت صحت پانچین قیمت ایک شیشی ایک ڈیم جالدار  
دمہ کی دوا - ڈاکٹر محمول ایک شیشی ایک پانچ آنہ  
ڈاکٹر بن طاقت دیو والی دوائیں میں مشہور دوائیں

ڈاکٹر اسٹکلیا اور ڈیمینا ملا کر یہ گولیان بنی ہیں معر  
رگ - راس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے اس کو  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی  
تقویٰ فردی کی گولیان کا پناہ دہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
رو پیہ ڈاکٹر محمول ایک شیشی چار شیشی تک  
امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہے ہر ہر حکام کی بیماری پرور - روگ حمل کی کمزوری پرور  
ٹانگہ میں درد وغیرہ کو ٹانگہ اس دوا کا استعمال ہو کر ہی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک شیشی دوا کی بھی پناہ شیشی  
قیمت ایک شیشی ایک رو پیہ جالدار (سودا خدائے) تو انہ  
محصول چھ آنہ ان دوائوں کی مفاد حال میں سارے شہادت  
کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہو چکا کر پڑھتے  
ڈاکٹر اس کے بہن نمبر ۵ و ۶ تا تاریخ جدوت شیشی  
طلعت

ڈاکٹر اسٹکلیا اور ڈیمینا ملا کر یہ گولیان بنی ہیں معر  
رگ - راس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے اس کو  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی  
تقویٰ فردی کی گولیان کا پناہ دہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
رو پیہ ڈاکٹر محمول ایک شیشی چار شیشی تک  
امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہے ہر ہر حکام کی بیماری پرور - روگ حمل کی کمزوری پرور  
ٹانگہ میں درد وغیرہ کو ٹانگہ اس دوا کا استعمال ہو کر ہی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک شیشی دوا کی بھی پناہ شیشی  
قیمت ایک شیشی ایک رو پیہ جالدار (سودا خدائے) تو انہ  
محصول چھ آنہ ان دوائوں کی مفاد حال میں سارے شہادت  
کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہو چکا کر پڑھتے  
ڈاکٹر اس کے بہن نمبر ۵ و ۶ تا تاریخ جدوت شیشی  
طلعت



ہیں یہ امر بلا منافہ صداقت کو یہی ہے چکا ہے کہ اسٹکلیا  
کی بنائی ہوئی گولیان اعلیٰ درجہ کی عام ہندوستانی قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہندو شہرت حاصل کی ہے کہ اسٹکلیا روزانہ  
دس لاکھ لاکھ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں انھیں  
میں اسکی قیمت ۵ شنگ ہے - چونکہ ہندوستانی  
ایک دلچسپ کاروانہ دیا ہے اس لیے ان ٹھریوں کی رعایتی  
قیمت ہے ریکی ہے آئندہ سال شروع ہونے تک ایک گزری  
فروخت کو اسے جیسی جادوگی - ہر ایک ٹھری کے ہر  
دو برس کی کاروائی ہے - ہندوستانی ہمارے خاص قیمت  
بہر ذیل دیکھ لیں  
الہ - البتہ (یہ دوا) کینی کلکتہ راجدھانی  
اودہ بیچ - یہ ٹھری ہندوستانی تمام مقامات  
آراستہ ہے - ہندوستانی ہندوستانی ہندوستانی

# طالع

## تشیخ الطالع فی علم

### فی علم الاعداد و الحساب

بسم الله الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده  
وبعد فقد انعم الله علينا بفتح هذه البوابة  
التي هي مفتاح العلم والبرهان  
فان العلم هو نور القلب والبرهان هو دليل اليقين  
والله اعلم بالصواب

في بيان طالع الانسان  
والطالع هو ما يولد معه من صفات  
التي لا يتغير ولا يتبدل  
وهو من جملة ما خلق الله من  
الاعمال العظام والبرهان  
التي لا يدرك بالحواس ولا يحيط  
بالفكر والبرهان هو دليل اليقين  
والله اعلم بالصواب

في بيان طالع الانسان  
والطالع هو ما يولد معه من صفات  
التي لا يتغير ولا يتبدل  
وهو من جملة ما خلق الله من  
الاعمال العظام والبرهان  
التي لا يدرك بالحواس ولا يحيط  
بالفكر والبرهان هو دليل اليقين  
والله اعلم بالصواب

في بيان طالع الانسان  
والطالع هو ما يولد معه من صفات  
التي لا يتغير ولا يتبدل  
وهو من جملة ما خلق الله من  
الاعمال العظام والبرهان  
التي لا يدرك بالحواس ولا يحيط  
بالفكر والبرهان هو دليل اليقين  
والله اعلم بالصواب

في بيان طالع الانسان  
والطالع هو ما يولد معه من صفات  
التي لا يتغير ولا يتبدل  
وهو من جملة ما خلق الله من  
الاعمال العظام والبرهان  
التي لا يدرك بالحواس ولا يحيط  
بالفكر والبرهان هو دليل اليقين  
والله اعلم بالصواب



# ضروری اشتہار

جو کچھ مسٹر بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴۴ روپے روٹے بجھن کی قیمت میں (جو حالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴۴ روپے روٹے اور ۱۲ روٹے کے بکس قریب قریب ایکساں قدر کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۴ روٹے کو ۴۴ روٹے کو ۱۱ روٹے کو ۱۱ روٹے کو ۱۱ روٹے کو فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے پلنے میں وقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھارٹن اینڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

واجب نہیں تھوڑا سا کچھ الزام  
خالق کا شکر یہ سمجھ کر کہ لو  
تقاضا میں تمہارے لکھ دیا اور کیا نام

ایضاً

خوش رکھتی ہو انسان کو تناعت کی  
تکلیف بہت دیتی ہو دولت اور سکی  
خوش رکھے وہ یا ہزاروں تکلیفین  
ہر حال میں یہ کہ شیت اور سکی

ایضاً

دولت لایا کہاں سمجھو کیوں ہی نازان  
عسرت آئی کہاں ہی بتلانا دان  
رنج و راحت کا دینے والا ہو ہی  
ہمت کر اور گزار ہر دم شادان

ایضاً

جو جو خواہش رہے جسم انسان میں  
ایک ایک اور سلطان سے جوان میں  
کیسی بد بزم گرم گرموں توں کا  
کچھ فریق بھلا عاقل و نادان میں

## ترا نہاد لکش

از تعینات حکیم سینکا

یہ جو کچھ ہے زور و جواہر تیرا  
ہے سب ہی و دینت خدا بابا  
چمن جائیگا تجھ سے لامحالہ اکدن  
گر انکو نہ قاعدہ سے تو نے رکھا

ایضاً

جب دیکھو کسی کو مبتلا کئے آلام

## گرمی کی چنگھاڑ

پالا پڑا گرمی سے تو پنکھا تھا کفیل  
پنکھے پہ پڑی اور کیا ہم اپیل  
کیون نیل بکیرے گی نہ اپنا گرمی  
ترتا ہے ہم نیل میں اب ابر کفیل  
لا فر

## بچوں کا دوست

اسکاٹ امشن کو

یہ دوسرا نام لاکھوں والدین نے دیا ہے جنکی اولاد کی تندرستی اور طاقت  
جسمانی کی تعمیر ہے ایسا فریاد ہے کہ بچے کے خوش ہونے میں ضعیف  
بچوں کو اچھا خاصا اور بجا بچوں کو بھلا چنگا کر تا ہے۔



ہاتھ سے نہیں چھو اہر

سب دو فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون متحد

دو سازان

لندن

انگلینڈ



ایضاً

ہے عقل و خرد پہ اپنی نازان انسان  
فرعون تو ہی مگر بہت بے سامان

یہ عقل نہیں کہ وہ جو چاہی بل میں  
غافل ہو ہو شیار - دانا نادان

جوگ بشت

جسکو پریش جہت میں پاتا ہوں نہیں  
اوسکے ہی در پہ سر جھکا تا ہوں میں  
جو صورت نور دار ہے سب میں نہاں  
اوس معرفت کل میں سماتا ہوں میں

مقام  
مشاعر

تجامون کا ہر تال

بھڑوؤں کا بھونچال

قربان جائے اس بکینی چہری صدی کے جسکے  
زلف دونا کے انج پچ میں اچھے اچھے  
اوستادوں کی چار ابرو کا صفایا ہو گیا اسپر بھی  
بڑے بڑے باسلیقہ خلفا کی نظر اسکی مضموعی



دنیا دم اوٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے - بلی اسیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں -  
اسوجہ اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے سال بھر  
کی جلد کی قیمت ہے معمولہ اک تھی - مگر اب یہ ششما ہی جلدوں کی قیمت معمولہ پر مقرر ہے  
اسمیں بجنسہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں -

منیر اودہ پنچ اخبار لکھنؤ



مانگ پٹی برہک جی ہوئی ہے مگر خرچ چہرین کے  
چکر میں کوئی مشغلہ نہ رہے تو فکر غیبت و کسبت  
کا ٹھکانا کہیں ڈھونڈے سے ہی نہ ملے - خدا  
حضور کو سلامت رکھے - فی زمانہ ہر ایک کے  
ترقی کے لحاظ سے کسی معشوق کے کیسے نوذکی  
طرح بڑھتی چلی جاتی ہے - کی بھتی تو معرفت  
اسٹرائٹنگ کی - اور بھی سلامتی سے دن دوئی  
ترقی پر ہے اول تو یہ جو گروہ سے اسٹرائٹنگ  
کی گھٹا اودھی اور تعلیم یافتہوں پر برسی - پچھلے  
ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنا اسٹیم اسٹرائٹنگ  
تیز کر کے سبکی سیٹی بند کر دی - اس کے بعد در اس  
ریلوے سے اسٹرائٹنگ نے بہت کچھ سونپن نشان  
مگر کس برسی کی حالت میں خود ہی ٹھنڈی ہو کر رہ گئی تو  
اپنی اپنی نوکریوں پر مجبوراً حاضر ہو گئے اس طرح  
بہت سے کارخانوں میں جوش و خروش  
ہو کر سب پر بانی پڑنا کیا معنی زر بر سر فوٹاد  
نہی موم شود و الا مضمون ہو گیا اسٹرائٹنگ کیا ہوا  
دل لگی بازی یا فضلی بخار ہو گیا - ادھر الہ آباد  
میں موسمی بنی اور کچھ گرمی گویا اعراف کی ہوا جو  
ایک حمام کو لگی تو تقریب شادی کا مادہ پیدا  
ہوٹا - الہ آباد کی چند جوئی کی طوفانوں کو سائی  
فے بیٹھے - مگر آتش زرا آشنا گروہ نے  
عین وقت پر دھوکا دیا تجامون کے یہاں  
جوا کرنے سے ناک بھون چڑھائی اور آپس  
میں ایک دوسرے کی عمیق خیال کار زہدوشن پاس  
کر لیا کہ تجامون کی کسی تقریب میں مجرا نہ کریں  
آپ جانتے اس فرستے کو اگر حسی و دولت  
پر غزہ اور بھری محفل میں تھرک کے ہاتھوں  
کی صفائی دکھانے پر ناز ہے تو تجامون کو  
بھی اپنے آلات پر غزہ اور ہزاروں سے سہ ماہ  
کی صفائی سے صفا چٹ کر کے پر غزہ پر غزہ  
دونوں یکے میں برابر کے - تجامون کی قوم تو  
ایک ہی تھی ہوئی - یہ نئی اودہ پنچ رنڈلین  
کی دیکھ کے ناچ بڑی اٹھون لے رہا  
اپنی کانگریس منعقد کر کے ایک نئی ترقی  
کا سرکار جاری کر کے رنڈی بھڑوؤں کو  
اتار دیا کہ جو جام سی رنڈی کے گھر کھڑا  
میں شرکت اور کسی بھڑوے یا اسکی ذریات کی  
حجارت بنائے گا تو اسپر پاس روپیہ جرمانہ اور  
برادری سے حقہ پانی بند کیا جائے گا چنانچہ  
اضری سنہ ۱۹۱۹ء سے اسپر عمل درآمد ہو رہا ہے -



اور اگر بالفرض ہے ہی تو مقبرہ دلمین حسرتوں کا  
عرس ہونا چاہیے کیونکہ میلے اور عرس میں بہت  
فرق ہے شاید مقبرہ دلمین جناب مضطر کو حسرتیں  
ناجی تھیں۔

دوسری وحدت ثابت کرتے ہیں۔

آئینہ دیکھتے ہی توڑ دیا

اور بولے خدا اکیلے ہے

(توڑ دیا) کی لطافت سے ناظرین حظ اٹھائیں

اسکے علاوہ یہ معشوق بھی معمولی معشوق نہیں  
یا تو معاذ اللہ خود خدا ہے کہ اپنا مثل نہیں پسند  
کرتا یا آئینہ میں خدا کو دیکھ لیا ہے۔

بچھے اور سنئے۔

وصل بت کیوں خدا پسند کرے

وہ تو پہلے ہی سے اکیلا ہے

موجودین کو سنہری حروف سے یہ دلیل لکھنا چاہیے

اور یہ کون کبھی ہے جو خدا اور بت میں وصل

کرانا چاہتا ہے خدا کرے کہ حضرت مضطر آئندہ

کسی شعر میں اس کا نام بھی ظاہر کر دیں۔

سرماہ و نسل لاکھ ۹۰۸۰۲۲

جدید پراسیکشن

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہمیں کے جدید و مختلف اتسام معر منافع و بلا نفع بیمہ زندگی

خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے بعد چندہ نصف

میعادی المضاعف یعنی دو چند منافع یا نصف انتقال

پر دو چند اختتام میعاد پر آدھا۔ بیمہ زندگی شتمل میعاد

بیمہ مستورات بیمہ روپیہ بیمہ شادی بیمہ تعلیمی۔ خیراتی

کاموں میں امداد کے لئے بیمہ میں خاص رعایت

کے واسطے صفحہ ۲۲ پراسیکشن ملاحظہ ہو۔

براسیکشن ملنے کا پتہ

لالہ لاجپت راساہنی قائم مقام منی بھارت انشورنس

کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ یا سکریٹریان شناختا سے کلکتہ۔ جمہوریہ

احمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ بنگلور۔

سکریٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ کلکتہ

## مضطر خیر آبادی کی غزل

### تنقید

آج اتفاقاً رسالہ صبح بہار جو ریاست میسور سے

شائع ہوتا ہے میری نظر سے گزرا۔ حضرت مضطر

خیر آبادی کی غزل دیکھی شاعر ہی کا آسمان دوسرا۔

زمین نئی نظر آئی میں آپ کی غزل کی نسبت اپنی

راے ملک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں

مگر جمل۔

یہ غزل از مطلع تا مقطع ایک نئی سانچے میں ڈھلی

ہوئی ہے کسی مقام پر سرقہ نظر آ رہا ہے کسی جگہ

مضامین کی معایت کسی شعر میں غلطی کسی بیت میں

کفر کے مضمون۔

میر تقی میر مرحوم کا بہت مشہور و معروف مطلع سنئے

ہیں کیا جو مرقہ پہ میلے رہے

یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے رہے

مضطر صاحب فرماتے ہیں۔

قبر پر کیا ہوا جو میلہ ہے

مرنے والا ترا اکیلا ہے

وہی بحر وہی قافیہ وہی مضمون اب ملک خود فیصلہ

کر لے گا ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

دوسرا شعر فرماتے ہیں۔

اوٹھ کے لاکھوں خدا کے پاس گئے

اور اسپر بھی وہ اکیلا ہے

حق یہ ہے کہ نئے عنوان سے وحدت ثابت کی

ہے اسکی معنویت کے تعریف میں زبان قاصر ہے

پھر فرماتے ہیں۔

مقبرہ بنگیا ہے دل میرا

رات دن حسرتوں کا میلہ ہے

ظاہر تو میلے کو مقبرے سے کوئی تعلق نہیں

اب بھڑوں کی جان آفت میں ہر ناحق زندگی

کے بھائی نے کوئی حجام پاس نہیں بھگتا۔

موجھیں منہ میں جا رہی ہیں۔ جو حجام کہ انکی ناک

کے بال بٹہ ہوئے تھے وہ بھی اب پُرساں

نہیں۔

بھڑے ناواقف جگہوں پر جا کے پر قبیح ہوا

ہیں۔ کوئی کسی ہوٹل میں جا کے قفل کے

ناخن لے آتا ہے۔ غرضکہ یونہی بھیکے پر کام

چل رہا ہے۔ مگر بعض حجام ناخلف زندگی بچی

والے درپردہ زندگیوں کے لگے حجامت و خطو

خال درست کرتے ہیں۔ مگر دوسرے حجام

انکی ناک میں ہیں کہ اگر موقع سے ملے تو

انکی چاند صاف کر ڈالیں گے۔ بوئی تجویز تو

عمرہ ہے بشرطیکہ یہ لوگ اپنے قول پر ثابت

قدم رہیں اگر حجام حبادار اور عمرہ خلف ہیں

تو اپنی اس نئی تجویز کو ضرور قائم رکھیں گے۔

بلکہ نئی طرح عیاشیوں کی حجامت سے بھی ہاتھ

اٹھائیں گے اور یہ بات قائم کر لیں گے جو

عیاش یا زنا کار کا خط بنائے اسپر حجامت یہ

جرمانہ اور بھیکے بھیکے منڈے پڑیں۔ ان

تجاویز سے پھر دیکھتے کیسی ملک کی اصلاح

ہوتی ہے۔ خدا آگے دیگر شہروں کے

حجام ہی اس امر پر کار بند ہو جائیں۔

سنا ہے اب بھڑے آپس میں ایک دوسرے کی

حجامت بنانے لگے بعض بعض زندیان بھی

سُترہ لے کے اپنے بھائی بندوں پر مشق

کر رہے ہیں لیکن خیر کسی صورت خط و خال

درست ہونا چاہیے حجاموں کی خوشامد سے

بچے۔ گانے ناچنے کے علاوہ حجامت کا

ہنر بھی سیکھ لیا۔ جوانی میں گاؤ بجاؤ بڑھاپے

حجامت بناؤ۔ انکی ضد میں کہیں حجام گانا ناچنا

سیکھ لیں تو عجب دل لگی آئے۔ خط بنانے کے

دو چار بھڑیاں مسنائیں اور اسپر حجامتوں

خوب کمائیں۔

دیکھیں الہ آباد کے حجام کتبک ثابت قدم رہتے

ہیں اور کتبک زندگی بھڑوں کی پٹی میں نہیں

آتے۔



# میسر کا سر

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیسل لکڑا میز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محترمہ انگریزوں میں ایک کالج کے پروفیسر صاحب کا نام ہے جس کا نام ڈاکٹر دن والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پروفیسر ڈاکٹر دن کے بعد تجربہ سے ہو کر  
مصدقہ فرماں کہ یہ سرمد امر اعلیٰ کے لکڑا میز صاحب سے تعلق ہے جس نے اپنی حیرت انگیز جادو اور اعلیٰ سہولت سے اپنی موت یا بند بانی جانا خواہش  
مصدقہ ڈاکٹر اور حکیم صاحب سے دو ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں جنہوں نے اس کے استعمال سے بیانی بہت بڑھ جاتی ہیں اور مینک  
کی بھی حاجت دین رہتی ہے۔ یہ لکڑا میز صاحب کو یہ سرمد بیکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص میں سرمد سے فائدہ ادا کر سکیں قیمت فیتولہ  
یہ سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۵۰ روپے۔ سرمد بیکسان مفید اعلیٰ قسم فیتولہ میں روپیہ ۵۰ خالص میردن ماشہ میں روپیہ ۵۰۔ سرمد فیتولہ ۴۰ روپے خرچ ڈاک  
بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل رجسٹر میر سے کے سرمد کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں  
استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری ما سے میں خاص کر  
ان مریضوں کیلئے جو اس کے آنکھوں میں سے پانی جاری  
رہتا ہے اور دھندلا رہتا ہے۔ بھاری کمزوری نظر جو یہ سرمد  
نہایت ہی مفید پایا۔  
مقام برج لال کھوس را۔ سے بہادر ایل ایم۔ ایس۔  
اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور  
حال نری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کر کے اکثریت ہو جیسی تعریف سن رہی ہے  
استعمال میں مفید اور تیر ہفت یا ماسری سلسلے میں ایک میز  
میں جو یہ کو میں بذریعہ کئی زجرات اور کئی دیگر  
کی معرفت فروخت ہوا ہے۔ یہ لکڑا میز صاحب کو یہ سرمد بیکسان  
مستفید ہو کے اس کو دعاوی سے یاد کر رہا ہے۔ یہ لکڑا میز صاحب کو  
میرمد بیکسان مفید اعلیٰ قسم دی ہے۔ پوسٹ بھیجیں۔  
مقام۔ ڈاکٹر محمد علی اسیر خان میڈیکل کالج راج  
شفا خانہ ٹونڈ۔ ڈیرہ غازی خان +

اس لئے ہر حکم اور کیا معیر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۱۔ یہ سرمد میر سے بہت سے متعلقین نے میر صاحب کو  
مصدقہ میا سنگھ اہلووالیہ سے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا  
نہایت ہی مفید پایا۔ لکڑا میز صاحب کو یہ لکڑا میز صاحب کو  
مصدقہ فرماں کہ یہ سرمد امر اعلیٰ کے لکڑا میز صاحب سے تعلق ہے جس نے اپنی حیرت انگیز جادو اور اعلیٰ سہولت سے اپنی موت یا بند بانی جانا خواہش  
مصدقہ ڈاکٹر اور حکیم صاحب سے دو ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں جنہوں نے اس کے استعمال سے بیانی بہت بڑھ جاتی ہیں اور مینک  
کی بھی حاجت دین رہتی ہے۔ یہ لکڑا میز صاحب کو یہ سرمد بیکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص میں سرمد سے فائدہ ادا کر سکیں قیمت فیتولہ  
یہ سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۵۰ روپے۔ سرمد بیکسان مفید اعلیٰ قسم فیتولہ میں روپیہ ۵۰ خالص میردن ماشہ میں روپیہ ۵۰۔ سرمد فیتولہ ۴۰ روپے خرچ ڈاک  
بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل رجسٹر میر سے کے سرمد کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرمد بیکسان کی سندت میں  
جو قریب تیس ہزار کی من ایک کو بھی فرمائی  
ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی مطلب کے لئے پانچ ۱۸۹۰ء  
سے جمع کیا گیا ہے

۱۲۔ جناب سرمد صاحب ان کے سفید سرمد بیکسان  
جنس جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
یہ شخص چند روز کا علاج کر کے بالکل ٹھیک  
میرمد بیکسان سفید سرمد اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت فیتولہ میں  
مقام۔ بہادر ایل ایم۔ ایس۔  
بہادر ایل ایم۔ ایس۔  
۱۳۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۱۴۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۱۵۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۱۶۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۱۷۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۱۸۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۱۹۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب  
۲۰۔ جناب پروفیسر سرمد صاحب

۱۱۔ یہ سرمد میر سے بہت سے متعلقین نے میر صاحب کو  
مصدقہ میا سنگھ اہلووالیہ سے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا  
نہایت ہی مفید پایا۔ لکڑا میز صاحب کو یہ لکڑا میز صاحب کو  
مصدقہ فرماں کہ یہ سرمد امر اعلیٰ کے لکڑا میز صاحب سے تعلق ہے جس نے اپنی حیرت انگیز جادو اور اعلیٰ سہولت سے اپنی موت یا بند بانی جانا خواہش  
مصدقہ ڈاکٹر اور حکیم صاحب سے دو ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں جنہوں نے اس کے استعمال سے بیانی بہت بڑھ جاتی ہیں اور مینک  
کی بھی حاجت دین رہتی ہے۔ یہ لکڑا میز صاحب کو یہ سرمد بیکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص میں سرمد سے فائدہ ادا کر سکیں قیمت فیتولہ  
یہ سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۵۰ روپے۔ سرمد بیکسان مفید اعلیٰ قسم فیتولہ میں روپیہ ۵۰ خالص میردن ماشہ میں روپیہ ۵۰۔ سرمد فیتولہ ۴۰ روپے خرچ ڈاک  
بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل رجسٹر میر سے کے سرمد کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

اس شعر میں زبان کا لطف اور معشوق سے زبانی  
ملاحظہ ہو۔

کیا تمہیں کچھ نئے نویلے ہو  
دل ہی میرا تیا نویرا ہے  
پھر فرماتے ہیں

اب جو الی میں ہے کیا چھینا  
تو تو بچیں میں سے کھینا ہے  
اگر تہذیب مانع خوق تو ہم اس شعر کی شہن  
مقرر کرتے -  
پھر فرماتے ہیں -

یاس کی بات اور نرم آخر  
 تنہ کس ادبگیتے کو خلیل ہے  
 (ادبگیتے کو خلیل) یہ ہے تو اس سجاوہ کا خلیل  
 ملا خند کیجئے بعد از ان یہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب  
 مضمر کے نزدیک سکرات موت گویا ادبگیتا ہے  
 یعنی بوقت سکرات آدمی اخیوتی ہو جاتا ہے۔  
 غلطی و مضمون آفرینی ملا خند ہو۔

مشت خاک آدمی کو کہتے ہیں  
گویا مٹی کا ایک ڈھیلا ہے  
گویا کے اس کو بے تکلف گرا دیا اور بہرین  
فن کا کوئی خوف نہ کیا۔ ۶

چہ دلا درست دزدی کہ بکف چرخ دارد  
اس شعر کی داد یا تو ناظرین دینگے یا خود خدا

اہل محشر سے کوئی یہ پوچھے  
کیا خدا آج بھی اکیلا ہے  
واہ۔ رمی تخیل بیشک نیا مضمون ہوا اسکی  
معنویت میں کوئی شک نہیں۔  
علاوہ مضمون اس شعر میں غلطی محاورہ  
ملاحظہ کیجئے

ایسی دُنیا پہ کیا مرے کوئی  
یہ تو بالکل پُرانی خیلا ہے  
اولاً تو دُنیا میں آدمی مرتا ہے اور دُنیا پر نہیں  
مرتا اور اگر دُنیا پر مرنے کا اعتبار لطف زبانِ نظم

کہ جائے گا تو بغیر سہاگے کے بالکل لغو ہوگا۔  
 مٹا دیا پرانی ڈھڈا البتہ سنا ہے پرانی خیدا شاید  
 خیر آباد کا محاورہ ہو۔  
 دیکھئے تعزل اسکا نام ہے سہ

سب اُن پڑھ کی پاد اچھی ہے  
خط کتابت بڑا جمیل ہے  
پیچ ہے، الجنس جمیل الی الجنس  
یہ شعر تو بے سمجھا ہے ہرگز ہماری سمجھ میں  
نہیں آ سکتا۔

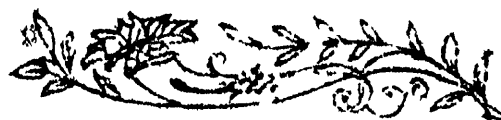
کیون نہ دُنیا کا کھیل کھیلو نہیں  
یہ تو میرے خدا نے کھیل دیا ہے  
اور اسکی کچھ بھی شہ کرنا میں کفر سمجھتا ہوں  
متعلق فرماتے ہیں ۔

زندگی اور مسرتین فقط  
چار دن کا فقط جمیل ہے  
مسترون سے کیا اچھا جمیل بنا یا ہرنگ کو  
منسوا یا۔

فریدون مرزا مجروح کهنوی

~~SECRET~~

بُٹھے نواب کی  
شادی



جہان میں شور ہے ہر صوبہ ہر جانب دی ہے

”مبارک ہو مبارک پیر نا بالغ کی شادی ہے  
جوشِ جوانی بہ بہمت است نہ بسال“ کے مصداق  
ہاں ہے کوڑھے نواب سن و سال میں بلغم باغی  
کم نہ تھے۔ اور اسٹانگو ٹیپ یا رائیجین بلغم

کہتے بھی تھے لیکن خواہشات نفسانی کے  
و فور نے ادھین ہمیشہ جوان بنا رکھا تھا اور  
یورپ نژاد لیڈیوں کی طرح باوجود پیرائے سالی  
کے اپنے آپ کو نوجوان سے کم نہ سمجھتے تھے۔  
بوڑھے ہو گئے تھے منہ میں دانت باقی نہ  
سر میں ایک موے سیاہ طاقی تھا چہرہ خیر لون  
کیوجہ سے معلوم ہوتا تھا آبنوس پر قصبہ نلینہ  
کے کسی ذی ہنر دستکار نے استاد دی دکھائی  
ہے۔ اسپر بھی انکی دلی حسرتیں اور ارمان کم  
ہونے کا نام نہ لیتے تھے۔ اس عمر کو ہو چکے  
ہوئے تھے خدا جھوٹ نہ بلا سے دہل دفعہ  
آپ کے سہرے کے پھول پھول چکے تھے اور  
اور کھڑا کھیل فرخ آبادی پر ایوٹ  
طور پر جو مہذبانہ اشتغال جاری رہتے تھے  
وہ ملحقہ۔ لیکن گھر کو نئی ٹوبلی دولہن سے  
خالی پا کے اونکے سینے پر سانپ لوٹا کرتا  
تھا۔ تم خرش اس بارش میں جبکہ کثرت آب  
نے کوہ و صحرای تمام گھاس پھوس اور جڑی  
بوٹی کو سرے سے سرسبز و شاداب کیا۔  
انکے سہرے کے پھول پھر پھولے اور  
کیون نہ پھولتے۔ کئی برس کی دلی امیدیں  
بر آئیں۔ بڑی دھوم دھام سے بیاہ رچا۔  
آب بڑے طعراق سے دولہن بیاہنے  
چلے۔ ایسے موقع پر تو ایک قدرتی ٹکاؤ  
ہنسی دل لگی کرنے کا ہوتا ہی ہے دوسرے  
ایک بات یہ ہوئی کہ برات میں ایک شخص  
نہایت ظریف الطبع تھے۔ اور شاید اودہ پنج  
کی نامہ نگاری کا فخر بھی ادھین حاصل تھا۔  
بھلا کیسے ممکن تھا کہ اس موقع پر انکے  
اندرونی جذبات سنبھالے سنبھالتے۔ آخر  
نہ دب سکے اور ایک مختصر موزون نظم مبارکباد  
کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ کچھ تو طبیعت انکی  
فطرتی جلیلا ہٹ اور کچھ حضرت اودہ پنج کی  
تاثر صحبت دونوں نے ملکر نظم کے لئے سونے  
میں سہاگے کا کام دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

وہو ہذا  
ہوئی شادی بوٹے کی حضرت سلامت  
مبارک مبارک سلامت سلامت  
نوزائید سالہ دولہا ہے نہ سالہ دولہن  
یہ جوڑہ رہے تا قیامت سلامت

رہے گی کنواری نہ دنیا میں کوئی  
اگر آپ زندہ ہیں حضرت سلامت

بڑی چاہ سے چاہ تھے رچایا  
یہ خواہش سلامت یزیت سلامت  
شب وصل آئی نذاہج سے یہ  
یہ عشرت مبارک یہ محبت سلامت

وہاں کو مبارک خردار دوا  
رہے ہم ذی وجاہت سلامت  
مبارک ہوئے مجھ یوں دار پرہ  
یہ بے دانت منہ اور یہ لکنت سلامت

محبت کے رشتے کو ہوا ستواری  
یہ الفت سلامت یہ جاہت سلامت  
آپ سنئے جب پورے نواب دودھن لے کر  
گھر پہنچے اوسوقت خدام نے تہنیت  
ادائی - نذرین گزرا نین اور دواہن کی  
نفس پرستے زور جو اہر نثار کئے - دربار  
تہنیت منعقد ہوا - اور شاہ خاص نے  
سامنے کھڑے ہوئے کے نہایت ادب  
کے ساتھ سہرہ سنایا - جو اس موقع کیلئے  
اسنے نظم کیا تھا -  
ناظرین اودہ پنج ملا خذ کرین اور نک ظرافت  
کافزہ لے کے پورے نواب کے حق میں  
دعا کرین کہ پوتوں پہلے اور دودھن نہا  
دھوندا

یہ شادی امرے آقا مبارک ہو مبارک ہو  
یہ چہرہ اوسپہ یہ سہرا مبارک ہو مبارک ہو  
تن نازک یہ جامہ زیب سردستار زرین  
بڑی مہری کا پا جا مبارک ہو مبارک ہو

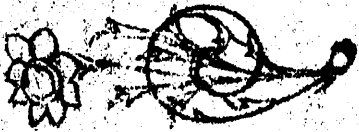
فرس سو نیکا زور پہنچے جم جم کر ہا ہی کیا  
یہ پونی خاص شتلیڈ کا مبارک ہو مبارک ہو

لہ پونی - گھوڑا - ۱۲

ہر اک سو ہی خوشی کا فعل ہر اک ل شادین گل  
سے بلبل بھی ترنم زامبارک ہو مبارک ہو  
خوسٹ کے گئے دن ساعت اشادی کی آئی ہی  
رچا عشرت کا ہی جلسا مبارک ہو مبارک ہو  
بجایا گرنہ رکھے ایڑیاں فرط ہرست  
تجھے بچوں کے بل چلنا مبارک ہو مبارک ہو  
سہے شیرازہ جاہت کا سدا مضبوط اور قائم  
کمرندی نیار شستا مبارک ہو مبارک ہو

دودھن کیا ہی کھلونہ ہے طبیعت کی پہلنے کو  
غم تنہائی پھر اب کیا مبارک ہو مبارک ہو  
مبارک سر و قمری کو مبارک بلبلوں کو گل  
تجھے یہ نازنین جوڑا مبارک ہو مبارک ہو

ایک براتی



## اطلاع

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قبرستان مندرجہ ذیل حسب احکم میونسپل بورڈ لکھنؤ مزید تدفین کیلئے  
منہ ہو چکے ہیں -

- ۱ - قبرستان اہل ہندو واقع چار باغ -
- ۲ - قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۳ - قبرستان اہل اسلام واقع بے باغ -
- ۴ - قبرستان اہل اسلام واقع بے باغ -
- ۵ - قبرستان اہل اسلام واقع بے باغ -
- ۶ - تکیہ حاجی نصرت -
- ۷ - قبرستان محمد باوی واقع گڑھیا چوہری -
- ۸ - قدیم قبرستان اہل اسلام متصل بر جلیل -
- ۹ - قبرستان متصل پل دھنیاں مہری واقع سعادت گنج -
- ۱۰ - قبرستان کشور گنج واقع باغ قندہار -
- ۱۱ - قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -
- ۱۲ - قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۱۳ - قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -
- ۱۴ - قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -
- ۱۵ - قبرستان لکھنؤ سعادت گنج -

مزید بران اس امر کی بھی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبر کی  
اجازت لینا ہو تو درخواست کم سے کم ضرورت سے ایک ماہ قبل دینا چاہیے تاکہ حکم منظوری یا  
نا منظوری دیے جانے کے قبل ضروری تحقیقات کا کافی موقع مل سکے -

حسب احکم

ڈبلو - ای - ہاشنگ صاحب

سکرٹری میونسپل بورڈ لکھنؤ

۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء



کونسل پل

ہردو برادر





## پریس کانفرنس

پریس کانفرنس کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ لندن میں شنبہ کی شب کو مقام لندن میں پریس کانفرنس کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علاوہ ۹۰۰ برطانیہ کے اخبار نویس اور ۵۶ ہندوستان اور دیگر برٹش آبادی کے اخباری اصحاب کے اور حکام گورنمنٹ ٹیل لارڈ وزیر بری - لارڈ کرزن صاحبان بھی شریک تھے۔ لارڈ وزیر بری نے اپنی تقریر کے متن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وزیر کی مجلس میں پارلیمنٹ میں سب قانونی ہیں۔ لیکن عہدہ اخبارات ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں۔ انھوں نے ہندوستان کے قائم مقاموں سے یہ امید ظاہر کی ہے کہ وہ واپس جانے سے قبل اپنی جمہوری حکومت کو بتا جائیں گے کہ ہندوستان کی قدیم تہذیب پر حکومت اور اس کی رہبری کریں گے۔ درست طریقہ کیا ہے۔

کیونکہ ہندوستانی تمدن کے حالات کافی روشنی میں نہیں آئے۔ اور یہ نسبت اسکے کہ ہم اس واقع ہوں وہ ہماری نسبت۔ یادہ اچھی معلومات رکھتے ہیں۔ الخ

حضرات ناظرین۔ لارڈ وزیر بری ایسے مدبر اور فرزانہ کی ایسی تقریر سخت قابل تعجب اور فہم ہیں۔ ایک صدی سے انگریزی حکومت ہندوستان میں ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں انگریز ولایت سے ہندوستان میں آئے اور جاتے رہتے ہیں۔ ہندوستان سے جو اخبارات شائع ہوتے ہیں وہ بھی ہندوستانیوں کی تہذیب اور خواہشات سے بحث کرتے رہتے۔ اور ولایت والی اون سے آگاہ ہوتے رہتے۔ اور سب اوقات اون کی بنا پر دونوں ہوس اور مجالس وزراء سے تقاضا تو این ہی ہوتا رہتا ہے۔ ہائیں لارڈ صاحب کے نزدیک ہندوستانی تمدن کے حالات کا ہونا کافی روشنی میں نہ آتا۔ اور ہندوستانی اخبار نویسوں کا ولایت قبل از رو ان کی اسکو بتانا آسان کھل احوال عجائب۔ ہم لارڈ صاحب

بہت ادب کے ساتھ عرض کر چکی اجازت چاہتے ہیں کہ حضور والا اپنے اس ارشاد کی نسبت مکرر غور فرمایا کہ ناواقفوں کو نہ ور آگاہ فرمایا کہ یہ کس قسم کی تقریر اور انھوں نے ارشاد فرمایا۔ اور اسکے کیا معانی ہیں۔ اور کیا اون ایسے معزز اور پولیٹیشن جنٹلمین کے مرتبہ اور معلومات اور پوزیشن کے موافق ایسی تقریر قابل ستائش اور حیرت ہے یا کیا ج۔ یہی کے ساتھ ہم لارڈ صاحب سے اسی کانفرنس کے اجلاس منعقد ہرجون کی لارڈ کرزن صاحب کی اس تقریر کے معانی اور مطالب سمجھنا چاہتے ہیں جبکہ انھوں نے اٹھائے تقریر میں ارشاد فرمایا کہ لارڈ وزیر بری یورپ کی منحوس علامات کا ذکر کر چکے ہیں میرے نزدیک ہندوستان میں بھی ایسی ہی علامات موجود ہیں۔ اگر وہ ان کی موجودہ ریفو کا ہوشیاری کے ساتھ روک تمام ہوا تو وہ برٹش گورنمنٹ کے لیے ایک خطرہ ہو جائیگی۔ میرا خیال ہے کہ ایسی خطرناک تحریک ہندوستان میں جلد پیدا ہونے والی ہے۔ گو بعض اشخاص اس سے محسوس نہ کریں۔ لیکن بہر حال یہ یقین ہے کہ انگریز اس باغ برطانیہ کے گوہر شامہوار کو تباہ نہونے دینگے اور اسپر جان و مال کی قربانی چرہ ہائیں گے۔

انہم بحیثیت ایک وفادار قوم اور مطیع اور خیر خواہ برٹش تاج کی نہ صرف یہ امید بلکہ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ خدا ایسا روز ہندوستان کو نہ دکھائے۔ بلکہ اسکو ہر قسم کے خطرات محفوظ رکھے۔ کیونکہ ہمارے عقائد ہمارے مشاہدات۔ ہمارے عقول حکم بتاتے ہیں کہ برٹش عہد ہندوستان کے واسطے بہت ہی اچھا اور مطمئن اور امن و عافیت کا موجب ہی ورنہ ساکین ملک کے طبائع اور خیالات جو مشہور ہو رہے۔ اور جن سے لارڈ وزیر بری ایسے بجان بنتے۔ مگر لارڈ کرزن ان کی کچھ تفریح کرتے ہیں وہ ضرور قابل حکیمانہ غور حکام گورنمنٹ ہیں۔ اسی ضمن میں ہم یہ بھی کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ لارڈ کرزن جن نے تو مرث اپنی قوم انگریزی کو تاج برطانیہ کے گوہر شامہوار کے تباہ ہونے دینے اور اسپر جان و مال کی کامل قربانی چڑھانے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ مگر لارڈ صاحب اور

پبلک انگلستان کو واضح رہے کہ ہندوستان میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی موجود ہے جو گوہر آبدار تاج برطانیہ کی حفاظت اور بقا کے واسطے اپنے اموال اور نفوس کو بیکار صرف کر سکتی ہے۔

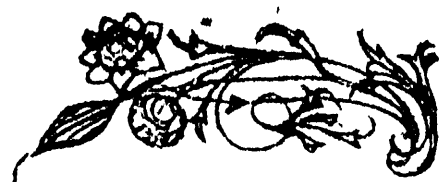
چونکہ لندن میں پریس کانفرنس ہو چکی۔ اور آؤدہ پنج ایسے صاحب اراے اور باوقعت اخبار کا کوئی قائم مقام اسکی شرکت کے واسطے بھیجا نہ گیا۔ پس اس سبب یہ تھا کہ بعد اطلاع آگئی از حالات و تقاریر کانفرنس آؤدہ پنج کی جانب سے بحیثیت اس کے ہائی پوزیشن کے تنقیدی ریمارک کیا جائیگا۔ لہذا اسوقت یہ چند منظور بطور ریمارک کے پس از منظوری جناب عالی انقاب آؤدہ پنج صاحب بہادر پبلک میں شائع کیجاتی ہیں تا در امید ہے کہ میران پریس کانفرنس اس سے مستفید اور مستفیض ہوں گے۔ فقط

مقام

ح۔ م۔ د



کوئی فتنہ تاقیانہ پھر آشکار ہوتا  
تیسے دلکش ظالم مجھ اختیار ہوتا



مرزا نوشہ نواب دو لہا ستر آؤدہ پنج صاحب بہادر  
ترجمی دار تسلیم شہنائی دلاؤدہ آب قبول ہو۔  
بہتیا ترقی کا زمانہ ہے اگر اس زمانے میں بھی  
ایک سے ڈو نہ ہوئے۔ تو اس بدقیب  
کا خدا ہی حافظ ہی۔ لازم تو یہ ہے کہ ایک لڑکا  
یا لڑکی اس مراے فانی میں نام لینے پانی



دینہ کے لئے تو چھوڑ جائے۔ اگر یہ بھی نہ بچا۔ تو کم از کم ایک دو بی ضرور بالضرور تمام مشہور کرنے لگے باقی چھوڑ جانا چاہیے ورنہ زندہ دلی میں فرق آ جائیگا۔ ایک حال کہ واقعہ آپ کے گویں غرار کرتا ہوں۔ یقیناً تو ہے کہ کم سے کم آنحضرت کی جو انفرادی کی داد تو ضرور دیکھئے گا۔

کا ٹھیاوار کے ایک زندہ دل جوان مرد جس کے  
منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت چلنے پھرنے  
میں طاق حسن میں شہرہ آفاق - جمعہ  
آٹھ دن کوئی ستر اگھر کا سین - ۶

جوانی کی راتیں مرادون کے  
ایک نو عمر لڑکی جسکی عمر نو برس سے زیادہ نہ تھی  
بریسے دھوم دھام کے ساتھ شادی خانہ بڑی  
کرلائے۔ چاہے لکھی ریفا ضرر گلا بھاڑین  
چاہے مذہبی رہے چھین چلا میں۔ لیکن  
یہاں تو اس شعر کے مطابق جلا کرتے ہیں۔

تتمنا وصل کی اس عمر میں کیونکہ سنم بھلے  
قیامت تک تو بھلے گر نہایت کم ہو کم بھلے  
ملفوظ

بی۔ ڈی۔ سنہا۔

قصیدہ

(بقیہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء)



منکو دیجائی رہی شور و شرارت کی سزا  
جنگے سرو ٹھنڈے پاتے تھی جلالت تیری  
عجب وہیدیت ہے رہی جو نامرادی میں خدا

اور تیسرے پیشیہ کہ جنگ و علم سے بہرہ نہیں  
اونکے اغوا کے لئے اک ہونفقا کافی ہوا  
اونکو سلطانی نظام گڑھ کے دکھلائے گئے  
اور جمہوری حکومت کے لئے غل جگایا  
دیکھا جب یہ رنگ سلطان نے کہ سب قوم و سپہ  
آگئے اغوا میں اور اعدا کا جادو چل گیا

جو رہی کام خفیہ سازشوں میں عمر بھر  
اور اخصیں انکار میں جو ہمیشہ بتلا  
آخر اوں لوگوں نے تیری قوم سے لیکر دُرد  
اور ترکوں کو کیا برہم بعدِ کرو دُعا  
خوب نوزِ عمر وں کو بھر دیا جو حقے کم تجربہ  
او کی عقل خام پر ہر طرح سے قابو کیا



کرنیل سرولیم کرن ولی

جو عالمین امیر مل ہیٹھوٹ نندن مین ایک ہندوستانی کے ہاتھ سے مقتول ہوئے۔

# مجوزہ اینگلو اسلامک ریڈناٹ

## آہن پوش

بخدمت جناب سرکاری صاحب سلم لیگ علیگڑھ  
جناب والا۔

میں چند روز سے ایک منصوبہ پر غور کر رہا ہوں جو اس مہتمم بالشان ہی کہ اگر اس کی تحریک کے لحاظ سے عملی دنیا بھر خیالی پلاؤیکانے کا الزام لگائے تو مجھے مطلق تعجب نہ ہوگا۔ لیکن مجھے اس الزام کی حیدان پر وہ نہیں ہیں۔ اس لیے کہ مجھے یقین کامل ہے کہ جو تجویز میں پیش کرنا چاہتا ہوں مسلمانان ہندوستان اور مسلم لیگ جو اونکی سیاسی وکیل ہے اٹھکا نہایت خوش سے خیر مقدم کرے گی نہ وہ تجویز یہ ہے کہ: "مسلمانان ہندوستان کی طرف سے طبقہ ڈریڈناٹ کا ایک آہن پوش سلطنت علیہ برطانیہ کی امارت بحری کی خدمت میں بطور نذر گزرا جاسکے۔ ہندوستان کی اسلامی آبادی، مرکوز کے قریب ہے اور بحساب اوسط اگر ہر شخص آٹھ آنہ حید دے تو مجوزہ آہن پوش کے اخراجات کی رقم فراہم ہو جائیگی اور یہ وہ آہن پوش ہوگا جو مسلمانان ہندوستان کی دائمی جان نثاری کی زندہ تصویر بن کر ان ارادت مندانہ تعلقات کو پیلے سے ہی زیادہ مستحکم کر دے گا جو آئین تاج برطانیہ کے ساتھ ہیں۔"

گزشتہ چند سال سے جرمنی کے جنگی جڑے کی طاقت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے جسکی وجہ سے انگلستان کے ان نمبروں کو بھی فکر دامن گیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی جو بہت ہی مغرور سمجھے جاتے ہیں اور جب لارڈ رذفری جیسا جلیل القدر اہل اہلے جس کی ستانت و احبابت اسے کا سکہ ایک عالم کے دلون پر بیٹھا ہوا ہے اور جو بلاوجہ و جبر کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا۔ یہ اندیشہ ظاہر کرے کہ یورپ کی موجودہ فحوشی کسی آنے والے طوفان کا پتہ دیتی ہے جو نہ معلوم کب پیا ہوگا۔

ہٹ گئے سلطان انگریزی سفارت کا دین اور یہاں ترک و فساد ہی نے کیا محشر پیا کشت و خون ایسا نکا ہونے کے برابر اب ان سیکڑوں جانین جو میں ضائع ہنگام و خاک دیکھ کر سلطان کاڑی کاڑنے یا زہم سے لگوں کی سرخ جھنڈی اور میدان ہٹا

ہو گیا تبضہ مخالف فوج کا ہر چار سو منگیا ہنگامہ سدم اور تسلط ہو گیا آگے سلطان بھی اپنے قعر عیاجاد میں اور باڑی کاڑ سلطان کا پیرہ ہو گیا پارلیمنٹ اب لگی اجلاس کرنے میں دیرین اور تحقیقات بھی ہونے لگی ہر ایک جا قتل بھی ہونے لگے سلطان کی بہبود خواہ

از رہو اس سلطان پر الزام قائم بر ملا خون جرم سلطان طے ہوا جھوٹی قسم اور کشت سنے جسکو شیخ اسلامی نے فتویٰ دیدیا یعنی یہ ہرگز نہیں لائق ہیں تخت و تاج کے بلکہ ہونی چاہیے اس جرم میں انکو سزا پھر تو کیا تھا ہی مثل دیوانہ راہو بس است فوج نے چاروں طرف آگے مقید کر لیا فوج باڑی کاڑنے تلوار پھرتولی مگر روکا سلطان کہ انے پچو میں جاتا ہوں چلا

اب لرو مت جھکو خونریزی نہیں ہرگز پسنید

جو مقدر میں میر تھا وقت اسکا آگیا

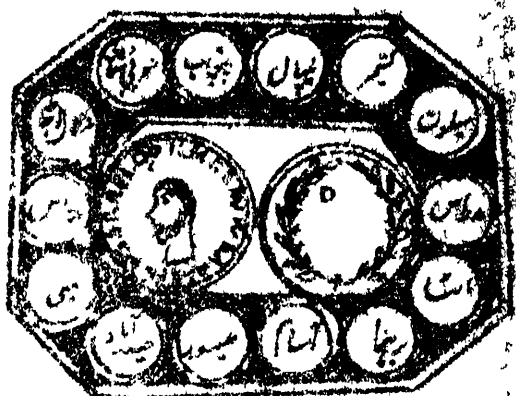
باقی آئندہ



پارلیمنٹ اور نئے دستور پر راضی ہوئے  
تا ہونے پائے کشت و خون کا ہنگامہ پیا  
اس سے بھی مطلب نکلا مفسد و نکا کیا وجہ  
سر یہ سنائی ات سلطان کا تو قائم رہا  
اور یہی اندیشہ ملک تھا یہی کھٹکا تھا ایک  
جس سے چھٹکا سے کی خاطر سارا یہ غوغا ہوا  
اور یہ سچ تھا کہ سلطان دشمنوں کے دلوں کے  
ایک بھی چلنے نہ دیتے کچھ نہ بتا دے  
اور نہ یہ ہرگز گوارا کرے اپنی زلیست میں  
ہوں یہودی اور نصار ملک میں فرمانروا  
سلطنت اسلام کی ہو کا فردن کے ہاتھ  
دیکھ سکتے تھے یہ سلطان ایک ساعت میں  
دیکھ سکتے تھے کہ ہوا سلام بے نام و نشان  
سرکش و کافر کوین دیندار و نپیر ظلم و جفا  
بنتے رو کو نکا کھلو نا شاہ دین عبدالحمید  
پارلیمنٹ حکومت مان لیتے وہ بھلا  
مفسد و نافرمان فکر کر کے خاص شاہی فوج کو  
پارلیمنٹ اور جو انکا مخالف کر دیا  
کشت و خون قسطنطنیہ میں بھی اب ہو گیا  
غدر ساک چکیا طوفان نیا برپا ہوا  
اور ادھر آگے بڑھی فوج عدوت و تخت  
جسکی کچھ تعداد ہی تھی اور یہ حق کچھ انتہا  
اور سلوینیکا جو عثمانی احوال کا دار الفساد  
تھکا گاہ اسکی بنی ہی آجکل مقبر و نیا  
وان سے بھی آنے لگی انواج قومی اتحاد  
گھر گیا سلطان کا دار السلطنت سرتابا  
میر پچو کیلے سلطان نے بہت روکا مگر  
کون سنتا تھا بھلا موت میں ایسی صدا



# محکمہ دارالحسنہ و دارالرحمن پارچہ والی گلی لکھنؤ



محکمہ دارالحسنہ و دارالرحمن  
پارچہ والی گلی لکھنؤ  
محکمہ دارالحسنہ و دارالرحمن  
پارچہ والی گلی لکھنؤ

## فہرست اشیا و موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱

## فہرست اسباب موسم سرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱
تھانہ والی جیل بوشیا رنگین	۱۱	۱۱	۱۱

## پانین کھانوالی تمباکو کی خوشبودار مشکلی گولیان

کھانہ جن لعاب ہن کو غیرت مشک و فتن بنانے والے  
کہ ہرین لب و لہجہ پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا دھڑکتے ہیں لائین اس روحانی و راحت جہانی  
وزیریت زبان کی لذت وہاں کی حکمت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیب میزش بعض جو اہرادیہ لطیفہ کے نہایت  
مرسے دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح دل دماغ  
مفرح قلب مجھ رنگ خسار جاذب رطوبات فغلیہ  
محبی دندان یعنی خون وغیرہ کے ہن -  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت عدد  
سادہ ۲۰ تولہ ۲۰

قوام جسکی گولیان ہن فی ڈبیہ ۵ توہ قیمت عدد  
زردہ - یعنی ہن دار تمباکو فی سیر ۱۰

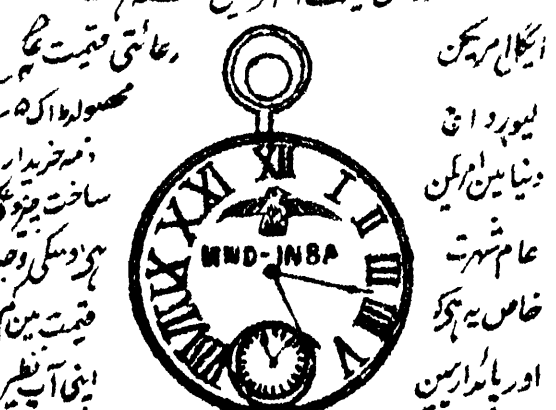
## محکمہ دارالحسنہ و دارالرحمن

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(۱) جیسے ساری ہندوستانی ہن (۲) جیسے ساری ہندوستانی ہن  
(۳) جیسے ساری ہندوستانی ہن (۴) جیسے ساری ہندوستانی ہن  
(۵) جیسے ساری ہندوستانی ہن (۶) جیسے ساری ہندوستانی ہن  
(۷) جیسے ساری ہندوستانی ہن (۸) جیسے ساری ہندوستانی ہن  
(۹) جیسے ساری ہندوستانی ہن (۱۰) جیسے ساری ہندوستانی ہن

فاسفوس اسٹیکٹا اور ڈیٹا ملا کر گولیان بنی جن سے  
رگ - ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس لیے اس کو  
سے پیدا ہوی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی ہن  
مقوی مری کی گولیان کے کا پنا تھوہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے ہن دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
رو بہرہ ڈاک محمول ایک شیشی ہن ۵ -  
امراض مستورات کی دوا کے ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہن ہر ہکا نرمی بیاری پرور - روت حمل کی کمزوری پرور  
ہنگ بین درد وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کو استعمال کر مری کی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک ہفتہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ اسولہ خوراک ہواں  
محصول جیہ آنہ ان دو ایون کی مفصل حال موسار شیفٹ  
کے پوری کتاب بلا قیمت مٹی ہر ہکا کر پڑھئے -  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵۰۰ تارا چند دت ہنرٹ  
کلکتہ

## راہٹ انگریزوں اور نیویارک امریکہ

عائقی قیمت ۳۱ راج شیشہ ہنگ  
عائقی قیمت ۳۱ راج شیشہ ہنگ



ایکال امریکن  
لیورڈ ایج  
دنیا میں امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہنگ  
اور پادار میں  
ہن یہ امر بلا خانہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگریزوں  
کی بنائی ہوئی ہنگ پادار ای عمر کی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہن ہنرٹ حاصل کی ہو کہ اس سطر روزانہ  
دن ہزار ۳۶۵ سالانہ فروخت ہوتی ہن انگلستان  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہنگ ہندوستانی  
ایکل وایج کار وایج دنیا ہن اس لیے ان گھڑیوں کی رعایتی  
قیمت کم رکھی ہو آئندہ سال شروع ہنگ ایک لاکھ گھڑی  
فروخت کیوا سٹے جی جی جی - ہر ایک گھڑی کے ہمراہ  
دو برس کی گارنٹی ہن - ہندوستانی ہمارے خاص غیث  
بتہ ذیل سے یہ گھڑیاں بیکنی -  
المشتر - ایسٹ اینڈ وایج کینی کلکتہ راہا بازار نمبر  
اودھ بیج - یہ گھڑی ہن بھی منکوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے - قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے -

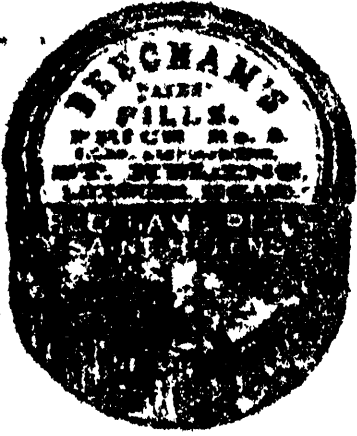






اجرت اشتہار				
تعداد صفحہ	چھپانے کا	کالم	کالم	کالم
پہلا	دوم	سوم	چوتھ	پنجم
سہ ماہی	چھ ماہی	ایک سال	دو سال	تین سال
شش ماہی	ایک سال	دو سال	تین سال	چار سال
سالانہ	دو سالانہ	تین سالانہ	چار سالانہ	پانچ سالانہ

نشر و اشاعت				
نفس فیروز	علی اکبر	محمود	محمود	محمود
محمود	محمود	محمود	محمود	محمود
محمود	محمود	محمود	محمود	محمود
محمود	محمود	محمود	محمود	محمود
محمود	محمود	محمود	محمود	محمود



# نوس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۱۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیں گے۔

جی اٹھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلاپو اسٹریٹ کلکتہ



## ترا نہاد و لکش

خطاب بہ رقیب روسیہ

کس کے برے یہ اس قدر بھولے ہیں آپ

کس بل ہی کہ بادی کی طرح پھول ہیں آپ

کس آپ وہو امین پرورش پائی ہی

بملائیے کس کھیت کی مولیٰ ہیں آپ

ایضاً

منہ کی آتا ہی کیوں بے ابن شیطان

منہ کی کھائیگا بند کر اپنا دہان

اے دشمن جان خولیش خاموش لیک

گدی سے کھینچی جائے گی تیری زبان

آدھا تیرا آدھا بیڑ

تہذیب میں پڑ گیا ہے اب تو باد ہا

بیٹھے ہوئے یاد کیجیے اپنی راد ہا

ہندوستانی۔ لباس انگلش پھین

آدھا تیرا بیڑ کہئے آدھا

تمام اودھر غیر بھی فی الفور ہو

دلبر سے بنے آپ بھی جائے کیا کیا

آنکھیں جو چرائیں ہم تو چور ہو

تصدیق

تھا کید اور فریب کا بانی مرزا

کرتا تھا جو حق سے آنا کافی مرزا

”از کوزہ ہماں ترادو کہ دروست“

بیشک تھا مسیح قادیانی مرزا

سابقہ لاء بالی

## گہنہ مذاق

(فرقت کا جیسٹنا)

فرقت میں جودن رات تری روتا ہوں

بیچ اشک کا بیج کھیت پڑا بوتا ہوں

کہتے ہو جو وہ بدل کے لیئر منہ دھو

ہر دم ہی تو آنسوؤں کی منہ دھو

(نئی چوری اور نئے چور)

غیر وں جو خفلی کی چغل خور ہو

## ازالہ مرض سے حفظ ماتقدم بہتر

جسکے قوی اور نظام جسمانی صحیح ہوں اوسکو طاعون اور چیچک یہ فیضہ مراض

شش سے کوئی خطرہ نہیں یہ عارضہ ضعیفوں اور اونکو جبکا نظام گھس گیا ہوتا ہی۔

اسکاٹ کا المشن

بیمار کو ان ضعیف حصوں کی تعمیر اور مستحکم کر کے روکتا ہی اس سے عارضہ

کو سون دور بھاگ جاتا ہی۔

ہاتھ سے نہیں چھوا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون متحد

دوا سازان

لندن انگلینڈ



آپ بنی یا جگ بنی

تھے ہم بھی کہی بہت کردی خان مشہور  
لیکن عاجز ہیں اور بہت ہیں مجبور  
لڑکے بالوں نے عافیت کردی تنگ  
جو روئے بنالیا ہوا اپنا مزدور

ہندی انارکسٹ

کچھ ہندی طفل حیف کھل کھیلے ہیں  
ہنٹے بدے میں اونکے غم بھیلے ہیں  
لندن میں مچالی ہو دھا چوڑی جا

یورپ کے انارکسٹوں کے چیل ہیں

ایضاً

سنتے ہی نہیں جو ادگو دیتھیے کچھ نپند  
بھرتے ہیں سبھی انارکسٹی کو دقتند  
دل چاہتا ہو کہ شان میں انکی کہو  
بدنام کنندہ نکو نامے چند

کرنل کرزن وائیلی کی پرستش

دہنگر افسوس نہ جانا تنے  
کرنل کو مار کر کیا کیا تنے

اپنے ناصح کی قدر کی یہ اچھی  
ہیبات اک بیگناہ مارا تنے

ایضاً

دہنگر اپنے دھنگا مشتی لندن میں کی  
کرزن وائیلی کی جان پیچھے سے لی  
تھے ڈاکٹر ایک لال کا موجود  
کرنل کے بچانے میں نہوں جان دی

سرینہ روناتھ نیرجی ومارڈ کرور

منہ کی آئے تھے خوب حضرت کرور  
منہ زوریاں کی تھیں اور اوٹھایا تھا سر  
پایا دندان شکن جواب آخر کار  
نیرجی سے ہوئے نہ ہرگز سرور

ایضاً

بدنام کیا تھا ہند پون کو کیسر  
بنگالی انارکسٹوں پر کر کے نظر  
یورپ کا مرض ہی جب نیرجی نے کہا  
بس جھپکے رہ گئے جناب کرور

مناظر

## من قاش فروش و صفا پادشیم

دنیا دم اٹھائے بھاگتی چلی جاتی ہے۔ بطی السیر ملکوں یا ہندوستان  
تغیر و ترقی نشان سب میں۔ اسوجہ اودھ پنچ کی سالانہ جلد کے ہی دو حصے  
(یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری سے جون اور جولائی سے  
دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال ہر  
کی جلد کی قیمت ہے مہ محمولہ اک متی۔ مگر اب ششما ہی جلد کی قیمت  
مہ محمولہ مہ مقرر ہے۔ یہیں مجسمہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار  
اودھ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

نیو اودھ پنچ اخبار لکھنؤ

# مرزا قادیانی کی کھلی چٹھی



”اے میرے عقیدت کیش حواریو! اور اے  
میرے اُمیتو! ا! خدا تمہارے من سلوانا جلو  
مانڈے میں کھنڈت نہ ڈالے۔ سابق ایک فرمان  
فلک بنجم سے تمہارے پاس بدست اپنے

مخلص دوست یعنی حاجی شیخ بخدی ارسال کر چکا  
ہوں جسکو تم نے چشمہ حینم بعیرت بنا یا ہوگا۔  
پانچویں آسمان پر تو میں نے بہت کچھ رسوخ  
اور اثر پیدا کر لیا ہے۔ اس کا رروائی میں مجھو  
اپنے قوت بازو معلم الملوک سے بہت کچھ مدد لی۔  
اب میں چھٹے آسمان کی سرپرستی میں مشغول ہوں اور اپنی  
مشن کی اشاعت کی کوشش اور سعی بلیغ کر رہا  
ہوں۔“

لیس علی الانسان الا ماسعی“ زمین پر تم لوگوں  
کو چھوڑ دیا ہے کہ تمہیں کارروائی و تبلیغ نہیں  
کرتے رہو۔ مشہور مثل ہے۔ کہ  
اگر پدرتواند لپس تمام کند  
امتی بھی مثل اپنے بیٹوں کے ہوتے ہیں پس  
اگر میں نے تمہیں اپنا خلف الرشید سمجھ سکے اور  
”الولد سر لابیہ“ کے مصداق اپنا جانشین کر دیا  
تو کیا بُرا کیا۔ ہا گو کم بین کو تہ نظریہ آواز کریں گے  
کہ تہ  
تو کار سے زمین را نکو ساختی  
کہ با آسمان نیز پر داختی

## نمائش ممالک متحدہ ۱۹۱۰ء

یہ تجویز ہے کہ ۱۹۱۰ء کے موسم سرما میں ممالک متحدہ کی ایک نمائش منعقد کی جائے۔  
چنانچہ اسی امر کی نسبت غور و گفتگو کرنے کی غرض سے۔ ۳۱ جولائی ۱۹۰۹ء کو سینچر  
کے دن شام کے پانچ بجے شہر الہ آباد میں بمقام میو ہال ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا  
جن صاحبوں کو اس معاملہ سے تعلق و دلچسپی ہو ان سب سے اس جلسہ میں شریک ہونے کی  
درخواست کی جاتی ہے۔



مگر ایسے سکڑن کی باتیں اس کان سنو اور اس کان  
اڑا دو۔ دنیا میں کوئی تنفس ایسا نہیں گزرا  
جسکو بدگوئیوں نے بُرا نہ کہا ہو۔ پس اگر مجھے  
اور تمہیں بھی ایسے ہی نامہذب دریدہ ۱۰ ص  
گندہ خیال۔ اشخاص بُرا بھلا کہیں تو کوئی چنبھے  
یا استعجاب کی بات نہیں۔ ہمیں اپنے کام سے  
کام۔ نوگ خواہ بُرا کہیں خواہ اچھا۔ ہمارا نو  
مقصود مطلب براری ہے۔ وہ جس طرح بھی  
ممکن ہو۔

”الذی نازہ رولا یحصل الالازور“

اس زرین فقرے کو ہر حالت میں پیش نظر  
رکھو۔ اور جس طرح ہو سکے۔ جس دھبے  
ممکن ہو۔ جس پہلو سے ہاتھ آئے۔  
جس ترکیب سے لے۔ غرض ابھی علیہ البقیہ  
کا خیال حصول ہر وقت دامگیر خاطر رہے  
اے زر تو خدا نہ وہی کن بخدا

ستار عیوب و قاضی الحاجاتی  
دنیا میں کیا دین میں کیا ہر جگہ سی کا جلوہ ہے  
خیر اس سے متعلق مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت  
یوں نہیں کہ تم خود ہی بہت کچھ اسے محسوس  
کر چلے ہو۔  
رہے مذہبی خیالات اور عقیدہ اس میں ہمیشہ  
خیال رکھو کہ جدت کا پہلو کبھی ہاتھ سے بجائے  
آیت ہو حدیث ہو قول ہو مسئلہ ہو غرض  
کچھ ہوا سکے معنی اسکا مطلب انوکھے انداز  
نئے طریقے اور نرا لے ڈھنگ سے بیان  
کرو۔ تاویل ہو تو وہ نئی اور ترکیب ہو تو  
وہ اچھوتی۔

کل جدید لذیذ

انسان کا رجحان جدید سے اور مایہ منع کے  
جانب زیادہ ہوا کرتا ہے۔

”الانسان حر لیس علی مایہ“

بعض لوگوں کی مخالفت اس بارے میں اکیر  
ثابت ہوتی اور مفید پڑتی ہے۔ کیا معنی  
بعض سادہ لوح دام میں پھنسنے اور بعض  
مدبرین یعنی دھمکیاں جھکتے اور بعض لوگ  
انہیں باز رکھنے کی بے سود کوششیں  
کرتے اور انہیں روکتے ہیں۔ یہی اتنا  
ہمارے حق میں از بس کیسی کی خاصیت رکھتا ہے

# میر کے کاسرہ

مسند جناب اسٹنٹ کیکل گرامیز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز انگیز ہون میڈیکل کالج کے پروفیسر ہون عموماً ڈاکٹر دن والیان ریاست اودھ لائٹ کی یونیورسٹی کے مسند یافتہ پورین ڈاکٹر ورن بھرتھو بہن عورت کی مصروف فرماں کہ یہ سرسہ امر اصل ذیل کے بلو کسیر کی منصف بصارت تاریکی چشمہ دھند جالابڑ وال خبا کھو لاسبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا تھارن عجز ڈاکٹر اور حکیم جاسے اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضوں بداب سرسہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی جو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیا کوڑی تک کو یہ سرسہ بکسان مفید ہی قیمت اسلئے کم بھی ہو کہ عام دھامیں اس سرسہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فیتوہ دو سال بھر کے لئے کافی ہو سلیخ عذر ہمیر کا سرسہ مفید اعلیٰ قسم فیتوہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ ہیں روپیہ مہری سرسہ فیتوہ ہر خرچ ڈاک بزمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ فروردین نقلی و جعلی میرے کے سرسہ کے اشتہار دن سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ الہودا لید مقام پٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کبھی آنکھیں بہت کمزور اور بیاہتھین استعمال کر کے دیکھی مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسلئے جعلی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرسہ نہایت ہی مفید پایا۔  
مقام برج لال ٹھوس را۔ سہاورد ایل ایم۔ ایس۔ اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال نریہری سرجن گورنمنٹ ہند۔

استعمال کرنے کے اکثریت ہوا جیسی تعریف سنئی تھی بسببی استعمال میں مفید اور تیر مدت یا امیری سلسلے میں ایک سرسہ مثل بلو یہ کو من بذریعہ ڈاکخانہ جات اور گورنمنٹ کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہمارے غریب کو سرسہ مستفید ہو کے ایک دوا کا فیض سے یا کوئی براہ مہربانی ایک رو میرہ کا سفید سرسہ اعلیٰ قسم دی نی۔ پوسٹ بھیجیں۔  
مقام۔ ڈاکٹر محمد ہی امیر خان میڈیکل انچارج شفا خانہ ٹونہ۔ ڈیرہ غازی خان۔

انے پر حکم ہو کر کیا مقبرہ شہادت ہو سکتی ہے  
۱۱۔ چند اور میرے بہت متعلقین نے میرے کاسرہ کو مردار میا سنگھ الہودا لید سے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آٹھویں ہیا۔ یوں کے پو کسیر حکم لکھتا ہی آٹھ کو تروتازہ رکھتا ہو اور بینائی کو طاقت بخشتا ہو۔ درحقیقت یہ سرسہ بینائی قائم رکھنے کے یو نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آنکھ کی بھی کوئی دوا اس سرسہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی  
مقام۔ آئینہ لیل جناب محمد حیات خان۔ خان بہادر وی ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمٹ جالندھر

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے سرسہ کی سندات میں جو قریب تیس ہزار کی ہن ایک کو بھی فرمائی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے پانچ سہ ۱۸۹۵ سے جمع کیا گیا ہے

۱۲۔ جناب سردار صاحب تسلیم ہو ایک سرسہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری کے کسب بہت مفید ہو میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک ہر کام کر سکتے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین ہر بلکہ نام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
مقام۔ میان خورشید محمد خان خلف نوابین محوفا بہادر رئیس اعظم جوبال۔  
۱۵۔ کرم بندہ تسلیم۔ میں ایک قابل قدر میرے سرسہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ ہشتا۔ میں لکھا ہوا اس کو بھی کئی درجہ بہتر ہوئی ہے چشمہ لگنا بالکل صبر ہو اور اب میرے چشمہ کے جوئی لکھ کر سکتا ہوں۔  
مقام۔ رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر دھلی محلہ جوڑیخان۔  
۱۶۔ میں میرے کاسرہ کو اب اسانگہ نے تیار کیا ہو

میر کو نسل گورنمنٹ ہند +  
۱۲۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب ایک کے سفید سرسہ ایک شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹر کا علاج کر کے بالواس تھا را کچھ مہربانی اکتوہ سفید سرسہ اعلیٰ قسم بندہ قیمت دھڑی نسل محمد سائیم۔ عداوت جتر جیت برتاب بہادر سہا صاحب بہادر والیہ ریاست ٹکڑی ضلع ٹوکیہور۔  
۲۔ جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب۔  
تسلیم۔  
۳۔ آج کے میرے کاسرہ کو تقریباً تیس مریضوں پر لیا۔ جبکہ موتیا بند۔ دھند جولاہور ناٹھوٹن زخم دھند جولاہور کے مریضوں میں مبتلا ہو۔ ان میں پانچ ہزار

کا معاملہ ہے۔ ورنہ شرم تو عورتوں کا لباس ہوتا  
مردوں کا۔ پس

”اے مردان بکوشید و جلد نہان پوشید“

یہ تو پھر ہی قوی امید ہے کہ تم ہارے تو نہو گے

”جو سمجھا سو ہارا“

یعنی ہارے تو وہ جو کچھ سمجھے۔ اور میان بھلا ایسے  
ایسے لوگوں کو ہی کیا سمجھتے اور ایسوں کی بات  
کو کب خاطر میں لاتے ہیں۔ مگر پھر بھی یار لوگوں  
کو تو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہ لگے یہ میٹو نیاں کرتے  
اور مضحکہ اڑانے لگے سب کچھ بزعم خود ہے۔  
اگر تم آج بھی گئے تھے تو اول نظر اظہار مناظرہ  
حسب مشاء طے کراے ہوئے۔ اور جب تک  
گفتگو کا سلسلہ جاری نہ کیا جوتا اور شر الٹ نہ  
ایسے پیش کئے ہوتے کہ جیت ہی آتا اور  
پٹ ہی آتا۔ ہم خرا و ہم ثواب۔ مگر قلعے  
پر عقل تھا۔ سے نہیں معلوم کیا آنکھوں پر  
چٹی باندھ کے کوہو کے ہل کی روش چکر میں  
آئے۔ اور یوں ایک تھوڑی سی برائے نام

شیر و شیر کو ایک ہی سمجھے ہوئے میں نہیں سمجھتے۔  
مگر جب ذرا غائر نظر سے کام لینگے اور بات کی تہ  
تک پہنچ کے بعض حق کو پائیں گے تو پھر کہیں  
کھلینگی اور حقد و اہوا کا یہ اپنی غلطی سے نشان  
ہونے اور سر دھینگے۔ خیاب ہی میں تم زیادہ  
اپنا رنگ جاسکتے ہو۔ اور کچھ دکن اور مغربی  
ساحل ہند پر ہی۔ کیونکہ جہان کہیں مذہبی  
تعلیم ناقص یا عقیدے والے ہونگے وہاں بھی  
بات زیادہ مقبول ہو سکتی اور دونوں کو گرویدہ  
کر سکتی ہے۔ بات ایسی تو جو جو فاسد عقول  
میں آسکے۔ خواہ مذہب کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ  
آجکل زیادہ دنیوی عقل کا زور ہے جو فساد سے  
خالی نہیں ہو سکتی۔ دینی فہم و فہم و فہم و فہم  
سے رخصت ہو چکی یا ہو رہی ہے۔ گو  
سابق کے زمان میں جو فلاح و جہم سے روانہ  
کیا گیا تھا میں نے تمہارے جنازہ لیجانے  
وغیرہ کی غلطی سے آگاہ کر دیا ہے۔ مگر اب  
پھر کہنے ایک ایسی لجاری فروگرداشت اور  
سہو کیا ہے جسکی پاداش دشوار ہے۔ یعنی  
میں نے چند روز ہوئے کہ اپنی قوت بازو  
سے یہ سنا ہے کہ تم لوگ میری روش کے  
خلاف مناظرہ کرنے بے بس و پیش چلے گئے۔  
اور گئے بھی تو دارالامان سے کوسوں دور۔  
رامپور میں۔ افسوس صد افسوس۔ تمہیں تو  
یاد ہو گا کہ مجھے ایک نہیں بیسیوں بار ثناء اللہ۔  
محمد الحکیم۔ محمد علی شاہ۔ جماعت علی شاہ۔ وغیرہ  
مناظرے کے لئے ہر چند دعوت دی بکلیا  
مگر ایک کے سیکے میں بھی نہ آیا۔ اور شر الٹ مناظرہ  
وغیرہ کچھ ایسے سخت لگے کہ انھوں نے ہی  
اکڑ دیا۔ اور یوں اپنا اوسیدہ ہو رہا۔ میری  
پالیسی کچھ ایسی ہی رہی تھی مگر نہیں معلوم کہ  
تم کیا پختہ کار اور شامت آسوار ہوئی کہ تم نے  
بہتر کی چال اختیار کی اور ایک کے پیچھے مجھے  
جھکا کر زمین ڈالے چلے گئے۔ اور وہاں جا کر  
مجھ کو ورنہ مساری کی صورت دیکھی۔ مگر نہیں  
سمجھتا۔

”چہ گیت کہ پیش مردان بیاید“

یہ بات مخالفین نے غالباً اڑائی ہوئی۔

”ولیکن قلم در کف دشمن اوست“

لوگ خواہ مخواہ مشتاقانہ اور زیادہ دلچسپی کے  
ساتھ ہماری جانب دوڑتے اور آگے بڑھتے  
ہیں۔ مگر اول دونوں میں ایسا اثر پیدا کر لیا کہ وہ  
فحش کا کھانا کھاتے ہوئے۔ ہاتھ گرویدہ ہو جائیں  
اپنی بات کی سرسختی کے لئے جاسے کوئی بھی  
پیرایہ جو ضرور اختیار کر لو۔ کہیں تو کیڑی سے  
سنبھلے گا۔ کہیں لالچ اور منہ دیکر کام نکالو  
کہیں دھوکے اور عیاری و چال بازی سے  
کام لے کر دیکھو۔ لیکن تمہیں بھی بھوٹ کا نام بھی نہ  
آنے دو۔ بعض لوگ تمہاری کہیں میں بہت  
ہی تردد اور چالاک ہونگے ہیں وہ میری  
نگاہ میں بھی واقع تھے اور میں تمہیں سے ایک  
لے تو فیر سے گھر پر ہاتھ صاف کرنا چاہتا ہوں۔  
بمصدق ۵

کس نیا موخت علم تیر از من

کہ مرا قبت نشانہ نگرد

تاشا تو دیکھو کہ ہم نے ہی تو بھونگنا سکھایا اور  
ہمیں ہی کو کاشے دوڑے کیا معنی کہ یہ اندھیر  
نہیں ہے کہ میان نور الدین میری اہلیہ سے  
ازدواج کرنا اور میری اندوختہ بوجھ کو ہضم کرنا  
چاہتے ہیں انکے لئے یہ شیوا احسن نہیں۔  
ان دونوں بوڑھوں کو لوگ میرے دوڑتے  
بتاتے تھے اور یہ ایک جھٹک بجا بھی نہیں۔  
مگر یہ ضرور ہے کہ اب فروتیت کے شدت  
کی وجہ سے بہت کچھ شست اور کمزور ہو چکے  
ہیں لہذا الخوجو ان کو انکی امداد بلکہ انکی قائم قادی  
کی جدوجہد کرنا از بس ضروری ہے۔ دیکھو  
تو عام و خاص کیسا ہی نگہ اور سادہ لوح ثابت  
ہوتے ہیں کہ مجھے مسیح نہیں مانتے حالانکہ اب  
پھر ڈنکے کی جوت کتا ہوں کہ میں مسیح ایکبار  
نہیں ہزار بار مسیح ہوں اور ایک روز ضرور  
ساراجہاں بلا اختلاف مان لے گا۔  
کیا عجیب بات ہو کہ فریضی حضرت عیسیٰ تو جوتے آہا  
تک ہی نمود کریں اور مسیح کہلا میں اور ہم  
چھٹے آسمان پر آج براہین اور پھر بھی مسیح نہ  
ماننے جاکیں۔ واہ ری فہید اور واہ ری  
عقل۔ ۶

برین عقل و دانش بیاید گریست

ابھی چونکہ سطحی نظر سے کام لے رہے ہیں اور

سرمدہ دہل لاکھ  
جدید پریسیکشن  
۹-۸-۲۲

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ

جیسے جدید و مختلف اقسام معوضہ و بلا نفع زندگی  
خواہ اول ۵ سال کیلئے ۱۰ سال کے بعد چند نصف  
میعادی المنافع یعنی دو چند منافع یا نصف انتقال  
پر دو چند اکتام میعاد پر آدھا۔ جیسے زندگی مستقل میعاد  
جیسے مستورات جیسے ربیبہ جیسے شادی۔ جیسے تعلیمی۔ خیرات  
کاموں میں امداد کے لئے جیسے من خاص۔ رعایت  
کے واسطے صفحہ ۲۲ پر اسپیکشن ملاحظہ ہو۔

پراسپیکشن ملنے کا پتہ

لالہ لاجپت رائے ساہنی قائم مقام منجر بھارت انشورنس

کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ یا سکریٹریان شاخا کلکتہ جمہور

احمد آباد۔ راولپنڈی۔ الہ آباد۔ بنگلور۔

سکریٹری بھارت انشورنس کمپنی شاخ لکھنؤ

خفت اپنے مرقوں - مگر ضرب بھی کیا دن گیا  
یا رات فوراً بہت سی تحریریں اس مضمون کی  
کہ چونکہ نواب صاحب طرفدار اہل خلاف ہو گئے  
اس واسطے ہم لوگوں نے وہاں سے جلا آنا ہی  
مناسب خیال کیا وغیرہ وقیرہ شائع کر دو اور  
پمفلٹ کی صورت میں جہاں بھر میں بھیلا دو۔  
تاکہ عام لوگ ان خیالات کو دلوں سے محو کرالیں  
نیز غلط بحث وغیرہ کے معقول عذرات بہت  
ہی صاف صاف اور برا تا مل بے جبک بیان  
کر دو کہ لوگ پھر تمہاری ہی جانب بے تابانہ  
اوبد کے دوشین اور رجوع کریں تمہیں مظلوم

خیال کریں - اس سے میرا منشاء یہ ہے کہ اپنے  
مشن اور پالیسی کے ذریعہ رولس کو کام میں  
لاؤ جنگی بار ہا میں تحقیق تعلیم دی جا۔ اور خود عامل  
ہوے نہیں عین مشاہدہ کر اچکا ہوں - اور  
جنگی حیرت انگیز کامیابی تم نے خود میرے عین قاتل  
دنیا کے دلی میں ملاحظہ کر لی اور بخوبی دیکھ لی ہے  
مجھے ذیلی پورٹ اپنے دوست اور قوت بازو  
کے چیلون اور مریدوں سے ملتی رہتی ہے۔  
میں بھی تم لوگوں کی امداد عالم بالا سے پرجیہ  
تحریرات کرتا اور تمہاری نغمہ مشون اور  
فرد گزشتوں سے وقتاً فوقتاً متنبہ آگاہ کرتا

رہو گا۔

گھبراؤ نہیں اور اطمینان سے کوشاں رہو۔  
وقت کے منتظر اور تجاوت میں لگے رہو۔ قابو  
چلا اور جیسے اپنا کام بنایا پہلو پایا اور  
جھپٹ بٹ چٹ کیا - پہلے فرانس میں جو کچھ لکھا  
ہے اسپر اور اسپر ہمیشہ کار بند رہو۔

(دستخط)

غلام احمد قادیانی مسیح موعود

بقلم خود

از فلک اشتم



ہندوستانیوں کے

حقوق



ڈیر پینچ -

۸۔ رحون گزشتہ کو سر پمفلٹ فار صاحب ریٹائرڈ  
نقشب گورنر صوبہ جدید بنگا لہ نے بمقام لندن  
ایک جلسہ عام میں جو بددلت لارڈ کرزن صاحب  
منفقہ ہوا تھا جو لکھ دیا اسکی نسبت ہم سر پمفلٹ نظر  
کا شکریہ ادا کرتے ہیں - اونکا یہ ارشاد  
”کہ یہ خیال ہندوستان جمہوری حکومت چاہتا ہے  
صحیح نہیں - وہ محض ہندوستانیوں کے لیے  
اعتبار و عزت کے عہدوں کا حصول چاہتا ہے۔  
سر فلر نے مسٹر سہنا کے تقریر کو پسند کیا۔ گورنمنٹ  
سے سفارش کی کہ ہندوستان میں اعلیٰ  
سرکاری عہدوں کا یورپین ہی کے لیے  
مخصوص رکھنے کا طریقہ برقرار دے۔  
اوپھون نے ہندوستانی افسروں کی  
وفاداری اور خوشنویسی لیا تمہیں تعریف فرمائی کہ

## اطلاع

- ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہو کہ قبرستان مندرجہ ذیل حسب محکمہ میونسپل بورڈ لکھنؤ مزید تمدن کیلئے  
بند ہو چکے ہیں
- ۱۔ قبرستان اہل ہندو واقع چار باغ -
  - ۲۔ قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
  - ۳۔ اہل اسلام واقع پرہانہ -
  - ۴۔ نو نگر علی واقع انجمنی محلہ -
  - ۵۔ تکیہ حاجی نفرت -
  - ۶۔ تکیہ گھسوا میں و پھول شاہ واقع فاضل نگر -
  - ۷۔ موٹیا -
  - ۸۔ امام بارہ آغا باقر -
  - ۹۔ قبرستان محمد ہادی واقع گڑھیا چودہری -
  - ۱۰۔ قدم قبرستان اہل اسلام متصل پیر منیل -
  - ۱۱۔ قبرستان متصل بل صنیان مہری واقع سعادت گنج -
  - ۱۲۔ قبرستان کشور گنج واقع باغ قندھار -
  - ۱۳۔ قبرستان لکھنؤ سعاد گنج -
  - ۱۴۔ قبرستان لکھنؤ سعاد گنج -
  - ۱۵۔ قبرستان لکھنؤ سعاد گنج -

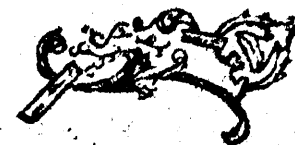
مزید بران اس امر کی بھی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جاتی ہو کہ اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبر کی  
اجازت لینا ہو تو درخواست کم سے کم ضرورت سے ایک ماہ قبل دینا چاہیے تاکہ حکم منظوری یا نا منظوری  
دیئے جانے کے قبل ضروری تحقیقات کافی موقع مل سکے۔

حسب محکمہ

ڈبلو۔ ای۔ باننگ صاحب

سکرٹری میونسپل بورڈ لکھنؤ

۱۲ جولائی - ۱۹۰۹ء







اسے دیکھہ طفلی میں کہتی ہے دایہ یہ بچہ طرہ دار پیدا ہوا ہے





یہاں تک کہما کہ ماتحت ہندوستانی انیسویں صدی کی امید ہی نہیں ہوتی اپنے اعلیٰ یورپین افسروں سے بہتر کار گزار ہوتے ہیں۔ انھوں نے ہندوستانیوں کی اس باطنی خواہش سے مدد دی کہ انھیں یورپین کے کم درجے کا سہولت دیا جائے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہندوستانی وہ خود دہریہ جو حاصل کرنا چاہتے جو عرصہ دراز تک محکوم رہنے کی باعث انہیں ہمالیہ کی پوٹلی ہو جائے۔ ہم جہاں تک غور کرتے ہیں یہ تقریر بالکل ہندوستانیوں کے خیالات کا عکس ہے۔ بیشک فوسیدہ مہاجد ہرگز جمہوری حکومت نہیں چاہتے۔ بلکہ وہ اپنی حقوق کے خواستگار اور طالب ہیں۔ خود انگریزی تعلیمات اور یورپین کے مجازی حالات نے ہندوستانیوں کی آنکھیں کھولی ہیں اور سوچتے ہیں کہ جو اعلیٰ عہدے گورنمنٹ نے یورپین اصحاب ہی کو واسطے مخصوص کر رکھے ہیں پس گورنمنٹ کو اندر سے انھیں ضرور تغیر کرنا چاہیے۔ صرف مسٹر مینہا کا اقتدار یا ایسے اور بعض برائے نام بھارت اس زمانہ کے لوگوں کے خیالات کی بنا پر تشفی بخش نہیں

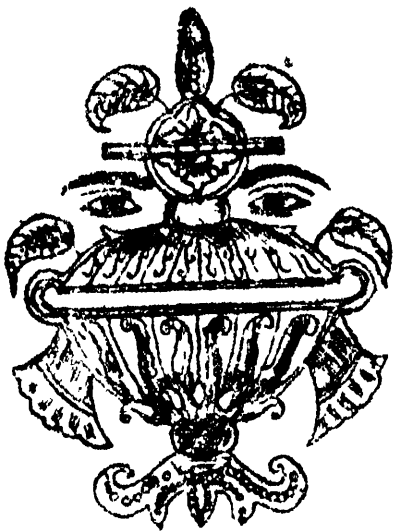
ہیں۔ بلکہ ہندوستان اس قسم کے انتظام کو تسلی اطفال اور دفع الوقتی خیال کرتے ہیں۔ وہ خود جانتے ہیں کہ یہاں مسٹر سنہا ایسے بہت سے ہندو مسلمان موجود ہیں جسے چشم پوشی کیجا رہی ہے علاوہ بران یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر ہندوستانیوں کے مطلوبہ بہتر عہدے ان کو دیئے جائیں تو اوسین گورنمنٹ کا یہ فائدہ بھی ہے جو پیشہ قرار مشاہرات یورپینوں کو دیئے جاتے ہیں۔ ہندوستانی اوس سے کم مشاہرات پر اور اوسے بہتر کام کر سکتے ہیں۔ دوسرا ایک یہ بھی فائدہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے خزانہ گورنمنٹ میں جو تحقیق ہوئی پس اوسکو انکم ٹیکس کے معاوضہ میں لگا یا جاوے ہندوستان کو اس کے در عظم سے سبکدوش کر دینا بہت بار احسان کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے کسی کوئی وقت یہ خیال کہ ہندوستانیوں میں ایمانی بی لیا نہیں۔ یہ غلط خیال ہے۔ ہمارے اندر یہ ہے کہ امپریل گورنمنٹ جلد از جلد انگریز مخصوص فیصلہ فرمائیگی۔

لارڈ کرزن صاحب نے بحیثیت صدر نشین کے

جو تقریر فرمائی۔ اور معزز اور خاص عہدے ہندوستانیوں کو ملنے کی نسبت جو کہما کہ اس بار میں ہندوستانیوں کے حقوق اور ان کی خواہشات کا مجھ سے بڑھ کے کوئی سچا جامی نہیں۔ جہاں موازنہ قابلیت پر ہو وہاں ضرور ہندوستانیوں کو ترجیح ہونی چاہیے۔ مگر جب اس کے ساتھ قاتلانہ حملہ آوروں اور ہم بازوں کی جماعت کا خیال کرتا ہوں تو اسکو بڑے زور ہاتھوں سے پھیلنے کی بھی ضرورت پاتا ہوں۔ ہم لارڈ صاحب کے آخرین دو فقرات سے پورے طور سے اتفاق کرتے ہیں بلکہ یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ بحیثیت ایک وفادار رعایا کے ہم بھی گورنمنٹ کے ساتھ اشرار اور فاسقین کے سروں کو پھیلنے کے واسطے طیار اور مستعد ہیں۔ لیکن فقہ اول کے متعلق لارڈ صاحب فقرت کو ساتھ عرض کرتے ہیں کہ حضور نے اپنے زمانہ گورنری ہندوستان میں کہا تھا کہ اپنی بنیاد کی بنا پر رعایا سے ہند کی سچی حمایت کی۔ یا یہ کہ فی زمانہ انگلستان میں جبکہ ہندوستانیوں کے حقوق کے واسطے مذکورات اور مباحثات ہوتے ہیں۔ تو حضور مدوح چونکہ اعلیٰ درجہ کے اسپیکر ہیں اپنی تقاریر میں کیوں زور نہیں دیتے ہیں۔ اور کیوں سر مضیلہ فقر کی طرح سے صاف الفاظ میں ہندوستانیوں کی نسبت سخن ران اور زمرہ منہ سنچ نہیں ہوتے ہیں۔ فقط

ماق - م - د

ج - م - د



ایک حنفی المذہب و شریف النسب جنسین گراؤیت عمر ۳۵ سال ساکن کلکتہ۔ گزٹڈ افسر۔ تنخواہ پانچ سو روپے ماہوار۔ صاحب جائداد و مبیعہ دسل ہزار کو اپنی پہلی زوجہ کے بطن سے کوئی فرزند نہیں نہ ہوئے اور زوجہ موصوفہ پیاریوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے دوسری شادی کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔ خاصۃً لکھنؤ و عامۃً صوبجات متحدہ کے کسی مشہور و معروف شریف و غریب خاندان کی یادگار کی جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم یافتہ و سلیقہ شعار۔ پابند شریعت و پرہیزگار۔ غریب المزاج و دور و مند۔ دستکار و ہنرمند۔ قوی بصیرت و وضعدار۔ غربت میں خوشحال اور دولت حسن و جمال سے والا مال ہو۔ تالاش ہو۔ عمر ۵۵ سے کم اور ۶۰ سے زیادہ ہو۔ انتظام خانہ داری و صفائی مکان کی دلدادہ ہو۔ امید کہ کوئی لاد خیال رئیس یا عہدہ دار ضرورت زمانہ و قوم کا لیا کر کے اس شہتاری نسبت کو معیوب نہ سمجھ کر متوجہ ہو کر اور منبر اخبار ہمارے ذریعہ خط و کتابت کریں گے۔

الملتی - ا - ع - ظ

# کاراگر کرتی ہی ہر بوندن پیرین کیا عجب ہوں ہر داغ جگر پیرا

جیون طرافت - درخوش آب لطافت مشرب -  
تسلیم - مع انعطاف -  
یقین کرتا ہوں کہ بابر - اب منظور کا سیم زندہ -  
پرمردہ گلستان خاطر با محل نزول باران رحمت  
لاہر مطرا شاداب ہو کے خندان شگفتہ - تازگی بخش  
بہار افزا ہوا ہوگا - بظاہر اسباب کوئی دلیل  
قاطع و وجہ موجب اسکے بر طواف باد کر کرنے کی  
معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ بارش ہوا تالستانی  
کی ازلی حرارت معدوم کرنے کے لیے و نیز  
بلحاظ ضروریات کشتکاری و تخم پاشی وغیرہ کافی  
مقدار سے کچھ زیادہ ہو چکی - اگرچہ انخواستہ  
چمن طبع عالی تنور میرا نہ ہوا ہو تو مزید نزول  
باران رحمت کے امیدوار رہیے - انشاء اللہ  
تعالیٰ آپکا مزرعہ آرزو مراد نقاط سے جلد سرسبز  
ہو کے باعث طراوت و ترویج - رائج روح  
ہوگا - سامان سب موجود ہی ہیں - برسنے  
دیر سے - یعنی سرلیح الرقبات مختلف اٹلون  
باد لون کے دل بادل ہوا کے سہارے  
منصفہ فلک پر چار سوروان دوان ٹھکھیلیاں  
کرتے اپنے کام پر مستعد و مہربانہ نظر آ رہی  
ہیں - حضرت مہر مزیہ بی بی احوال بہت کم جلباب  
سحاب سے رونما و مفعی ابر سے برآمد ہوتے  
ہیں - ہمیں آثار معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش سرسبز  
ابھی ضرور ہوگا -  
کاشتکاران - موجودہ حسب دخواہ بارانی منظر  
کو نگاہ اطمینان مشاہدہ کرتے ہوئے  
مسرور و فرحان خیالی سید اور فضل خریف  
کے ذخیرے کی امید مومنین مہرور  
قلبرانی و تخمیری ہیں - زمین بارش کے  
مستقبل کی نسبت ابھی کوئی - قتل رے

قائم کرنا قبل از وقت محض شیخ جلی کا مقصد ہے -  
خیر یہ تو جملہ معتز مند تھا - علم غیب بجز بے عیب  
ذات پر یا کوئی زمین جان سکتا - حقیقت حال  
یہ ہے کہ یہ بے لطف برسات کا موسم جسمیں کہ  
کشت دلیں جو ناگون انگون اور بلا قلمون  
الوانع اور ذوق کی افزائش ویر ویدگی ماند  
سبزہ نو دمیدہ رو بہ بالیدگی ہوتی ہے -  
بہتوں کے لئے موجب طرب و نشاط - کثرت  
کے واسطے سبب الم و کامیدی ہوتا ہے  
یہ امر مسلمہ و مجرب ہے کہ اگر دنیا میں کوئی شے  
ایک گروہ یا فرد واحد کے انبساط کا باعث  
ہو تو وہی چیز دوسری کے لئے ریخ و آزار  
وہی کے سبب بمقتضا کے وقت فراہم  
و مہیا کرتی ہے - چنانچہ آجکل جبکہ قدرتی  
سردی و گرمی کا عنصر مساوی کر دیا اور موسم  
اپنے خلقی خوش منظر اوٹھتے ہوئے جو بہ  
بلکہ عین عفتوان شباب و رعنائی پر ہے  
تو جو لوگ شاد پرست معاونت و بازی بخت  
سے عالم سرخوشی میں اپنے محبوب و مطلوب  
ہمکنار رہ - کے لطف وصال ادھار ہے  
اور بھو اور مصرعہ - ۶

شب صحبت غنیمت دان داد خوشدلی بہتان  
وادعیش دے رہے ہیں - اونکی بخت  
و مسرت - لذت مواصلت و حال دل کا کیا پوچھا  
دن عید - رات شب برات بلکہ  
مسرت ہوں زیادہ عید سے ہی  
اگر پہلو میں وہ رشک تھر ہو  
شعر نذا کے مضمون کو ملحوظ رکھتے اور دوسرے  
یور اور اعلیٰ کرتے ہوئے جو لطف حیات  
بخیاں خویش او کو حاصل ہے وہ شاید  
سلاطین ہفت کشور کو بھی میسر نہ ہو -  
بخلاف ازمین جوان نصیب حضرات جو ان  
معشوق طر حدار و نگار تغافل شعار سے کیونکہ  
سے دور ہیں اونکی غم و اضطراب کی ناگفتہ بہ  
کیفیت کا کچھ وہی لوگ بخوابی اندازہ لگا سکتے  
ہیں کہ کبھی کسی شوخ و طعناز موش کی رفتار  
کا صدر مہر ہو اٹھا - جگہ ہوں -  
متوالی سیاہ گھٹاؤں کو دیکھ کے اونکے ناتوان  
و فرقت زدہ دلوں پر غم کا گھٹاؤں چھاتا

ہے - جسم زار پر ہر بوند شرر نقش کا کام کرتی  
ہے - نہ اونہیں بادہ احمد و دل تاب کی خواہش  
اور نہ تبدیلی و اقلہ کے لئے گرک کی تلاش  
جوش جنون کا دھور - طبیعت گلکشت چمن  
نقور بصدائق سے  
بے گھزار جا کے گلستان میں کیا کیا  
ہاں یہ کیا کہ داغ کہن کو نیا کیا  
وہ لوگ سکون و طمانیت قلب کے لئے  
آب سرشک سے آتش ملتب و اق کو منطفی  
کر کے دیدہ اشکیار کی جھڑی و آبیاری  
سے تناسلے دل کے مرجھا سے ہوئے  
پودے کو از سر نو نشو و نما دیتے اور حسب حال  
یہ شعر پڑھتے ہیں -  
ساون کے باد لون کی طرح سر بھرے  
یہ مین وہ مین جسے کہ جنگل سر ہوئے  
ندان ہے آشنام اڑی ہوئی گھٹاؤں -  
اہلما ملتے ہوئے سبزہ زار پر بہار کے  
دککش سہاں کو دیکھ کے بادل بلند ہانکے لگا  
ہیں کہ -  
مے پے گلزار جو ساقی ہو گھٹا چھائی ہو  
کھدو تو بہ شکون سے کہ بہار آئی ہو  
غرضکہ ہر نفس اپنے اپنے طور پر آجکل وصل  
و فصل - ہوا سرد و فصل برسات کو مرنے  
اڑتا ہے -  
لیکن خدا کے فضل اور آپ کے فیضان صحبت  
افز سے خاکسار نہ تو کبھی اصنام بری بیکر  
کے حسن گلو سوز پر چنداں بخیال ہے  
نہ شاید ہوس با ختن با سگے  
کہ ہر بامداد شش شود بلبلے  
مفتون ہوا اور نہ کسی مرغ و مو شاہ حسن کے  
طرہ تابدار و گیسو خدایں دل اسیر کہ جو  
زندگی و بال ہو جانی اور شدت جنون و خود زنجی  
سے صبر اور دی و باد یہ خیالی کی نوبت آئی -  
امید کہ آئندہ بھی میں اپنی اسی روش و دفع  
قدیم کا پابند رہوں - کس لئے کہ -  
دل ہی نہیں ہی پاس محبت کر نیکی کیا

# مردن موقوف مقبرہ سنازند

ہم ایک زندہ دل لوکل ٹیٹا فرامضمون ذیل اوس شہنشاہ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں جو عالمین اودہ پیچ اور دیگر لوکل اخبار وین منجانب میونسپل بورڈ شائع ہوا ہے۔

ڈیرسٹریج انجمنی - گڈناٹ -

حکم حضور جناب میونسپل بورڈ بہادر سے بذریعہ اخبار اودہ پیچ - مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۹ء سنہ ۱۳۲۸ھ اطلاع پائی - مناسب ہو کہ مرنے والوں پر ٹیکس بحساب الاحساب فی کس مقرر کر دیا جائے اور حکم دیا جائے کہ بعد وفات یہ ٹیکس مرحوم سے فوراً وصول کر لیا جائے - بصورت عدم ادا اسکی کفن سے کسٹ لیا جائے - جو آمدنی اس ٹیکس سے ہو اوس سے چند ایسے بخومی ملازم رکھے جاویں جنہوں نے دارالفانی لیونگ سٹیفٹ کا امتحان فرسٹ ڈیویژن میں بموجب نئے گیری کلم پاس کیا ہو - اور انکے سناذیر حضرت عزرائیل و ملک الموت رجسٹرار ان یونیورسٹی خداج کے دستخط ضرور ہونے چاہیے - بلکہ اگر ہو سکے تو ان ہی معلومات کے ہم وردہ ان جگہوں پر مقرر ہوا کریں تاکہ وہ اگر غلطی سے کسی شخص کے مرنے کی تاریخ پیش از وقت یا بعد از وقت مقرر کر دیں تو بھی زیادہ ہرج و مرج واقع نہ ہو - اور حضرت عزرائیل کے فرشتے ان بخومیوں کی خیر خواہی کے خیال سے حسب حکم فوراً جان قبض کرنے کو موجود رہیں بلکہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ ان فرشتوں کو بھی ان جگہوں پر مامور کر دیا جائے تاکہ ادھر تا رہے مقررہ آئی ادھر جان قبض کریں - اگر انتظام ہذا فوراً نہ کیا گیا تو سخت دقت واقع ہوگی -

فرصت کیجئے کہ کسی شخص نے اپنے مرنے کی تاریخ سے ایماہ قبل حسب منشاء میونسپل بورڈ افسران کو مطلع کر دیا - اور اتفاقاً یا سہواً جان شیریں چار روز قبل ہی رخصت کر دی گئی اور عزیزان لاش کے قبرستان پہونچے مگر وہ جگہ منتظم صاحب نے دور ہی سے رجسٹر ملاحظہ فرما کر

جنہوں نے حاملین انتقال زما



مارکولس آف رین انجمنی

ابوالفضل سلف گورنٹ مجسٹریٹ - مارکولس آف رین انجمنی - ایک زمانے کے ہر عزیز و اسیرو گورنر جنرل ہندوستان

مزا سے رہی ہیں - ان خون آشام مودیوں کی ایذا رسانی سے لا سخت تنگ آئے اسلئے و ہر صد ہون کہ اگر جناب کو کوئی مجرب نسخہ اندفاع پیشگان و سیاسان معلوم ہو براہ کرم مطلع فرمائیے - تاکہ ایک بدوت اس شلب و روز کی اذیت سے نجات پائے کے دعا سے از دیاد چشمت بین مصروف رہوں تعلقاً قدیان سے امید و انت ہی کہ جناب میری پرورد اندک و مختصر معروض کو وسیع و مبسوط خیال فرما کر بلحاظ تکلیف دعا کو اس بارہ میں توجہ خاص فرمایا میں گے - زیادہ ادب و نیاز

المہ شیر سنگھ - گوری

کہیں اس مصروف سے یہ معنی نہ لیجئے گا کہ نیاز مند اپنا دل کسی دلدار کو روٹائی میں مذکر کر بیٹھا مصروف بالاسے صرف یہ مراد ہے کہ میرا دل جو ہرگز نہ ہونے کے ہے کبھی عشق کی پییدار و دشوار گزار بھول بھلیوں میں ایسا نہیں پھنسا اور نہ کسی ترک زرین کمر کے ناوک نگاہ کا نشانہ ہوا کہ چونکہ محال ہوتا یا میرے لئے سبب آزار و آشفتنکی - یہی وجہ ہے کہ ہندو سے کو برسانی لطف بوجہ احسن حاصل ہے مگر اسکے ساتھ ہی ایک تکلیفی پہلو بھی موجود ہے وہ یہ کہ دیگر حشرات الارض کے سوا اعلیٰ شخص کو نہ مانا اور پھر میرے عیش میں خلل و زنجیر نہ کرے کہ وہ نہیں یا یہ سمجھئے کہ نوش میں نہیں کا

[illegible]





ہمارے سالانہ صفائی کی فروخت  
نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جا رہی ہیں  
نادار موقع! ناگمانی نفع!

موقع نہ چو کیئے پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلوں کی گھڑی، نہایت سستی بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار چالی بھروسہ  
سے ۳۹ گھنٹے چلتی ہے کیسوں میں نہیں  
ہی۔ سلی سوئیاں اور بند ہے نہایت  
واضح ہیں۔ کل پرزوں کی مضبوط  
سٹوکیٹوں کی زینت ہے کیس طرح استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال -  
قیمت ساڑھے چار روپیہ لیبر



درمیانی سکندڑ والی کروٹو گراف گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہوائی مثل کیس جلد  
چابی۔ شاپ الیکشن کل جلد ہے۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکندڑ  
طلباء سوار افسروں کیلئے بہت ہی  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال صلی  
قیمت ساڑھے تین روپیہ رانی یا پیر وپہ واندہ ہر



ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالاد کو گھڑیاں خریدینگے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کرینگے۔

- (۱) ایک کمائی -
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا بکس -
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ مین -
- (۵) ایضاً ہیرے یا اعلیٰ جڑی انگلی -
- (۶) ایضاً خمدار چین -
- (۷) ایضاً ایک لائٹ -

- (۸) ایک شیشی عطر -
- (۹) آلی کا بنا ہوا ایک روٹل -
- (۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس -
- (۱۱) ایک قینچی -
- (۱۲) ایک جاکو -
- (۱۳) ایک سنکھی -
- (۱۴) ایک شیشہ -

(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف - گنگا  
ہر ایک گھڑی کا پیکٹ اور پوسٹیج دینا جدا  
پچھتاہٹ سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

غظیم تیار! ناگمانی نفع

ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



نہ دینا چاہیئے  
ایک سٹرنگ چاندی کا گارڈ  
چین مفت - شرف اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل -

نقش و نگار سے مزین - نہایت ہی دلکش کیس  
کیلکس - اورین فیس - دلربا اور بھیک وقت  
بتانے والی گھڑیاں - نذر میں پیش کرینگے قابل  
گارنٹی پانچ سال مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ - سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ - چاندی کے کیس والی کی قیمت  
لوہ روپیہ - چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت تیس روپیہ - نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ -  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں - ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیکٹ اور پوسٹیج - دینا آئے  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱۵  
ہری بال کی گلی - ڈاکخانہ شملہ - کلکتہ



محکمہ مقننہ محمد سجاد حسین اڈیشا اودہ پنج

ظرافت لطیف میں شرابور - فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ ڈھنگ کا بانکا ناول - جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضمت کلمات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں - اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اور میں نہوگا - ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خانغالی - مرزا اسودا -  
البو اسخی - عبید اکالی اور انگریزی میں مارک لین  
ڈگلز جیرالڈ تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے - بالکل زعفران زار -  
یا مقدمہ دیوار - قیمت فی جلد



دفتر اودہ پنج لکھنؤ سکتا ہے



مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاونہیں محمد سجاد حسین چھپوا کے شائع کیا





اجرت اشتہار				
تعداد طبع	چھاپہ	کالم	کالم	تعداد
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰

نقص فریاد				
تعداد	چھاپہ	کالم	کالم	تعداد
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰

# ضروری اشتہار

جو محکمہ بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران خوب بیچم کو ۴۴ روپے روٹے بکنس کی قیمت میں (جو حاملین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیسے بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیسے اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیسے چھپا ہوا ہے۔

۴۴ روپے روٹے بکس قریب قریب ایکسان قدر کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۴ روٹے کو ۸ روٹے اور ۸ روٹے کو ۱۱ روٹے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے لینے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ بمحلا وہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھارٹن اینڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

# موسمی ترانے

ہی ہو رخ شمس پکیا کا کل ابر  
 سیرا گل مہتاب پہ ہو سنبل  
 ہاں ساقی تعلقاں پرانے  
 گلزار فلک پہ پروں شاہانہ  
 لیا زور چکا ماہر غنڈہ بایا  
 کو کو کی صد ارنیا ہر اسامہ  
 اونہ صافی رخ سبز آسمان

ہر عدد کے پر سے مین مگر قلقل ابر

بادوں تو یہ برف سے بہن بہا ہین  
 پو کی ہواؤں نے جو پھیلا ہین  
 ناز فلک نے یا جو رولی دھنکی  
 بادل کے لباس میں اڑ چھائی ہین  
 اند ہی ہو گئے سیرا گل  
 کیوں مارا اٹھا ہر پرانے  
 یہ اب نہ بلکہ سلسل

ہین ابر کہ پیل یہ کھڑے دھلتے ہین  
 یا ہین یہ مگر مجھ کہ پڑے دھلتے ہین  
 یا پیر فلک کو ہو گیا سلسل البول  
 یا طفل فلک کے پوترے دھلتے ہین

آتے ہی بہار کے کھلے دلوں کنول  
 ساقی سجا بنے سنبھالی بوتل  
 بادل ہو گھرا کہ تاجدار گل کا  
 تانا ہے سپرے کوئی بادل  
 "لا ابالی"



## مراٹھا دلکش

خربزہ یا خربزہ

کہئے اسے چستان پھیلی مگری  
 ب فصل زمین کہ ہو گدھا اور بگری  
 گھرا وہ سفیدہ چپلا جو ہو  
 ہین سب کے ہی بھائی بند کہیہ اگر ہی

لہ دہوے جاتے۔

## مہینوں کی عزت

ول بن کی دیکھو کیا  
 کریم بریم و بریم و بریم  
 اس کے لیے ہاں  
 دینا میں تو تین رو  
 اگرچہ غور سے دو رو میں  
 خوش بشاش پہ کلا ہو گیا و تاجا حوت کی  
 ہاتھ سے نہ نہ چھو ادا  
 سب دوا فروش بیچتے ہین  
 اسکاٹ و بون (نتیجہ)  
 دوا سازان



لندن انگلینڈ

انہ

شیرین دہنوں گبن مان کیے سب

یا شہد کی کپیاں بندہ بن جنس لب

میوون میں دلسی اک مشابہ یہی

دل سے بڑھتا ہی اسہ ہی دست طلب

ایضاً

شونہ پہ جو آئے دانت کھٹے کرے

منہ منہ سے برا شہد خالص بھرے

اک شیرین لب کی ہر زبان اٹھلی میں

خواہش لینے کی ہو نچھا ور زور

ایضاً

انہ ہے کہ کئی مین ہی شیر اصغر

پستان ہی یا عجیب دخت نیچر

لینے ہی ہاتھ مین لگا دیتی ہیں منہ

پیتے ہیں سمجھ کے اسکو شیر مادر

ایضاً

وہ شہر خہ سفید جو مرے ہاتھ آیا

ہونا سخت اوسکا دل کو از حد بھایا

ہا حقون سے دبا دلو کے جب نرم کیا

اوسمین سے نکلتا شیر اصغر پایا

ایضاً

کہتے ہیں کہ کشمیر کا تحفہ ہی گلاس

کب ہوگی بھلا انہ کی ایسی بوباس

ہے جنت ارضی کا وہ کیا کم ہی فوق

یہ خلد برین سے آیا ہی بند گلاس

## اطلاع

۵-۸-۹۰

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہو کہ قبرستان مندرجہ ذیل حسب محکمہ نیسیل بورڈ لکھنؤ مزید تفتیش کیلئے

بند ہو چکے ہیں

- ۱- قبرستان اہل ہنود واقع چارباغ -
- ۲- قبرستان اہل اسلام واقع عیش باغ -
- ۳- اہل اسلام واقع برہانہ -
- ۴- توٹگر علی - واقع اٹکی محلہ -
- ۵- تکیہ حاجی نصرت -
- ۶- قبرستان محمد ہادی واقع گڑھی چودہری -
- ۷- قدیم قبرستان اہل اسلام متصل پیر جیل -
- ۸- تکیہ گھوسا میں پھول شاہ واقع فائل -
- ۹- امام بازہ آغا باقر -
- ۱۰- قبرستان لاوارثان واقع عیش باغ -
- ۱۱- قبرستان کشو - گنج واقع قندہار باغ -
- ۱۲- قبرستان لکھوی منڈی سعادت گنج -
- ۱۳- قبرستان متصل پل دھنیاں مہری واقع سعادت گنج -
- ۱۴- قبرستان لکھوی منڈی سعادت گنج -
- ۱۵- قبرستان لکھوی منڈی سعادت گنج -

مزید بران اس امر کی بھی اطلاع ہر خاص و عام کو دی جاتی ہو کہ اگر کسی شخص کو کسی مقام پر قبر کی اجازت لینا ہو تو درخواست کم سے کم ضرورت سے ایک ماہ قبل دینا چاہیے تاکہ حکم منظور ہو یا نامنظوری دئیے جانے کے قبل ضروری تحقیقات کا کافی موقع مل سکے۔

حسب محکمہ  
ڈپٹی - ای - ہائنگ صاحب  
سکرٹری منیو نیسیل بورڈ لکھنؤ

۱۴ جولائی ۱۹۰۹ء

پارسل مذکر یا نمونہ

دایہ نے کہا ڈلیوری ہو نیکی ہو

اک طفل حسین وہ سی منہ ہو نیکی ہو



بے کاسر

مستند کیکل لکڑیا میز صاحب بہادر گونٹ پنجاب

حضرت انگیزہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فیضانِ نبویؐ اور انوارِ اہلبیتؑ کی پورنوشی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹر ورن بعد تجربہ ہیں جس کی مصدق فرمایا کہ سرسہ دراصل ذیل کے لیمبا سیریز سے منفعہ بھارت تاریکی حشر و صند جالائے وال غیا کھو لاسبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خلدش مرز و کمرہ و حکم بجا سے اور اور یہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرسہ کا استعمال کرتے ہیں حیدر و ز کے استعمال سے بیٹائی بہت بڑھ جاتی ہو اور صینک کی بھی حاجت دین رہتی ہے۔ سے لیا کورٹیک کویہ سرسہ بھسان مفید ہی قیمت اسلئے لم بھی ہو کہ عام و خاص ہیں سرسہ سو فائدہ و نفع اسکی قیمت فیتولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہو مبالغہ عند نمیر کچا سرسہ سفید اعلیٰ قسم فیتولہ تین رو پیہ خاص نمیر و فی مائشہ ہیں رو پیہ مصری سرسہ فیتولہ مہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل و جعلی نمیر سے کے سرسہ کے اشتہار دن سے بچنا چاہیے۔

برونیس، بیا سنگ، لودالیہ مقام، مثالہ ضلع گورداسپور، پنجاب

انے بڑھکر اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے۔

۱۱) مجھے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کیا سر ہو کر  
 مردار مینا ٹکے، اچھو الیہ نے تیار کیا ہی ہوتا گیا  
 نہایت ہی عید لایا اٹھو کی بیا یوں کے ایو مسیٹر  
 حکم لکھتا ہو اٹھو کہ تڑا رہا ہو اور بیا ہو  
 طاقت بخشنا ہو اور حقیقت یہ میرے بیاں دیم کہنو  
 کے لیں نہایت ہی عید اور زود آئے ہو، آج تک  
 کبھی کوئی آدو اس سر سے ہو جتر خانہ غنم نہیں بیٹی  
 سلام - آئیں نواب محمد حیات خان، حال ملہ لڑکا  
 الیں سابق، آئیں سب سنیں بج سبست بالاندر

ممبر کونسل کو روزِ جنس ہند  
۱۲ بار و غیرہ سنگھ صاحب با آج کے سفید سر پہنایا گیا۔  
تھیں جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا بہت دایو ہوا  
یہ شخص چند ڈاکٹر کا علاج کر کے یابوس تھا برا بھلا  
مہربانی ایک تود سفید سر اعلیٰ قسم بندہ تھیں۔ صاحبِ رسل  
نام۔ معاذ اللہ بڑے جیت۔ برتاب بہادر سہا صاحب  
بہادر و ایچر راستہ تھیں ہی ضلع ٹوکیو۔

۱۲ جناب پادشاه میر سردار میا سنگھ صاحب  
تسلیم کیے میر کو سفید سر کو تقریباً جس میں  
ایا۔ تاکہ موتیا بند۔ درھند۔ پھولا۔ خروشا۔ گھوٹوں۔ زخم  
و خباہت کے طریقے میں مبتلا ہو۔ ان کے لیے پانچ

استعمال کر شے اکثریت جو اجسی معرفت کی قیادت ہی  
استعمالین مفید و تر معرفت یا یا میری سلسلے میں ایجا  
متل بگوید کوین . ریموڈا کنی نہ جات اور سر کا و علی  
کی معرفت از دست جو یا جی می تاکه بهار میری . تب بکری  
مست فیر چونکه ایکو دعائی فیر سے یاد کری براہ منی ایکو  
میر علی سعید میرزا علی قسم دی بی . پوسٹ بکری  
مقام . ذاکیر محمد دی امیر خان مینڈیکل انجارج  
شفا حانہ نوب . فیرد غازی خان +

۴۴) بنا ہے۔ سردار صاحب تسلیم فرمایا کہ یہ سب استعمال  
 میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کمزوری ہم کی ہو  
 نہیں جی میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگتا ہے ایک  
 کام کر سکتے ہو زور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ  
 صرف چار روکے استعمال سے تین مین یہ ہرگز نام  
 ۱۱) اچھے طرح کام کر سکتا ہوں +  
 راجہ - میان خورشید محمد خان خلف نواب حسین محمد  
 بہادر صاحب اعظم کھوالے۔

(۵) اکرم بن ہاشم تسلیم نہیں آج قابل قدر میرے بزرگوار  
عصا پنج سال کو پہنچا کرتا ہوں حقیقت میں مہیا آج  
آتا۔ میں لکھا ہوا اس سبھی کی درجہ بہتر و نیکو شہرت  
لکھا باطل مجھ پر بار بار اب میرے چشمہ کے جھولی لکھ کر دیکھ سکتا ہے  
پیشہ۔ رادھا کشن گورنمنٹ پیشہ دہلی محلہ  
پیشہ انجمن۔

۶۱۔ بچے مسیحا: یہ مسیحا ہوا یا نہ ہوا یہ تو کچھ دیکھو

[illegible]

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے بچے کے سر پر کی سند ذات میں  
جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک  
میں اسی مطلب کے لئے پانچ سو روپے  
جمع کیا گیا ہے

— ۷ —

[illegible][illegible]



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰

۶۴۷-۵۵  
 ۶۴۷-۵۵  
 ۶۴۷-۵۵

[illegible]

۱- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۲- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۳- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۴- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۵- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۶- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۷- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۸- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۹- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند  
 ۱۰- در هر روز یک بار بخواند که در هر روز یک بار بخواند

[illegible]

۱- در این کتاب  
 ۲- در این کتاب  
 ۳- در این کتاب  
 ۴- در این کتاب  
 ۵- در این کتاب  
 ۶- در این کتاب  
 ۷- در این کتاب  
 ۸- در این کتاب  
 ۹- در این کتاب  
 ۱۰- در این کتاب

۱۰۰

1950

یاقوتیہ سیاحتیہ و سیاحتیہ  
سیاحتیہ و سیاحتیہ

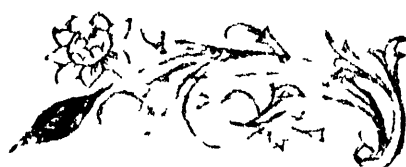
۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱





قصیدہ

بیس سو دہکتا ہر کل بخار ہو



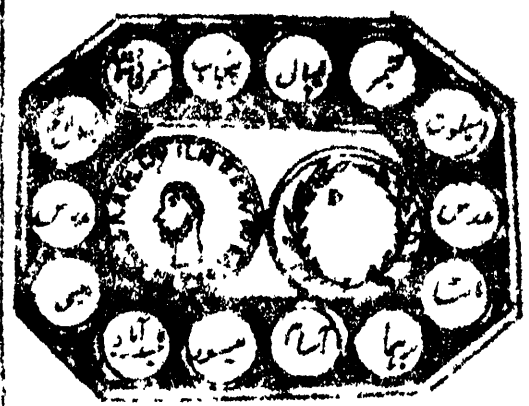
اور صرف ایک بات یہ دیکھنا ہے کہ دنیا کو لوگ  
ادس شخص کے ساتھ کیا اور کیسا سلوک  
کرتے ہیں جو بظاہر اس مملکت  
پنچہ بازی کا فاعل کہا جاسکتا ہے۔ سودہ کچھ  
پچیدہ زمین۔

[illegible]

سہ ماہی - ویلی ولال کا کامپنی



# کافور چکن محمد عبدالرحمن و غفر خلیل الرحمن پارچہ دوائی مکی مکینو



تذکرہ صاحب ساریف صاحب مرزا کا ذکر ہے کہ یہ سارا کافور چکن  
لکھنؤ میں استیاد علی کی عہد کے صاحبزادے نے  
فرمایا جو سترہ غم میں ہوئی تھی جو کھانہ کا خانہ  
میں زیادہ جلد و ستانی نعمت کی چیزیں تیار ہوتی  
تھیں اس لیے یہ سترہ کافور چکن تیار ہوا  
عہدہ داروں اور مہتممین کی توجہ سے  
اب اس وقت تک یہ کافور چکن تیار ہوتا ہے  
کوئی چیز ان میں سے جس سے کسی کی حالت  
مطلوبہ فرمادیں تجربہ پورا ساریف صاحب

## فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
شاکہ دانی بل بوشیا و نباتات	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کاہ ان یعنی چکن کے	۱۰	۱۰	۱۰
صل و بوٹوں میں بہ مارا مال	۱۰	۱۰	۱۰
بنی ہوئی	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن بوشیا و نباتات	۱۰	۱۰	۱۰
دو چھ کاہانی سنہی بیگات	۱۰	۱۰	۱۰
کے لائق	۱۰	۱۰	۱۰
دو چھ چکن جس کے کل بوٹوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
پر بہار کاہ	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن جس کے کل بوٹوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
بہار کاہانی	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن سوئی و شیشی	۱۰	۱۰	۱۰
بوٹی ہری کے	۱۰	۱۰	۱۰
کر پتے چکن میں بوٹے دار	۱۰	۱۰	۱۰
سے ہونے تیار	۱۰	۱۰	۱۰
کافور چکن دو چھ چکن	۱۰	۱۰	۱۰

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کافور چکن دو چھ چکن	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کاہ ان یعنی چکن کے	۱۰	۱۰	۱۰
صل و بوٹوں میں بہ مارا مال	۱۰	۱۰	۱۰
بنی ہوئی	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن بوشیا و نباتات	۱۰	۱۰	۱۰
دو چھ کاہانی سنہی بیگات	۱۰	۱۰	۱۰
کے لائق	۱۰	۱۰	۱۰
دو چھ چکن جس کے کل بوٹوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
پر بہار کاہ	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن جس کے کل بوٹوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
بہار کاہانی	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن سوئی و شیشی	۱۰	۱۰	۱۰
بوٹی ہری کے	۱۰	۱۰	۱۰
کر پتے چکن میں بوٹے دار	۱۰	۱۰	۱۰
سے ہونے تیار	۱۰	۱۰	۱۰
کافور چکن دو چھ چکن	۱۰	۱۰	۱۰

## فہرست اشیاء موسم سرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کافور چکن دو چھ چکن	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کاہ ان یعنی چکن کے	۱۰	۱۰	۱۰
صل و بوٹوں میں بہ مارا مال	۱۰	۱۰	۱۰
بنی ہوئی	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن بوشیا و نباتات	۱۰	۱۰	۱۰
دو چھ کاہانی سنہی بیگات	۱۰	۱۰	۱۰
کے لائق	۱۰	۱۰	۱۰
دو چھ چکن جس کے کل بوٹوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
پر بہار کاہ	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن جس کے کل بوٹوں میں	۱۰	۱۰	۱۰
بہار کاہانی	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن سوئی و شیشی	۱۰	۱۰	۱۰
بوٹی ہری کے	۱۰	۱۰	۱۰
کر پتے چکن میں بوٹے دار	۱۰	۱۰	۱۰
سے ہونے تیار	۱۰	۱۰	۱۰
کافور چکن دو چھ چکن	۱۰	۱۰	۱۰

## پانچین کھانیوالی تمباکو کی خوشبودار مشک گولیان

گھان ہین لعل ہین کو غیت رشک فتن بنائے والے  
ہر ہین اسب لوشین بہ سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا دھڑکے شریف لائین اس روحانی و راحت جہانی  
فرزیت بان کی لذت دہان کی حکمت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسیب میزش بعض جواہر دویہ لطیفہ کے نہایت  
مرے دار خوش ذائقہ نقوی دماغ مفرح دل دماغ  
مفرح قلب مجھ رنگ خسار جلاوب رطوبات فغلیہ  
مجلی دندان مصفی خون وغیرہ کے ہین  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت ۵  
سادہ ۲۰ توہ ۵  
قوام جسکی گولیان ہین فی ڈبیہ ۵ توہ قیمت ۵  
زرد ۵ - یعنی ہتی دار تمباکوئی سیر  
محمد عبدالرحمن خاندان خلیل الرحمن سوداگران چکن پارچہ دوائی مکی مکینو

## ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

۱۔ عیس برسن سارے ہندوستان میں تمام لائن آرہی ہیں  
۲۔ دوا جیہیہ دراز جیہیہ ہوس دوا کے دوا ایک مقدار ہی  
دیا ہے  
۳۔ دوا کا استعمال کیا جا تو دوا جیہیہ  
۴۔ دوا کے ذائقے بالکل چکا دما دم کا ساتھی ہو گیا ہے وہ بھی  
ہی انہی صحت یابین قیمت ایک شیشی ایک دبیہ چار آنہ  
دوا کی دوا - ڈاکٹر محمول ایک سے تین شیشی تک پانچ آنہ  
۵۔ اکڑی ہین طاقت دین والی دوا ہین میں مشہور دوائیں

فاسطوس ہنگند اور دینا ملا کر گولیان جو ہین نہ  
رگ - ماس اور خون نویہ طاقت دیتی ہے سیلے انی کو دوی  
سے پیدا ہوئی گولیان کی قیمت ایک شیشی ۵  
مقوی قوی کی گولیان کا پنا نقوہ و فیدہ ان گولیان  
آرام ہوتے ہین دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
رو بہرہ ذاک محمول ایک سے چار شیشی تک ۵  
امراض مستورات کی دوا کے یہ ایک قسم کے مستورات  
دوا ہی ہر ہنگام دین بیاری پر - روک تھام کی گولیان  
ہنگام میں درد وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کے ہین کی خوراک  
دور ہو کر صحت قوی ہوتی ہے ایک ہنگام دوا ہی ہر ہنگام  
قیمت ایک شیشی ایک دبیہ چار آنہ ہنگام دوا  
محمول چھ آنہ ان ۱۰ دوا کے ہین فصل سال ہر ہنگام  
کے پوری کتاب ہنگام دوا کے ہین ہنگام دوا  
ڈاکٹر اس کے ہین ہنگام دوا کے ہین ہنگام دوا

برست انگریز دوائی اور نیویا کی امریکہ  
روانی قیمت ۲۰ مایع شیشہ ہنگام



ایک ہنگام  
لیور دوا  
دنیا میں امریکہ  
عام شہرت  
خاص یہ ہنگام  
اور پائیدار ہیں  
ہین یہ امر بلا خاندان صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگریز  
کی بنائی ہوئی دوا پائیداری عہد کی عام پسند اور کم قیمت ہو  
مین - دنیا میں کوئی گولیان مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ خاص  
یورپ میں ہنگام شہرت حاصل کی ہے کہ اس وقت روزانہ  
دست سزا ۲۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہین ایک لکھ  
مین اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہنگام دوا  
ایک لکھ سال کا رواج دینا ہے اس لیے ان گولیان کی رعایت  
قیمت ہے رکھی جو اسید سال شروع تک ایک لاکھ گولیان  
فروخت کیوا سطے جیہیہ جادوگی - ہر ایک گولیان کے ہنگام  
دو برس کی کارندی ہے - ہندوستان میں ہمارے خاص غیبت  
یہ ذیل ساری ہنگام دوائیں ہیں  
۱۔ ایست اینڈ دوا جیہیہ کلکتہ رادھا بازار غازی  
اودہ ہنگام - یہ گولیان ہین ہنگام دوا تمام صفات کو  
آراستہ ہے - قدر داناں وقت کی توجہ کی لائق ہے



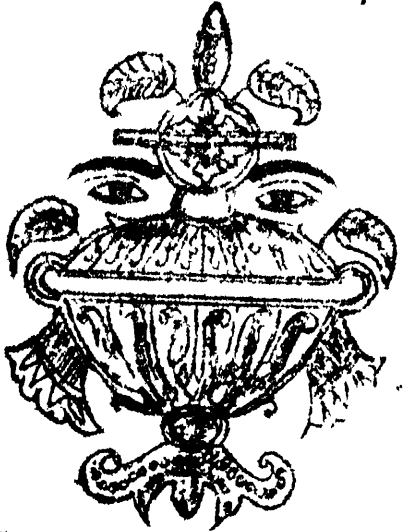


کھجی بazaar محمد سجاد حسین اڈیٹر اودہ پیچ

ظرافت لطیف میں شربور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا شے رنگ ڈھنگ کا باسکا ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضحکات و تیات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی و تحریر پر  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہ ہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خانغالی۔ مرزا اسودا۔  
ابو سنجی۔ عبید اکائی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈکلس جبرالد تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قلم دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پیچ کامنوسکریپٹ



(۸) ایک شیشی عطر۔  
(۹) اٹلی کا بنا ہوا ایک روبال۔  
(۱۰) روسیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۱۱) ایک قینچی۔  
(۱۲) ایک جاکو۔  
(۱۳) ایک سنگی۔  
(۱۴) ایک شیشہ۔  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔ گلیگا۔  
ہر ایک گھڑی کا پینک اور پوسٹیج ورنل زبدا  
پچھتاہٹ سے بیچنے کے یہ جلد آرڈر بھیجیے۔

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳ جولائی تک  
کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاران! ناگمانی نفع  
ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



دنیا چاہیے  
ایک سٹرنگ چاندی کا کارڈ  
چدین مفت۔ شرفا اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل۔  
نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیلیس۔ اوین فیس۔ دایا اور ٹھیک وقت  
بتا دینا والی گھڑیاں۔ نذرین پیش کر نیکی قابل  
گارنٹی پانچ سال مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔ باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پینک اور پوسٹیج۔ دس آنہ  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱  
ہری پال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی  
ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلو رگولر گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہیں۔ ایک بار چابی جھرو دینے  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہے۔ کیلیس وین فیس  
ہی سبکی سوئیاں اور ہند سے نہایت  
واضح ہیں۔ کل پرزوں کی مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے۔ کیس طرح استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ و پیم لکیر



درمیانی سکند والی کروٹو گران گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس  
چابی۔ سٹاپ ایکشن کل جدید۔



گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکند گھنٹہ  
طلباء۔ سوار افسروں کو لیے بہت ہی م  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال فہلی  
قیمت ساڑھے بیس روپیہ و پیم لکیر

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالا مذکور گھڑیاں خریدیں گے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کریں گے۔

- (۱) ایک کمائی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا بکس۔
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ بلن۔
- (۵) ایٹا ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی۔
- (۶) ایٹا خمدار چین۔
- (۷) ایٹا ایک لاکٹ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاونڈین محمد سجاد حسین چھپوا کے شائع کیا

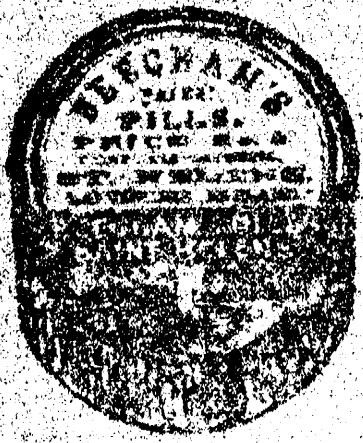




تعداد	مرد	عورت	کام	کالم	مجموعہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

تعداد	مرد	عورت	کام	کالم	مجموعہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

سب سے پہلی کر...



# نوش

اگرچہ بیچ صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فسادہ نہیں اونٹنایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرج سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عکس والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
شریداجائیگا۔

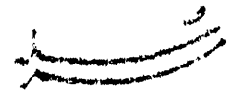
۸

جی اٹھرن اینڈ کمپنی

بیم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۴۔ کلایو اسٹریٹ کولکتہ

ہی ہے۔ انشاء اللہ کسی موقع پر اسکو دیکھنا چاہیے  
اوسے گا۔ جلسہ تقریباً گیارہ بجے ختم ہو گیا اور  
جلسہ میں دلدار بیرسٹران تعلقہ اراکین تجارت وغیرہ  
ہر طبقہ کے حضرات شامل تھے۔ موقع پر بعض حضرات  
نے کچھ مزید بھی غطا فرمایا۔ کل جمع اندازاً ساڑھے  
پن سو آدمیوں کا تھا۔



سنا

یکے از حاضرین جلسہ

یاد جانان مجھے ساون میں لاجاتی ہر  
جب گھٹا آتی ہے اک داغ بڑھاتی ہر



ساون کا مہینا۔ جھولون کے دن۔ شام کا وقت۔  
میں گلزار گھٹا گھٹا چھپنے کا شور۔ مور کی سہانی  
آواز۔ کوئی کی کوئی۔ شام کی ہوا کے ہلکے ہلکے  
جھونکھون کے ساتھ پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو  
باغ نشاط میں پرلون کا ہجوم۔ صدر باجھوے  
پرٹے ہوئے۔ تماشائیوں کی یہ بھیڑ بکھرے  
ہوئے۔ برسات کا لطف لے رہے تھے۔

بھول شمع

بڑا کر پینگ جھو میں فرہ برسات کا دیکھو

مگر کچھ تو بجلی ہے کھلے جوڑا تو بادل ہی  
یہ سامان دیکھ کے کہیں کا دل ہے جو نہیں کھل اٹھتا  
کسکو یاد جانان نہیں ستانی۔ کسکوئے نظام  
کی یاد نہیں آتی۔ اور کون بادہ خوار نہیں  
پکا۔ اٹھتا۔

گل ہے گلزار ہے ساقی ہو گھٹا چھائی ہی

اکدو تو بہ شکنوں سے کہ ہمارا آئی ہی

کوئی میخواری چٹا۔ اٹھتا ہے۔  
گردن شیشہ جھکا دیر سے چپا پر  
ہیں برستا ہے ساقی ترے سے پہچا پر  
مگر بعض چپا سے پہچا کے مارے یاد جانان  
میں کروٹیں بدلتے ہیں انکے ساتھ یہ سسپان  
عیش تازیانہ کا دم کرتا ہے۔ پیشے نے آوازی  
اور انکا دل تڑپ گیا۔ بجلی بجلی اور کھینی مل گیا۔  
ادل گرجا اور یہ پیچ اوٹھے۔ ٹھنڈی ہوا کا  
جھونکا آیا۔ اور آہ سرد چلنے لگی۔ ادھر بوندیں  
برہمن۔ ادھر شک کا سمندر۔ این۔ لینے لگا۔  
اور کبھی رہ رہ کر کوئی شعر پکارا اٹھتا ہے

ساقی ہی تھے ہی اب ہے سامان عیش ہی  
کچھ ہی نہیں ہو جبکہ وہی مہین نہیں  
اور آسمان کی طرف منہ اٹھا میان بادل دلو  
سے یوں فریاد کرتا ہے۔

وہو ہذا

اب اتنا جل رہا ہے جو تو نے بادل  
ہوں بہت تنگ میں اس ظلم سے تیرا

نت نیا روز کھڑا رہتا ہے سریر  
ابو کچھ روز گرم کرے پیا سے بادل

تجربین مجھکو برسنا نہیں بھاتا تیرا

جا کہیں اور برس امرے اچھے بادل

رات کو جب کہی ہوتا ہے فلک پر گھٹ

چاند ہو جاتا ہی بے بس سے آگے بادل

اشک آنکھوں سے مرے یوہین ران بھائی

کس لیے اور سنا یا مجھے تو نے بادل

تیرے آنے سے نہ حاصل ہوا مجھکو کچھ ہی

جا چلا بھاگ مجھے منہ نہ دکھالے بادل

کر نہ سنا یہ ستم بہت ہے منہ جھیل

اب تو کر دم ڈالے مرے پیار بادل

لوکل

علیہ البالی

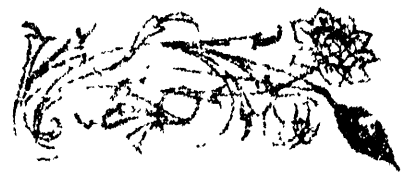


ہمارے شہر لطافت بھرکی بارش کا حال کچھ نہ  
پوچھیے۔ اقد باقی من کل پانی۔ کی مثل صادق  
ہے۔ اس سال تو اس لوند کے ساون نے  
سیج سج سے زیادہ چارون طرف جل کے کھل  
بھر دیے۔ معلوم ہوتا ہے کئی سالہا ماضی کی  
بارش کا زرد اسی شہر پر اندول آیا۔ اور اگر غلطی  
کا یہی نسخہ رہا تو تاریخی طوفان کچھ دور نہیں کہ  
دکن کی طرح یہاں تشریف کی طیفانی ہوا تو غریب  
غریبا کے کچے کچے ٹھیکرے رہے۔ ہر ایک طرف  
برشے برشے فہر و ایوان ڈبکی ڈبکی کرتے



# اوسکو بھولانہ چاہیے کہنا

صبح جو جائے اور آئے شام



اسلامی ترکی سلطنت کے ساتھ یورپین سلطنتیں کی کارروائیاں - اور چالبازیاں - اور ملک کے بعض اقطار یعنی بعض اعضاء و اجزاء کو باہم اور کن چسکیاں کر کے قطع کر کے نویمان زمانہ اور پھر آئے دن خرمشون اور جھگڑوں کا قائم رکھنا - اور اپنے ہم مذہب عیسائی ساکنین و رعایا سے ترکی کو خفیہ اشتقاق دیتے رہنا وغیرہ اس من الاسور سے

ماظہرین اخبارات بخوبی واقف ہیں - یونانیوں اس قسم کے مزید حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں مگر وہ ظلمات ہیں کہ اپنی جمہوری انسانی راست بازی - ایمانداری ہی کا کلمہ پڑھو جارہے ہیں - اور عیسائی سلطنتوں سے قطع نظر کر کے مسلمانان عالم عجب - اور مسلمانان مندر خصوصاً سلطنت برطانیہ کی کارروائیاں اور دیگر سلطنتیں کے ان بین بان ملائیکو غور و دستجاب کی نگاہوں دیکھتے - اور بجا آئے خود حرفت ہوتے تھے کہ سلطنت برطانیہ تو دلی دوست ترکی سلطنت کی تھی - بالائیمہ اوسنے کیوں علیحدگی اور خاموشی اختیار کی - مگر واقفکار حضرات اس کے دو اسباب خیال کرتے تھے -

(۱) یہ کہ دیگر ایماندار سلطنتیں کے آگے تنہا سلطنت برطانیہ کی دوستی اور حمایت کس حد تک مفید ہو سکتی تھی -

(۲) یہ کہ بدقسمتی سے ایک جماعت اراکین سلطنت برطانیہ نیشنل مسٹر کلید اسٹون وغیرہم خواہ مخواہ ترکی سلطنت کی دشمن ہو گئی تھی - اور اخبارات میں اور اسپچوں میں اندر ان خصوصیات پر ہر مضمین شائع ہوتے رہتے تھے اور زبانوں پر آتے تھے وہ عوام و خواص کو اور زیادہ

# ترقی کا زمانہ

مشفق اودہ پنج دام عشا شکم - سنات کا ایستہ قبول باد -

بہنی آج کل کا زمانہ ترقی کا زمانہ ہے - برٹش راج کے بدولت ہم ہندوستانیوں کو بھی ترقی کا خیال آ گیا - اور انگریزی تعلیم کی ترقی ہوئی اور ادھر ترقی کے بھاگ بھاگ اٹھنے - دھونچ پھوڑ پیلون زیب نمکری کی - اور نیم آستینوں کو بالائے طاق رکھنے کوٹ اور جاکٹ سے جسم کو آراستہ کیا - تیج کہنا مہاشے اس جوڑی دار چینی ٹھوڑی پر انگریزی ہیٹ کیسی بجلی لگتی ہے - اب کسی مسلمان کی کیا گت ہے - جو ہمارے سامنے ترکی ٹوپی کا دم پھلا ہلائے دیکھئے زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ میں نے کس قدر چوڑے برسے بالآخر اس ترقی یافتہ و منفع کا پاب ہو کے رہا - ایشور کی قسم مجھے کوئی بات

# تا بیخ مدن

بکلاس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد اقد علی مرحوم بی اسے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -

کافذ درجہ اول چکنا مجلد  
کافذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

یا

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ پر مل سکتی ہے

برائیکھنے اور مشتعل کرتے رہتے تھے - مگر خدا کا شکر ہے کہ انگلستان کے حال کے مدبرین اور اہل الرائے اپنی اس خاموشی اور غلطی سے متنبہ ہوئے - اور انکی تحریروں اور تقریروں سے اسکا پتہ ابھی طبع سے چلنا شروع ہو گیا ہے - ابھی حال میں مسئلہ کرپٹ کے متعلق مدبران انگلستان کا یہ ارشاد کہ وہ ترکوں کے حقوق سوخت کرنے کو ہرگز پسند نہ کریں گے - گو کسی خاص مصلحت سے ہو - مگر مسلمانوں کے نزدیک ضرور قابل ستائش و شکر گزاری ہے - ہکوا مید ہے کہ مدبران سلطنت برطانیہ اپنے پرانے دوست ترکی سے ایسا میل جول اور اتحاد پیدا کریں گے جس سے دونوں کی بقاء اور سرسبزی یقین ہوگی - مسلمانان ہندوستان و دیگر مقبوضات برطانیہ بوجہ اسکے کہ وہ رعایا سے برطانیہ میں براس سلطنت کو ایک اسلامی سلطنت خیال کرتے ہیں - کیونکہ اس جدید مہدلت مہدین وہ بہ طور آسائش اور آرام خوش گزران ہیں - اور ترکی سلطنت کے ساتھ چونکہ مسلمانان عالم کو دلی ہمدردی ہے اور مسلمانان ہندو جیشیت رعایا سے برطانیہ کے یہی چاہتے ہیں کہ ان دونوں سلطنتوں میں ہمیشہ اتفاق اور اتحاد قائم رہے شل جو دوست کا دوست دوست -

ہمارا اپنا خیال ہے کہ اگر ان دونوں سلطنتوں میں باہم اتحاد ہو جائے تو یقیناً تمام مسلمانان عالم کی دلی ہمدردی برطانیہ کے ساتھ یقین ہے - فقط

ح - م - د





پورانی پسند نہیں آتی۔ اور میں اس سوسائٹی کو لینے سمجھتا ہوں جس میں ترقی کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ ترقی ہر ایک زمانہ میں ہوتی رہی ہے۔ لیکن اس وقت کی ترقی گویا علم کی انگلی ہے۔

مشفق بن آپ تو خود تجر بہ کار میں آپ کو بتائی نہ ورت شاید ہی ہو۔ اب کی ترقی کا عمدہ جزو یہ ہے کہ اس کے پردے میں انسانی کمزوریوں کی عیب پوشی خوب ہو جاتی ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں آپ جسے چاہیں گالیاں دے سکتے ہیں کیا کوئی اونکے پیچھے سکے۔

آزادی کا زمانہ ہے علمی گرم بازاری سے اب پچھلے مسلمانوں کو نرا اعلان کہ جسے جی ٹھنڈا کرنا کیا نہ کل ہے۔ مضمون تحقیق علمی۔ تنقید کے حیلہ سے انھیں اور انکے اساتذہ کی عیب جوں بے نقاب ہو کر لوگوں کے کان میں آہستہ سے (اب خبر) اور رنگ زیب کی دست درازیوں کا عین دنیا بہت آسان ہے۔ رسالہ زمانہ کا بنور کی غایت کا نشانہ شاید یہی ہے۔ اس کے فروزی مہربان اور رنگ زیب و سزار اسکو کی تصویر چھاپ کے اہل ملک پر عالمگیر کو جاری و ظالم جو تانہ بی ثابت کر دیا ہے اس کے بعد حادیں ایک اندامی مخلوق سے زمانہ باہمی وجوں شہساز عیان نشی نویت۔ اسے نظر کی تلم سے بھلی ہے۔ سننا ہے کہ مسلمان اس تصویر اور اس نظر دونوں سے ناخوش ہوں لیکن بھئی و اندر ہماری مطلب برآری میں ہر کہ شک آرد کافر اس روشن زمانہ کے بلہاری کہ کالیاں بھی دوا اور خیر خواہی کا دوا بھی بے سوز قائم رکھو مسلمانوں کو ایک طرف اور برمی دل سے بھائی بھی کہو۔ دوسری طرف ان بچوں کے ساتھ دشمنی کے داکوں گھات اوتھانہ رکھو۔ ادھر انھیں بھائی بھی بنا جاؤ اور ادھر انھیں جدا گانہ انتخاب کی کوشش کے لئے نعت علامت بھی کرو۔

ہمدردی و یک جہتی کا زبان سے اقرار ضرور ہو لیکن مسلمان ظالم بادشاہوں پر نفرت بھی محسوس ہے۔ یہی باز نہ رہا اسے مہاراج اودھ پتیج اس سے بڑھ کر کسی سے کہتا ہے۔ خدا کرے یہ عملی ان تہذیب کے ساتھ نہیں آتا۔ ان کے باخون مسلمانوں کے ساتھ نہیں آتا۔

ہندوستان میں بدنام ہو کر رہے

ہو نظر لکھیں کی اپنا روزیہ ہورام کی جو ہلا روز و شب میں تیغ و بن سلام کی

ساقی  
چالیا پرشاد

## جلسہ لانہ ایک نہ فنڈ

اس سے پہلے کہ ہم اپنے معزز ناظرین کے سامنے ایک آنہ فنڈ کے جلسہ کا حال بیان کریں ضروری سمجھتی ہیں کہ اسکی وجہ قیام بھی سننا دین مسجدوں کی خراب حالت دیکھ کر ستمبر ۱۹۰۹ء سے یہ فنڈ قائم کیا گیا اور خاص و عام سے ایک آنہ ماہوار چندہ مقرر کیا گیا تاکہ کسی کو بھی گران نہ گزرے۔ یہ روپیہ جمع کر کے مساجد غیر مستطیع کی ضروریات اور انکی مرمت میں صرف کیا جاتا ہے اسکی کارروائی آہستہ آہستہ بغیر کسی دھوم دھامی جلسے کے شروع کی گئی اور خدا کے فضل و کرم سے ہمیں کامیابی ہوئی بہت حضرات اس کے مفید اغراض سے متفق ہوئے اور انھوں نے علاوہ ماہوار چندہ کے عطیہ دے کے امداد فرمائی۔ شہر کے بہت سے حضرات ۲ رو ۴ رو ۵ رو ۱۰ رو ۲۰ رو ۵۰ رو ۱۰۰ رو سے بھی امداد فرماتے ہیں۔ مگر ہماری خواہش ہر مسلمان سے صرف ایک آنہ ماہوار کی ہوتی ہے۔ یہ اونکی ہمت ہے کہ وہ اس سے زائد ماہوار دیتے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء سے ایک ہسکی شاخ ضلع اوناؤ میں بھی کھولی گئی وہاں بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ شیوہ اور سنی دونوں اس امر میں متفق ہو گئے۔ ہمارے اس فنڈ میں شہر لکھنؤ کے باہر کے مسلمان شاخ ہیں انھیں ایک جلسہ

یکم اگست ۱۹۰۹ء بوقت آٹھ بجے مسیح کو بعد از شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی بارہ دری قیصر باغ میں منعقد ہوا تقریباً ۹ بجے مسیح کو سکی کارروائی شروع کی گئی۔ معنی الدولہ حسام الملک نواب علی حسن خان صاحب ہمارا دام اقدس اجلالہ و اقبالہ نے تجویز کیا کہ شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی اس جلسہ کے صدر بن جائیں اور مولوی بدر الحسن صاحب ہمارا نصف لکھنؤ نے تائید فرمائی اور سید غلیل احمد جنرل سکرٹری ایکٹ فنڈ نے بھی تائید کی اور شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نے مسرت کیساتھ کرسی صدارت کو روئی بخشی چہرے ہال گونج گیا۔ سب سے پہلے شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نے سکرٹری ایکٹ آنہ فنڈ لکھنؤ کو اجازت دی کہ وہ اپنی رپورٹ سنائیں اور انھوں نے تعینات کی آزان بعد السیکرٹ مساجد نے تقریر فرمائی۔ اور تفصیل بتائی جس میں حالہ عوامی اور عام ہے خیر ہے۔ لہذا یہاں درج نہیں کی جاتی اس کے بعد محمد الوائیز صاحب نے پر جوش تقریر کی اور حاضرین جلسہ کو ایک آنہ فنڈ کے اغراض سمجھائے اور انکے بعد اوناؤ کے ایک آنہ فنڈ کے سکرٹری نے اپنی رپورٹ سنائی۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ اوناؤ میں کل تعداد مساجد میں ہے اور جمیع سے دو شیعوں کی ہیں اور اٹھارہ سنیوں کی جتنیک یہ ایک آنہ فنڈ اوناؤ میں قائم ہوا تھا اس وقت تک سنیوں کی صرف گیارہ مسجدیں آباد تھیں اور سات ویران اور اب خدا کا شکر ہے کہ اون سات ویران مسجدوں میں سے چار مسجدیں تو بائبل آباد ہو گئیں اور بچو قنہ نماز باجا عت ہوئی ہے اور ہر مسجد میں ضروریات مہیا رہتی ہیں اور پھر نصیر الدین احمد صاحب نے ایک نظم دکش لکھ کر اسے ساتھ پڑھی یہ نظم اسی موقعہ کے لیے لکھی گئی تھی اور مساجد کی بیسی کی تصویر اور ہمیں عیان تھی اور دو ایک مساجدوں نے اسی فنڈ کے متعلق تقریریں فرمائیں اور سب آخر میں شمس العلماء مولوی شبلی صاحب نعمانی نے نہایت تاریخی مدلل اور بلیغ و فصیح تقریر کی جس سے حاضرین جلسہ کو بہت لطف آیا اور اونکی تقریر کل قلمبند





کرامت از چو مستی که ماند  
 در سحر این صیقل و بهمن  
 از صفت



۱۰۸ - کراچی

مختصر القواعد في معرفة النجوم  
التي هي في كوكب الأرض  
من جهة الشمال واليمين  
والتي هي في كوكب الأرض

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

26  
 27  
 28  
 29  
 30  
 31  
 32  
 33  
 34  
 35  
 36  
 37  
 38  
 39  
 40  
 41  
 42  
 43  
 44  
 45  
 46  
 47  
 48  
 49  
 50  
 51  
 52  
 53  
 54  
 55  
 56  
 57  
 58  
 59  
 60  
 61  
 62  
 63  
 64  
 65  
 66  
 67  
 68  
 69  
 70  
 71  
 72  
 73  
 74  
 75  
 76  
 77  
 78  
 79  
 80  
 81  
 82  
 83  
 84  
 85  
 86  
 87  
 88  
 89  
 90  
 91  
 92  
 93  
 94  
 95  
 96  
 97  
 98  
 99  
 100



## تراشنا و لکش



لطیف برشکال

جس سمت نظر کیجئے ہی عالم آب  
برسات کا کہتا ہے ہر اک سب کو شباب

گاتے ہیں طارین ناپختے کودی ہیں  
خاموش ہیں کب سنتے گدھیا کو آب

کثرت باران

کیونکہ اندولن پیر حریج یون روٹا

کیا ہی وہ کیون جان غبٹ کھوتا ہی

خورشید سا آقا بہ گم ہی شاید

اس رنج پہ السنوون سی منہ دھوتا ہی

پانی کی جھڑی

پانی کا برس نے لگایا وہ تار

خاطر پر اک جھانکی ہی اتویہ بار

خورشید سے اتھا ہی ہی سبکی

ہم لوگوں سیاب منہ چھپاؤ سرکار

مطلع پر گہرا ابر ہے

خورشید سر سے ابر کا تانا بان

شبہ بہنی مون کی - کھویا کز زان

روپوش ہی باہ بھی کہیں کیا آگے

ہے دال میں کالا کالا کچھ دیکھو منا

ریزش

پکے جو ٹپکتے ہیں تو گرتے کچھے

جھوٹا سمین نہیں ہم ہیں بہت ہی چھپے

جب حال مکانو نکاہی ہی تو کیئے

جا کر کسجا رہینگے بوڑھے بچے

بارش اور سیلاب

پرنالے مہریان جلیں ابکی خوب

و کٹوریا پارک میں بڑھی خوب ہڈی

دریا نے وہ زور باندھا - تو بہی بھلی

جو جو تھا نشیب میں گیا - لکل ڈوب

ٹسپ کا ڈر

کثرت سے ابکی پانی وہ برسا ہے

باندھا ہر چھپت میں گیا اک جھرنہ

چھوڑ کی ٹپک سے بڑھ کر چھپت کی ٹپک

ہر شخص کو ڈر لگا ہی ہے

تساع

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک

تجربے کا وقت

۷۳ سال سوزیادہ

اسکاٹ ایلشن کو

نہایت سخت تجربے میں جو اعلیٰ عالم نے بنایا ہوا زمین پورا اور آج اوسکاٹیتہ پھر ساری نیامین ایک پر لکھا  
امراض سینہ

ضعف ہاضمہ

کے واسطے بچے اور بوڑھے دونوں کیلئے مقوی اور جھلی بنانے والی ہے

بابت سے نہیں چھوڑا ہے

سب فروش نیچے ہیں

اسکاٹ ولون (متحد)

دوا سازان

لندن

انکائیڈ



## تیلون پوشی کی علت غائی

عن

خداوند کریم کے دربار میں



اے قاور مطلق واسے رب ذوالمنن ہم کہیں  
مرغیان بکریان اُسے بھی ترے ہی جاندار مخلوق  
ہیں ہماری عرض معروض سننے کے لیے بھی  
ویسے ہی دریغ ہیں جیسا کہ اور تیری مخلوق  
آئشان گائے تسل تجرا پرندہ کے ہیں۔  
مولا سے من۔ انگریزی علمداری کی منصف مزاحی  
اور ہمدردی مخلوق اقدس کے ساتھ ظاہر ہے

دھوتی نے کیا انھیں بہت ہی ہرلو  
دھوتی نے جو ادوی بھری سب میں  
بادی ہر بچنے کو زرا دیتھیے داؤ  
پتھوان پٹھانے لگے دھوتی پر شاہ  
مات



کتابخانه فروش و انتشارات پارس و خورشید

دُنیا دم ادھما ہے جانی چلی جاتی ہے۔ بطی اسیر ملکوں یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں۔  
اسوجہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم) جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال ہمرکی  
جلد کی قیمت تہہ معہ محصول اک تھی مگر اب یہ ششماہی جلدوں کی قیمت معہ محصول غیر مقرر ہے  
اعین بچنسہ سب ہی مضامین مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

مرآت

سینور اودا بیچ اغیارلکنو

جس طرح اوسکو ایک انسان کی جان و مال کا خیال ہے اوس طرح جانوروں کے پر و بال کا بھی خیال ہے۔ کبھی حفاظت جانوران کا قانون ہوتا ہوتا ہے کبھی حفاظت حقوق انسانی کی ضمانت تو یہ ہوتی ہے۔ چنانچہ آجکل بھی دودھ گھی کا کمیشن جاری ہوا ہے اور فکر سمیچی جاتی ہے کہ کون ایسی تدبیر ہو جس سے گھی دودھ میں ترقی ہو اس سے ہم جینیس اور بھنیس بہت خوش تھے کہ ہماری غذاؤں کا انتظام ہوگا۔ اور ہماری حفاظت جان کا کوئی ذریعہ جلد بے درد چھڑکوں سے کیا جاوے گا جس سے ہماری نسل حکام کے جان و مال کو ذہنی عاقلین ذہنی اور اس مردہ جانفزا سے ہماری تمام نیکی بھری ہو رہی ہے۔ کالے۔ نیلے۔ دار۔ کشتے۔ داتر۔ بنہین خوب جنگل میں کھیل کود اور کھیلین مچاتی ہیں۔ لیکن آج ہماری متغیر کی ایک بھڑکی جینیس نے جو کہ ایک لالہ کے دروازے بندھی رہتی ہے اور جہاں لالہ بہت سے اخبار۔ اردو۔ ناگری کے پڑھا کرتے ہیں اور وہ سنا کرتی ہے۔ ہم کو یہ خبر وقت شترستانی کہ ہمارے بن بھائیوں کا اخبار میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ صرف ہماری چھوٹی بھین گائے اور بھائی بیل کا ذکر ہے اور اوس کی دودھ اور فائدے مندی کے نقشے ہیں۔ ہیکو اس واسطے بہت فکر ہوئی کہ اہل چشمہ دودھ کا جو ہیں وہ ہم ہی ہیں اور گھی ہزاروں میں ہمارے ہی پھنوں کے سند سے نکلتا ہے جس اخبار میں سنو یہ ذکر ہے کہ گائے نہ ذرا بچ ہوں اور گالوں کے چمڑے کے کاٹنے کی حفاظت کی جائے اور زراعت کے کام کے لئے بیل محفوظ رہیں اب ہم سمجھ سے ادب عرض کرتے ہیں کہ گھی اور دودھ کا ذریعہ ہم سے زیادہ اور کون ہیں۔ گائے کے دودھ اور گھی کا بہت کم خرچ ہے بلکہ گھی کو کہنا چاہیے کہ قریب قریب نہیں کے ہے۔ مگر زیادہ تر اخباروں میں رائے دینے والے وہی لوگ ہیں جنکو گائے اور بیل کا بہت ادب اور احترام ہے بہ نسبت ہم سیکاروں کے لیکن سرکار ہماری منصف مزاج ہے اگر واقعی یہ کوئی مذہبی مسئلہ ہے تو

لاکھ چرائی جائیں مگر زیادہ دودھ نہیں دیتیں۔ یہ جس کام آتی ہیں اسی کام کی ہیں۔ ہاں بکوں کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ بروی بڑی قسم کی گائیں یا لین سرکار سے تقویٰ ملے اور قریب قریب ہر گھر سے بڑے بڑے قصبہ اور ہر شہر میں ایسی گایوں کی تربیت کا انتظام کیا جائے یہ کہنا کہ وادیان ملک کی عملداری میں کمی سستا ہے۔

محض سخن پردہ کرنا ہے سستا ہے لیکن نہ اس قدر کہ جیسا ہونا چاہیے سستے ہو کر سبب صرف اس قدر ہے کہ وہاں جنگل زیادہ ہیں اور چرنے کا ذریعہ زیادہ ہے۔ عام طور پر اخباروں میں یہ رائے دیکھ کر دل دھلا جاتا ہے کہ گایوں کی حفاظت کیجائے کسی بھوکے صاحب کا ذکر ہے کہ جب کوئی اونٹنے پوچھتا تھا کہ دو اور دو کے نو جلدی سے فرما دیتے تھے کہ تجار روٹی اسیدر حصے دیکھا جاتا ہے کہ جب دو دھ اور گھی کے انتظام کی بحث چھڑتی ہے تو ہماری گایوں کے دوست جھٹ سے یہ رائے پیش کر دیتے ہیں کہ حکم کے ذریعہ سے حفاظت گایوں کا انتظام کیا جائے بلاشبہ یہ کانفرنس محض اس بحث کیلئے منعقد ہوئی ہے کہ دودھ اور گھی کا انتظام مناسب کیا جائے تو ہم بھینسوں کی زیادہ کون ذریعہ دودھ دہی۔ گھی مکھن کی افزائش کا سبب ہو اور زیادہ بروی بڑی گائیں جن کا قدر ہمارے برابر ہوتا ہے اور جو چھپا ہی

کھلاتی ہیں۔ ہم سب بھینس بکریوں بھیروں۔ باندھ ہوں۔ مرغیوں کو بھی جناب بیٹی صاحب بہادر کے رحم پر بھروسہ ہے کہ وہ بخیر ذریعہ ترقی دودھ اور مکھن وغیرہ کے ایسا کوئی انتظام نہ سوچیں کہ جس سے ایک فرقہ جانوران کی جان نیچے اور ہم دوسرے فرقہ جانوران پر اعلیٰ نہ آئے جس طرح اور اخبار والوں نے صرف دو باتیں بتلائی ہیں یعنی یہ کہ۔

۱۔ چرا گا ہین قائم کیجائیں۔  
۲۔ دوسرے مولیشیوں کا انقطاع نسل موقوف کیا جائے۔  
ہم دو باتیں بتلائے ہیں۔ تے ہیں۔ ایک تو ہماری صنف بھینسوں کی ترقی دیا۔

دیکھ کے ہم مرغیوں پر قربانی کا فتویٰ دے دیا جیسا ایک بکر ایک آدمی کی سواری سمجھی جاتی ہے تو ذرا غصیان تھا۔ بے ایک بکرے کے شمار جو گئی اور ایک گائے سات آدمیوں کی قربانی باندھ ہے پس اس حساب سے سات بکرے سات آدمیوں کو چاہیے اور سرکاری فوج اور دیگر خاکی ضرورتوں کے لیے ہی ضرورت ہوگی پس ہم مرغیوں اور بکریوں کی تو نسل ہی نہ ارد ہو جائے گی۔ پس اسے خالق میرے تو ہم کو قبل اس انتظام کے بڑی کڑی گائے ہی بنا لے تاکہ ہماری ہی حفاظت ہو جائے اب رہا دودھ گھی کا مسئلہ تو ہم بھینسوں زیادہ اور کون ذریعہ افراط دودھ گھی کا ہو سکتا ہے اگر واقعی اسی کی ضرورت ہے تو سرکار چراگا ہین ہر گاؤں میں مقرر کرے اور ہماری پروکشن اور افزونی نسل کیجائے جا بجا قائم بنا لے جائیں جہاں عمدہ عمدہ بھینسین مویا کیجا دین یہ معمولی گائیں جو اسیروں اور گھوٹیوں کے ہاں ہوتی ہیں یہ ظاہر ہے کہ

چشم مار و شش دل ماشاد  
جو چاہو کو شش کرو

سر اسلامت کو فخر آرمائی  
گا لے کیے چمڑے کا خیال جانے دو۔

قصائیوں کی وکان ہم ہی سے آباد بھی جب گایوں کی فروخت اور حفاظت نسل کا مسئلہ پیش ہوگا تو سبوا اسکے کہ ان کا زلمہ میرے اور کیا مکن ہے۔ اس لیے ہم لے لے خدا سے برتر تھے۔ اس وقت متقی ہیں تو ہماری صورتوں میں صبح کر کے گا لے تیل بنا لے تھک بہت کاوڑی منت دیکر رہے صرف رنگ نہ پڑا۔ سینگ۔ باندھنا پڑے اور ہم بکریاں مرغیاں بھی اسی غنایت سے ممتنی ہیں کہ ہم سب تیار ہیں ہلیت کر کے گا لے تیل ہی بنا دے۔ یہ جائیں ورنہ تو خوب واقف ہے کہ یہ مسیبت و نشت کی ملاشی تو میں گایوں کی حفاظت کے اور ہم مرغیوں اور بکریوں پر ٹوٹ پڑے گی اور اگر کسی موادی سے ضرورت وقت

ٹولس

نیلام اراضی متعلق امین آباد پارک

مجوزہ امین آباد پارک کے پشت پر جانب مشرق لاٹوش روڈ پر بانہ قطعات اراضی جنکی پائش فی قطعہ ایک سو فٹ طول اور ۳۲ فٹ عرض میں ہی بتایا ۲۲ اگست ۱۹۰۹ء یوم یکشنبہ بوقت بجے صبح موقع پر بشرط منظوری بورڈ نیلام ہونگے۔

کل شرائط بوقت نیلام خریداران کو بتلادیے جاوینگے۔

دستخط  
ڈبلو۔ ای۔ باننگ صاحب سکریٹری نیپل بورڈ لکھنؤ  
تحریر ۱۳ اگست ۱۹۰۹ء

# میر کا سرمہ

محنت جناب اسٹنٹ کیل گرامیز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز انگیز زون میڈیکل کالج کے پروفیسر جناب ڈاکٹر ڈی اے الیان ریاست اور ولایت کی پونورشی کے سند یافتہ یو پی ڈاکٹر ون بعد تجربہ بہاں عرقی  
 صحت فرمائی کہ یہ سرمہ اصل ذیل کے بلو اسکیر منصف بھارت تاریکی چشم دھندلا لائو ول غبا و لاسبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خدش  
 سحر زو لکرو اور حکیم بھاسے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں جن روز کے استعمال سے مینائی بہت بڑھتی جو اور عینک  
 کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ بکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص میں سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی بوتلہ  
 ۹ سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ ۵۰۰ نمبر کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فیتولہ میں روپیہ ۲۰ خالص میرہ فی ماشہ میں روپیہ ۱۰۔ مصری سرمہ فیتولہ ۱۰۰ خرچ ڈاک  
 بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار حوالہ فروردین نقل و جعل میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ ابوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں  
 استعمال کر کے دیکھا کہ فائدہ ہوا میری رائے میں غلط  
 ان مریضوں کی دوا اسلئے کہ انکی آنکھوں سے پانی جاری  
 رہتا ہے اور دھندلا رہتا ہے کمزوری نظر میں یہ سرمہ  
 نہایت ہی مفید پایا۔  
 تمام برج لال گھوس رائے جادو ریل ایم۔ ایس۔  
 اسٹنٹ سون ڈیرو فیسر میڈیکل کالج لاہور  
 سال سروری ۱۳۰۲ گورداسپور ہند

استعمال کرنے سے اکثر ثابت ہوا جسکی تعریف سنی ہی پہلی  
 استعمال میں فید اور تیر سورت یا امیری سلسلہ میں ایجا  
 شعل برقیہ کو میں بذریعہ ڈاک خانہ جات اور یہ گاؤں کی  
 کی معرفت فروخت ہونا چاہی تاکہ ہمارے غریب کو چھوٹو  
 مستفید ہو سکے ایک دو عالمی خیر سے یا کر کے براہ مرانی کیلئے  
 میر کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم دی پی۔ پوسٹ بھیجیں۔  
 مرقم۔ ڈاکٹر محمد امجد علی امیر خان میڈیکل انچارج  
 سفا خانہ تونسہ۔ ذیرہ قازی خان +

ان سے ہر حکم اور کیا مقبر شہاد ہو سکتی ہے  
 ۱۱۔ یہ سرمہ میرے بہت سے متعلقین نے میرے کام میں دیکھ  
 سردار میا سنگھ ابوالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا  
 نہایت ہی مفید پایا آٹھویں بار یوں کے یو اسکیر  
 علم بھارتی آنکھوں کو تروتازہ رکھا ہے اور بینائی کو  
 طاقت بخشی ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بینائی قائم رکھنے  
 کے لیے نہایت ہی مفید اور زود اثر سپہ آتشک  
 بھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی  
 تمام۔ آئینہ لیلاب محمد حیدر خان۔ خان بندو سی  
 ایس سابق ڈویژنل سیشن جج قسنت جالندھر  
 میر کو نسل گورداسپور ہند

پانچترار روپیہ انعام  
 اگر کوئی شخص میرے سرمہ کی سندات میں  
 جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرمائی  
 ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچترار روپیہ انعام  
 دیا جائیگا۔ جولاہور کے جناب نیک  
 میں اس طلب کے لیے پانچ ۱۹۰۵ء  
 سے جمع کیا گیا ہے

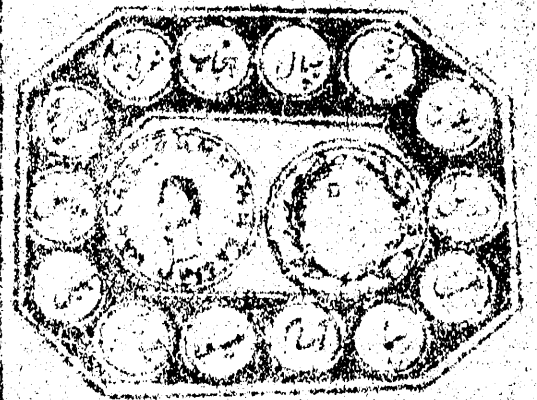
۱۲۔ جناب سردار صاحب تسلیم فرمائی کہ یہ سرمہ استعمال کیا  
 میں فید ہوا کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ ہی کیلئے بہت  
 مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں انکا تار ایک پر  
 کام کر رہے تھے دھندلا ہوا تھا اب میری یہ کیفیت بہت  
 بہتر چار روز کے استعمال سے تین میں بہتر ہو گیا  
 دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
 راتم۔ میان خورشید محمد خان خلیفہ نوابین محو  
 بہادر رئیس اعظم جوبال۔  
 ۱۵۔ کرم بندہ تسلیم۔ میں ایک قابل قدر میرے کرم کو  
 ہر صبح سال کے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
 اشتہار میں لکھا ہوا اس کو بھی میں درجہ بہتر ہی سمجھتا  
 ہوں بالکل صحت مند ہوا اور اب میرے چشم کے غریب کو سکتا ہے  
 راتم۔ مادھا کشن گورنمنٹ پشتر و جلی محلہ  
 جواڑا جوان۔  
 ۱۶۔ میں نے میر کا سرمہ سو اور میا سنگھ نے تیار کیا ہے

۱۲۔ میر کا سفید سرمہ اب ایک سفید سرمہ ہی ایک  
 شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا  
 یہ شخص چند ڈاکٹر کا علاج کر کے اب اس کا سارے  
 مرانی ایکٹو سفید سرمہ اعلیٰ قسم بہتر کیفیت دیکھ کر دل  
 تمام۔ سدا بخت جیت پرتاب جولاہور صاحب  
 جولاہور ایس ریاست ٹکڑی ضلع گورداسپور۔  
 ۱۳۔ جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب  
 تسلیم فرمائی کہ میر کا سفید سرمہ کو تقریباً جس میں  
 اب۔ جبکہ موتیا بندہ دھندلا ہوا تھا انکی آنکھوں میں زخم  
 اب۔ جناب کے حکم میں جولاہور۔ ان مریضوں پر



# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن

## پارہ والی گلی لکھنؤ



یہ تمام مہنگات سرکار کے ہائیڈرو پلانٹ کے نام سے  
 لندن میں اسٹیشن ڈیل کی عمارت کے سامنے مندرجہ  
 فرمایا ہو چکا ہے۔ میں چوٹی میں جو کچھ میں کا چھاپہ  
 میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
 ہیں اس لیے اسے ملکی مصنوعات - سرکاروں  
 عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیکھا رہے  
 ملک دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
 کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
 ہو طلب فرمادیں تجربہ پورا ساری فیکٹ ہے

### فہرست اسٹیشن و موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طولی	عرض	شرح قیمت
تھان بنائی پہل اور تیار مہنگات	اکڑ	اکڑ	لکھ ۳۰۰
تھان ٹیکس کا دال یعنی چکن کے			
فل و بونٹوں میں بہار کا دال			
پنی ہوئی			۳۰۰
تھان چکن بونٹا دھج مرغ کا			۳۰۰
دو پٹ کا دال اسٹری بیگات			
کے لالچ			
دو پٹ چکن بونٹوں میں			
پڑھنا کا دال			
ساری چکن چکن بونٹوں میں			
بہار کا دال اور			
پانی سے چکن سوئی دھجی چکن			
پنی موری کے			
کرتے چکن میں بوٹے دار			
سٹے ہوئے تیار			
لکھ چکن دلی جو کوئی چکن			

نام جنس مع وضع کام	طولی	عرض	شرح قیمت
کڑا سوئی گول جسکو ہنگویر			
عمدہ کے چھری بونٹو			
کڑا گول کشتی کا کڑا			
دلی چکن			

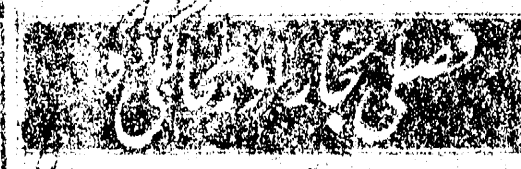
فہرست اسٹیشن و موسم گرما	طولی	عرض	شرح قیمت
فرمانی سوئی و کٹ			
سلاخی کڑا			
کڑا سوئی کٹ			
کڑا سوئی کٹ			
کڑا سوئی کٹ			

### باغیچہ کھانہ والی تبا کوئی خوشبودار مشکلی گولیاں

کہاں ہیں لکھتے ہیں کو فیکٹ مشکلی خشن شائے واسطہ  
 کہہ ہیں لکھتے ہیں کو فیکٹ مشکلی خشن شائے واسطہ  
 ذرا اور شریعت لکھتے ہیں اس روٹلی و راحت چھپلی  
 ورنیت ربان کی لذت وہاں کی کھت کو ملا خطہ فرامین  
 یعنی گولیاں اٹلی ورنیت کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
 بسبب بیزنس یعنی جو اپنا دوا یہ تعلقہ کے نہایت  
 مرستہ دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح دل و باغ  
 معرف قلب بھر رنگ خسار جلد رطوبات عقلیہ  
 محلی دندان منصفی خون وغیرہ وغیرہ کے ہیں -  
 گولیاں و رقداری ڈیہ ۲۰ تو قیمت عدد  
 سادہ ۳۰۰ تو ۲۰۰  
 قوام جسکی گولیاں ہیں فی ڈیہ ۵ تو قیمت عدد  
 زرد ۱۰۰ یعنی پتی دار تبا کوئی سیر چر

محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن سوداگران چکن بونٹو والی گلی لکھنؤ

ملک کے مشہور ڈاکٹر - ایس کے جی کے دلی والی



یہ دوا اسپیشل سٹون سار سے ہندوستان میں  
 نیجانی ہو - اگر آپ بھاریں سٹون اور سٹون کے  
 علاج کر کے چکن بونٹوں کو اس طرح تیار کرنا چاہیں  
 ضرور کاربائش کیجیے - اس دوا میں چند نادر و کمیاب

یہ دوا اسپیشل سٹون سار سے ہندوستان میں  
 نیجانی ہو - اگر آپ بھاریں سٹون اور سٹون کے  
 علاج کر کے چکن بونٹوں کو اس طرح تیار کرنا چاہیں  
 ضرور کاربائش کیجیے - اس دوا میں چند نادر و کمیاب

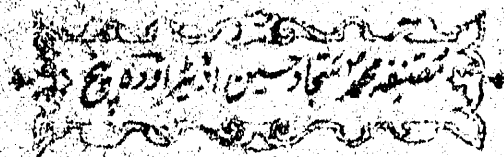
یہ دوا اسپیشل سٹون سار سے ہندوستان میں  
 نیجانی ہو - اگر آپ بھاریں سٹون اور سٹون کے  
 علاج کر کے چکن بونٹوں کو اس طرح تیار کرنا چاہیں  
 ضرور کاربائش کیجیے - اس دوا میں چند نادر و کمیاب

### راہبر ست انگڑ سون اور میویدار کھانہ

رعاشی قیمت ۳۰۰ راج شہنشاہ



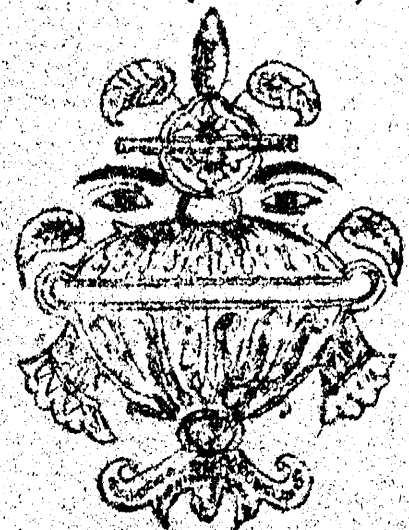
ہیں یہ امر بلا مغالہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگڑ سون  
 کی بنائی گئی دوا کا پائدار اور عمدہ کی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
 میں - دنیا میں کوئی دھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
 یورپ میں ہندو شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
 دس ہزار یا ۳۰ لاکھ سلاخ فروخت ہوتی ہیں انگڑ سون  
 میں اپنی قیمت ۵ شلنگ ہے - جو کچھ ملکہ ہندوستان میں  
 انکل و ایج کارواج دیا ہے اسے ان دھڑوں کی رعایت  
 قیمت ۱۰۰ لکھی ہے تیز سال شریعت کے لکھتے ہیں  
 فروخت ہونے سے بھی چاہیے - اس کے ساتھ ساتھ  
 دوسرے دوا گارنٹی ہے - ہندوستان میں ہندوستان  
 پتہ ذیل سے پتہ دیا گیا ہے -  
 انگڑ سون - ایس کے جی کے دلی والی ملک دوا دارانہ  
 اودھ بیچ - یہ دوا میں شریعت کے لکھتے ہیں  
 راستہ ہے - کہ دوا کی قیمت کی تمام دوا



ظرافت لطیف میں شراپور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا شے رنگ و صنگ کا بانکا ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قعدہ میں شعرا کی تعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی و تحریر  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور طرافت نگار مثل خاتمالی۔ مرزا اسعد  
الوہی و مصنف کانی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈکس جیوڈ تھیکرس وغیرہ کی شکستہ تحریر کا  
ڈھنگ دکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قلمیہ دیوار۔ قیمت فی جلد



دفتر اودو پج لکھنؤ مسکاتے



(۸) ایک شیشی عطر۔  
(۹) اُلی کا بنا ہوا ایک دیوال۔  
(۱۰) روپیہ رکھنے کا ایک کیس۔  
(۱۱) ایک قیمتی۔  
(۱۲) ایک جاکٹ۔  
(۱۳) ایک تنگلی۔  
(۱۴) ایک شیشہ۔  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔  
ہر ایک گھڑی کا پیننگ اور پوسٹیج و سٹامپ جدا  
پچھتاہے۔ سے بیچنے کے لیے جدا یاد رکھیں۔

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۲۱ جولائی تک  
کلائی کی گھڑیاں  
عظیم تیاریاں! ناگمانی نفع  
ایک موقع جسے ہاتھ سے جانے



ندیا جاتے  
ایک سترنگ چاندی کا گارڈ  
چون مفت کر شرف اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل۔  
نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیس۔ اوین کیس۔ دلربا اور صلیب وقت  
بتائیوای گھڑیاں۔ نذر میں پیش کر سیکے قابل  
کار بھی پانچ سال تک کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوزو پیہ۔ چودہ گراہ طلالی کیس والی کی رعایتی  
قیمت بیس روپیہ۔ لوکیہ طلالی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیننگ اور پوسٹیج۔ و سٹامپ  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ و اچ کمپنی نمبر  
ہری پال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیگی  
ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا  
صرف ایک مہینے کیلئے  
ریگورگور گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہیں۔ ایک بار چابی ہر دینے  
سے ۲۶ گھنٹے چلتی ہیں کیسوں میں کیس  
ہی ہاکی سویاں اور نہایت نہایت  
واضح ہیں۔ کل پڑوکی مضبوط  
ششون کی نہایت ہی سہولت استعمال  
کے لیے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ لائبر



درمیان سکند والی کی لوگراف گھڑی  
ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس  
چابی۔ شاپ ایکشن کل جی۔  
گھڑی کے درمیان حصے میں تین سویاں  
ہیں۔ گھنٹہ منٹ اور سکند کی  
طلبا۔ سوار افسروں کو پہنچا دیتی  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال اصل  
قیمت ساڑھے بیس روپیہ پانچ روپیہ و سٹامپ



ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف  
جو صاحب بالاد کو گھڑیاں خریدنے کے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کرینگے۔  
(۱) ایک کمانی۔  
(۲) ایک شیشہ۔  
(۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔  
(۴) کنڈین سویٹ کا ایک سٹ بٹن۔  
(۵) ایشیا پیر کے اصل جڑی انگوٹھی۔  
(۶) ایشیا خمدار چین۔  
(۷) ایشیا ایک لائٹ۔



اجرت اشتہار				
خط درمیں	روز	ہفت روزہ	ماہ	سالانہ
۱۰	۵	۱۰	۲۰	۱۰۰
۲۰	۱۰	۲۰	۴۰	۲۰۰
۳۰	۱۵	۳۰	۶۰	۳۰۰
۴۰	۲۰	۴۰	۸۰	۴۰۰
۵۰	۲۵	۵۰	۱۰۰	۵۰۰
۶۰	۳۰	۶۰	۱۲۰	۶۰۰
۷۰	۳۵	۷۰	۱۴۰	۷۰۰
۸۰	۴۰	۸۰	۱۶۰	۸۰۰
۹۰	۴۵	۹۰	۱۸۰	۹۰۰
۱۰۰	۵۰	۱۰۰	۲۰۰	۱۰۰۰

اجرت اشتہار				
خط درمیں	روز	ہفت روزہ	ماہ	سالانہ
۱۰	۵	۱۰	۲۰	۱۰۰
۲۰	۱۰	۲۰	۴۰	۲۰۰
۳۰	۱۵	۳۰	۶۰	۳۰۰
۴۰	۲۰	۴۰	۸۰	۴۰۰
۵۰	۲۵	۵۰	۱۰۰	۵۰۰
۶۰	۳۰	۶۰	۱۲۰	۶۰۰
۷۰	۳۵	۷۰	۱۴۰	۷۰۰
۸۰	۴۰	۸۰	۱۶۰	۸۰۰
۹۰	۴۵	۹۰	۱۸۰	۹۰۰
۱۰۰	۵۰	۱۰۰	۲۰۰	۱۰۰۰



# ٹولس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون تر ہو رہا ہے لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۳۶۔ بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جسمیں ۵۵ گولیاں ہیں خریداجا یگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

یہ ابرین کس کی ہے تبسم کی کھٹک

ایفٹ

بادل کا یہ جھومنا کہ مستون کی شک

یہ کوندتی بجلی ہو کہ ساقی کی لپک

ہے میغ گرج رہا کہ قفل کی صدا

یہ برق درخشان ہو کہ ساغر کی جھلک

ایفٹ

بجلی یہ چمکتی ہے کہ ہے گل کی لہک

گلگونہ عارض ہو کہ بجلی کی دہک

آبی سے ڈو پٹے کا ہو گونگٹ یہ بر

ہو برق کسی آگ بھبھو کا کی جھلک

ساق



چاند سے کھڑے ۱۲



ایفٹ

لگتا یہ شتا بہ ہو کہ بجلی کی چمک

آنکھیں بھی تو ہر مرتبہ جاتی ہیں جھپک

دغتی ہے سلامی میگھ راجہ کی کیا

شیلک ہو تو پونگی کہ بادل کی کروک

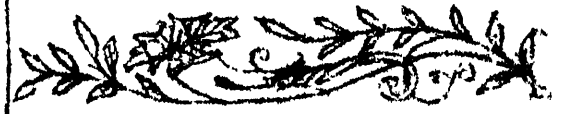
(بجلی کے دل آویز انداز)

یہ دست نگارین ہے کہ بجلی کی جھٹک

یا ہے کسی شوخ کے دوپٹے کی لٹک

پردے میں ہو رعد کے یہ قہر کہ کسکی

”موسمی بہار“



(میگھ راجہ)

سبزے پہ ہے فرش آب روان کا آہا

اور رعد یہ بنیڈ ہے بجاتا گو یا

کیا کالی گٹا یہ جھومتی آتی ہے

ہا عتی پہ سوار میگھ راجہ ہیں یا

## خطر کے نشان

نچنے بہت نشانات خطر سے بچنے کے لیے عطا کر ہیں

کھانسی خطر کا نشان ہے

پھیپھڑے ضعیف ہیں نشان ہو کہ وقت پراؤ کو قوی کرو

اسکاٹ کا ملشن

اس خطر کا علاج ہے

پھیپھڑوں کو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرنا ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا ہو

سب دو فروش چھتے ہیں

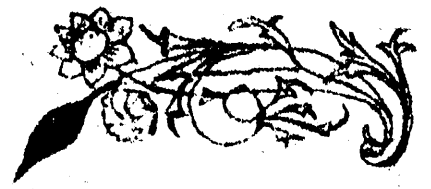
اسکاٹ و بون (متحد)

دو اسازان لندن

انگلینڈ



## دو بیتی مین دو دو باتین



مینا کاری کی جدت

گیندا ہونین آپ ہین اگر سبز تر  
مینا جو یہ سبزی ہے تو زردی کا یہ تر  
ہو زریو حسن پر نہ مینا کاری  
مین خشاک لبون لون اگر اوس تر

## صحت کی ملت

بجلی مین اگر کان راحت تم ہو  
سونامین کسوٹی کی جو صورت تم ہو  
ٹھنسنے سے کھلیگی سونے کی ساری کٹہ  
مین اور ہوشب و روز کی صحت تم ہو

## کیفیت شدت

مینا مین تم اگر ایش مل ہو  
مین خار ہزار تم جو داغ گل ہو  
کا ہش ہونہ دن رات کی صحبت ہو

## مین تاج شمع تم داغ تم گل ہو

## رقیب کی ورگت

ہم بزم مین بھی مین عیش رانی کیلئے  
اور غیر کھڑا ہے پاسانی کیلئے  
خلوت مین اگر ہین کامرانی کیلئے  
بیٹھا ہے رقیب قلتبانی کیلئے

## ایضاً

ہے غول بیابان یہ یا ہی شیدی  
خناس بے حیا ہے یا آفریدی  
دیکھے تو رقیب کی کوئی شکل محسوس  
اتو کی دم فاخہ ہے کوئی گیدی

## زن مرید کی شامت

لے لے تھی زانے سے تو ہم نے ساہی  
مشہور تھے شاہ اور تھی اپنی شاہی  
پیران جہان کے تو ہم تھے مرشد  
جو رونے بنا لیا مرید پناہی



## من قاش فروش دل صد پادہ خوشیم

دنیا دم اوٹھا ہے بھاگی جی جاتی ہے۔ بلی السیر ملکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب مین آہو جہ  
اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے ہی دو حصے (یعنی شہشاہی اول و شہشاہی دوم) (جوزی سے جون اور  
جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت مین شائع ہونا شروع ہوئے ہین۔ پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت  
۳۴ روپے موصولہ اک تھی اب یہ شہشاہی جلدوں کی قیمت معہ محصول ۴۰ روپے مقرر ہے۔ آہین بجنسہ سب  
وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ مین شائع ہو چکے ہین۔

تھ

منبر اودہ پنچ اخبار لکھنؤ

ایضاً

جورو جو کئے کریں ہم اسکا کہنا

جائے وکین تو لین غلین گنا

پانوں تو پڑنی وہ جو بری ہوتی

جورو تو بیچئے ہمیں ہی پنا

ایضاً

ہم جان کے یہ کریں کہ کام اپنا ہی

وہ سمجھیں یہ زرخید غلام اپنا ہی

سمجھ بھی تو کیا پڑیں سمجھ پرچہ

جورو کو دور سے سلام اپنا ہے

ایضاً

قوت سے بنی رہی تو بس سورے

بن آنی شراب سے تو مخمور بنے

ایسی جو بنی کسی سے کیا خاک بنی

جورو سے جو بنگلی تو مزدور بنے

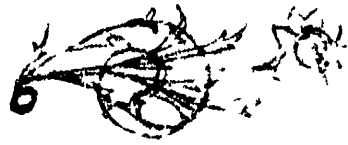
مرقا



## شبِ برات

اور

## سکونو



دمید صبح سعادت کہ یار باز آمد

ہزار شکر کہ آن غمگسار باز آمد

ذریچہ گنگوٹ

اوی انظر بین ہنگی تہوار تقاریب اپنے اپنے  
مواقع یہ بانوار مختلف خاصہ لطف دکھائے  
پابندان و دلدادگان تقریب کی دلہنگی کا باعث  
ہوئے رہتے ہیں لیکن میرے خیال میں اس  
تقریب کا نہایت اہم اثر بالآخر یہ ہے کہ ناچاچو  
کہ جو بچاؤ تازگی و طراوت کسی بیمار افرادِ فضل یا  
نوسم سے ملتی ہو

ہنود کا ایک باور ہے کہ ہنود اور الموسوم بہ سلسلہ نو  
ایسا ہے کہ جو وسط پریشکال یعنی ماہ ساولن کر  
اقسام پر ہیشہ ہیک موسمی غذا و لطفی قدرتی طور  
پر اس کے زینت حسن و لطف بہار کو دہلا کر دیتی  
ہے منایا جاتا۔ بدین سبب اگر دیگر تقاریب  
ہنود پر تہوار مذکور کو فوقیت و ترجیح دیا جائے تو  
بیجا نہ ہوگا۔

در اصل سکونو وجہ تسمیہ و مقصود اصلی برو کتب  
مذہب کو اور ہی تھا۔ لیکن فی الحال تہوار ہذا  
رہا و نمائشاً براہِ بخت ویز طعام لذیذ و اخذ یہ  
لطیف محض لذاتِ زبانی کے لیے ایک موزاں  
طور سے قرار دے لیا گیا ہے۔ بجز اسکے  
بظاہر کوئی اور سبب جس سے کسی دینی و دنیوی  
فائدہ قریب ہونے کی امید ہو معلوم نہیں ہوتا  
ہاں البتہ اس روز اہل ہنود عموماً مسیحیت  
و مقدمت کثیر و قلیل نقد و جنس غریب و محتاج

برہمنوں کے راگھیان یا نہ جھنے کے عیوض بصورت  
خیرات نذر کرتے ہیں۔ اتنے ہی سے چاہے  
جو کچھ فلاح دارین و سعادت کونین خیال کریں جائے  
ورنہ اللہ اللہ خیر صلا۔ سب ڈھکوسلا

ہے۔ زمانہ پاکستان سے یہ تقریب مثل دیگر تقاریب  
بلا تعلل و تعویق بائین قدیم سال بسال عین المعهود  
پر نام نہ ہو کے حلال ماندہ وغیرہ اقسام طعام  
خلاوت بخش کام و انیان رہتی چلی آئی ہے۔  
چنانچہ سمرتبہ ہی تہوار سکونو شد و مد کے ساتھ  
ہنگو و مخلوق بعد شوق و ابتہاج اس سے  
خوش آمدید کہنے کو تیار ہے۔ عبودیت کیش  
بھی تقلید اور ناجائز خیال مراحم دیرین فہ  
انکسار و غایت اشتیاق سے سحر ہوا

نگویم بہر شریں قدومت خانہ دارم

غریب خاکسارم گوشہ ویرانہ دارم

پڑھتا ہوا استقبال تقریب کے لیے ہمہ تن تیار  
ومیان بستہ ہے۔

## بھارت ممیہ کمپنی سرمدہ دہلا

صدر دفتر بھارت بلڈنگس لاہور  
شاخہ - لاہور - راولپنڈی - دہلی - سکس  
ناگپور - اجیر - کلکتہ - احمد آباد - مدراس -

ممبئی - کلکتہ

کمپنی ہذا کی حسب ذیل اقسام کی بالیسی جاری ہوتی ہے  
پیشن بالیسی - ضمانت بالیسی - شادی و تعلیمی فنڈ -  
اکمرا چند و دگنا منافع - روپیہ بالیسی - بلا امتحان  
مواکراتی وغیرہ وغیرہ -

(۱) بالیسی ضبط نہیں ہوتی (۲) زر قرض تقریبی  
(۳) کمپنی کے منافع میں بالیسی ہونڈ شریک ہوتے ہیں  
(۴) ادائیگی روپیہ وقت پر فوراً عمل میں آتی ہے  
جسٹ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ مفصل قواعد کو  
پتہ ذیل پر درخواست کرو  
لالہ گنور چند سکریٹری لالہ لاجپت راسہنی  
کلکتہ برانچ [منیجر ہیڈ آفس لاہور]



# میر کے کاسرہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیکل گرامر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز انگریز میڈیکل کالج کے پروفیسر مورڈا کو ملنے والی بیان ریاست اور ولایت کی پوروشی کے مند یافتہ لوہن ڈاکٹر دن بعد پورہ ہی محکمہ صحت فرما دیا کہ یہ سرمد امراض ذیل کے بلوآسیز سے منفع بصارت تار کی چشم دھندلا لایا اور بال غبار و لاسبل سرخی مانتولی سوتیا بند پانی جابا غلشٹن معزز ڈاکٹر اور حکیم جاسے اور او دیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمد کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے مینالی بہت بڑھ گئی جو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیا پورہ محکمہ کو یہ سرمد بکسان مسید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہو کعام وغاص ہیں سرمد سے فائدہ اور خاص کیا قیمت فیتورہ جو سال بھر کے لئے کافی ہو مبلغ ۷۰۰ میر کا سرمد سفید اعلیٰ قسم فیتورہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماٹھ میں روپیہ ۱۰۰۰ سرمد فیتورہ ۴۰۰ خرچ ڈاک بزمہ خریدار درخواست کیوقت اجناس کا حوالہ فروردین نقل و حمل میرے کے سرمد کے اشتہار دن سے بچا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

اُن مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور دیر تھیں استعمال کر کے دیکھی مفید پایا۔ میری داسے میں خاص کر اُن مریضوں کیواسلئے جیسی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر جو یہ سرمد نہایت ہی مفید پایا۔

مقام برج لال ٹھوس را۔ بے بہادر ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن دیردیسر میڈیکل کالج لاہور حال نریری سون گورنر جنرل ہند +

استعمال کر کے اکثریت ہوا جیسی تعریف سی ہی سبھی استعمال میں مفید اور تیر حدت یا یا میری سلسلے میں ایک اور مثل بلوآسیز کو میں بذریعہ ڈاکھی نہ جات اور سرمد کا استعمال کی معرفت فروخت ہونا چاہی تاکہ ہا میر غریب کی چشم مسقیم ہو کے آجودا خانہ سے یا کر رہا ہرانی لکھو میر کا سفید سرمد اعلیٰ قسم کی بی۔ پوسٹ بھیرن۔ مقام۔ ڈاکٹر محمد ہی امیر خان میڈیکل انجارج شفا خانہ تونسہ۔ ڈیرہ قانہ خان +

انے بڑھ کر اور کیا معتبر شہاد ہو سکتی ہو

۱۱۔ میر اور میرے بہت سے متعلقین نے میر کا سرمد کو مرد اور میا سنگھ اہلوالیہ سے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آٹھ کی بیاریوں کے لیے کسیر حکم لکھتا ہی آٹھ کو ترو تارہ رکھتا ہی اور مینالی کو طاقت بخشا ہی۔ درحقیقت یہ سرمد مینالی قائم رکھنے کے لیے نہایت ہی مفید اور زرد اثر ہے ایک کبھی کوئی دوا اس سرمد سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی مقام۔ آنرل جناب محمد حیات خان۔ خان بدایوں ایس سابق ڈویژنل سیشن جی قسمت جالندھر

پانچزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میر کے سرمد کی سندت میں جو قریب تیس ہزار کی ہن ایک کو بھی فرسی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اسی طلب کے لئے پانچ ستمبر ۱۸۹۰ء سے جمع کیا گیا ہے

(۴) جناب سرمد صاحب تسلیم ہو چکا سرمد استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بینک پانچزار روپیہ کی سندت مفید ہو میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لکھنا تاریک پر کام کر کے معذور ہو جانا تھا اب میری یہ کیفیت کہ صرف چند روز کے استعمال سے تین تین ہر لکھ نام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

راٹم۔ نیلان خورشید محمد خان خلع نوابین محمد خا بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

(۵) کرم بندہ تسلیم۔ میں آج قابل قدر میر کے سرمد کو صحتی سال استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ اشتہار میں لکھا چلا اس کی دیکھ کر بہتر ہوئی میر کا یہ نیکل بالکل معذور یا دوا اب میرے چشم کے لیے لکھ ہو سکتا ہے

راٹم۔ ماندا کشن گورنمنٹ پنشنر دھلی محلہ چورنگوان۔

(۶) سنے میر کا سرمد اور میا سنگھ نے تیار کیا

میر کو نسل گورنر جنرل ہند +

۱۲۔ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمد کو ایک شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ پایا یہ شخص چند ڈاکٹر دیکھا علاج کر کے باپوں غبار کی مہربانی دیکھو سفید سرمد اعلیٰ قسم بندہ حقیقت میں بالکل مفید مقام۔ مہاراجہ جیت پر تاب بہادر صاحب بہادر داسے ریاست ٹکری ضلع ٹوکیہور۔

۱۳۔ جناب پروفیسر سرمد میا سنگھ صاحب۔

تسلیم۔

۱۴۔ آپ کے میر کا سفید سرمد کو تقریباً چھ مریضوں پر لیا۔ چونکہ مویا بندہ دھندلا تھا تو انکھوں میں دھم اور غبار کے مارنے میں مبتلا تھا۔ ان مریضوں پر

کیونکہ جس سے کر سکر کارگردان ہمارا اس مغز و مشیت عطیہ کے واپس دینے میں کہ جو خیال میں کی کشش باہمی کے سبب ایک دفعہ ہاتھ سے جا چکا ہو پھر بکشاوہ پیشانی و خندہ دلی سیر چشمی دیکھائے۔ بدنام کنندہ ٹکڑے جڑ۔ بنگالیوں نے "اندکی" کی بدولت قریباً تمام ہندوستانیوں کو سرکاری نظر میں مشتبہ و بد اعتماد بنا دیا ہے۔

پہلے بیدار نشی کرد  
نہ کہ را منزلت ماند نہ مرا

کیا اچھا ہو کہ ہندو اہل اسلام دونوں سلولوز و شب برات کے قدرتی چولی دامن کے ساتھ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسی موقع سعید باہم متفق ہو جائیں۔ اور بعد شکر یہ گورنمنٹ ہند اصلاحی سکیم کی دفعات کو بعد منت و خوشی ہمارے وطن منظور کر کے اپنے آپ کو سرکار باوقار کی محک نگاہ میں محترم و غیر سگال ثابت کریں اور آئندہ دیگر حقوق کے طالب و نیز عطا ہونے کے منتظر و مستعد بنیں۔ بایں پنج ترقی و فلاح مذک و قوم۔ خوشنودی گورنمنٹ کے علاوہ شب برات و سلولوز کے اتصال و تفران کی اس باہمی میل ملاپ کے سوا اور کوئی عمدہ و بہتر یا دیگر بھی نہیں ہو سکتی۔

شیر سنگھ گوری

پچھونڈی لگی

غزل

شدت ابر سے دل اپنا ہوا ہی بیتاب  
خواب کو دیکھئے اس ڈر سے ہوا ہی عذاب  
اتنی قدرت ہی نہیں کہہ سے جو ابر بکلیں  
رخ خوشید پر سوز سے آیا ہوا عذاب

ہزیمت کھا کے نامراد رہتا ہے۔ بظاہر اسباب اس کشمکش کو مشاہدہ کرتے ہوئے خیال ہوتا ہے کہ کیا عجیب مسئلہ سکیم قطعاً کا عدم و مسترد کر دیا جائے اور دونوں پارٹیاں اپنے کردار کی بدولت ممبری و حقوق انتخاب سے بالکل محروم کر دی جائیں۔

جسب اہل ہند کے طبائع میں حسد و رشک و عداوت و استیلا و پائے ہوئے ہے کہ ایک دوسرے کے اوج و اعتلا کو دیکھنا گوارا نہیں کرتا۔ تو کیا ایسی حالت میں وہ سلطنت گورنمنٹ عطا کئے جانے کے لائق تصور کئے جاسکتے ہیں یا بنظر انصاف وہ خود اپنے کو حکومت خود اختیاری کا مستحق خیال کر سکتے ہیں یا میری رائے میں اسکا جواب بجز نفی کے اثبات میں کیسے دیتے ہیں و یا جاسکتا ہے یہی قوم و ملک میدان ترقی میں قدم رکھ کے اپنے مطالب و حقوق باہمی سعی و جہد سے حاصل کر سکتا ہے کہ جو محل اتفاق و اتحاد سے ہمہ جہت مزین و مجمل ہو۔ بلا اسکے کچھ حاصل محمول نہیں۔ تا متفق قوم کو اگر حکمران قوم کو کوئی حق آزادیشا عطا ہی کرے تو خاصیت درمیانی کے باعث وہ اسے باہتہ ستکھو کے اپنے کو اس کے ناقابل ثابت کر دیتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ریفرم سکیم کا بھی حشر ہو تا معلوم ہوتا ہے یہاں پر یہ شعر منہ مسلمانوں کے حسب حال ہے کہ

بسا دولت کہ آید برگزر گاہ

چو مردا گہ نباشد گم کند راہ

ابھی سویرا ہے کہ ہر دو فریق عناد و اختلاف کو بالائے طاق نشیان رکھ کے اپنی کوتاہ اندیشی سے اصلاحی سکیم کو معدوم اور اپنے حقوق حال کو جو بہت مشکوکان سے خدا خدا کر کے بطور تجربہ عطا ہوئے ہیں برباد و پامال نہ ہونے دیں۔ کہ آئندہ کے لیے جمیع مطالبات موعودہ کے محنت ہونے کا بھی بسبب اتفاق باہمی موقع باقی رہے ورنہ تمام کوششوں کا فون ناحق ہو سکے ایک لامحذور زمانہ تک انھیں مطالب حصول میں سرگردان رہنا پڑیگا۔ پھر یہ بھی امید موهوم ہے کہ ہم لوگوں کی ناسپاسی ناقابل

زیادہ و بحسب قابل مسرت۔ رولق بخش و لطف ہے امر یہ سچ کہ امسال شب برات و سلولوز ہر دو توار برافقت ہند کر ایک ہی ہنگام سعید و اذان عیدین مشیدہ و خفا و جنین عجب ہے تو ام عید و ولادت و جلوه شہود میں آئے جو ہندو و اہل کے لیے قند کر کے فرے سے کیسے طرح کم نہیں۔ ایک طرف شب برات کی دہوم دہام دوسری جانب سلولوز کا ہنگامہ نشاط گرم ہے۔ بارہ طرب و حقیق کامرانی سے ہر دو گروہ مخمور و مسرور ہو رہے ہیں۔ مبارک سلامت کی صدا بلند ہے۔ پرس و ناکس شاوہ خرسند ہے۔ صدر ایوان طرافت مولا تاجی بھادری کی خدمت فیض مہبت میں ہی فیض اولی تصور کر کے گلہ مست مبارک باد سلولوز و شب برات بعد محرم و مباہات پیش کیا جاتا ہے۔ ترصد کہ شرف قبولیت متنازع فرمایا جائے۔ دونوں تواروں کا ساتھ نہجانب جامع امتزاج میں ایک مصلحت آگین رہے کہ جو اس بات کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی شک و ریب کو جگہ نہیں دیتا کہ گزرا آئندہ ہندو و اہل اسلام کے باہم کوئی کشیدگی پیدا ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ کیونکہ جب عالم غیب سے باہمی مصالحت کے سامان قرآن السعدین تقاریب سلولوز و شب برات مہینا ہو رہے ہیں تو پھر ظاہری مخالفت قائم ہونے یا از سر نو پیدا ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

مگر سخت تاسف ہے کہ احوال چند ماہ سے ریفرم سکیم کا تنازعہ ہندو مسلمانوں کے درمیانی ریشہ موافقت و موافقت کو منقطع کر کے خواہ مخواہ ذوقین کو ایک دوسرے کی مخالفت پر آمادہ کر رہا ہے اور ہندو ملک و قوم کی تیر بجتی سے یہ باہمی نزاع کم ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ گورنمنٹ ہند و سرکاری آف سیٹ انڈیا کمال متعجب و متوجہ ہیں کہ بصورت موجودہ کس کے حقوق مرجع رکھے جائیں۔ اور کس کے مطالب نظر انداز کئے جائیں۔ آجکل جا نہیں سے ریزونیویشن کی وہ بھر مار ہو رہی ہے کہ حضور لارڈ مٹو و لیرا ہند و جناب مسٹر مارکی بہادر سرکاری سیٹ کے افسوں میں بٹے پڑے ہیں۔ دیکھا جائے کہ میدان فتح کی رزولیوشن دور میں کون گروہ منصور و ظفر یاب ہوتا اور کون

سُتَا رِخَانُ



ایران کے دستوری انقلاب میں جن لوگوں نے  
اپنی جان بازی اور سب قومی سے شہریت دوا حاصل  
کی ہے ان میں ستارخان کا نام بھی نہیں نہ وہ میں  
لکھنے کے قابل ہے۔ آذربائیجان کو بھی  
شخص نے بنایا نشان شاہی افواج کو فتح و معرکوں  
میں ایجاد دکھایا دربار کی مخالفت کی خبریں سن کر اپنی  
فوج اور سواروں کو ہمدان کے ۱۲ جمادی الثانی  
۱۲۸۷ ہجری کو مجلس تہذیب کی حفاظت کے لیے  
نہایت کے باہر قیام کیا اس لیے کہ شہر تبریز میں فتنہ  
شاہی افواج نے مذہبی کروہ کے خلاف جنگ پر  
آبادگی ظاہر کی تھی اور دوسری طرف رحیم خان غدار  
معہ اپنی فوج کے شہر پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس وقت  
اہل شہر نے اس کے مقابلہ کی قوت اپنے میں نہ  
دیکھ کے عام سفید نشان جو امن چاہنے کی علامت  
ہے بلند کیا اور رحیم خان بیدھوک شہر میں داخل  
ہوا۔ ستارخان کو اس کی خبر پہنچی تو رگمیت  
میں حرکت پیدا ہو گئی اور امان چاہنے والوں کو  
زبردستی ملامت کی عام سفید نشان کو اوتار کے  
سرخ نشان بلند کر دیا اور خود شاہی فوج کے  
مقابلہ پر جگیا اور پے در پے مقابلہ کرنے  
شروع کر دیے گیارہ مہینہ تک برابر لڑتا رہا  
اس عرصہ میں چھوٹی بڑی ۸۳ لڑائیاں ہوئیں  
اور تمام علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور ہر  
موقعہ پر ایسی شجاعت ظاہر کی تمام لوگ تعجب  
کرتے تھے سب کی نظر میں ہی کی طرف اٹھتی

اس وقت خون بہا کچھ گھڑے کر گئے کا  
اس سلطان راستہ روکے ہوئے ہی ملا با  
ابرینہ نے عجب لطف کیا ہے پیدا  
کھینک کے بد سے غریبوں کے کپڑے گھر برباب  
رات بن لطف دکھاتا ہی تھا طر سب کو  
کہنے لگھٹے ہوئے کے روز ہو جو زمین سب  
کون بازار سے سود کو نہ دیرے جا کر  
بیچتا تو ہی ذرا آج تو جہنم پر آب  
گد سے باہر کو قدم کھنا بہت ہی مشکل  
آشیائے سے نہ مرا پانا نکالے سرخاب  
پاؤں بھی گھر سے نکالا تو گریے میں ہم سے  
سب عمل ایسے گریے کام نہ کچھ آیا شباب  
چوٹ بھی کمالی ہنسی اور سپہ ہولی پھرا بی  
یہ سید یہ ہو بھاگے ہو گھر آئے شباب  
اوسد وں مضحکہ باہر ہوا کچھ پھر پھرین  
واہ وا ہولنی خفت تو ہی کیا اس کا جواب  
یہوش بھی کھائی میر ہولی آخر خفت  
گھر سے کھلے پتے گنہ سمجھو کہ یا کار صواب  
ہر طرف شور ہے وہ گرتی ہی دیوار پو  
لاؤ فر دور اوٹھا ابھی فوراً اسباب  
ایک دن ہوا تو مصیبت یہ اوٹھا لین بند  
تو دل ہو گئے مہمان بنے ابر و صواب  
خبر کہ خالق خلاق دعا ہے ا تو  
یری رحمت سحر کنی الحال جہان سب اب  
رخ نور شہر کہ خلقت کو مٹا ہے بہت  
نفس کرینا ہوئی جاتی ہی ساری غرق آب  
مسافر

لیکن - اور یہ مقابلے سو وقت میں ہو - جبکہ تمام ایران  
میں ہر طرف خاموشی تھی اور تمام مجاہدان دستور  
بستر غفلت پر پڑے آرام کر رہے اور بدون  
مقابلہ کے فوج شاہی کی متابعت اختیار کر گئے  
جاتے تھے - مگر اسپین ملتی گروہ کو یہ فرصت نہ  
ملگئی کہ وہ تمام قوت تبریز میں جمع کر لیں - اگر شاہ  
کی تدابیر - خرم و قوت قلب اور استقلال شامل نہ ہوتا  
تو غیر متدان تبریز ایسا حیرت انگیز استقلال  
ظاہر نہیں کر سکتے تھے - اور تبریزی ایسا  
ایسا استقلال نہ ظاہر کرتے جس سے تمام  
شاہی قوت مضحل ہو گئی اور دیگر ملا ایران میں یہ  
حرکت اور جوش پیدا نہ ہوتا اور جب ملک  
ہمت مردانہ ظاہر نہ کرتا اور ایسے حیرت انگیز کام  
کرتا تو نہ صرف یہ کہ پارلیمنٹ اس قدر جلد حاصل نہ ہوتی  
بلکہ ایران کی خود مختاری قائم نہ ہوتی تھی -  
پس اس شخص کو اس تمام کامیابی اور ایران کو  
از سر نو خود مختاری حاصل ہونے کا اصلی سبب  
اور آزاد کنندہ بلکہ زندہ کرنے والا ایران کا  
سمجھنا چاہیے -

(ماخوذ از جلال المستنیر)



ہم انیکو اسکاٹ سڈیناٹ

نہیں مانگتا



—

آپ جانتے ہیں یہ رجب کا مہینہ ہے غفلت  
 جوق جوق مقامات مختلفہ سے بغیر زیارت و شرکت  
 عرس حضرت سلطان المذخوابہ محمد معین الدین  
 چشتی قدس سرہ سرورن پر باؤن عقیدے کے  
 رکھے اجیر شریف جلی جا رہی ہے - روینین بین



وعدہ آسان ہے وعدے کی وفا مشکل ہے



کھپا کھچ بھری ہیں۔ مسافروں کی وہ کثرت اور  
دھکم دھکا کہ گٹ لینا۔ پلیٹ فارم تک پہنچنا اور  
گاڑی پر چڑھ لجانا سخت مشکل۔ ہزاروں آدمی اگر  
جگہ مل بھی گئی تو بیٹھنا کجا کھڑے ہونا بھی معتبر۔  
ہر مسافر کو ڈیڑ گھنٹہ اور گاڑی سے باہر  
کا لڑھکے تو ملتا۔ گٹ کلکڑ۔ بکنگ کلکڑ سیشن  
کا انسٹیشن ریلوے پولیس۔ قلی۔ سب  
فرعون بے سامان۔ انجانا ہی بعد وقت تک  
اور کشاکش گٹ لے کے ایک گاڑی میں  
معدہ و زہرہ درجن مسافروں کے بھر دیئے گئے  
اس کیپارٹمنٹ میں ایک کالے صاحب بہادر  
رونی آفرور تھے۔ اونھوں نے یہ حالت  
دیکھ کے سگار منہ سے نکال کے اور موٹا  
ٹوندہ سنبھال کے یوں درشتانی شروع  
فرمائی۔  
ول۔ ٹلوگ کالادی اس کیپارٹمنٹ میں بیٹھنا  
نہیں سکتا۔

ووسرا۔ یوں۔  
صاحب۔ تم انگریزی (انگریزی) پڑھنا سکتا۔  
پلیس۔ یس۔ ہم انگریزی جانتا ہے۔  
صاحب۔ تم دیکھو۔ اس گاڑی پر لکھا ہے

فار۔ یور وینس اونلی۔ ٹب ٹم کیسا مایہ بک بہن بیٹھنا  
سکتا۔  
چوتھا۔ آپ کیوں بیٹھا ہے۔

صاحب۔ ول تم صاحب بہادر نہیں ہے۔  
یہی مسافر۔ آپ صاحب بہادر نہیں ہے۔  
صاحب۔ (زور سے) ابٹ ہم صاحب بہا

پانچواں۔ آپ صاحب بہادر نہیں بلکہ گڈ ایجنٹ  
صاحب۔ بہت ہی غصہ ہو کر۔ اور ٹھوکر مار  
کے ارادے سے کھڑے ہو گئے۔

چھٹا۔ صاحب آپ غصہ مت ہوں۔ اس  
کیپارٹمنٹ میں یور وینس لکھا ہے۔ مگر آپ  
یور وینس نہیں ہیں۔ آپ تو یٹو۔ اور کالادی

صاحب۔ بہت ہی غصہ ہو کر۔ اور ڈگ مارنگی  
غرض سے آگے بڑھے۔  
ہم۔ درمیان میں آ کے۔ صاحب آپ غصہ ہو

ہم کہتے ہیں کہ آپ ضرور صاحب بہادر ہیں۔ آپ  
کوٹ بیٹھ بیٹھ۔ کالر۔ نکٹائی۔ بوٹ پہنتے ہیں  
آپ جنٹلمین ہیں۔ آپ صاحب بہادر ہیں۔ یہ لوگ  
اکی عزت نہیں جانتے۔ مگر آپ سمجھیں ہم لوگ  
اپنی خوشی سے نہیں بیٹھے ہیں کیا آج نہیں دیکھا  
کہ ہلو گٹ کلکڑ نے یہاں بٹھایا ہے۔

صاحب۔ اوہم اوسکار پورٹ کریگا۔ مجھ  
ہم۔ ضرور پورٹ کیجیے۔ اوسکار پورٹ ہوگا اور  
نہیں ہمیں پورٹ کر دیا جائے۔

صاحب۔ ول تم اچھا آدمی ہے ہم تم سے  
بات کرنا سکتا۔

غرض کہ اس حکمت عملی سے صاحب بہادر کا غصہ  
فرود کیا گیا۔ اور ٹرین روانہ ہوئی۔ انجانے  
ہاتھ میں ۲۲ رجوالی ۱۹۰۹ء کا پرچہ اودھ پنچ تھا  
اوسکو ملاحظہ کرنے لگے۔

صاحب۔ ول یہ کجہ کا کارج ہے۔

ہم۔ جی ہاں۔ خبر کاغذ  
صاحب۔ ہم بھی اسکو سننا مانگتا۔

ہم۔ بہت اچھا۔  
پنے وہ آریکل پڑھا جسکے عنوان میں پولیس کا نفرس  
لکھا ہے۔

صاحب۔ ٹھیک بات لکھا۔ تم نہیں جانتا۔  
اب ہندوستانی لوگ چاہتا ہے کہ انگریزوں کو  
ہندوستان سے نکال دے۔

ہم۔ جی۔ سب ہندوستانی ایسا ہرگز نہیں  
چاہتے۔ البتہ تھوڑے آدمی اپنے حقوق  
اور اختیارات کی توسیع کے واسطے زیادہ  
شور و غل کرتے ہیں۔ مگر عام طور سے سرکار  
سے سب ہندوستانی مخالفت نہیں۔ اور وہ  
ادب اور متانت کے ساتھ کارروائی کرتے

ہیں۔  
صاحب۔ اخبار کی طرف اشارہ کر کے۔ یہ کیا  
صورت ہے۔

ہم۔ کریٹل سرولیم کرزن وائلی صاحب کی  
تصویر ہے۔

صاحب۔ اوہ بڑا کھراب بات۔ ایک کالادی  
صاحب کو مار ڈالا۔

ہم۔ جی ہاں سخت نالائق اور قابل نفرت حرکت  
کی۔ ہم لوگ ایسی حرکتوں سے سخت ناراض  
ہوئے ہیں۔

صاحب۔ ول یہ لوگ کمین ہم کا گوہنیکٹا

کبھی ریو اور رٹا ہے۔

ہم۔ جی ہاں وہ سخت نالائق اور بیوقوف لوگ ہیں۔  
صاحب۔ دیکھو۔ ہم انگریز لوگ ایکٹم۔  
ان لوگ کو مار ڈالنا سکتا ہے۔

ہم۔ بیشک ایسے لوگ سزا دہی کے قابل ہیں۔  
اور انھیں کسی طرح سے ہمدردی نہیں کی جاسکتی  
ہے۔

صاحب۔ اچھا اور کوئی آرٹیکل بولو۔  
ہم۔ بہت خوب۔

پنے وہ آریکل پڑھنا شروع کیا جسکا عنوان یہ  
مجوزہ انیکو سہلاکٹ ریڈناٹ۔ بہن پوسٹ

صاحب۔ ول۔ یہ کار سپائنس ہو۔

ہم۔ جی ہاں۔

ایک شخص۔ یہ کسکا مضمون ہے۔

ہم۔ صاف نام معلوم نہیں۔ آخر مضمون میں  
راؤ کا نام۔ ط۔ ع۔ رخ۔ حیدر آباد دکن  
لکھا ہے۔

وہی شخص۔ ط۔ ع۔ خ۔ شاید غلط  
بی۔ اسے کیا مضمون ہے۔

ہم۔ میں کہہ نہیں سکتا۔ اونھیں کامضمون  
ہو یا اور کسی کا ہو۔

صاحب۔ ول۔ مسلم لیگ کوئی کمیٹی ہے۔  
ہم۔ جی ہاں۔ مسلمانوں نے ایک کمیٹی  
تاکم لگی ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے کہ مسلمان  
متانت اور تہذیب اور ادب کے ساتھ گورنمنٹ  
سے اپنے حقوق کے خواستگار ہوں۔

رہیں۔

صاحب۔ نیشنل کانگریس سے کمیٹی  
الگ ہے۔

ہم۔ جی ہاں۔ ول نیشنل کانگریس انگریز لوگ  
صاحب۔ سب ہندوستان لینا مانگتا۔

ہم۔ نہیں۔ وہ بھی جائز حقوق کے  
خواستگار ہے۔

صاحب۔ نو بنو۔ وہ لوگ جوٹ دیکھنا مانگتا۔  
وہ چاہتا ہے بڑا بڑا نو بنو سب لا لوگ کو۔ انگریز  
لوگ نہ پاوے۔

ہم۔ جی ہاں ایسا ہو نہیں سکتا۔ گورنمنٹ  
کس طرح سے بڑا بڑا نو بنو ہندوستانیوں کو  
دے سکتی ہے۔ اور کانگریس ایسا چاہتی

بھی نہیں۔  
صاحب۔ تم نہیں سنا وہ لوگ چاہتا ہے  
بڑا لٹ صاحب چھوٹا لٹ صاحب سب بیٹو لوگ  
ہو۔ وہ بڑا سوال کا ماہر چاہتا ہے۔  
ہم۔ میں ایسا نہیں سمجھتا۔  
صاحب۔ دل۔ کارسیا ٹنٹ چاہتا ہے کہ  
مسلمان نوک ڈریڈ ناٹ بنا کے گورنمنٹ کوٹے  
چندہ کریگا۔  
ہم۔ جی ہاں۔ کارسیا ٹنٹ نے یہ تجویز پیش  
کی ہے۔  
صاحب۔ ہم نہیں سمجھتا۔ یہ ایسا جو کو بھی کا  
باٹ ہے۔ کئی لاکھ روپیہ کہاں سے آئے گا۔  
اور کون چندہ دے گا۔ ہندوستانی لوگ بولتا ہے وہ گریبا  
ہے۔  
ہم۔ جی ہاں۔ کارسیا ٹنٹ یہ تجویز پیش کرتا  
ہے کہ طول و عرض ہندوستان میں ان لوگوں کی  
کیتیاں منقطع ہو کے چندہ جمع کریں۔  
صاحب۔ دل۔ مسلمان لوگ ہیکہ مانگتے  
ڈریڈ ناٹ بنانا چاہتا۔ کس ماہر کا اتنا چندہ  
جمع کر سکتا ہے۔ بڑا جو کو بھی کا باٹ ہے۔ ہیکل  
چھوکر لوگ اگر بھی بڑے ہونے کے ہیکہ مانگتا سیکھا  
ہے م لوگ محاذ بان یونورسٹی ابھی تک بنا  
نہیں سکا۔ ہم سننا ہے۔ علی گڑھ کالج کے  
یورپین اسٹاف سے اور سرگرمی۔ سیمینار  
ہوا ہے۔ کالج لوٹے کا کھیر ہے۔  
ہم۔ جی ہاں۔ کچھ شکریہ بھی ہوئی ہے۔ اوسکو  
نیشنل گورنر ہاؤس اور رٹسٹیز۔ نفع دفع  
کر دینگے۔  
صاحب۔ بڑا کھراب باٹ ہے۔ صاحب لوگ  
کا باٹ سننا نہیں مانگتا۔ سکرٹری اچھا آدمی  
نہیں معلوم ہوتا۔  
ہم۔ سکرٹری بہت اچھا آدمی ہے۔ وہ  
مسلمان ہے۔ کالج چندے سے قائم ہوا  
ہے۔ محرم کالج اوسکا نام ہے مسلمانوں کے  
کے خلاف کوئی کام سکرٹری کیوں کر سکتا ہے۔  
یہی بات کہ محرم یونورسٹی ابھی تک نہیں  
بنائی گئی۔ پس اسکا سبب روپیہ کی کمی کے  
سوا اور کچھ نہیں۔ اگر آج مجوزہ روپیہ لجا  
کل ہی یونورسٹی بن سکتی ہے۔  
صاحب۔ گورنمنٹ اوسکو بھی منظور نہیں  
کرنا سکتا۔ دیکھو کلکتہ میں بنگالی بابو لوگ نیشنل

یونورسٹی بنایا۔ گورنمنٹ اوسکو جائز نہیں دیا۔  
ہم۔ جی ہاں۔  
صاحب۔ دل تو پھر نوک کس طرح سے  
ڈریڈ ناٹ بنا سکے گا روپیہ کہاں سے لاویگا۔  
بڑا جو کو بھی کا باٹ بولا۔ اور پھر اوسکو کھیر کے  
کالج میں چھایا۔ اور بولتا ہے ایک ایک کھیر  
انگلو آئین اٹھارہ روپے میں بھیجنا مانگتا۔ دل ہم  
ہیکہ مانگنے کا کام پسند نہیں کرتا۔ ہم صاحب  
لوگ۔ اینگلو سلاٹ ڈریڈ ناٹ نہیں  
مانگتا۔  
ڈر اوڈر۔ یہاں تک تقریر ہوئی تھی کہ ریڈین نے  
سیٹی دی۔ اور معلوم ہوا کہ اجمیر کا اسمبیشن  
آگیا۔ گاڑی تھری۔ اور انجانپ اور ٹرکے  
روانہ ہوئے۔ چونکہ اوتھ پنج کے مطبوعہ لڑکوں  
کے تعلق یہ گفتگو ہوئی مہا انفسون ہزار سال  
خیرت شریف کیا گیا۔ فقط

ح۔ م۔ د۔

## قصہ

(بقیہ ۵ اگست ۱۹۰۹ء)

واہ والے نوجوان واہ سے ترکی نژاد  
تف تمہارے سب کے اسلامونہ تف تہرہ  
کیا ہم ہو بخائی ہی محسن کشی کی دستگاہ  
خوب ہی تم نے کیا حق نمکوزاری ادا  
جسکے امن و حفظ میں تم خوب سوچیں  
جسکے نعمت خانہ سے تھا رازقہ کو ملا  
مہربان تہرہ ہا جورات دن مثل بدر

جس نے پڑھو یا تمہیں تھا در سگا ہونین سدا  
اوسکا بدلا تھا ہی جو کچھ کیا تم نے سلوک  
یہ تمہیں لازم تھا بیٹھو گو دین گھوٹو گلا  
اون یہ قابو تھے گریا یا تو اونکے رحم سے  
دیدہ دانستہ سلطان نے تمہیں موقع دیا  
تم نے جو جو خواہشیں کیں اونکو فرمایا قبول  
انتہا کردی دیا فوج محافظ تک ہٹا  
ایسی حالت میں جو کچھ تم نے دکھائی کارزار  
ہے یہ سب محسن کشی اور کوننگی کی ادا  
ورنہ وہ شیرنستان شجاعت اور تم  
ہے اتنا غنا مشیت اور سہ شان خدا  
یاد رکھنا اے گروہ نابکار و بدخصال  
تمکو ملنا تخت عثمانی کا مشکل ہے ذرا  
انتظام سلطنت اور تم ذرا شراب و تو  
تمہے نا اہلون کو نسبت ایسی کا تو ہو گیا

## تاریخ تمدن

بکلس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔  
کاخذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاخذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد  
شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ  
یا  
دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے



جنتک خلیفہ سلطان بنو بالاسر  
سرہی رہنا دوش پر شکل ہوا اہل و عیال  
ابے تہرستان قسمت ہم کو تیری ہین صاف  
جو تیان کھاؤ کمینوں کی نہ تم تو بات کیا  
تم یہ کہتے ہو کہ سلطان ظالم و جبار تھے  
لاکھوں جانین صنایع کین کھانا تھا یہ اجرا  
اسمین کیا تگو تعجب ہے کہ جو بیس سال  
حکمران ہوگا تو لا بد دیکھا مجھ کو سزا  
لاکھوں باغی قتل جو نگے سیکڑوں ہو قید  
بدعا شون رہزفون کو جو سزا ہو سب سے جسا  
تم ذرا اپنی ہی کم ظرفی پہ تو ڈالو نگاہ  
ایک شورش اور بغاوت میں جلایا کیا کیا  
برسوں میں جو کچھ کیا سلطان نے خفیہ کشت خون  
وہ تو تینے چار دن میں سب علانیہ کیا  
تم بڑے ظالم ہو یا سلطان ذرا دیکھو  
لائی نفرون ہو تم سب طرح سے یا دوسرا  
تم رعیت اور کہنے ہو کہ یوں بیاب ہو  
وہ تو تھے سلطان او پر زیب تھا جو کچھ کیا  
کاٹھ کی پتلی کو تھے اب بنایا بادشاہ  
واہ واکیا سزا شا جلد یہ فرما سزا  
اب تمہارے ہاتھ ہے سلطان سی  
چاہو جب سلطان بناؤ چاہو جب کرو جدا  
ہم کو جو کچھ کہنا تھا وہ ہم کہہ چکے در درون  
اب جو کچھ باقی ہے وہ اللہ ہی التجا

## مطلع ثانی

اے اللہ العالمین اذوا بھلاں اکبریا  
اے تعز من نشاء اے مدد من نشاء

قادر و قہار و جبار و حکیم بے نیاز  
تو توئی الملک قدیر خالق ارض و سما  
ناصر بے یار و یاور حافظ بے خامان  
مالک فرمانروایان حاکم شاہ و گدا  
رمم فرمائے اسیران دستگیر ماجران  
تاج بخش و تاج گیر و رافع دیو بلا  
یہ ازل سے سا اشارہ انقلاب روزگار  
مختصہ تیرا کر شمشہ کو کر دینا گدا  
ہو رہا ہے رات دن دنیا میں جتنا کا دار  
کشت و خون مزل و نصب طرز شیت تیرا  
اک نئی ہی شان تیری ہر گھڑی ہر آن ہی  
شور و غوغا جہان بھی ایک ہی تیری ادا  
سائے عالم کا تیرا اور سکون و امنسا  
عسرت و راحت غنا افلاس میں تیری عطا  
الغرض ثابت ہیں تیری قوتیں اور قدرتیں  
کون ہے تیرا شریک اور کون ہے تیرا ہوا  
سب مراد و صفات ذات اقدس پر گرا  
تو تو رحمت کو ہی تو نے فضل سے اپنے یا  
اس لیے کہ لفظ طوس رحمت کی سند  
ہم کو دیتی ہے اجازت تا کرین تجھ سے دعا  
اے جہان پرور مسلمانوں کا اوپر رحم کر  
اونکا ہر باد مخالف سی ہی پڑا دو بتا  
خشک ہوتی جاتی ہے اسلام کی کشت مراد  
ابریک آتا نہیں اقبال کا اونکے ذرا  
نا خدا کوئی نہیں تو لطف سوا ہے ادب  
دیکھ جو کب سے جہاز او کا تباہی میں بھینسا  
نشت عثمانی کو بھی نسبت ضرور اسلام  
تھا سہارا ہر مسلمان کا اسی جانب لگا

یعنی ہے قسطنطنیہ میں ہمارا بادشاہ  
ہے ہمارا نام بھی پانچون سوار و غنیں لکھا  
ہے ہمارے دین کا فرمانروا سوقت ہی  
اس خیال اور آسے سے ہر سلطان شاد تھا  
ہم کسی دنیا کی خواہش کے لئے رو نہیں  
اور خوشامد کی ضرورت بھی نہیں ہر ظاہر  
ہیں رعیت جنکی ہم سوقت ترے فضل سے  
اونکے ہاتھوں ہوتے ہیں حاجات دنیاوی  
پر ہمارے دین و ملت کا تو اب سلطان نہیں  
فخر اسلامی ہمارا جسیہ تھا وہ تو گیا  
تخت ہو اور سلطنت ہو اور سلطانی عقب  
پر امیر المؤمنین کسکو کہیں گے اے خدا  
تو بفضل و رحمت و اکرام اب پھر بے خبر  
تو ہی پھر اس کشن ویران کو بار و قوت بنا  
مشرق افضال سے پھر آفتاب دین کا  
نور پھیلائے بہا نین غت اسلام کا  
عفو و بخشش سے تیری ہو کا کیا بے محمد  
منزلت اوسکی بڑا کر پھر او سلطان بنا  
در گزر کر اوسے جو کچھ ہو گئی ہو خصیت  
اور اس ذلت کو اگر گوارا جسم و خطا  
ابنے سر سے اونھیں در تاج و تخت و سلطنت  
اپنی قوت اور قدرت کا تماشا پھر دکھا  
جو بغاوت اور ہین محسن کشی سے باغ باغ  
جو رعیت ہو کے بن بیٹھے ہیں اب فرمانروا  
جو بنے ہیں آج سلطان کر مے اونکو پھیل  
اپنی بد کرداریوں کا جلد پہ بانین صلا  
حکمران قسطنطنیہ کے ہون پھر علی محمد  
ایک اک باغی کو اونکے ہاتھوں پھیلو اندا

لے الہ العالمین پھر جلد نے فصل سے  
دوستوں کو شاد کرو۔ دشمنوں کو رے لا

ساق  
مولانا زار بند لکھنوی

## قابل ملاحظہ حکام ڈاکخانجات

مستربخ

تسلیمات کا پلندہ ابلاغ خدمت عالی درجت ہی۔  
اگر معلوم ہوگا کہ جو چیز کا شانہ دلمین بوجہ محبوبیت  
اپنا مسکن بنالیتی ہے اسکا خیال ایک لمحہ کے  
لیئے فراموش ہونا محالات ہے۔ او جس  
شے کے شوق دید میں ہر دم دل نگران ماہی لڑا  
رہتا ہو۔ اگر اتفاقاً کسی وجہ سے اوقات معینہ پر  
اوسکے دیدار سے محروم رہے تو اضطراب  
قلب کی حالت پر ملالت کا اندازہ ممکن ہے سمی  
چنانچہ مجھے آپ کے بحر طرافت کی سیاحت و شناور  
کا جھڑپ شوق ہے۔ اوسکا استفسار و بیان  
دونوں تحصیل لا حاصل ہیں۔ ایسی صورت میں  
اگر آپ شرف درود سے ہفتون بھرت اندر  
نہ ہو سکوں تو میری پریشانی کا کیا ٹھکانا۔  
گو آپ کے عطف و کرم میں بفضلہ ہنوز کوئی کمی  
واقع نہیں ہے۔ لیکن اہالیان پوسٹ آفس  
غریب خانہ تک اپنی قدم رنجہ فرمائی کا سبب خاص  
ہو رہے ہیں جو اکثر مال مفت بھیجے کے آپ کے  
مطالعہ کا خط اتنا راہ میں خود ہی اٹھا کے  
مجھے بے بہرہ رکھتے ہیں۔ بار بار ایسا اتفاق پیش  
آچکا ہے۔ شاد و نادر اگر ڈاکخانہ والوں کی  
نوازش سے پیکٹ ہو بخا ہی تو کھلا ہوا  
بائین ہدیت پر آشوب دیکھ کے میرے  
دل کو سخت کوفت و اضطراب ہوتا ہے چند مرتبہ  
جناب سب پوسٹا صاحب کو رہا سے گنج

خلع فرغ آباد کو تحریر کیا اور پوسٹین کو زبانی  
فمائش کی گئی مگر سب سود۔  
اب سخت عاجز و تنگ آ کے افسران اعلیٰ محکمہ  
پوسٹ آفس کی توجہ بامیدارک اس جانب  
مبذول کرائی جاتی ہے۔ آپ سے بھی  
پرا لٹ طور سے اتنا س ہو کہ جس سے خود  
بے خر خستہ مع انحر بخسہ مجھ تک پہنچ جائے  
کوین۔

ساق  
شیر سنگھ گوردی

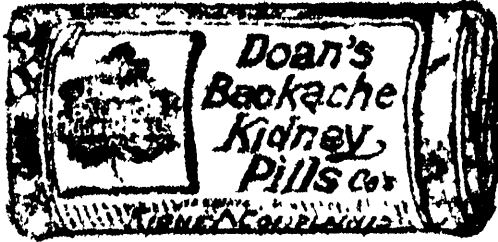
## معاودت

ایک دوست تحریر فرماتے ہیں کہ  
ہم کو یہ سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ ہمارے  
دوست ایس۔ اے۔ حکیم صاحب موجود آیات  
(جو سر سے پیر تک جملہ امراض داخلی و خارجی کے  
فے مفید ہے) اپنے سفر ممبئی سے واپس پھان  
تشریف لائے۔ آپ وہاں نہایت ہی کامیاب  
رہے۔ خصوصاً آپ کے مجربات جلدی بونی نے  
جنگ آپ ماہر ہیں اہل ممبئی کو اپنا گرویدہ بنالیا۔  
آپ کی عدم موجودگی میں جو بھیجی اور اضطراب یہاں  
کے مفاہیے زیر علاج میں پیدا ہو گئی تھی اوسکو  
حالبا آپ کی مستعدی اور خرابی زوری جلد رفع  
کرنے کی۔ آپ اپنی سیاحت میں بہت زیادہ  
وسعت دیتے جاتے ہیں۔ سمجھتا ہوں آپ کا سفر نہ  
ممبئی تک محدود رہا بلکہ احمد آباد۔ گجرات۔  
راجپوتانہ وغیرہ وغیرہ میں بھی آپ ہوئے  
آئے۔



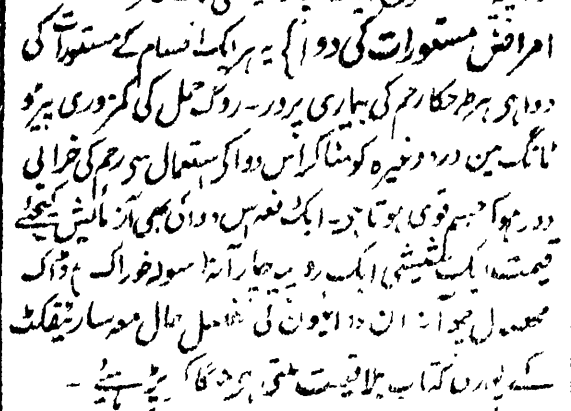
## صحت کسطح حاصل کرنا

اکثر اوقات یہی سبب پیشاب کی وجہ سے کہ کچھ  
کڑوا اور ضعیف کر دے خون میں سے فطرت چھپا ہوا  
اس طرح چھپا ہوا نہیں کتے ہیں کیونکہ اس پہی جسم کا صحت کا  
پیشاب کو خارج کر دے گردن کے نقصان دہ و مضر کی حالت  
مب ذیل ہیں۔ پشت میں درد۔ نیند نہ آنا۔ پیشاب کم آنا  
اور اسکا رنگ خراب یا دھندلا رہنا۔ پیاس پیٹنا۔  
بین لکھن معلوم ہونا۔ دکان کزوری۔ درد۔ پٹن کو پٹن  
نظر کار حندلا ہن۔ پکڑنا۔ جوڑن میں درد یا سختی۔ ماضی  
ہونا اور جسم کی عام خفاہت وغیرہ اگر توجہ کی تو پیشاب کے  
امراض۔ گھٹیا۔ چند صوبہ یا بیس اور گردن کا خفا  
پیشہ شہاد و استعدت کی اس قسم کی پیریاں کہ جیکر کٹھن سے  
ایسی امراض خیال کئے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ فون کی  
پشت اور گردن کی کوہان دڈنس بیک ایک گئی ہیں  
گردن اور پیشاب کے اعضا کو کڑوا ہشتی ہیں اور پیشاب  
نیز الہا۔ ان میں سے جو کچھ میں مدد کرنی ہیں کہیں وہ  
عرصہ صحت حاصل ہوتی ہے اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں  
تو گردن کو ہمارے کئے۔ ڈولن کا دھشت دور گردن کو  
ڈولنس بیک ایک گئی ہیں جو کواون کے لئے مجرب ہے  
ہیں اولی گوا ہمار کہنی ہیں۔



کہ درد و بہ باجہ شیشیوں کے کچھ تمام دوا فروش  
فروخت کرتے ہیں یا دھت لی۔ او۔ بکس۔ ۲۰ بکس ہیں  
ڈولن کا دھت اڈولنس اسٹیشن ایک دھت لکھتے  
کسی کسک خاص کیسٹا ہونہم چھانی ہے اور کڑو وقت  
نہ ایک ہی ڈیا جہاں لاسیر دوا ہر گئی ہونی ہونی  
ہا۔ ہر کڑو کڑو چٹا۔ اور ہر کڑو۔ طے کسک سوش لین  
تجہ اور خاوش و کڑو کڑو کڑو ہونی حالت کڑو کڑو  
نکھنے کے لئے کافی ہونی گوسے۔ تمام دکاندار کسک پاس  
قیمت عام۔ دو روپیہ فی ڈیز۔

فاسفورس اسکنیادوڑمیدنا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں مغز پرور  
رگ ریاس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے انکی کمزوری  
سے پیدا ہوی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی میں  
مقوی مہر کی گولیاں کے کا پنا نقوہ وغیرہ ان گولین سے  
آرام ہوتے ہیں دماغ کی خوراک میں گولین کی شیشی قیمت  
روپیہ ایک معمولی ایک سے چار شیشی تک دے



۱۰ اکبر الیہ کے یہاں نمبر ۷۰ تا راجہ دت ہسٹ  
مملکت

۹۱۱-۲۰

Handwritten Persian text on the page, including the title 'تاریخ جهانگشای جهان' (Tarikh-e Jahangshai-e-Jahan) and the author 'میرزا محمد تقی' (Mirza Mohammad Taqi).

...  
 کی ...  
 ...  
 یورپ ...  
 و ستر ...  
 ...  
 (یہاں) ...  
 قیامت ...  
 فروغ ...  
 دور ...  
 پانچویں ...  
 ایشیاء ...  
 اور ...  
 ...





نقد و مع	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
نام نہ	ع	ع	ع	ع	ع
سدا ہی	ع	ع	ع	ع	ع
شستہ ہی	ع	ع	ع	ع	ع
سالانہ	ع	ع	ع	ع	ع

نقد و مع	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
نام نہ	ع	ع	ع	ع	ع
سدا ہی	ع	ع	ع	ع	ع
شستہ ہی	ع	ع	ع	ع	ع
سالانہ	ع	ع	ع	ع	ع



# نوس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جس میں ۵۶ گولیاں ہیں  
خرید جائیگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

## شہزادی دو بیتیان

اور

دو دو باتیں



ملو اور آتشباری

آویز شہزاد کا تینوا

لونا تو کا

باہر ہو کر وٹھیں آتشباری

اور گھر میں بھرا خونا وٹھیں حلو اوکھو

ایضاً

بے بقعہ نور آج تو ساری بستی

قبضے میں ہر مار کے بلند سی بستی

خفت سے نہ چھوڑی ہو پانی پانی

اللہ کے چھوڑی کی آتش بستی

مشتوق کا نیا سراپا

عارض کو اگر آتش فرود کو

گیسوئے سیام کو بارود کو

بچو کا دوست

اسکاٹ المشن کو

یہ تمام الکھن والین نے دیا ہے جنگی اور ملکی تدرستی اور وقت ہمسائی

کی تعمیر ہے الیہ دے دار ہے کہ بچے کھا کے خوش ہوتے ہیں نہ بیوقوف چون

چھا خانا اور پھر بچوں کو بھلا کر رہتا ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھو رہی

سب دوا فرسٹس بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون متحد

دوا سازان

لندن

انگلینڈ

دیبا کے شکم ہو یا چپائی کیا ہی  
ہے سیب ذقن کہ حلوہ درود کو

ایضاً

مہتاب ہن یا آگ بھوکا خسار

ہی بان ہوائی یا یہ زلف خمدار

بہنی ہے یار کھے نلے ہن یہ دو

سینے پر او بھار ہی کہ کھی ہن انار

ایضاً

رنگین یہ پنجہ پختا خا تو نہیں

یہ سیب عنب کوئی بتا سا تو نہیں

محرم میں ہن رکھ لئی کر تم نے بیل

پلو میں چھپا لیا یہ حلوہ تو نہیں

ایضاً

بارود نے کر دیا جہان کو اٹو

سون سٹ ہی ہر اک سمت بھٹا بھٹو

گیسو ہن کہ بل کھائی ہو سانی ہن

سرگوشی میں زلفین میں یہ یاد بچو



کیا اسکی فسو نگری ہو کیا رنگ اور یو  
پہلو میں ہے اپنی وہ پٹاخہ اور غیر  
جلتا ہو کھڑا جس طرح بارود کا دیو

ایضاً

شیطان رقیب تو ہو جو جہاں جھل  
ہو مصحف رخ پر تونہ کافر کا عمل  
ہر رات شہرات ہو پھر کیا کہو  
حلوہ خوردن و رو بایر کی شل

ایضاً

وہ شوخ ہو حرب تر تو ہم میں جاذب  
ہیں گویا کہ ایک جان اور دو قالب  
چھوڑی ہو ہوئی اُسے یا پھنیکا ہو  
شیطان رقیب پر شہاب ثاقب



باقین ہیں کہ پھلچری سی بھول جھوٹا  
جلتا ہو گھر رقیب ہلق کیطرح

ایضاً

ہیں شیر ہرن بیل باہتی بندر  
بارود بھری ہوئی ہو سب کے اندر

مہتابی یار کا ہی ہر پھر چکر  
چرخ کی کا رقیب بھی ہو کیا گھنچکر

ایضاً

بارود چارھی ہو ہر سمت غریو

(سیر و رقیب کی درگت)

خسارہ سیمین تو ہیں مغزی حلوہ

اور خال لب یار ہیں حبشی حلوہ  
ہم کھائیں زبان یار کا مقراضی  
اور قسمت بر رقیب لپشکی حلوہ

ایضاً

ہم اُسے ہیں لپٹے ہوئے طبلق کیطرح  
پہلے میں شگفتہ وہ ہیں زنبق کیطرح

۱۲ ایک قسم کا حلوہ



نیادہ اٹھا کئے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بطلی السیر ملکون یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں۔  
سوجہ سے اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر کی جلد  
کی قیمت ۳۰ مع محصول اک ہتی گرا ب یہ ششما ہی جلد کی قیمت مع محصول ۲۰ مقرر ہے  
اسمین بخسہ سب وہی نمایاں ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

۲

پنچ اودہ پنچ اخبار رکھنؤ

# برسات کی شب کا سمان

ریل میں



نوٹ:- اتفاق سے مجھے دہلی جانا پڑا شام ہی  
کھٹاؤن کو جب گاؤں سے آفتاب پر جوم کرنا تھا  
تو کچھ ایسی تیرہ دہائی کہ میچان وکٹن اور جا  
نگا ان بڑی گاڑی کے زلفین بھی تو پریشان ہو رہی تھیں اور  
میں سے خوف سے کانٹے نہیں۔ میں سب بیاد میں  
کر کہا کہ شب کا ہر وقت: اندر دیکھو گا اور  
ستاروں کا تم سے کچھ بھی لٹا اور سب سب  
پریموں کی خوشنما روشنی: غرض یہ کچھ ایسا: غریب  
سلف تھا کہ بے اختیار دامن دل کھنچا جاتا تھا۔  
رٹل شاہان شورش و شنگ کی کالکون کیطرت  
بل کمالی جا رہی تھی اسی وقت یہ مضمون خیال میں  
آیا اور زور دیا ہو گیا۔

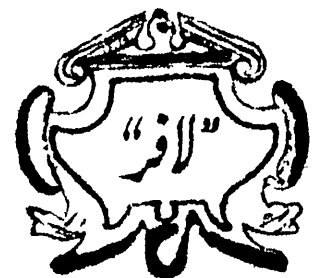
برعکس زمین کا سمان ہو گیا

برسات کی شب میں آسمان ہو گیا

جگنو ہیں کہ لمپ خوشنما تے ہیں

اور ریل شکر پہ کمکشان ہو گیا

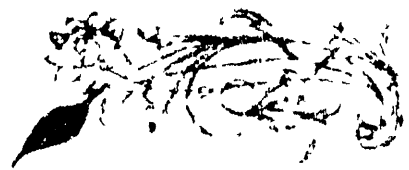
رات



# سلطان عبدالحمید خان

اور

مسلمانان ہند



زمین میں گل کھلائی ہے کیا کیا  
بدلتا رنگ آسمان کیسے کیسے

دیکھنا وہ جسے عبرت کا نشانہ کیجئے  
اللہ اکبر۔ کیا شان کبریاں ہے۔ ابھی ابھی دہو  
تی ابھی ابھی اندیشہ ہے۔ ہمشیر بچاک  
درا۔ اور فریاد کے شے توشہ ہیں۔  
عبدالحمید غازی کو دیکھو ابھی کل تک کیا تھا۔ تمام  
اسلامی آجہا و جد سار عالمائے اور حسب قومی  
سے ملاحظہ فرمیں نظر آتے تھے آج ہی سلطان  
کے بابۃ طعنہ زنی۔ سب و شام دہی سے  
مختار نہیں ہیں۔  
علیحدہ کا لچ جو حقیقت میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ  
قسططنیہ کا کوئی لچ ہے۔ جب احاطہ میں  
قد رکھو تو لال ٹوٹی ہی ٹوٹی نظر آتی تھی۔  
نیلہ گزٹ میں سلطانی نقشہ درج ہوا کرتے  
تھے کہیں خراج اخراجات کی تفصیل ہے۔ کہیں  
باورچیخانہ اور انتظامات کا ذکر ہے۔ آج اسی  
سلطان عالیجاہ کو رو باہ باز تیار رہا ہے۔  
علیحدہ کا لچ صاحب کے صفحہ اکثر سلطانی اذکار  
کے لیے وقف تھے اب وہی سلطانی ہجو  
کے نکلتے ہیں۔  
وطن کے وضع داری اور سبائی کی ضرورت تعریف  
کرنے والے غنیمت ہو ایسی ذات جو اس قدر وضع  
کا لحاظ دیاں رکھے۔ اور سلطان تخت سے  
اوتارے گئے اور مسلمانان ہند کی

کنوٹیان بدلیں۔

میان ابوالکلام نے وضو کیا اور مسی میں جا کے  
سلطان کے خلاف زہر اور گنا شرع کیا۔ انفراد  
زمانہ سبھی کے ساتھ ہے۔ بادشاہ غریب  
سب ہی اس جگر میں آجاتے ہیں لیکن عبدالحمید  
نہ کبھی غریب تھے نہ اب ہیں۔ اوکے  
تخت روم پر آخری تاجدار سدر کیطرح جلوس کیا  
اور اوکے تخت سے اوتارنے کے ساتھی  
اسلام کی شان و شوکت اور اسلامی مملکت کا  
خاتمہ ہو گیا۔ شرعی احکامات بفریت جیسے  
ہر زمانہ میں کار لے جاتے ہیں اس  
غریب سلطان کے لیے بھی عمل آئے۔ در  
شرعی احکام اور دینی کے ساتھ جیسے ترکون  
میں راج ہیں۔ ظاہر ہیں۔ کونسی شرعی  
بند ہے۔ دائرہ۔ حفاظ۔ کھڑے  
نظر سے پیشاب بازی۔ چھری کاٹنے کا  
استعمال یا کبھی سے قد مجنون کے طہارت  
یا فلوخ کا بچلہ ایک قسم کا دیر مادہ جو تیر اور کاغذ  
کے مین ہیں ہے۔ اسلام اور شرع تو وہی  
جو رسول کریم اور خلفاء نے کیا ہے اور حکم دیا ہے۔

## تاریخ مدن (۳۱)

بکلس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ

کاغذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ  
یا  
دفتر رسالہ المناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

مصدقہ پنجاب اسٹیشن کیکل : امیر معاہدہ بہادر گوشت پنجاب

پروفیسر میا شکمہ الجود الیہ مقام اٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

استعمال کرتے آئیں۔ یہ تہو جس میں تعریف تھی یہی لکھی  
استعمال میں مفید اور تیر ہدف یا یا میری سلسلے میں ابکار  
شمال کو یہ کو میں بذریعہ ڈاک خانہ حالت اور مر کا وہی  
کی معرفت فروخت ہوا جا ہی تاکہ ہمارے غریب کو پہنچے  
مستفید ہو کے اسکو دعاوی خیر سے یا کر دی باہ ہر مال کی  
میسر کا سفید سرہ اعلیٰ قسم دی بن بوسٹ ہیرین  
باقم ڈاکٹر محمد ہی امیر علان میڈیکل ایس  
شفاف خانہ تونسہ ڈیرہ قانکی خان +

۱۱۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۲۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۳۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۴۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۵۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۶۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۷۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۸۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۱۹۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے  
۲۰۔ اپنے بڑے حکمران اور کیا معبر شہاد ہو سکتی ہے

۱۴) قناب مردار صاحب تسلیم منی اچکا میرے سہیل  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کرم دی سب کچھ  
نفید ہی میری آنکھیں بالکل کڑو تھیں لگا ناریک  
کا مکر سے معذور ہو جاتا تھا ب سیری یہ کیفیت  
صرف چار روکے سہیل سے تین میں میرے کلام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں + قناب  
رازم نیلان خورشید محمد خان خلف نواب محو  
بہادر رئیس افلم جو بیل ۔  
(۵) کرم بنو تسلیم ۔ میں آج قابل قدر میرے کرم کو  
موصوفی سال سے سہیل کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آج  
استار میں لکھا چلاں وہی کئی درجہ بہتر ہو چکا  
میں بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے بھی لکھ رہا ہوں  
سلام ۔ یادداشت گورنمنٹ پشاور دہلی محلہ  
جوڑا چوڑا ۔  
(۶) اپنے مہیہ کا سر جو سو ہوا سنگھ نے کیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے ذکر میں کی سندات میں  
جو قلم تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرضی  
نہایت کو دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے جناب منیک  
میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء  
سے جمع کیا گیا ہے

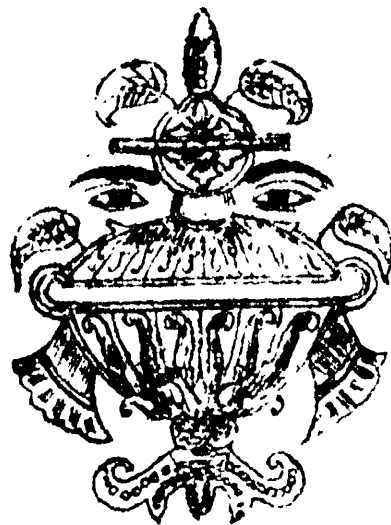
بعض احکامات ایسے ہیں جنہیں اصلاح اور فتنے کی گنجائش نہیں۔ بعض ایسے ہیں جنہیں جو جسم یورپین ہونے کے کثرت سے ایسے احکامات جاری ہیں جنہیں رد و بدل کی گنجائش نہیں۔ ہاں نام اور امرا اسلام اسلامی ہونے کے اور کئی دلیل ہے ورنہ شیخ الاسلام کے صاحبزادے اور لباس ترکہ یا جرمنی میں عرب کا جبہ دستار۔

جو کفر از کعبہ بریز دگجا ماند مسلمان مسلمانوں کی چونکہ اب سلطنت استبداد پر مبنی ہے بعد ورنہ زمین پر خال خال رہتی ہیں ایسے ترکی جو سب سے بڑی سلطنت اسلام کی ہے اوسے کو سراب سمجھ کے آنکھیں اوٹھ جاتی ہیں ایجاد کرنے اور نہ ماننے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔ لیکن اسلام تو وہی تھا جو خلفائین رہا۔ اور عالمگیر وغیرہ دیگر اسلامی سلاطین میں تھا اب۔ ہاں ایمان وہ دوسری جنس ہے اوسکا تعلق دل سے ہے جسکا واقفکار بجز خدا کے کون ہے۔ ترکوں سے جسے کوئی تعلق نہ اعتبار خلافت اسلام کے بجز نام کے اور کچھ نہیں۔ خلافت کا مصداق جو تھا وہ علی پر ختم ہو گیا۔ اب رہا نام مسلمان سلاطین مختلف مقام پر مختلف نام سے پکائے جاتے ہیں۔ عرب میں خلیفہ۔ کھلائے ہیں۔ روم میں سلطان۔ فارس میں شاہ۔ جوائن خان۔ بھارت میں شاہ۔ کابل میں امیر۔ دکن میں نظام۔ مسقط میں امام۔ اسپطرح روم میں بھی خلیفہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہونے سے ہونا اچھا تھا۔ جواب بعد عبدالمجید وہ بھی ختم ہوا۔ ہاں یہ سلطان سیف عثمانی سیف عثمانی کو چاہے اور کچھ یا سلطان شطرح ہی کو انکو — محض براے نام سلطان ہیں۔ یہ طریقہ پارلیمنٹ ہنسی وقت میں تھا نہ ہو سکتا ہے۔ خلافت حقیقی کے وقت میں یہ مشورہ کالو طریقہ تھا۔ ہاں جس طرح کلونگ کلی کے بجائے۔ مادی چیز استعمال کر سکنے کا فتنہ ہے اسپطرح اس مجلس کو بھی وہی نوری طریقہ خیال کر لو۔ سلطان کی ذات اب محض جزو معقل یا براے بیت ہے۔ مل پارلیمنٹ

ہے کوئی کام بغیر رضی پارلیمنٹ نہیں ہو سکتا پھر خلافت کیا۔ عبدالمجید کی ذات ایسی تھی جسکی مثال اس صدی میں تو مل نہیں سکتی۔ اگر وہ رو باہ بند بقول علیگاندہ گزٹ ہوتا تو آج سلطنت ترکی کے پر۔ مجھے اور جاتے عقلندی اور سری ہو کا نام اگر رو باہ بازی ہے تو ہر عقل رو باہ باز۔ پھر منافی کا لفظ ہی بیکار ہے اسے اور ادو۔ جس قدر دانا گزرتے ہیں اور موجود ہیں۔ ایسی فکر دن کے ہیں۔ رہا۔ اب ہم ہندوستان میں کواہیں سلطنت آتا جنابالی بھی تعلق نہیں جو اوس وقت تھا۔ بہت ہوا چ اور ارات کو کئے اور چلے آئے۔

بادشاہ ہمارے جیسے پہلے انگریز تھے اب بھی ہیں۔ خلیفہ ہمارے نہ جب سلطان تھے نہ اب ہیں۔ تو فی فطرت کے دل کو جو انس ہم نہ ہی عبدالمجید سے تھا وہ کسی طرح ان سلطان سے ممکن نہیں۔ و خود مسلمانوں پر جان فدا کرنے والا تھا اور اسی ذات کے روم کی خلافت ظاہر بھی ہوئی۔ ورنہ اوسکے پہلے عبدالمجید اور اوسکے اور پہلے تو کسی نے کوئی اتنا ہی تو واقف نہ تھا کہ روم کے بادشاہ کا نام کیا ہے۔ خیر ہمارا تو یہ خیال ہے اور جسکا چاہے جیسا ہو۔ لیکن بد زبان با سلطان و قیبت سخت جرم خدا کے دربار کا ہے۔ اور اسکی سزا ہی سخت ہے۔ پھر بے سود بات سے فائدہ کیا ہے۔

سابق مسلمان



## رنگین نظم



پسند آج ہے عالم کو ہاں ہوا لطیف عجیب دیتی ہے فتنہ فزاغذا لطیف کہیں ہے شکوہ و شکایت کا بیڑ چرچا کہیں مرگ کتنا سے ہر اک فضا لطیف کہیں ہے درد الم کا فسانہ غم کیش کہیں ہے بندہ ناجیر خود بجا لطیف کہیں مزاج مبارک بگودہ اب جائے کہیں نہ رنگ نیا لایہ قیائے لطیف کسی کو گل سے ہی رغبت کسی بلبل سے چین ہے اپنے لئے آج تو سر لطیف ہے فصل گرمی کی دلیں عجیب ہی خوش بہار اپنی چین کو ذرا دکھائے لطیف

خیال شاہد بازار اپنا ہے شاہد

کہ آج بزم پر نیراد اک جماع لطیف

سابق

بسم اللہ ربک

از ہر دونی



## برساتی بلبے

بادل گرجتا ہی یا روتا ہی

بوندین میں کہ انسوؤں سے منہ دھوئے

ہر نیل کہ اشکو کا بہا سوتا ہے

کس بر قوش کی بجر میں ہے یہ حال

بادل یہ لڑا لڑا کے کیوں روتا ہے

بارش ہی یا چرخ کا رونا

ان رات تلاش میں ہے اس کے ہسو

لے بھاگا دل اسکا بھی کوئی مہر و

کیا بات ہے جیتل گھڑی اٹھ پھر

کیوں چرخ یہ رو رہا ہی اٹھ اٹھ انسو

ابر کے لکے میں کہ تھکلیان

کیا ابر کے ابرے ہی پر یہ ہے جیتا

پیوند جو جمع کرنے کو ہے چیتا

گرمی میں برہنہ تھا پہ جاڑوں کیلئے

کیا یہ فلک ہوا اپنی گدڑی سیتا

رعد ہی کہ یہ فلک کی گڑ گڑی

ہر دم ہی گڑ گڑ گڑ گڑ ہی پیتا ہے

ستارہ شک ہی ہر گھڑی پیتا ہی

لھانسی ہو گرج گھٹا دیوان بنی سینہ  
کچھ سٹ چرخ گڑ گڑی بڑی پیتا ہے

سینہ ہی کہ یہ فلک کی لال

لال فوج آہرین - پ پ پ

کھوٹاٹ یا خاوری کو دینے پ پ پ

بانی بجل کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر

پنکی ہر لال یہ فلک کی ٹپ ٹپ

بارش کی کثرت اور پھیلنے کی کثرت

بادل بھی یہ لونڈوں کو ہر دیتا لٹی

پہلے جو کوئی خوب مچاؤ کھلتی

چوہے کی روش ہے دم دیا ہر ایک

ہر ایک بنا ہوا ہر جھیلگی لٹی

بارش ہی یا چھڑ کا و

بادل کی فوج کا ہے ہر سمت پڑاؤ

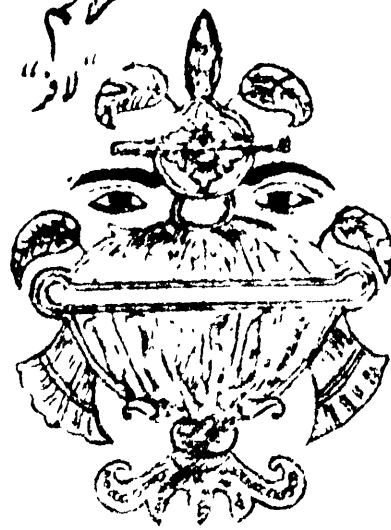
کہتا ہی رعد روز بجل میں یہ بڑا ہوا

آمد ہے میگھ راجہ کی ہر جانب

سقاے نیل کر رہا ہے چھڑ کا و

ساقم

لافر



نادر موقع رعایتی اعلان

لوٹ لوٹ لوٹ لوٹ



چلو - دوڑو - لیکو - اشرقیوں کا مال کو یوں کے

بول - موقع ہاتھ سے نہ جانے دو - یہ بھی

خریدو - وہ بھی خریدیں - سب لوگ خریدو

جو رو جو خر بار بھو گاہ دو این خریدو -

چوری کوڑا کم ڈالو گاہ خریدو - ورنہ

ہاتھ مل مل کے پھٹاؤ گے - اور زبان حال تو

یہ شمر گاؤ گے -

کمان سے پاؤں اتار جو یوں میں دو آئی

کمان ایسی مری قسمت نصیب یہ کمان میرا

یہ ادویات آپ بازار کا شہاروں کی طرح

نہ خیال کر مہین میں سکی سچائی ایمانداری کا

زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے - کہ یہ کارخانہ

باوا آدم کے وقت قائم ہے - اور انشا اللہ

بفضل خدا ادا حشر قائم و برقرار رہیگا - اور یہ

تمام ادویات ایک فقیر صاحب کی کراہت کا نتیجہ

ہیں - جنگو میں لئے بدی محنت و جانفشانی

لے در یافت کر دیا ہی اور اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ

فدہ صاحب کو نذر کیا -

خدا جھوٹ نہ بلائے - یہ ایسی نایاب دوا میں

ہیں کہ ہر خاص و عام کو واکا ایک ایک کس اپنی

اٹلے گلے میں بطور عویذ بکامیے رہنا چاہئے

اشہار پڑھنے کے بعد فوراً قیمت ادویات

بمذہب منی آڈر روانہ فرمائیے - فائدہ و آمد

کی امید نہ رکھو دوا پہونچے یا نہ پہونچے اسکا

کارخانہ ہے دار فہین ہے - فہرست ادویات

ملاحظہ ہو

گولی دافع قبض

قبض کو دور کرتی عیش

گولی دافع قبض

کوشاکی - درد کو گھٹاتی

رہنے کو ملاتی - یہاں تک کہ جا لگوٹ کھانے

کی ضرورت نہیں پڑتی - دو گولی میں پیٹ کیا



اتار کسٹ خیالات پر انگلستان کی برہی







آدم کی بی بی تو بھی اور ابذیہ کی قابلیت سے فائدہ اٹھانے کے تمام قومی معاملات تو اپنی خانگی جائداد سمجھ لیا ہے جو شیعہ اتحاد و دست یا خوشامدنی ہوتا ہے اس کو کالج کے عہد سے یا تہذیبی شپ ملتی ہے یا جو شخص بوجہ امارت خواہ مصروفیت کے اتنا وقت نہ ملتا ہو کہ کالج کے معاملات میں داخلہ دے اور سکویہ لوگ براے نام ٹرسٹی بناتے ہیں شیعہ ہند نے اپنے زبردست مضامین میں انہی بات ہمنے یہ سنا ہے کہ وہ کتاب کی شکل میں چھپا ہے جا کر تمام مغرب زمین اور بزرگان قوم کے پاس بھیجے جائیں گے نام بنام مثلاً میں بتائی ہیں کہ کس طرح اس کلیک نے رفتہ رفتہ تمام قابل آدمیوں کو جو آزادانہ رائے یا پختہ دماغ رکھتے تھے علیحدہ سے اور کالج کے معاملات سے نکال دیا اور کس طرح کالج کو اپنی برسرری یا وکالت یا لیڈری چکانے کا آلہ بنادیا۔ یہ بات بھی مسٹر محمد علی بی۔ اے۔ (آکسن) نے ایک پمفلٹ میں ظاہر کی ہے کہ ٹرسٹی شپ غیرہ کے انتخاب کے معاملے میں یہ لوگ دو ٹون کے دبانے اور چھلانے تک سے دیکر زمینیں کرتے۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جو خط و کتابت نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب کی تھی اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ حد درجے کی عداوت قوم کے بعض نہایت لائق اور دیانتدار آدمیوں سے رکھتے ہیں۔ شیعہ ہند کے مضامین میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کلیک کے جو معزز اراکین بمقام علیحدہ مقیم ہیں انہیں سے ہر ایک کی علمی لیاقت کچھ واجب و اجبی ہے لیکن ہوس اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ ایک قوم کے سب کاموں کو برباد اور تباہ کرنے پر ہر وقت تلے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ کام ان اشخاص کی ماتحتی میں یا جب تک ان کا مرکز علیحدہ نہ ہو۔

ان مضامین میں کسی نہایت واقفکار آدمی نے وہ وہ راز ظاہر کیے ہیں جنکی نسبت یہ کہنا جیسا نہ ہو گا کہ

”جوری مان کھیلے میں سرور اور“

ایک ہمارے اخبار نویس اور انجمنین جو مشن کی طرح یہ کام کرنے کی عادی ہو گئی ہیں

اور معاف فرمایا جائے۔ اگر یہ کہوں کہ بات کو سمجھنے سے پہلے غل غلی نام شروع کر دیتے ہیں وہ بھی اور جھگڑوں میں ان کے بھٹنے کہ ان مضامین کی طوفانی توجہ کر سکے۔ بہت سے لائق اور بے لاگ آدمی ہیں بات میں متردد تھے کہ ان مضامین کو محض لائق مخالفت کا نتیجہ سمجھا جائے یا یہ خیال کیا جائے کہ دراصل ایک کم لیاقت مگر مضبوط انجن احباب علیحدہ میں ایسی ہے جو (استعاراً) جیک جیک قوم کے اصغر خواہوں اور قومی تحریکوں کی تباہی خون جس کے موئے ہن یعنی شہرت اور بزرگی حاصل کر رہے ہیں مگر معتبر ذرا بیچ سے جو اظہار حال ہی میں پہنچی ہیں ان سے جذبات پر غریب ظاہر ہو گا اور راز افروختہ بن جائے گا شیعہ ہند کے جیلے گو نہت تھے لیکن بات اسی تھی کہ شیعہ ہند کے لکھنے والے والے کو جو باتیں معلوم تھیں وہ یہ ملک کو معلوم نہ تھیں چنانچہ شیعہ ہند نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ وہ زمانہ غفر قریب آتا ہے کہ جب علیحدہ کلیک جرات کر کے قوم کے مسلمہ لیڈر عالیجناب نواب انتھالالدو لہ انتصار جنگ وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب بہادر سکرٹری مدرسہ العلوم کو بدنام کر کے آنکھ زور لوتوڑنا چاہے گی۔ غالباً لوگ ایسے ہو گئے جنہوں نے اس پیشین گوئی کو پورے طور پر باور کیا ہو گا۔ لیونیک جوائنٹ سکرٹری یعنی کلیک کے لیڈر اور سکرٹری بنظاہر متفق معلوم ہوتے تھے تاہم یہ اتفاق ایسا ہی تھا جسکی نسبت مولانا خالی نے فرمایا ہے

صلح ہی ایک مہلت سامان جنگ کرتے ہیں بھرنے کو یاں خالی تفنگ

اب چند روز پہلے تک چونکہ سخت معاملہ اسٹاف اور کلیک کے درمیان آٹرا تھا اور کلیک کو کامیابی ہو سکتی تھی جب تک قوم میں قوم کے مسلمہ لیڈر کو ظاہری تعلیم و تکریم کر کے اپنے ہاتھ میں نہ رکھے۔ اب وہ ضرورت رفع ہو گئی اور پہلے جو باتیں چیک چیک کی جاتی تھیں اور جس بڑی مہم کیلئے کلیک اندر آ رہی تیار کر رہی تھی اور جس کا پہلا پیش قدمیہ تھا کہ

نواب وقار الملک بہادر نے ٹرسٹیوں میں جن لائق آدمیوں کا نام پچھلے سال کے اجلاس میں پیش کیا تھا انہیں جتنے زبردست آدمی اور مولوی مشتاق حسین صاحب کی طرفداری میں پر زور کوشش کر سکتے تھے ان کا نام نکال دیا تھا اور یہ ایک ایسی چال تھی کہ جس کو نواب صاحب موسوف بھی ممکن ہے سو وقت پورے طور پر نہ سمجھے ہوں اور اب اس خاموش گوشتی نے ترقی کے علاوہ حملوں کی شکل اختیار کر لی اور کلیکی ٹرسٹیوں اور چند مدرسوں نے جنکا مجموعی نام بورڈ یونیورسٹی علیحدہ ہے اور جس بورڈ میں مدرسہ ممبہ کلیک کے مخالف ہیں اس میں علانیہ یہ تجویز پاس ہوئی کہ کالج کے سب بڑے بڑے کام نواب وقار الملک بہادر سے نکال لئے جائیں۔ کالج کا سب سے بڑا کام بورڈنگ ہاؤس کی نگرانی ہے جو مدت سے پرنسپل کے سپرد تھا سہو سنا ہے کہ وہ بھی ساجزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کو مل گیا ہے۔

دوسرا بہت بڑا کام تعمیرات کا ہے جس میں اندازاً ایک لاکھ روپیہ سال کا خرچ ہو گا کچھ عرصہ پیشتر صاحبزادہ موصوفت اور شیخ عبداللہ صاحب وغیرہ ممبہ ان کلیک نے اپنے کاموں سے استعفا دیدیا تھا تاکہ نواب وقار الملک بہادر حق ہو جائیں مگر اس شیر مرد بزرگ نے کچھ پروانہ کی اور تعمیر کا کام بنظروری استعفا صاحبزادہ صاحب اپنی نگرانی میں لے لیا لیکن ۶

نکور و تاب مستوری نہ ارد صاحبزادہ صاحب موصوف کو یہ غزل گوارا نہوا اور نواب صاحب موصوف اور ان کے مددگار حاجی موسیٰ خان صاحب نے یہ کام بھی لیلیا گیا۔ گورنمنٹ اور حکام انگریزی سے جس قدر خط و کتابت ہوتی تھی آج سے پہلے وہ سب آنرییری سکرٹری کی طرف سے ہوتی تھی اور نواب محسن الملک مرحوم ان کا نفرنس کو خیر باد کہہ کے صاحبزادہ صاحب کے سپرد کر چکے تھے اور اپنے آجی وزیر سراج الملک اور صاحبزادہ صاحب کو دیوان چند لال کہا کرتے تھے یعنی اول الذکر پہنچ اور آخر الذکر سب کچھ (تک) نے ہی یہ احتیاطات اپنے ہاتھ سے زمین دیوئے تھے

نو اگر چہ قوم نے پیادہ رومی کہیں گے  
کہ پیدا رخاں سے گرا صاحب احمد خان  
تک آج بابر راہ مل ہندوستان کے  
مسلمانوں کا ایسا ہی حیرت انگیز انقلاب ہی  
جیسا ایران یا ترکی سلطنت کا مگر یہ معکوس  
انقلاب ہے - ۶

ایک ساتھ چلا سکے۔ اور اسکے ساتھ  
بیس سڑی بھی جو تقریباً کل غیر اضلاع اور  
بیرونجات میں ہے اگر سکے۔ اس سے تو  
یہ بہتر ہوگا کہ نواب قار الملک بہادر صاف دلی  
کے ساتھ استعفاء دے دیں اور صاحبزادہ  
صاحب بیٹ سکریٹری مقرر ہو جائیں۔

ببین تفاوتِ رد از کجا است ناکجا

ق

## نمایز مند

احمد علی - بی - اے

چشم مار و شن: دل باشد

لیکن گریہ خواہش ہو کہ سنا جتنا ارادہ صاحب  
کونفرنس کے متعلق جلد معمولی سرکلرون  
اور جھپٹوں پر دستخط کر کے اخباروں  
کے چھپوا سنے جلدوں میں آنریری  
سکرٹری کا سچ اور محمد لیڈر مقرر کیے  
جائیں تو یہ بھی کوئی حیرت انگیز بات

ہلکو مقبرہ خبر ملی ہے کہ وہ بھی نواب وقار الملک بہادر  
سے پہلے ہو گئے اور صاحبزادہ صاحب کی عقل  
محیط اور کف لبیب کے سپرد کر دیئے گئے۔ اب  
ملک حین کر سے سر

ہندوستان کی پالیٹکس میں سب سے عجیب بات یہ ہو کہ جس قدر مظالم اور غلط کاریاں نہیں لوگ کرتے ہیں اسکا دسواں حصہ بھی یورپین نہیں کرتے۔ تاہم تمام برطانیہ اور پلیٹ فارم یورپین کے خلاف گونجتا رہا ہے اور ریل پر پولیس میں دیوانی میں اور محکموں میں ماتحت ہندوستانی جس قدر ظلم اور رشوت ستانی یا بیجا غور یا زیادتی جلاتی کرتے ہیں اسکی کوئی خبر نہیں لیتا۔ انسو اس ہے کہ قریب قریب یہی حالت ہمارے قومی اختیارات اور انجمنوں کی ہوگئی ہے کہ قومی خواہ کا بھی معاملات میں یورپین اسٹاف کی آنکھ کا تنکا تو خوب دیکھتے ہیں لیکن مسلمانوں کی آنکھ کا شہنشاہ نظر نہیں آتا۔ یہ نہیں جانتے کہ قوم کے لیے یہ بستی کتنی بڑی ہے کہ وہ درپردہ سازشوں کا شکار ہو کر ایک دقار الملک کے ہاتھ سے بکھل جائے اور ایک آفتاب احمد خان کے تنجے میں آجائے۔ بین ان انقلابات کو قوم کی حد درجہ کی بد نصیبی خیال کرونگا۔ اگر قوم نے تمام معاملات کی سرداری علیحدہ کلیک کے چند آدمیوں کے ہاتھ میں چھوڑ دی۔ لیکن اگر اسکا یہ نتیجہ ہو کہ قوم اب بھی سنبھل جائے اور اپنے دماغ سے کام لے اور چند خود نما یا خام لیاقت غیر عقل مزاج لوگوں کے ہر معاملے میں (قومی یا ملکی) پیروی نہ کرے بلکہ انکو صرف مدرسے کے انتظام کیلئے محدود کرے تو یہ انقلاب ممکن ہے کہ ایک آزاد اور بابرکت زمانیکا پیش خیمہ ثابت ہو۔



بیوہ کرنیل سرولیم کرزن وائلٹی سی۔ آئی۔ اے۔

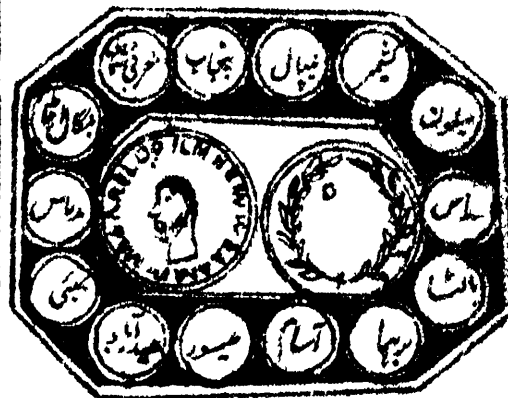
بنہوں نے غیر معمولی ضبط اور صبر اس حادثے پر ظاہر کیا۔ حسین بدین لال نے اس کے

شوہر کو تنگی ہے۔ ہلاک کیا

خدا شہ سے برا نگیزد کہ خیر اور آن باشد  
آخرین یہ بات کہنا ہمارا ضروری فرض ہے  
کہ ایک شخص سے یہ بات خال ہے  
کہ وہ عمرہ طور پر کافر نس کا کام کالج کی خطہ  
کتابت تعمیر کا انتظام نورنگ ہاوس کی  
گورانی تعلیمی مرسوم شمار کیا اہتمام وغیرہ وغیرہ



نام جنس و وضع کام	طولی	عرض	مشرع قیمت
کلاہ سوزنی گول جسکو پہنکر بغیر عالمہ کے کچھری جائیگر کلاہ گولی وکشتی نما زرد دوزی درزیشمی کلاہ جون -	معمولی	معمولی	۱۲ روپے ہارنگ ۸ روپے ہارنگ



بقیہ مع سارثیفکت سرکار انگلشیہ نے نہایت گاہ  
مذون میں اشیاء ذیل کی عہدگی کے تبادلہ میں عطا  
رایا جو کہ ۱۸۷۷ء میں ہوئی تھی چونکہ اس کا نظام  
بہت زیادہ ترچہ دستیابی صنعت کی تیز رفتاری تیار ہوئی  
ہے اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیکر اس  
مات دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طلب فرمائیں تجربہ یوراسارثیفکت ہو

نام جنس منع و صنع کام	طول	عرض	شرح قیمت
فلان کا دانی بیل بوئیدار سائیت	۱۰ گز	۱ گز	۱۰۰ روپے
مان چکن کا لانی یعنی چکن کے			
بیل بوئوٹون میں پر بہار کا دانی			
فلان چوٹی			
فلان چکن بوئیدار طبع طرح کرشنا			
و پیٹہ کا دانی سنہری بیگات			
کے لائق			
پنہ چکن جسکے گل بوٹون میں			
بہار کا دانی			
ساری چکن جسکے بیل بوٹون میں			
بہار کا دانی ہی			
نچاے چکن سوئی در شیشی چوٹی			
سی مہری کے			
رے چکن بیل بوٹے دار			
سنگے جو سے تیار			
۱۰ چکن دوپہل چوکو ستیہ			

پانچین کھانیاں متبا کو کی خوشبودار مشکی گولیان  
 کھان ہیں لہذا بچن کو غیرت مشک و صند بنانے والے  
 کدھر ہیں لب نوشین پر سرخی کی بہار دکھائے واسے  
 ذرا دھر تشریف لائیں اس روحانی و راحت جسمانی  
 و فریت زبان کی لذت و بات کی حکمت کو ملا حظ فرمائیں  
 یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہوتے کے علاوہ  
 بسبب میسر ت بعض خواہر اردو یہ لطیفہ کے نہایت  
 مزے دار خوش ذائقہ مقوی و داغ مفرح دل و دماغ  
 مفرح قلب ہجر رنگ خسار جلاوب رطوبات ففعلیہ  
 محلی و دندان و معنی خون و غیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
 گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت عدد  
 سادہ ۴۷ توہ ۴۷  
 قوام جسکی گولیان ہیں فی ڈبیہ ۵ توہ قیمت عدد  
 زرداہ۔ یعنی بقی دار متبا کو فی سیر ۱۰

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگران چین پارچہ الی کی لکھنؤ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

(بجیس برس سا رکھندہ ستائین ستھالیں آہی ٹپن)

ا دوا جیسے روز اوجھلتا ہو سی دوا کے دوا ایک معادہ ہی

دیا جاہی۔

۱) نیا۔ تپتے۔ دوا کا۔ ستھال یا جاہی۔ تپتے۔ دوا کا۔

۲) ابونے دوا والے یا جاہی دوا کا۔ ستھال ہو گیا ہو دوا ہی

۳) اس سمیت سہی یا جاہی فیت (یا ستھال) ایک دوا ہے یا جاہی

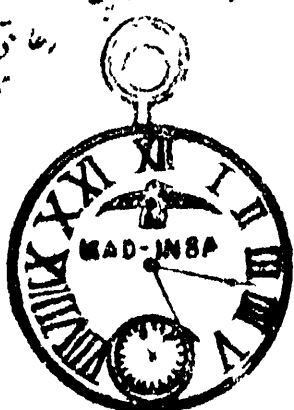
۴) دوا کی دوا۔ دوا کا۔ ستھال یا جاہی۔ تپتے۔ دوا کا۔

۵) ڈاکٹر برمن طاعت دین والی دوا یوں میں مشہور دوا

فاسفورس اسکنڈیا اور ڈیمنڈ ملا کر یہ گولیان بنی ہیں۔ مغز پروری  
رگ۔ ماس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے انکی کمزوری  
سے پیدا ہوئے معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی میں  
مقوی فرد کی گولیان کے کا پنا نقود وغیرہ ان گولین سے  
آرام ہوتے ہیں وہ ہفتہ کی خوراک میں گولین کی شیشی قیمت  
روپہ ایک حصول ایک سے چار شیشی تک ۵۔  
احراق مستورات کی دوا ہے ہر ایک قسم کے مستور کی  
دوا ہے بڑھکا رحم کی بیماری پر در۔ روک تل کی کمزوری پر نو  
مانگ میں روز و نوبہ کو مشکا کر اس دوا کو استعمال سے رحم کی خرابی  
دور ہو کر سم قوی ہوتا ہے۔ ایک نغمہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپہ چار آنہ (سودا خوراک) ڈاک  
معمول چھ آنہ ان دواؤں کی تفصیل حال معہ ساریفکٹ  
کے یوری کتاب بلا قیمت ملتی ہے مشکا کر پڑھئے۔

ڈاکٹر اس کے برہمن نمبر ۶۰ تا ۶۱ چند فٹ اسٹریٹ  
کلمت

۱۱-۲۰ رابرٹ انکرسون اور نیویارک امریکہ  
رمانی قیمت ۳۲-۱۰۰



ایکھل امریکن  
لیورڈا  
دنیا میں امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہرگز  
اور پائدا میں

دعائی قیمت  
تصور لہو اک  
دفعہ خریدار  
ساخت چڑوکی  
ہر دوسکی وجہ  
قیمت میں کم  
اپنی آپ نظر

ہم یہ امر بلا مغالہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگریزوں کی بنائی ٹھریو کا پائدا اری عمدی عام پسند اور کم قیمت ہوتی ہیں۔ دنیا میں کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص یورپ میں ہفتہ شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ دس ہزار یا ۳۶ لاکھ سلاخہ فروخت ہوتی ہیں۔ پاکستان میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے۔ چونکہ حکومت دستا میں ایکل و اچ کارواج دینا ہے اسلئے ان ٹھریوں کی عایتی قیمت بچ رکھی ہے آئندہ سال شروع تک یا ۱ لاکھ ٹھری فروشت ہو اسلئے بھی جاوے گی۔ ہر ایک گاہی کے ہمراہ ان کی گارنٹی ہے۔ ہندوستان میں ہمارے خاص غنیمت ہے۔ یہ ٹھریوں کی قیمتیں کم ہیں۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کی تھکنہ راجا بابا زانہ میں  
اور وہ بھی۔ یہ ٹھری ہفتے میں لگونی تمام مصبات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر و اقدار کی توجہ کی لائن ہے۔







اجرت اشتہار				
تقدیر طبع	ملازم	کار	کار	کار
ملازم	کار	کار	کار	کار
سدا ہی	کار	کار	کار	کار
ششما ہی	کار	کار	کار	کار
سالانہ	کار	کار	کار	کار

فہرست قیمت اوردہ ہنج				
فصل فرستادہ	طعام و مکرمات	عام خریدار	روسا	وہیلان
کار	کار	کار	کار	کار
کار	کار	کار	کار	کار
کار	کار	کار	کار	کار
کار	کار	کار	کار	کار





## تراشنا دلکش



چور

کہتے بڑے پے کو جوانی کا چور  
اوسکا بھی کوئی چور ہی۔ ہاں کئی گور  
ہے گور کو خاک میں ملاسنے والا  
یہ وقت کہ جبکہ کہتی سب میں شہ زور

وقت

تیزی ہو وہ چشم عقل جس سے خیرا

لے اڑنے میں ہی ہوا نہیں ہو پھیرا  
کیا نہیں حیف اسے برباد کیا  
ہی وقت زمانہ کا اوٹھائی گہرا

نفاق کو طلاق

گہرا ہی ہندو لے اس طرح نفاق  
جیسے گھیری کسی کو فوج قلماق  
ٹھنک بھی جب پڑ نکالیں تجھ یون  
دیتے ہیں زنان بد کو جس طرح طلاق

ہمت

کم حوصلہ ہارتے ہیں ہمت ہوم  
صاحب ہمت بڑھاتے رہتی ہیں قدم  
جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں سکو  
انجام کیے بغیر لیتے نہیں دم

نتیجہ اعمال

جتنا کوئی کسی سے کہیگا کہ  
اوتنا ہی ہوتا جائیگا وہ خود بد

بد ہو کے نتیجہ پائے گا پھر اوسکا  
کھا ئیگا مصیبتوں کی دنیا میں لکد

آیا

ہر ایک ادا ہی تیری بھائی آیا  
کیا مِس کا پیام آج لائی آیا  
کیا تیری نذر کیجے کہ لیکن  
منہ کی ہوسوں سے گڑھالی آیا

قطع شریف

کہتا ہوں راست فرق کب ہی سہو  
آواز ہی۔ او۔ آر کا یا ہے بھونپو

## اندازہ مرض سے حفظ مالقدم بہتر

جسکے قوت اور نظام جسمانی صحیح ہوں اوسکو طاعون اور چیچک ہیضہ۔ امراض شہسب  
کوئی خطر نہیں یہ عارضہ ضعیفون اور اونکو جبکا نظام گھس گیا ہوتا ہے۔

اسکاٹ کا المشن

بیمار کون ضعیف جسمون کی تعمیر اور مستحکم کر کے روکتا ہی اس سے عارضہ  
کو سوا دور بھاگ جاتا ہی۔



ہاتھ سے نہیں چھوا ہے  
سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ ولون (متحد)

دوا سازان

لندن

انگلینڈ

اڑ کے ڈرتے ہیں دیکھ کر شکل شریف  
کہتے ہیں دور سے وہ آیا جو جو

تپ ولرزہ کا زور

ابکی تپ ولرزہ ہی بہت عالمگیر  
کرتا ہی ہر اک جسم پہ کار شمشیر  
جس طرح شکار گریہ ہی موش سطح  
انسان کو اس نے ہی بنایا نچیر

ایضاً

جس طرح دلو پتی ہے بلی چوہا

اس طرح دبا لیتا ہی ہر اک کو یہ آ  
ابکی تپ ولرزہ کا نرالا ہی ڈھنگ  
کوئی بوڑھا جوان بچہ نہ بچا

لندن سے نبرجی کی واپسی

لندن سے آگئے نبرجی اب لوٹ  
اخبار نویسوں کی تھی اچھی مسکوٹ

جب بحر فصاحت نبرجی نے جوش  
مارا محفل میں ساری تھی لوٹ اور

۱۵ پریس کانفرنس لندن ۱۲

نبرجی کی وضوم

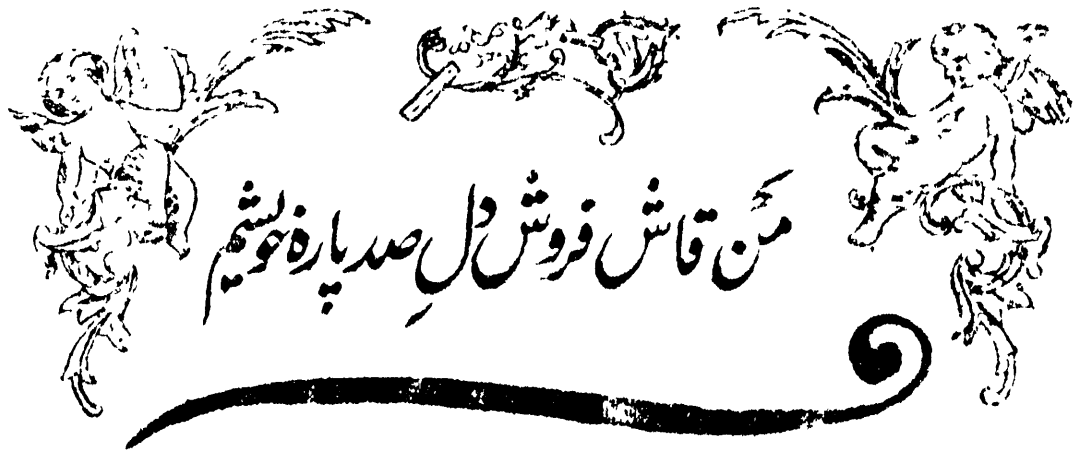
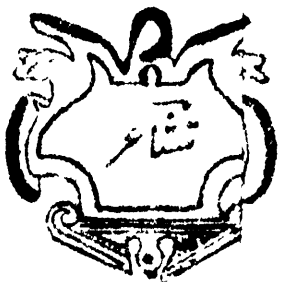
لندن میں دکھائے ہیں نبرجی وہ زور  
ہو ہو گئیں دشمنوں کی آنکھیں بس کور  
ہوتے تھے کھڑے دیکھ کر سچ جیب  
بر لو کا اٹھتا تھا ہر اک سمت شور

شادی خانہ بربادی

بے دیکھے تم سے دل لگایا ہمنے  
کیا آب خجالت میں نہایا ہمنے  
بس دیکھ لی کا پی تھاری حساب  
باون پورہ اوجاڑ پایا ہمنے

گل چشم

کیرن کر لے ہیں آپ ہتھکڑی چشم  
پہنے ہیں آپ شال گر بندہ چشم  
ہر بات میں میل میں ملا دیتا ہوں  
گلر گلر آپ ہیں تو بندہ گل چشم



دنیا دم اونٹھا اے جگاں چلی جاتی ہے - بطنی اسیر لکون یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں ہے -  
ہوبہ سے اوڈہ پنج کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی شمشما ہی اول و شمشما ہی دوم) جو فوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے سال بھر کی  
جلد کی قیمت ہے معہ معمولہ اک تھی گراب یہ شمشما ہی جلد و سکی تیت معہ معمولہ اک بھر مقرر ہے -  
اس میں بچہ سب ہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آوے پنج میں شائع ہو چکے ہیں -

چند ہیروز اور وہ پنج اخبار لکھنؤ

## شہرات

اور  
ملاجی

خلوے سے جو معد کیا کتوان تھا آنا

بسوجھی یہ نئی بنت عنب کوتا کا

نیت ہوئی ڈالو اڈول جب بیٹ پھر

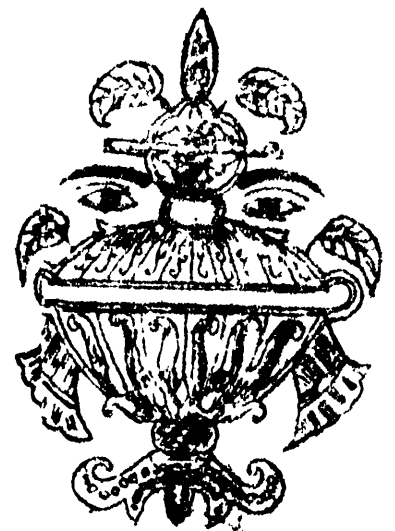
ساقی سے کہا خیر ہو میدے ادا

لڑ کون سے کرین وصول عید کی دم

مان باپ قرض لین ادھار لین یا وام

دو نرخ میں جائے یا ہشت پین

ملاجی کو اپنے خلوی ماند لیسے کام

ساقی  
"لاؤ"

## خلوئی منزل

کھڑے آئی ہے شہرات خلوہ

کرنگا دھخل حسانات خلوہ

نصیب غم جنگل پا پڑی ہو

بہین پیچھے رہت ہو غمات خلوہ

کیا ستون سے دن بھر آن پھال

کھرایا تھا جو اسے رات خلوہ

نظر آسین نہ میروں کی گئی

نہ کو کوٹکا کسی تہیات سوہ

نہ اپنے ہی میں تر یں نہ سے

نہ کچھ پوچھیکہ ار کی بات خلوہ

رگے کوٹ کے جوڑ دشمن

نہ آید پر اس کے بات خلوہ

بنائے مٹھو تو اپنا اسکے قبال

پھر انکے بعد لے بڑات خلوہ

من و سارا کا ہو یوں دہین لے شیخ

نہ شیعہ قبیلہ حاجستان خلوہ

دعا ہی رام سے سو بولی ہر دم

بکے میرا یونہیں دن رات خلوہ

ساقی

خلوے خوردن رازد بایہ



## ایران

نوجوان حضرت محمد عیسیٰ دنا جازہ در و اسے  
روایتی ایران جہد رقت شہن ہو۔۔۔ ملک  
میں عجب ہر ہو نگ اور کشت آن کا بارنا گرم  
کر دنا۔ بار جو دیکھ اسے وار ماجہ رقت شہن  
لے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
اور لہجہ ا باب و رانہ دھیر۔۔۔ شخص  
جموں سلطنت کردی تو۔۔۔ اسے اسے اسے اسے  
لے تخت آسین ہو۔۔۔ اسے اسے اسے اسے  
کا انتظام شکست کر۔۔۔ اسے اسے اسے اسے  
ہی یا مٹھ لے لے۔۔۔ اسے اسے اسے اسے  
ہا مٹی۔۔۔ اسے اسے اسے اسے  
نرم ہو۔۔۔ اسے اسے اسے اسے  
اور اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
آسنا اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
سے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
ہی اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
یکرہ۔۔۔ اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
کو اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
جاتا تھا۔

ایہ اس طوائف لے غمزی اور فساد آگے  
کہ دیکھ کے روس نے جیلہ حفاظت عیا۔۔۔  
اسے کان والک کے ایک دستہ رزی فوج  
اور غوغاہ کا دن سے وقار ہی دیا۔ اب  
کیا تھا مقل جانی اور گھر سے اور بہرے۔  
کیا نہ دستور سی پند اور جو سی سلطنت کے  
جاسے والہ ان دن بہشت زمانہ زمانہ  
روشن خیال۔ موجودہ زمانہ کی افراد  
جالو کو بھیانے اسے ہی موجود ہے۔  
شہاد کو اپنی غمزی کا بہت خود بخاری اور  
خانہ ان شاہی کا مندر۔ رعایا سے ایران۔  
ملک کی تباہی۔ عیسائی سلطنتوں کی جابجائی  
شاہ کی نو جوانی اور باخترہ کاری کیوجہ سے  
ناراض۔ اسے اسے اسے اسے اسے اسے  
نے بہری آگے اسے اسے اسے اسے اسے

# میرزا کا سر

مصدقہ جناب اسٹنٹ کمپل اگر امیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

محرمہ انگریزوں نے یہ عمل کا جو کے پروٹیکشن ہمارے ڈاکٹر وں والیان ریاست اور ولایت کی پونورشی کے سند یافتہ پورین ڈاکٹر وں کے جو تجربہ سے صریح فرماں کہ یہ سر میرا اصل ذیل کے لکھنؤ کے صنف بھارت تار کی چشم و صند جالائز دل غبار بھولا سبل سرخی مبتلائی موتیا بند بانی جانا خدشہ سے مرز و دکھ اور حکیم جی سے اور ادویہ کے آنکھوں کے مرنے پر اب سر میر کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے عینائی بہت بڑھ چکی جو اور صنف کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیا بلوڑ کو تک کو یہ سر میر کیسا مفید ہو قیمت اسلئے کم رکھی ہو کہ عام و خاص میں سر میر سے فائدہ ادا کیا سبکی قیمت فیتورہ جو سال بھر کے لئے کافی ہو مبلغ عام میر کا میر سفید اعلیٰ قسم فیتورہ تین روپیہ خاص میرہ فی ماٹھ میں روپیہ - مہر سر میر فیتورہ ہر خرچ ڈاک بزم فریدار درخواست کیونکہ اجابا حوالہ نوردین نقل و جعل میر سے کے سر میر کے اشتہار وں سے بچا جائے۔

پروٹیکشن میرا سنگھ اہل وادلیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں کو کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کو کہدے چکا مفید پایا۔ میری داسے میں خاص کر ان مریضوں کو واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور وہند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سر میر نہایت ہی مفید پایا۔

مقام بٹالہ محووس راجہ بہادر ریل ایم۔ ایس۔ اسٹنٹ سرجن پروٹیکشن میڈیکل کالج لاہور حال نزدیکی سرگرم گورنمنٹ ہند۔

استعمال کرنے سے اکثر ثابت ہوا جیسی تعریف سنئی تھی لیسلی استعمال میں مفید اور تیر مدت پایا میری سلسلے میں ایک مرتبہ مثل بکریہ کو میں بذریعہ ڈاکخانہ جات اور کم کا ڈاکخانہ کی معرفت فروخت ہوا چاہی تاکہ ہمارے غریب کو بچہ ستر مستفید ہو کہ آجکال دنیا میں یہ یا کر کے براہ مہرانی لکھنؤ میر کا سفید سر میر اعلیٰ قسم دی لی۔ پوسٹ میں رج ماقم۔ ڈاکٹر محمد علی امیر خان میڈیکل انچارج شفا خانہ ٹونہ۔ ڈیرہ قاری خان۔

انہی بڑے ہلکے اور کیا معتبر شہاد ہو سکتی ہو

۱۱۔ میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میر کا سر میر کو سرور میرا سنگھ اہل وادلیہ نے تیار کیا جو استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آٹھویں جی بار بون کے یو لکیر کا حکم لکھتا ہے آٹھویں ترازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہ سر میر بینائی قائم رکھنے کے یو نہایت ہی مفید اور زرد اور سرست آنکھ کے بھی کوئی ادواہن سر میر سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیتی۔

مقام۔ آنرل جناب گورنمنٹ خان۔ خان بہادر ایس۔ ایس۔ سرجن جنرل سیشن جی قسمت جالندھر میر کو سنل گورنمنٹ ہند۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے سر میر کی سندات میں سے جو قریب میں ہزار کی ہیں ایک کو بھی فروض ثابت کئے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک میں اس مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۶ء سے جمع کیا گیا ہے

(۴۲) جناب سردار صاحب تسلیم ہو چکا ہے استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ شیشہ بیکر کوئی جسم کیلئے بہت مفید ہو میری آنکھیں بالکل کمر و قیاس لکھنا ایک بچہ کا مگر سبب معذور ہو جانا تھا اب میری یہ کیفیت ہو کہ صرف چند روز کے استعمال سے میں میں بہرہ کلام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

مقام۔ میان خورشید محمد خان خلیفہ نوابین محووس بہادر رئیس اعلیٰ محووس۔

(۵) مکر م بندہ تسلیم۔ میں آجکال قابل قدر میرے سر میر کو جو مبلغ سال استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آجکاتہا میں لکھا چوس بھی لکھی درجہ بہتر ہوئی ہے میرا آجکال بالکل چھڑا اور اب میرے چشم کے بھی لکھ جوسکتا ہوں

مقام۔ مانگا کشن گورنمنٹ جیشنر محووس محلہ چور گورنمنٹ۔

(۶) میں میر کا سر میر سو اور میرا سنگھ نے تیار کیا ہے

۱۲۔ پروٹیکشن میرا سنگھ صاحب! آپ کے سفید سر میر سے ایک شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت ناخوش تھا یہ شخص چند دن کمزور کا علاج کر کے اب اس خاصا سنگھ مہرانی ایکٹو سفید سر میر اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت ہڈی کے مل گیا

مقام۔ مارا جیشنر جیت برتاب بہادر سہا صاحب بہادر واسچر باسٹ ٹکری ضلع ٹوکھپور۔

۱۳۔ جناب میرا سفید سر میرا سنگھ صاحب۔

تسلیم۔

میں نے آجکال میرے سر میر کو تقریباً ۱۵ دن سے استعمال کیا ہے۔ میرا ناخن۔ چند دنوں میں ناخنوں نے غم۔

مقام۔ سیکشنر جیشنر جیت برتاب بہادر سہا صاحب۔

شاہ اپنی جان بچا کے روسی سفارتخانے میں پناہ گزین ہوئے۔ اور لوگوں کا قول ہے کہ جس طرح سے شاہ نے ادھر ملک و ملت کو ذلیل کیا تھا ویسا ہی خود بھی ذلیل ہوئے شاہ کا ولیعهد جو سفیر الحسن فضل ہے محنت نشین کیا گیا۔ اور وعدہ ہوا ہے کہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ذریعہ سے ملک کا انتظام ہوگا اگرچہ روسی کرپٹل لیاخوف کی فوج کے کاسکین نے شاہ کی حمایت میں مخالفین پر گولہ باری کی مگر بجز شکست کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہوا۔ ۲۱ جولائی کے رپورٹ کے ٹیلیگرام سے واضح ہوتا ہے کہ روس نے ایران کی جدید حکومت کو بدین الفاظ گھیر رکھا ہے کہ ایرانی قبائل کے ہاتھوں سے سرحدی روسی تاجروں کے حفظ امن میں کچھ خلل واقع ہوا تو ان شخصوں کو روس پر زور کا زروانی کرے گا۔ سچ ہے شاہ کی حمایت اور دستوری حکومت کی مخالفت میں جب دال نہ لگی اور گلتی کیونکہ اس وقت بقول عربہ نازہ کرے عربہ پر داز کوئی یہ حیلہ اور بہانہ سرحد ایران میں مداخلت اور

## (۲) تاریخ تمدن

بکلس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی اے۔ بی ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔  
کاغذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

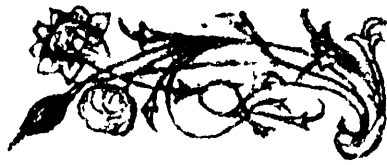
شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

یا

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتے پر بھیج سکتی ہے

جاملے کا ڈھونڈ لایا۔ واہ رے رے۔  
آخر رس مگر تلو کیا اسکی خیر نہیں کہ باز گرا تھما  
کرنے والے ایک لکڑی کے بل خر س  
کو بچا لے رہے ہیں۔ فائنٹل و فقط  
ساق

ح - م - د



## ہماری خواہش



جن صاحب یہ تمنا ہے کہ لندن دیکھئے  
عیش کا گھر دیکھئے عشرت کا ماں دیکھئے  
چھوڑ کر ہندوستان کا ملک یا جڑا ہوا  
سو سمندر یا انگریزوں کا مسکن دیکھئے

جل کے جی بھلائیے تفریح ہاٹ پارک سے  
مغربی تہذیب کی قدیل روشن دیکھئے

کچھ طرز ہائیش پر وہاں کے خور کچھ  
روح میں جسکی زبان ہر ایک لکھنؤ دیکھئے

ملک انگلستان سے طرز تمدن دیکھئے  
ناز انداز مسان شوخ برفن دیکھئے

زیر سایہ اونکے رہ کر بھاگے سایہ کو  
چست بادس پر وہ چلنا اونکا تن دیکھئے

دیکھنا تصویرِ لطیف زندگی ہی پر ضرور

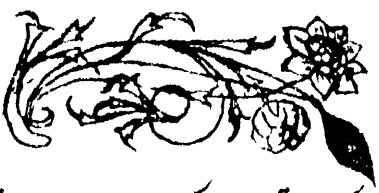
ہوٹلون میں مہوشوں کو جلوہ افگن دیکھئے  
لطف آزادی اٹھانا ہو تو آزادی سے  
منہمک مرد و عورت کو ہمہ تن دیکھئے

امتحان سنگین اگر یہ نری کی نری کا بھی ہو  
تھام کر دل لیتا۔ یون کی ترچھی چتون دیکھئے  
عکس رنگ رخ سے ان کسمن تون کراہ  
غیرت باغ جنان ہر ایک گلشن دیکھئے  
کوٹ پتلون مانگ کے خیرات مسٹر بیچ سے  
ہے یہ حسرت ایک ن انگریز بھی بن دیکھئے  
ساق

شاہ پوری



## جھینگہ کی مینڈکوں کی صدراؤ کا شور بجلی چمکے ہی ہر توباد لکا زور



انسان کا سچ تو یہ ہے کہ عجب خاصہ ہی ہر وقت  
یہی خواہش ہی تمتا یہی آرزو ہے  
کہ جو کچھ ہم چاہیں وہی ہو اور پھر جو وقت جس طریقہ  
سے جو تغیر و تبدل پسند کریں اسی طرح ہونا  
چاہئے۔ ہمارے کائنات فضا و قدر با نکل ہمارے  
ماتحت رہیں۔ تو ہمارے لئے سے اچھا  
ہے۔ اور اگر با نکل ماتحت نہ رہیں تو کم سے کم  
ہم قدر تو ضرور ہو جائے کہ بلا مرضی آنے  
کوئی کام نہ کریں اور جب کوئی تغیر و تبدل ہو  
تو ہماری مرضی و خواہش کے موافق ہو۔  
ذرا اس خیال پر غور تو فرمائیے اور بجائے  
خود انصاف فرمائیے کہ ایک بنی نوع انسان  
ہر وقت اور ہر موقع پر دوسرے کی تمنا تو  
پوری نہیں کر سکتا ہے۔ اور نہ اس کے لئے  
وہ مجبور ہوتا ہے۔ چاہے کسی قسم کی خطابی





# دن دونی ترقی پر تجب - ہین ابوتھلین یار کے دنیا سے نراے پو لو دیکھتے ہی دیکھتے کیا پانون نکالے



روح نگار

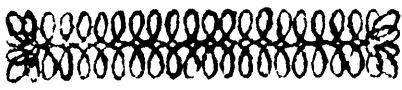
انگلستان



والے خوش - حصہ بجا - آئندہ کے لیے سدباب ہو گیا - اور آئندہ امید و کما سلسلہ ختم - اس شل پر عمل ہوا -

کم خورد و عسز یزمن - نہ خورد جان من  
باقی آئندہ بشرط شرکت شادی فقط

ساتھ  
ایک مسافر



## اعرافی ڈاک



مدن لال دھندلہ - کریٹل سرولیم کرزن ایللی  
اورڈاکٹر کاؤس جی لال کا پیام مل دیا کہ

اگرچہ دنیاوی ریاضی ہے تو ایسی تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کی تھی - عیسوی اعتقادی تثلیث یا تہود کے برہان بشن ہمیش کی تفصیل و تصریح سے زیادہ فہم و ادراک انسانی سے

بعید اور تین بیسی ساتھ اور اجیری معین الدین چشتی کے اونیس اور بیس والے نقش کے گورکھ دھندلے سے قریب ہے - مگر روحانی حساب کے مہول سے دنیاوی اسکولوں کا بچوں کی تعلیم سے اعلیٰ تر اور مقدس تر ہے پس

سمیچہ لو اس تگڑم کی ارواح کس وجہ سے بالکل تلجوری ہو رہی ہیں - اور علت و معلول کے اوجھڑے ہیں ایسا مزج و امتزاج - عدل و اعتدال ہو رہا ہے کہ

Local Cacator

the study of the mind (2) all

تینوں غیر جو تھ ہو کے مدور تثلیث بن گیا اور فوق عالم بالا سے تحت دنیا میں تگرگ دار شل سحاب کے بوند کے پیکار ہی چاہتا ہے - کیا معنی کہ یہاں بے شغلی اور بے پکاری بحت سے تینوں دل بہت ہی گھبراتے ہیں -

طاق بھر گیا ہے - اب میں سمجھ گیا - حصہ تو سبیل حجام کو واپس کر دیا یہ کہ اگر تھ سکون دے لو ہم اپنی طرف سے خوشی تمام دیتے ہیں اور جہان سے لائے ہو وہاں جا کے سلام کہہ دینا اور نام پوچھ کر ضرور بتا جانا -

حجام کو چونکہ پورا حصہ ملا - اسلئے وہ شام کو نام اونکا بتا گیا - اور صحیح نام و نشان سے واقف کر گیا - اتو بندہ درگاہ کو بیچ و تاب ہوا کہ یا باین شورا شوری یا باین بے نکی (لا و بخی و دکان بھیکا لکوان) ایک برٹے کا بیچ کے پاس شدہ در نیز بار سڑی پاس اور بالکل انگریزی طرز معاشرت کے دلدادہ مگر افسوس ہوا کہ آئینک اونکے خیالات پارینہ کا شیرازہ ہندو و ہل شکنجے کا دباؤ اور ڈھانچہ جبین علاوہ بوسیدی اور خرابی کے صہ یا نقص موجود ہیں - ایک طرف تو جٹیلین اور نئی روشنی کا خیال دلو بیچ و تاب میں لاتا ہے اور دوسری طرف مرسم قدیمیانہ و مہلیت کا رنگ پسند خاطر ہونا ایک نئی دلی ہے - آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جٹیلین اور

مرسم کی نشان کے کس قدر خلاف ہے کہ وہ گورکھ گائے تقسیم کرے اور وہ ہی تیل کے یہ طریقہ سب طرح متبول عام ہو سکتا ہے آج کون اپنے نفس پر اس قدر قادر ہے کہ اس قسم کے رفلج کو عہدہ نظیر بدر منیر قائم کر کے اسرافات نہ کرے اور سپر شکوہ شکایت کی گرم بازاری اور بلا وجہ

منہ بھلا نا مستند ہوگا - اگرچہ جس تقریب میں تقسیم ہوئی ہے اسکا نفع بخش نتیجہ بہت کچھ آئندہ امید و کما زینہ ہو گیا ہے اور بقول اکثر واقفکاروں کے یہ مثل صادق ہے کہ

پانچون گھی مین سر کر اسی مین  
مگر بندہ درگاہ نے وہ سونٹھ کا ناس ایسا کر بجنہ اسکے تقسیم یعنی گنگلون کے اور کچھ تقسیم ہی نہ کیا - اسی پر ٹالا -

اب اگر دوستوں کو شکایت ہے تو ہوا کرے جواب معقول رکھتے ہیں کہ ہلکوا ایسے مرسم جدید کسی غیر حکم پر پیدا کرنا مقصود نہیں اور اس سے ہلکوا نفع ہے - لہذا اقلط -

کیون کیسی رہی - اتو منتظم ہو گئے جسکا جی چاہے خوشی سے حصہ لے ورنہ واپس کر دو ہم خوش اور ہمارے سارے خاندان

تھیں اپنے نفس پر غیر نہیں کر سکتا اور اپنی خواہش کو روک نہیں سکتا اور وہ ہرگز کسی دوسرے شخص کی خواہش پوری نہیں کر سکتا اور یہ سچ ہے -

ایسی صورت میں نہ مستورات قابل عراض ہیں اور نہ ہمارے دیگر اپنا سے جنس عام اس سے کہ وہ بزرگ ہوں یا مقدر خورد ہوں یا مختدر ست - ہر شخص بحیثیت مرسم برادرانہ و عزیزانہ اپنے گھر کا خود مختار ہے - نہ او سپر کسیکا اثر ہے نہ دوسرے کا -

آجکا واقعہ سنئے کہ بندہ درگاہ اپنے راحت سرا میں بلا کسی تردد و فکر کے آرام کر رہا ہے اور چونکہ بارش کا موسم تھا ہوا ہی خوشگوار آ رہی تھی - تو یا بیٹھی بندلے رہے تھے کہ دروازے پر کسی نے آواز دی کہ حصہ لے جاؤ - پہلے تو سمجھے کہ پانی برسا ہے اور برسات کا موسم ہے شاہ کسی دوست نے (برہمنی کباب) بطور تحفہ روانہ کئے ہوئے تھے -

اگرچہ اس قسم کے مرسم نوگوں سے کم ہیں کیونکہ آئینک ہلکوا اتفاق کسی دوست کے گھر ایسی چیز بھیجے کا نہیں ہوا - بجز فرائض کر دینے کے -

تو پھر امید لگانا ہی فضول ہے لیکن یہ تو حیرت ایک جملہ معترض سے اسکو سچ نہ تصور کیجئے گا - دروازہ کھول دینے کا اشتیاق ہوا - مگر کچھ اور پانی کی زیادتی نے جرات نہ دی آدمی کو آواز دی معلوم ہوا کہ وہ کسی مہر ترستے گیا ہے -

مہر درویش بجان درویش نہ

کا مضمون پیش ہوا - دروازہ کھولا تو ایک آدمی حصہ لئے کھڑا ہے - اوسنے کہا کہ حصہ لیجئے چونکہ برادری کا معاملہ ٹھہرا - حصہ لینا ضرور ہوا -

حصہ ہی سنئے شاید کسی صاحب کا شوق کھانے کا چاہے - چار گنگلے جلے ہوئے تیل کے ایک گھٹیا یعنی کھکری ایک چاول کا لڈو جسکو خدا کا رحم کہتے ہیں - اتو غصہ معلوم ہوا - اول تو بوقت تکلیف ہوئی دوسرے ایسی مہل چیز کا حصہ فوراً واپس کر دینے کا قصد ہوا - تمام سے پوچھا کہ کسے بھیجا ہے - اوسنے کہا منشی جی کے یہاں سے - نام یاد نہیں ہے مگر ایک بزرگوں سے اوسنے رسم و راہ ہے - کہا کہ ارے بھئی نام تو معلوم ہو جائے - اور کیا تقریب ہوئی کب ہوئی - اوسنے جواب دیا کہ پرسون رت جگا یعنی خدات ہوئی اشد مدبران کا

## موسمی حالات

ذیر پنج -

المنت الہ کہ شب برات اور سلو ہر دو تہوار  
باحسن الوجود آیات کو انجام وانصرام پذیر ہو  
نار انشکاب - ریشہ - تقاطع آب و طوفان باد  
لے عین تقارب کے روز شایقین کے  
لطف میں بے کیفیتی پیدا کر دی - بلکہ یوں کہنا چاہیے  
کہ کوئی بہار بوجہ اسباب موانع بالاد کیلئے میں  
نہ آئی - دلی ارمان نہ کھلے - شجر شوق و انتظار  
بار آور نہ ہوا - دل سائر متناؤ نگاہ فن و مقررہ  
ہنگام - افسوس -

لے بہار آرزو کہ خاک شدہ

گولڈا زبانی میں سبب فراہمی و تیاری طعام  
کو تا ہی نہ ہوئی - لیکن بیماری آگاہین لطف  
تاشا بہار تقاربیت فی الجملہ موم رکھے میاب  
نہ ہو سکیں - خیر یہ ہی اتفاق وقت کی بات  
تھی -

بارش اب اپنے بوڑھے غزون میں جوانی کی  
کیفیت دکھا رہی ہے - باوجودیکہ اوسکا چون  
دھل چکا مگر یہی ہنوز چند شوب باقی ہیں -  
بدیہوجہ یہ پیراہ غمزے طبیعت کو چند ان ناگہ  
نہیں معلوم ہوتے -

اس نواح میں فصل خریف کا کچھ حصہ ابتدا  
میں نہر سبل ہو گیا اور جو باقی رہا اوسکی حالت  
قابل اطمینان ہے - اگر فصل نیشکر کی کاشت  
جو کہ شیب میں واقع ہے - برس اور ہم کے  
شدید ایون کی غنودہ جنتی سے عرصہ دراز  
تک زیر آب رہنے کے باعث بالکل ختم  
ہو گئی - البتہ جہان بوجہ بندی سلاب کا گزر  
نہیں ہوا وہاں فصل مذکورہ عمرہ و امید افزا  
ہے - اس میں غنیمت ست -

لرہ بخار کی آجکل وہ شدت ہے کہ فرط  
دہشت و لرزہ اندام سے دم تحریر باری  
خامہ بھی باستحانت و ہتھ اور دست مرعش  
معر میدان قریطاس لے کر سکتا ہے ہرگز  
جا بجا حضرت ہبضہ علیہ السلسل والا شہر رخ

اب دلو ایک بین و اندین جنون کی - شاک ہے -  
جوان باپ اور بہنائی نے شہرہ دنیا میں شہور  
کر رہا ہے - شہرہ دنیا میں مستقل مزاجی  
لالہ کا کلوا لہی ہوئی کی - یاد بیکالی نسو بازو  
اور مالک الموت اور مرزا سے چوٹ ہے  
اور بڑی بات یہ کہ دنیا ایک نہ تھا قدیس  
جو رہی ہے جس کے یزوت ہے مریسا ست یعنی  
ابا و گناہ نہیں جیسا چ ساقون رنگ مل ملا کر  
پانا ہو ہے - سبب و طبع و رنگ صورت ہوند  
سیما عینک بے رنگ و لون سیاٹ قطرہ ہی  
در نیچے آ کے چاہتا ہو کہ محسوس کرے کیونکہ  
کا کا تو اور مجنون کے واسطے لوگ اثر پذیر  
ہوئے ہیں اور جو ایک مجنون کا ہر جملے  
موت کے قاتلے میں محبت کے غلہ نوا اور  
آتش پرست سوچ کر ہی کا پول نہ بن سکا اور  
کون مانع ہے -

یہ دنیا لاکھ محبس پنج و عن ہوں  
لیکن اوسکو پنج کے تقاضے اور رہنے کے زور  
سے اپنا ایک چوڑا زور و مزاج لیا کر  
اور اگرچہ ہم درین عالم ست دوست اور یا جہاد  
ہی ہو یا لوگ کہیں کہے

مرتے ہیں آرزو میں مرنے کی  
موت آتی ہے پر نہیں آتی  
لیکن پھر ہی بعد از - ع  
کام اچھا ہے وہی جسکا مال چھا

یا - ع

مر و آخر میں مبارک بندہ است

ہا سے مجموعہ شائے دو حصے یعنی نئے تو  
اب ہی محسوس کرتے ہیں کہ بے ناک و لون  
میں ناک والے رہنا نہ چاہیے - یعنی جو رو  
مزدور کرنا چاہیے - ایسی ہی ایسی عین اور  
دور از فہم باتوں کو نحو فرکھ کے بلا لحاظ تکرار  
و عاشرت اخلاقی نکاح یا کٹھ بندہ کی بھر  
لوگوں نے لگا دی ہے اور حد یہ ہے  
کہ سب کے رسم کی بنیاد رکھ دی ہے جس  
ثابت ہے کہ یہ منڈ و راجد مات بھی گلوگیر  
رہتا ہے - اب غور کرو ہم میں سے دو  
مجد یعنی خالی خولی رہے - ہا دنیا میں اب  
نہ کوئی اتم پرسی کرتا ہے نہ نیشن دیتا -  
الغرض دنیا و لون کو سیطرح - ہم دنیا برتنا  
مزدور اور مناسب ہے -

مات

مرد و شملت



ابھی تو ہم سب ایک حمام کی نگلی میں لھوٹ  
نہم کے بحر امید کنار میں ڈکیان کہا رہے  
مگر گاہے گاہے افسوس کا سدہ اٹھاتے ہیں  
کہ وہ اٹلی تو فیروزستان کی حاکم قوم کے  
افراد میں سے تھے اور کہ کا تو اشتراک  
بہرہ سیکرند کی حماقت میں جھنس گئے - مگر  
آخر نتیجہ سخن حاصل اس قفسیہ نارنگیہ کیا ہوا -  
بجز اسکے کہ جس واقعے کا ایک نہ ایک دان  
ہونا بدلتا تھا اچانک پیش آیا جو اکثر زلزلہ  
سیلاب - طغیانی وغیرہ سے پیش آیا ہی کہ  
ہے - اور کا کا تو - اور مرد اٹلی رشتہ ہم  
سے مجنون کے چچا اور محسن تھے اور پیر  
شدت ہیجان سے وہ اثر پذیر ہو سبب اور  
نتیجہ کے اصل اصول یک جہتی اور وحدت  
ہونا خلاف معقولات نہیں - جسکو شاعر  
کہہ گیا ہے - ع  
رفقہ رنہ یاری صورت می موثر ہوئی

نے جی رہا ہو کے بازار سفالی و جانستانی  
گرم کر دیا - طلبہ مہابت سے طہقت کا ذہر و آب  
ہو رہا ہے - خالق اکبر مخلوق کو احاطہ نیاہ و  
حفاظت میں رکھ کے سر پرستان قدردانان  
حق کو خصوصیت جمع علل و اوقات ارضی و سماوی  
سے محظوم مستدام مامون و معصون شاد و خرم  
رکھے - آمین ثم آمین

سرافقہ  
شیر سنگھ  
گوری

زعفران بوناو کچھ سون سے لگیا  
مشک کا نیکی بھی ترکیب چاہیے

ذیر پنج -  
آرام بٹاؤ بھی کہاں کا جھول جھال ہے -  
ہے - پر لیس ہے - یہ ہے وہ ہے -  
دن بھر خرچ چوں ہے - دماغ سوزی ہے -  
پھر اوسیر ہی موت کا جلوہ ہاتھ میں - کام وہ کرو  
کہ نہ لگے نہ بھٹکری اور رنگ جو کھا آئے -  
محنت کم پڑنے خرچ واجب ہی واجب ہو اور  
نفع لے خدو بے پایاں ہو - یہ نہیں کہ خرچ  
کی تو کوئی انتہا نہیں اور آمدنی کی یہ صورت  
کہ جب کبھی چھٹے چھٹے کسی خریدار صاحب  
کا جی چاہا اوٹھوں نے توڑا ہوتے بھیج دیا  
ورنہ تقاضے پر تقاضے ہو رہے ہیں اور  
مفت خورے ہیں کہ سانس ڈو کار نہیں  
لےتے - غرض اس آپ کے جھول جھال میں  
لاکھوں کروڑوں نقص ہیں اور نفع ہی بہت  
ہی کم ہے - بندہ درگاہ کو دیکھئے کہ ایک ہی  
مہینہ کی مدت میں خفیف محنت اور بہت  
تھوڑے خرچ سے اس قدر دولت جمع کر لی  
ہے کہ ہفتاد ہشت کیلئے کافی ہے - نہ

جو ہے کا کھٹکانہ بلی کا غم مزے کرتے ہیں اور  
وندنا لے ہیں -  
پنج - ارے میان ہکونو برہا برس ہی  
دماغ سوزی کرتے ہو گئے - بڑے بڑے  
قابل - ڈاکٹر - حکیم - فلاسفر - عالم - فاضل  
وغیرہ وغیرہ سے سابقہ پڑا - مگر ایسی ترکیب  
کسی سے نہ سنی تھی ہماری تو رال ٹیک پڑی  
خدا کے لئے ہکونو ہی تبارو کہ اس بڑھوئی  
وقت میں تو ذرا مفکری نصیب ہو -  
بتا لئے کونو میں تبارو کہ آپ آدمی کھم  
قانونی اور بات عقل میں آنے والی نہیں  
سنئے ہی آپ جرح کرنا شروع کر دینگے میں اونکر  
جواب دینگے سے مجبور ہو جاؤنگا اور سطح  
میری لاکھوں کروڑوں روپیہ کی بات اور نایاب  
ترکیب مذاق میں مل جائے گی - جسکا مجموعہ  
بید لال ہوگا - ہاں اس شرط سے تباہ سکتا  
ہوں کہ میری طرح آپ بھی آنکھ بند کر کے  
اوسیر عمل شروع کر دیں - پھر اگر آپ کو فائدہ نہ ہو  
میرا ذمہ -  
پنج - ایسی نایاب ترکیب کیلئے مجھ کو جیٹرا  
آپ کرن بدل و جان منظور ہیں اور میں  
اونکی پابندی کے لئے حلف اٹھاتا ہوں -  
اچھا سنئے مگر غور سے سنئے گا -  
تھوڑا زائد ہو کہ ایک صاحب جن سے میں صرف  
استقرار واقف ہوں کہ .....  
..... بوجہ شاعر ہونے کے  
تخلص کی طرف سے اپنے کو مستحق کہتے ہیں  
اور بوجہ حکمت جاننے کے نام کے قبل حکیم  
کہتے ہیں - اور بوجہ لکھنؤ میں رہنے کے  
اپنے نام کے بعد لکھنوی کہتے ہیں اور جو  
اپنی خذاقت کے نفوس بارہ بنگی کے ایسے  
غدار شہر کے گیلستان میں بڑی محنت اور  
حافضانی سے گھر سے بیٹھانے کی غرض سے  
شہر مذکور کے کوڑا کرکٹ یعنی مینو پیلٹی  
کے دفتر کے قریب والے کمرے کے  
گویا آسمان چہارم پر مقیم ہیں - اتفاق زمانہ  
اور مساعدت نخت سے اپنی تشریف شریف  
کی سدیدی اور نفسی خاص اس مقام لائے  
برشے مہین یعنی دہلے تیلے - خوش پوش  
خوش مذاق - خوش خلق - آدمی ہیں -  
ایک دن زعفران اور اوسکی کاشت کشیر

ایک شخص کا جو رنگ محدود و محدود  
پر جناب حکیم صاحب نے فرمایا کہ اوسکی کاشت  
ہرگز محدود نہیں ہے بلکہ ہر جگہ پیدا ہو سکتی ہر  
البتہ بیج ملنا شرط ہے -  
اسیر جب لوگوں نے اعتراضات شروع کیے  
تپ آپ نے فرمایا کہ مجھے اتفاق سے ایک بیج  
مل گیا تھا میں نے اسے اپنے بان گئے میں بویا  
اور دن رات برف کے پانی سے سینچتے چیتے  
آخر کار اوسمیں اکھو اکھو اور درخت تیار ہوئی -  
اور لوگوں نے تو اسے فقیر حکیم صاحب کی کپ  
سمجھ کے اسیر کوئی توجہ نہ کی مگر میں نے اپنی سادہ دلی  
سے دل میں اس قول پر استاء صدقنا ہوا -  
گھر آئے ہی انتظام شروع کر دیا - کشتیہ  
کینی کو بچوں کا آرڈر دیا اور دس بار کشت  
کو بلائے ایک گلدیا لیس فٹ لمبا اور بیس فٹ  
چوڑا تیار کرنے کا حکم دیا - مٹی جھول -  
کھاروں نے اتنا بڑا گلدیا تیار کرنا غیر ممکن تھا یا  
آخر کار ایک پرانا گلدیا تیار ہوا اور تیس روز  
گلدیا بنا کے خاصا کچا ہوا ٹھن ٹھن بونا ہوا  
اوس روز بچوں کا پارسل بھی آ گیا اور سینے  
حکیم صاحب کا نام لے کے تھوڑی چھوڑ مٹھی  
گلدے میں چھوڑ کے بیج بودینگے - سارا حصہ  
میں برف میں زو اوسکی آبی سستی میں دفن کر دیا  
آخر کار مہینہ بھر کے بعد گلدیا زعفران  
لوگ تماشا دیکھنے آئے گئے - بے خیمہ -  
رکھ کے پیسہ گٹ لگا دیا - دنل میں ہزار روپیہ  
اس طرح پیدا کئے - اس عرصہ میں -  
کاشنے والی ہولی مہی کے بڑے بڑے  
تاجروں کو بیٹے خطوط لکھے اوٹھوں  
اپنے کارندوں کو بھیجا بیٹے فعل کٹوا کے  
گھر بند ہوا - سب بلا کے تین ہزار گھر  
رہوے - کھڑے کھڑے دیکھ کر  
کل گھر باغی ہزار فی گھر کے حساب سے  
بیج ڈالے - ہر گھر میں روپیہ بیج دیا  
نہود آتا ہے اب چین کرتے ہیں - کیوں  
نہ کو گے کیسی پر یا ترکیب بتلائی ہے -  
پنج - لا حول ولا قوۃ - تلو امسال لرزہ  
نہی نہیں آیا - ماشاء اللہ کیا عمدہ ترکیب بتلائی  
ہے - اور آپ اور حکیم صاحب دونوں کس  
بیج بولے ہیں - اگر دیکھو زعفران کی قیمت  
کل زمینوں میں ہوئی تو زعفران زعفران نہ ہوتی

اتناک لال جو اپنی سے بھی کم حقیقت ہو جاتا۔  
(بات کاٹ کے ایسی باتیں کہیں ہی وعدہ نہ  
ہیں پس اسی سے تو میں آپ کو بتانا نہیں تھا۔  
وہ آپ کا کیا بیچنے قسمت میں آئی تو پر لیس  
کا چٹا کاٹنا بڑا ہے۔ لالہ نادر پر کچا ہے  
کیا ہوتا ہے۔ جائے ہمارے آئیے  
آج سے دوستی کھٹ بول چال ترک نہ کیجیے  
بند۔ جائے اب آپ کا اخبار جو نہ دیکھوں گا۔

ملفوظ  
انڈین ریفائن من اس  
انڈیا

کا سنی خطی سہ پہل سالیکہ اور ان کے  
چھوڑ کر جیال سا سے بھڑان لے گئے

نور محمد علی

لالہ ہندو مل سے  
دو دو باتیں

آپکا ہے عجب انداز لالہ  
نے غم زد تھیں نے غم کا لالہ  
ایک تو آپ ہی احمق ہیں مسلمان  
اُسے پھر آپ ہی بغض کا لالہ  
جیسے تم دس ہی ہم دونوں رعایا ہستہ  
کیسے لیجئے ہو پھر دیکھیں لالہ

سرخرونی کیلئے شرط وفاداری  
ورنہ آزادی تو منہ کرتی ہو کا لالہ  
اب تک تم سے مرے مینا ہی تم سے  
دینگے ٹھوکر تو نہ پھر لو گے سنبھال لالہ  
اب تو ناسور ہوا آپ کی آکر تو توں سے  
اول اول جو کبھی ملیں تھا چھال لالہ  
باہی بغض و عداوت ترقی پالی  
لیک میں آپ نے خنہ ہی لالہ

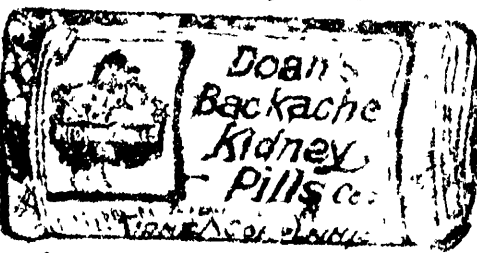
یوں مسلمان کھٹکتے ہیں گاہنوں تری  
چشم حاسد بین چھوڑ جیسے کہ بھال لالہ  
عدل و انصاف پر سرکار کے ہم نالہ  
دیکھیں بول آپ کا بڑا ہوا لالہ  
شوق آرائش و زینت میں بھی تھوڑا  
ہاتھ میں آج قلم تم سے سنبھال لالہ  
ہندوؤں سے نہ کبھی گھٹے رہیں مسلمان  
بڑے مسجد سے رہیگا نہ شوال لالہ

ملفوظ  
یکے از مبران مسلم لیگ انجمنی  
از پانکس آباد



# صحت کس طرح حاصل کرنا

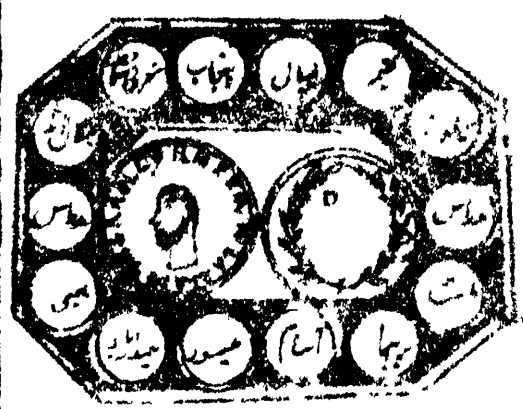
اکثر اوقات یہ علما سبب پیشاب کا تھوڑا ہی ادھ ہے کہ جبکہ  
کرنہ اور ضعف گروے خون میں سے نھرت پیدا ہوتا ہے  
س منج پران زمین کئے ہیں کیونکہ اس پر ہی جسم کا صحت کا  
بہت کچھ عائد رہے گردوں کے ضعف اور سرور کی صحت  
تو دل میں بہت میں رہد۔ نیدر آگ پیشاب کہ  
اور اس کا رنگ خوب یا حد ۱۰-۱۲ پر رہے شکرانہ  
ن سکاں معلوم ہونا۔ کئی کرورد ۱۰-۱۲ پر رہے شکرانہ  
نہر کا حد ۱۰-۱۲ پر رہے شکرانہ۔ اور اس کا رنگ  
سنا اور جسم کی عام صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
اور اس کا خیار یہ نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
ہیے شکرانہ۔ سکرانہ کی اس قسم کی پیشاب کہ جبکہ کھڑی  
بائی اور اس میں کچھ جلتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ذون کی وجہ  
بہت اور کئی گولیاں ذون سے ایک ایک کہ فی لیس  
ان ان اس پر شرب کے اھٹکا تو قوت بخش ہیں اور پیشاب  
یہ اہلاد خون میں سے ہاتھ میں نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
عمر صحت حاصل ہوتی ہے اگر کچھ رہنا چاہتے ہوں  
تو اس کا خیار یہ نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
تو اس کا خیار یہ نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
تو اس کا خیار یہ نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے



دور و دور یا چھوٹے ذون کے بچے تمام ذون و فرسوس  
ذون کرتے ہیں یا ذون بی۔ او۔ باس۔ ۲۰ بچے باس  
ذون کا صحت (ذون و فرسوس) ایک تھوڑا کھانے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے  
نہر صحت و خوراک پر تو یہ ذکی گئی تو پیشاب کے

وقت کار دو ہوسپہ فی ذریعہ

# خانہ چکن محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن پارچہ والی لکھنؤ



مختار احمد صاحب صاحب دار کائنات یہ ہے کہ انسان  
کے جسم میں ۷۰۰۰۰ ہونے لگتا ہے اور اس کے  
میں زیادہ تر ہڈی و مٹائی معنیت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے جسم میں ہونے والی چیزوں کی تعداد  
بہت زیادہ ہوتی ہے اور عام طور پر ان کی تعداد  
۷۰۰۰۰ ہوتی ہے اور ان کی تعداد میں گزشتہ  
کے ذیل کی چیزوں میں سے جس سے کی ضرورت  
ہو طلب فرمادین تجر بہ پورا اساتذہ فیکٹ ہی

## فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا مانی ہل بوتلہ رمانیت	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
تھان چکن کا مانی یعنی چکن کے	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
محل دیوٹون میں پر ہمار کا مانی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
نئی ہولی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
تھان چکن بوتلہ طرح طرح کے	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
ادو پٹا کا مانی سنہری بلیکٹ	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
سکے لائق	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
دو پٹا چکن جسکے محل بوتون میں	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
پر ہمار کا مانی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
سناری چکن جسکے محل بوتون میں	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
پر ہمار کا مانی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
پانچا سے چکن سوئی ویشی جوتی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
بروزی مری کے	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
کریتے چکن ہل بوتے دار	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
سے ہو سے تیار	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
کلاہ چکن دیوٹی چو کشتہ مہ کام	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ موزی ٹول جسکو ہنگر ہنگر	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
مہر کے کچری جانیو	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
کلاہ گول کشتی نما زعفری	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
دریشی کلاہون	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک

## فہرست اسباب موسم سرما

فرورفتل سو ہر و گوٹ سلی	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
سلانی تیار	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
محافہ نین سک و مارکین ہٹا	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
عمد خوشترنگ	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
پٹنگ پوش بھالدار و جالدار	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک
نہایت عمدہ	۱۰ انچ	۱۰ انچ	۵ سو ۵۰ روپے تک

## پانچین کھانویالی متبا کو کی خوشبودار مشک گولیان

کسان ہین حاب ہین کو غیرت مشک و ختن بنائے والے  
کہ ہر ہین لب لوشین پر سرخی کی بہار دکھائے والے  
ذرا ادھر تشریف لائیں اس روحانی و راحت دہانی  
ورنیت زبان کی لذت و دمان کی محبت کو لاخطہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسبب میز ش بعض جو اسرا دو یہ لطیفہ کے نہایت  
مرنے دار خوش ذائقہ معوی دماغ مفرح دل و دماغ  
مفرح قلب بھرنگ خسار جانب رطوبات فضلیہ  
مجلی دندان معنی خون وغیرہ وغیرہ کے ہین  
گولیان درقداری ڈبیہ ۰۲ تو کہ قیمت عمدہ  
سادہ ۰۳ تو کہ ۰۴

قوام جسکی گولیان ہین فی ڈبیہ ۰۵ تو کہ قیمت عمدہ  
زردہ - یعنی جی دار متبا کوئی سیر لکچر

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگران چکن پارچہ والی لکھنؤ  
ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(۱) پیچیس برس سارک ہندوستان میں تمام لیں آر جی ہین  
(۲) دما جیہ روزا چھلنا ہوسی دوا کے دوا ایک عتاد ہی  
دیتا ہی  
(۳) نیارستے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما جیہ  
(۴) یوٹے دوائے یا جکا دما دما کا سامتی ہو گیا ہو وہ بھی  
ہیں اس وقت صحت پانچین قیمت ایک شیشی ایک و پیر چالانہ  
دما کی دوا - اگر محصول ایک تین شیشی تک پانچ آنہ  
ڈاکٹری میں طاقت دیو والی دوا ہون میں مشہور دوائیں

ناسفوس اسٹکٹیا اور مینا لاکر - گر لیان جی جن نہ  
رگ - ماس اور خون کو یہ قہمت - جی سیلے انکی لکھنؤ  
سے پیدا ہوئی معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی  
مقوی فردی کی گولیان کا پنا نقوہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک مین گولیان کی شیشی قیمت  
رو پیر ڈاک محصول ایک شیشی شیشی تک ۰۵

امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک تمام کے مستورات  
دوا ہو رہا ہو کہ دم کی پیارن یو - روٹ محل کی کمزوری یو  
مٹکٹین درد - کوٹا کراس واکر ہتھان - کوٹکی خانی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک معرہ دو آنہ میں آتا ہے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چار آنہ سادہ ایک ڈاک  
محصول چھ آنہ ان - ایون کی ہتھان - چار آنہ سادہ  
کے پورن کتاب بلانیت مانی ہر - ۰۵  
ڈاکٹر اس کے پاس شہرہ بہ شہرہ چھوٹا چھوٹا

کھلا رابرٹ انگریز سول - ۱۰ روپے  
ماہی قیمت ۰۳ - ۰۴



ماہی قیمت ۰۳  
محصول ۰۵  
دما جیہ  
ساخت جوتی  
ہر دوسکی وجہ  
قیمت میں  
اپنی آپٹیر

ایکلاہ سخن  
لیور داج  
دنیا میں لکھن  
عام شہرت  
خاص یہ ہر  
اور پالدارین

ہین یہ امر بلا خالفہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگریزوں  
کی بنائی ٹھریو کا پائدار عہدگی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہتھ شہرت حاصل کی ہو کہ اوسط روزانہ  
دس ہزار یا ۳۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہین لکھنؤ  
میں اسکی قیمت ۰۵ شلنگ ہی - چونکہ ملکہ ہندوستان میں  
ایکل و اج کا دیا ہی اسلئے ان ٹھریوں کی عایتی  
قیمت بچ رہی ہو آئندہ سال شروع تک یک لاکھ ٹھری  
فروخت کیوا سٹے بھی جاوگی - ہر ایک ٹھری کے ہمراہ  
دو برس کی گارنٹی ہو - ہندوستان میں ہماری خاص قیمت  
بہ ذیل سے یہ ٹھریاں ملینگی -  
المشہر - ایست اینڈ وائچ کمپنی کلکتہ رادعا بازار انڈیا  
اودہ پنج - یہ ٹھری جسے بھی منگوائی تمام صفات مکتوبہ  
آراستہ ہی - قدر دانان وقت کی تو جہ کی لائق ہی -



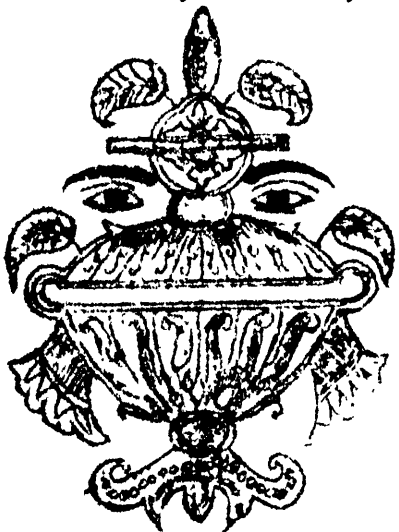


مکتبہ مفسرہ محمد سجاد حسین اڈیشہ اودہ پتہ

ظرافت ضیف میں شرابور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا۔ رنگ ڈھنگ کا بائکا ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضحکات قعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خانغالی۔ مرزا ستودا۔  
ابو اسحق۔ عبید اکالی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈکلس جبرالد تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قہقہہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پتہ لکھنؤ میں مل سکتا ہے



(۱) ایک شیشی عطر۔  
(۲) اٹلی کا بنا ہوا ایک روبال۔  
(۳) روپیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۴) ایک قیمتی۔  
(۵) ایک جاکو۔  
(۶) ایک تنگسی۔  
(۷) ایک شیشہ۔

(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔ گلابی۔  
ہر ایک گھڑی کا پیننگ اور پوسٹج ورنل نہ جدا  
بکھڑا۔ سے بیچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

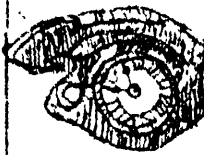
## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! ناگمانی نفع

ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



نہ دینا چاہیے

ایک سٹرنگ جاندی کا کارڈ

چین مفت۔ شرفا اور ایمر زادیوں

کی نذر کے قابل۔

نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس

کیلس۔ اوین فیس۔ دلریا اور ٹھیک وقت

بتا نیوالی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کر نیکی قابل۔

کارنٹی یا بیج سال۔ نکل کیس والی کی قیمت

سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھ

سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت

لوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی

قیمت بیس روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی

قیمت پندرہ روپیہ۔ یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک

گھڑی کے لیے پیننگ اور پوسٹج۔ دس آنہ

جدا لے گا۔

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت

نکل نئی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیگی

نادر موقع! ناگمانی نفع!

موقع نہ چو کیے۔ پھر ہاتھ نہ آئے گا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلو رگیو لیٹر گھڑی۔ نہایت سست۔ بہت

ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار جان بھر دینے

سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہو کیس میں نہیں

ہی۔ سبکی سوئیاں اور ہند سے نہایت

واقعہ میں۔ کل پرزوں کی مضبوط

شو قینوں کی زینت ہے کیس طرح استعمال

کیجئے خواب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔

قیمت ساڑھے چار روپیہ للہ

ورمیالی سکند والی کرو لوگران گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی

بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہو اٹھ مثل کیس جدا

جانی۔ سٹاپ ایکشن کل جدا ہے۔

گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیاں

ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکندنگ

طلباء۔ سوار افسروں کے لیے بہت ہی کم

کی ہے۔ گارنٹی چار سال صلی

قیمت ساڑھے بیس روپیہ رعایتی پانچ روپیہ و آٹھ

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تحائف

جو صاحب بالاد کو گھڑیاں خرید نیگے وہ ہر ایک

گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت

حاصل کر نیگے۔

(۱) ایک کمانی۔

(۲) ایک شیشہ

(۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔

(۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ بٹن۔

(۵) ایضاً ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی۔

(۶) ایضاً خمدار چین۔

(۷) ایضاً ایک لاکٹ۔



REG. 13.



زندگی ہر دلی کا ہے نا  
مردہ دل خاک و بیلوڑے ہیں  
اودھ پنچ



مردار مع	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام

فصل	فصل	فصل	فصل	فصل	فصل
فصل	فصل	فصل	فصل	فصل	فصل
فصل	فصل	فصل	فصل	فصل	فصل
فصل	فصل	فصل	فصل	فصل	فصل
فصل	فصل	فصل	فصل	فصل	فصل

# شہر کی شہکار

چونکہ مسٹر بیچم ہانگ کا رفا نہ تھا۔ بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدارانِ خوب بیچم کو ۴۲ روپے روئے بکسوں کی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پنس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ

۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴۲ روپے روئے بکسوں کے بکس قریب قریب ایکسان قد کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے۔ دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۲ روپے کو ۸ روپے اور ۸ روپے کو ۱۱ روپے بنا کر فروخت کرنے لگے ہیں۔

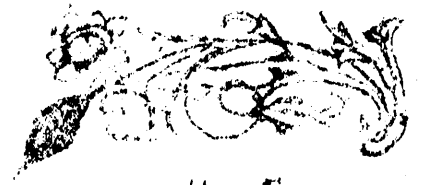
اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے ہلنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر مبادلہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان۔ برما۔ اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اے ٹرن اینڈ کمپنی منبر ۱۱ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ۔

سے دستیاب ہو گا۔

## ہسپتالی نظمیں



بقیہ سابق

بوجہ شدت ضعف ہسپتال میں چونکہ نسبتاً مقوی  
اور لطیف غذا کا انتظام کیا جاتا تھا لہذا اس سے  
متعلق اور اس کی بے بسی کے بارے میں  
عرض کیا ہے۔

نمبر ۱۵  
صحت میں توجہ کا ذریعہ آرٹ کھانا

شلف بھی، ذرا جلد ہونے کا لکھاتے

سویا جوہر یا تھوٹو فیا با جا جا

## بچوں کی صحت

وہ بچہ جن کی بڑی فکری بات ہو

اگرچہ چھوٹا ہو مگر مدد ضعیف اور کمزور ہو

اسکاٹ کا ایلشن

دینے میں توقف نہ چاہیے

اگرچہ قطرے دودھ میں ملا کے دیئے جائیں تو بچے میں تیز مزاج ہو سکتا ہے۔  
خوش بپاش چائے لگا ہو جائے اور غذا کو صحت کی نشانی ہو (نورانیہ کا)

ہاتھ سے نہیں چھوئے

سب دو افراد میں

اسکاٹ ولون (نورانیہ)

دوا سازان

نورانیہ

(۱)

جانے کوئی خاک کیا علامت ہے

معدریوں کے لطف وہ کلف کے مزے

آتا تھا کوئی کانِ ملاحات ہر شب

پوچھے کوئی ہم سے توجہ کے مزے

نمبر ۸

بازو کی ہڈی کا ٹوٹنا اور اسکے باعث مصیبت کا  
پہاڑ ٹوٹ پڑنا

آرام کے لڑکوں کی کبڈی ٹوٹی

پابندی میرا اور پھسٹی ٹوٹی

سب بازی اور نشاط کا ٹوٹنا بازو

جب آس کی شکل ہا سے ہڈی ٹوٹی

نمبر ۹

نرسوں کی طرح اری اور انکی وہ جیلاہٹ

نظر و بین جو بھولی وہ سرسوں کی طرح

دن بھر کے کشتی ہیں یہ برسوں کی طرح

وہ چال کی شوخی اور وہ کمرون کی لچک

اللہ سے بانکی ترچھی نرسوں کی طرح

نمبر ۱۰

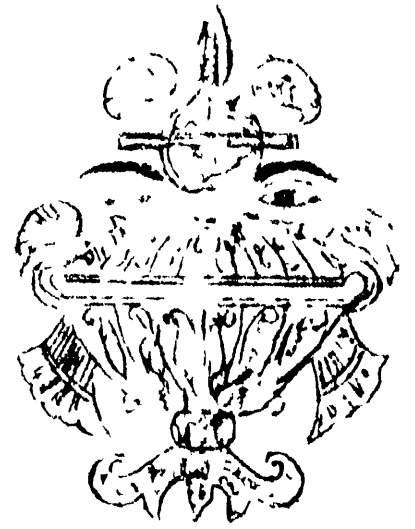
بعض وقت اپنی صحت کا مایوسی پر

سہل کی روشِ زبانِ درازی کتبک

نرگس کی مثال دیدہ بازی کتبک

ہر گلشن ہستی میں خزان آنے کو  
اے بلبل جان یہ نغمہ سازی کتبک

ساقی  
"لا ابالی"



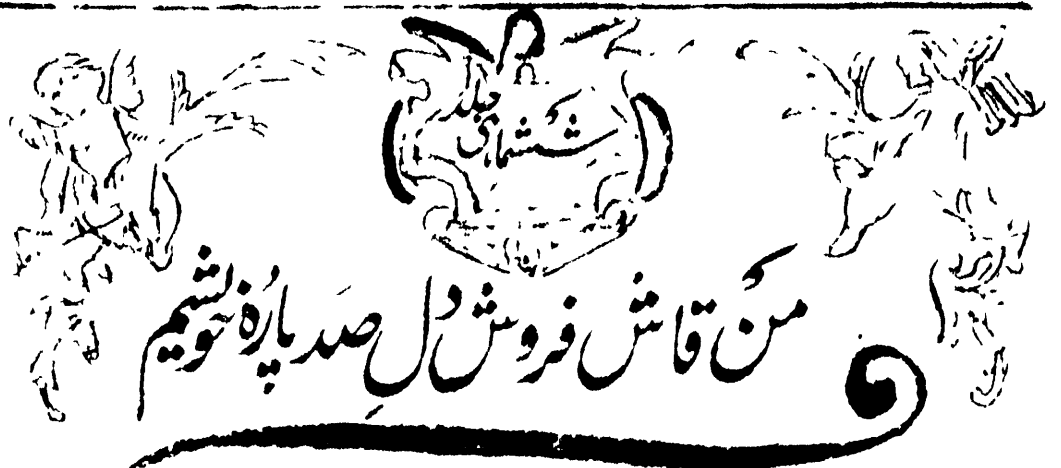
## ناول قبال دولہن



بشیر الدین نیا شائع کیا اقبال دلہن :-  
شگفتہ ہو گیا مفصل مضامین غلشن کیا  
زبان کیسی پیاری ہی مقاصد کیا فروری  
یہ دیکھو تو زانیکا ہی فوٹو یہ من عن کیا  
کہیں قصہ مینی کا کہ دل ہو جا جس سے خون  
دکھائی ہی سیتی کیا دکھایا ہی لڑکین کیا

کہیں تعلیم ملاجی کی اور اسکا نتیجہ ہو  
کہ بچپن میں رہا اقبال نگہ پاس کو دن کیا  
کہیں اقبال مرزا جا رہی ہیں اب لیا گہ کو  
جہاں کی ٹھری کیسی غم سے ان کا شیون کیا  
کہیں کالج میں پڑھنے کی دکھائی کیا  
کہ جا کرو ان ہوا اقبال بھی پابند فیشن کیا  
وہی اقبال مرزا جا رہی ہیں اب لایت کو  
عیان ہی مغربی تعلیم کیا تہذیب لندن کیا  
کہیں شگنی کا اور شادی کا نقشہ خوب کھینچا ہو  
کہ یوں کیا ہو حق کیا ہی چوٹی کی ہی ان بن کیا

کہیں تو ڈومنی ٹک رہی ہیں گیت اور  
کہیں پیٹھی ٹھکی گالیاں دکھاتی ہی سہہ ہیں کیا  
طلب تریا کوئی نیک کوئی حق جھگڑتا  
ہوئی تقریب میں شہدائے فقر و پرچہ چاچن کیا  
جہیز ایسا دیا جس میں عایت ہر زنا کی  
ہوئے میں کی برائی کیسی اور تنجین کیا  
ہو کیا سب تھیون کی خوشنما پوشاک اور  
ستم دھاک کی سچ دھج کیا غضب دلہن چوچن کیا  
وہ چہرہ ت سناں خست کا غم انگیزہ رخصت  
منہ سے گوشتے روتا تھا کھڑا وان دوست دشمن کیا  
کہیں چوچتی تھیں شوخی چیل چیل بل و عیار کیا



دنیا دم اٹھائے بھاگی چلی جاتی ہے - بطی السیر ملکون یا ہندوستانی تغیر و ترقی نشان سب میں -  
اسوجہ سے اودھ پنچ کی سالانہ جلد کے بھی دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم) -  
جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں -  
پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت ہے معہ محصول اک تھی مگر اب یہ ششماہی جلدوں کی قیمت معہ محصول  
عمر مقرر ہے - اس میں بجنسہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودھ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں

۴

اودھ پنچ اخبار لکھنؤ  
۱۰۱ - ستمبر - ۱۹۶۶ء

اگہ ہر گھات میں کوئی کبھی شوخ پُرفن کیا  
بناتا ہی جو کوئی منہ تو کوئی منہ چراتا ہی  
کسی کا ہی وہ تیور کیا کسی کی ہی چتون کیا  
قباحت، رواج اور رسم کی ہر ایک خانہ  
جو جیا میں رسوم اپہر صنف کو ہی انجمن کیا  
ہوئی اقبال کی جب سری شادی محبوبی  
دلِ قبال دولہن ہو گیا پھر غم کا مخزن کیا  
ہوا معلوم پھر تو رشک سو کن بھی کیا شکر  
یہ کیسا نسو کا جھگڑا پلایا کیا ہی سو کن کیا  
ہوئی اقبال کی بھی زندگی دنیا میں پھر دھڑ

## تاریخ تمدن

بکس ہسٹری آف سوزائشن کا ترجمہ  
نذیر محمد اعلیٰ مرحوم - بی - اے ایل ایل کی  
ملی درجہ کی قابلیت کا نمونہ -  
کاغذ درجہ اول چکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد  
شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

مگر دو شادیوں نے کر دیا دل ہسکا کلن کیا  
کہیں پر عورتوں کر لکھنے پڑھنے تو غبت  
کہیں بچا حیا پر دل ہو الفت کا مسکن کیا  
کہیں دیہاتی بولی کا اتار غوبہ چہرہ  
کہیں وہ لوریان ہوتا جس سے شاد بچپن کیا  
قیامت موت ہی ہمشیرہ اقبال مرزا کی  
ہو ہی حشر کا میدان ہسکا صحن مدفن کیا  
ہے دنیا میں ہیں ہر شادی غم تو ام  
اسی معنی کے شائد عبارت کی ہی حلین کیا

تمدن کو دکھایا ہی مگر ناول کے پردہ میں  
جہان کا تجربہ اک ایک قفس ہی روشن کیا  
قیامت طرز شوخی اور غضب مساختہ میں  
بشیر الدین ہوا مرقوم بس اقبال دولہن کیا  
بشیر الدین احمد لاؤ تصنیف اور یہ تو تاریخ  
بشیر شاہ مقصود یا اقبال دولہن کیا  
چلو بس الا ابالی پانچوین تاریخ بھی لکھو  
مسحی کیا - تم کیا فضلی اور جوی ہوسن  
۱۲

۱۹۰۹ء

۱۱



۱۱

برہمن صاحب منشی شہنشاہ  
عالمگیر غازی رحمۃ اللہ علیہ

## کی تحریر

(اون لوگوں کے نام جو عالمگیر پر اعتراض  
کرتے ہیں

۱۱

اے تم وہ لوگ جو عموماً بادشاہان سابق اہل اسلام  
پر جادہ بجا حملہ کیا کرتے ہو۔ اور بعد مردن و بعد  
انقلاب سلطنت درحقیقت نگرانی سے اون  
اور منشیوں کو یاد کیا کرتے ہو۔  
اے تم وہ لوگ جو خصوصاً شاہنشاہ دین یاہ غازی  
عالمگیر خلد مکان سے سود ادب بلکہ دشنام اور  
بدزبانی سے پیش آیا کرتے ہو۔ اور چھوٹے  
افسارے اور قلموں سے اپنی محفلیں گرم کیا  
کرتے ہو۔

جانو اور آگاہ ہو۔ کہ یہ تمہارے خیالات  
کیون برآگندہ ہیں۔ کیا واقعی تم اون کو ظالم  
بے مہر۔ غاصب سمجھتے ہو۔ اگر واقعی غاصب  
اور ظالم خیال کرتے ہو تو کس دلیل سے  
یا مضمض تمہاری بد نصیبی ہے تو یہ امر لامحالہ  
ہے۔

میں قوم کا برہمن ہوں اور میرا ہی وہ شعر  
مشہور ہے۔ جس میں عالمگیر غازی رحمۃ اللہ علیہ  
نے مجھے ایک لاکھ صلہ دیا تھا۔ یعنی

بین کرامت بت خانہ مرا سے شیخ

کہ چون خراب شود خانہ خدا گردد

شہنشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پورا اپنا  
میر منشی بنالیا۔ میں تخلص ہی برہمن ہی کرتا ہوں  
اور برہمن ہوں ہی۔

# میسر کے کامرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میرزا گلزار علی شاہ صاحب کے پرنسپل اور ڈاکٹر اور لیٹریچر کی پوری زندگی کے ساتھ ساتھ ان کے ہاں ایک اور خاص بات تھی کہ ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔ ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔ ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔

ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔ ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔ ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔

پرنسپل گلزار علی شاہ صاحب کے پرنسپل اور ڈاکٹر اور لیٹریچر کی پوری زندگی کے ساتھ ساتھ ان کے ہاں ایک اور خاص بات تھی کہ ان کی طبیعت میں ایک ایسا جذبہ تھا کہ ان کو اپنے ملک کے سب سے زیادہ محترم اور عزیز آدمی سمجھا جاتا تھا۔

ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

استعمال کرتے تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

## پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرزا گلزار علی شاہ صاحب کی خدمات میں جو قربتیں ہزار کی ہیں ایک کو بھی فریضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ ان کے پانچ ہزار روپیہ انعام سے جمع کیا گیا ہے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔

ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔ ان کے لیے ایک نیا عالم تھے۔



اگلے بادشاہوں پر تلگوچھ اس قدر وہ اعتراض نہیں  
ہیں زیادہ تر عالمگیر ہیں۔

اسکا سبب یہ تھا کہ عالمگیر پابند مذہب نسبت  
اوروں کے زیادہ تھے اور انہوں نے اپنی جہالت  
اور بے علمی سے پانے شرعی احکام کی پابندی  
چھوڑ دی تھی۔ دیکھا اُن کے بعد کے بادشاہوں  
نے اس پر زیادہ کہ نہیں کی جب عالمگیر کا دور آیا  
اُس نے اس سر نو دینی احکام زندہ کر دیے۔ اگر کو  
تم جاہل کی لفظ سن کر خوش ہوئے ہو گئے حقیقت  
میں وہ پردہ لکھنا تھا۔ اور اسی لیے وہ ہر شاخ  
میں جہل سے جھولتا پھرتا تھا کبھی کلیسا کا معتقد  
ہے تو کبھی آتش خانہ کا کبھی مسلمان ہے۔ تو  
کبھی ہندو۔ ورنہ اور طریقہ سے تو اگر سے وہ پالیسی  
برتی ہے جو عالمگیر نے ہی نہیں برتی۔ رانا  
جنموراد کا واقعہ اور پھر نطفہ یہ کہ ان سنگھ  
جو مخمراٹے رانا کا تھا اسکی شہرت سے عالمگیر  
غریب تب اب ایسی بر نظری تاریخیت و ادب اور عیت  
کیا دیکھو گال فرناک ترجمہ ایک فرانس کے شہزادہ  
کے تصنیف کا) عالمگیر اور مغل بادشاہوں کے  
قبل جو بادشاہ گزرے ہیں اُن کے جو طریقے  
تھے اُن سے عالمگیر کا برتاؤ نرم رہا اور سوت  
ور بار شاہان میں سلام کا جواب اور دوسرے  
غیروں کے ساتھ کیا تھا تاریخ دیکھو عالمگیر نے  
تو کوئی ایسی سختی نہیں کی۔ پھر بھی اسیر ہونے  
کی پھر رہے۔ اور بات بات میں دشنام  
عالمگیر ہی نے تو اس قدر جائز بن پاٹ شائے  
وے ہیں۔ اُسے سولے ذاتی مذہبی پابندی  
کے اور سختی اور تعصب کسی سے کی۔

اب تم سے میں پوچھتا ہوں کہ عالمگیر نے  
فتح دار اشکوہ کیسے فتح پائی۔ ہم ہندو جان شارو  
کی مدد سے ورنہ مسلمان اس قدر تھے کہاں۔  
دار ایک عین ہندو طبیعت کا شہزادہ تھا۔ بلکہ  
کسی ہندو نے اسکا ساتھ نہ دیا۔ اگر عالمگیر  
متعصب ہوتا تو کون ہندو اسکا ساتھ دیتا پھر  
مجھے کیوں میر منشی کرتا۔ اس شعر پر جو حقیقت  
بہت آزاد تھا کیوں انجام دیتا۔

تمہارے یہ خیالات شاہان اسلام اور خصوص  
عالمگیر کے ساتھ کیا واقعی غلطی سے ہیں یا  
تعصب۔ اگر غلطی سے ہیں تو فادے  
دور کرو۔ اگر تعصب ہے تو یہ سخت غیرت  
کی بات ہے کہ بعد انقلاب سلطنت تم ایسا کرو

جس رکابی میں کھانا اوی میں سوزا کرنا۔  
مسلمانوں نے تم غیر قوموں کے ساتھ کوئی برائی  
نہیں کی۔ تلگو تو کریان دین۔ عہد سے دیئے  
علاقے دیئے۔ انعام دیئے۔ مذہبی آزادی  
یو جا کر دیا کرو۔ شادی بیاہ کی رسم بطور غریزہ  
پھر بھی بچو لا نہیں لیا گیا اگر بحیرہ پوتا تو عذر ہو جاتا  
سب مقابلہ کرتے کسی نے چون ہی تو نہیں  
کی۔ خوشی خوشی نسبتیں ہوئیں۔ عقد ہوا  
تمہارے یہ خیالات تمہارے اسلاف کو یہاں  
نہ زندہ کرتے ہیں۔ سب ادون غریبوں کو لغتہ  
دیتے ہیں کہ انکی اولاد کیسی نا سنگر گزارے  
تو اب بعد انقلاب سلطنت اور بعد مردن بلا سو  
یہ تملہ مسلمان بادشاہوں پر کرتے ہیں۔ دیکھو  
عیسائیوں کی وضع داری کیا نہ او کا خلق  
مسلمانوں سے ایسا ہی تھا جیسا تمہارے  
باب دار ایرودہ مسلمانوں کے کیسے عہد میں  
کیسے او کی یادگاروں کی تعظیم کرتے ہیں کیسی او کی  
یادگاروں کا نام۔ لکھتے ہیں۔ دیکھو یہ شہنشاہ  
جرمنی دستق کے سفر کو گئے تھے

صلح الدین کی قبر پر یاد رجو ہالی تھی اور وہ ہی  
پتھو یوں کی۔ اس قدر مسخ دین اور پرانی قبر میں  
سپین میں قائم رکھی گئی نہیں۔ جب ۔۔۔ کے  
نہیں۔ کہ یہ ہند کی آٹ ہوئی تاثیر ہے۔ بے  
عداری تو میں چھپ جاتا ہوں شہر مندو ہوتا  
ہوں پھر جب کہ ہمارا یہ خیال اپنے بادشاہوں  
کے ساتھ ہے تو موجودہ حکمران تلگو کس وقت  
دیکھ دیں گے۔

اب سنو۔ تم مسلمانوں پر کیوں معترض ہو  
جو جسکے مذہبی اصول میں داخل ہو اس پر اعتراض  
کیا وہ تھا کا حکم ہے۔ تمہارے یہاں کیا نہیں  
ہوا۔ مہا بھارت نے کیا کیا۔ کیا خون کی  
مذیان نہیں بہیں۔

شادی بیاہ ڈولا کیا نہیں ہوا۔  
رام چند نے راکیش دیو کو قتل کر ڈالا۔ پرن رام  
نے کیا نہیں کیا مگر اذکو دیوتا کتو ہو۔ اور  
اسلام کو نظر حقارت دیکھتے ہو۔

اسلام میں کوئی ایسی باتیں یا نقص نہیں پا  
جائے جو کسی مذہب میں نہ ہوتے ہوں نہ ویسے  
جذبات پائے جاتے ہوں جو کسی دیوتا نے  
نہ ظاہر کئے ہوں۔

تمہے روشن آرا بیگم دختر سلطان غازی عالمگیر پر

سیوا جی کا نسلہ جو گودھا۔ تلگو مذہبی رو سے  
یہ بھی خبر ہے کہ جھوٹ۔ چوری اور گنہی کی بے مروتی  
کرنے کی یاد ان میں بیان نام بالاپر مذہبی  
رو سے کیا حکم ہے۔ سیوا جی اور ایسی حرکت  
روشن آرا اور ایسے حرکات پر تعصب تلگو مذہب پر  
پہی باندھ دی ہے۔ اس وقت وہ سب مردہ ہیں  
بعد مردن جو جاہلوں کو لیکن منع حقیقی کا ہی دربار  
کبھی ضرور ہوگا۔ سیوا جی کی کوئی حقیقت  
عالمگیر کے سامنے نہ تھی جب جاہتا فدا کر دیتا  
لیکن مراحم شاہی نے ہمیشہ چشم پوشی کی۔  
میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اب مسلمانوں کے  
ساتھ یہ برتاؤ کر کے تم کیا فائدہ اٹھا لو گے۔  
سیوا اس کے اپنی کم ظرفی کا ثبوت دے رہے۔

حضور مہراجہ والی گو الیار نے اگر لاکھ روپے  
علیکرٹھ کو دیا تو کیا بر کیا۔ بادشاہوں کے  
یہی طریقے ہیں۔ حضور نظام الملک اعلمیہ  
بندگان عالی نے ایک ہندو کو وزیر جو کر دیا  
راجا بادشاہوں میں ممتازی ایسی کم ظرفی  
کہاں۔ زار روس جب ہند میں آئے

عالمگیر کی قبر کو ادب سے دیا۔ حضور شاہزادہ  
ویلہ نے اگر کے قریبی تعظیم کی۔ بادشاہوں  
میں تعصب کیسا۔ اپنی اعلیٰ حضرت امیر کابل  
امر تسمہ میں۔ مکہ میں کے دربار۔ میں  
پیشین ماہوار دے دئے گئے ہیں۔

میں اور یہ۔ تربیب ہو جاتی بیٹھے ہیں  
یہ خط سن کر خوش ہوئے اور میری رائے  
سے متفق ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہماری قوم  
کا بقی فرض ہے کہ اپنے معاصق تھان قوم کے  
سواطین اور اسات کا ادب کرے اور تہذیب  
کو دخل نہ  
سیوا جی ہی اتفاق سے اس وقت آ گیا تھا۔  
اُس نے سنگھت غصہ کیا اور کہا رام رام عالمگیر  
کی لڑکی میرے ماں بہن کے برابر تھی میرے  
گوسیان کی لڑکی میرے متاری۔ شہدا  
میں تھوڑا ہی تھا جو اپنے بادشاہ گوسیان  
کے حرم کی طرف بزدگاہ اٹھائے۔ میں تو کہیں  
ڈیوڑھی کے قریب ہی نہیں پہنچ سکتا تھا  
سواری جب نکاتی تھی دو دو کوش رہتا فوج  
ساتھ ہوتی تھی شہر اور دیہات کے سب مرد  
باہر چلے جاتے تھے کیواں بند ہو جاتے  
تھے۔ کس کی مجال تھی جو ادب۔۔۔



انگلستان



بامیکاٹ والون کا منصوبہ

عطاے توبہ لقاے تو



اب دریافت طلب و مشکوک امر یہ ہے کہ مشرق ہوا کے  
مصرعہ ثانی میں بجائے ”بیوہ“ کے کہی اور  
لفظ اوسیکا ہوزن یعنی دیگر خیال کرنا چاہئے  
یا صرف ”بیوہ“ جیسا کہ مسطور ہے۔ اگر فی اصل  
زن بیوہ ہی سے مراد ہے تو اوسکی مناسبت سے  
کیون مناعت کی گئی۔ درحالیکہ شرعاً عقد تانی  
بیوگان جائز و مسنون ہے۔ تو ایسی صورت میں  
مہین معلوم کہ زن بیوہ کے ساتھ عقد نکاح باندھو  
میں کونسا امر مذہباً و رواجاً ممتنع ہے کہ جو باعث  
ہرج و مرج و زیان ہو۔

سابقہ  
شیر سنگھ  
گوری

## دیوان سعادت

اگرچہ اوہ پنج کو اکثر لوگ کسی تصنیف یا کتاب  
مطبوعہ کی نسبت اظہار رائے یا ریویو  
کرنے میں مختلف اسباب لایہ و لا اور بخیل  
نظارہ کرتے ہیں مگر مطلق مہین خیال کرتے کہ

قابل گوشش سیکڑون گوہر

گوشش ہی قابل گہر ہو شرٹ

یا دوسری طرح ۵

صندلی رنگ سیکڑون عشوق

عشق بازی کا درد میرت شرٹ

اور یوں بلا امتیاز خواہ مخواہ کسی مصنف کی تعریف  
و توجیف کرنا محض اپنا وقت عزیز کھونا اور

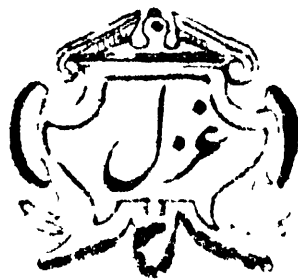
دوسروں کا دماغ پریشان کرنا ہے۔ ہاں اگر  
کوئی تصنیف اودھ پنج کے نزدیک بیوہ من الودھ  
قابل توجہ ہو تو اوپر خاموشی اختیار کرنا خواہ

منصب و قناع نگاری ورا۔ سے زنی ہو چنانچہ  
یہ مطلب مذہب۔ مجاہد بعد عرصہ کافی کے جا سے

مہربان عنایت ذرا مہلوی ابوالخیر مطہر عالم شیبانی

اودھ پنج کی سعی موفور سے دیکھنے کو ملا۔ اسکی  
ظاہری صورت اور طرح طرح کی رنگین۔ جدول کی  
خوبصورتی اور طبع کاری دیکھ کے نیز مکی عالم کا  
نقشہ دیدہ ورون کو متحیر کرتی اور باطنی خوبیاں  
یعنی کلام شاعرانہ اشعار و غزلیات کے مضامین  
کا رنگ۔ محاورات کی بندش۔ زبان کی چستی  
و چربستگی۔ خیالات کی جدت دل و ادگان معانی  
کو گرویدہ کرتی ہیں۔ اور کیوں نہ ہو حضرت رئیس  
ابن رئیس نواب سید سعادت تعلیمات صاحب ہمارے  
رئیس اعظم میجر یو رنظف پور ضلع ڈیرہ گھنگا شاگرد  
رشد جناب ذراغ مرحوم کا کلام فصاحت نظام اور  
ادب استاد کے رنگ کو یا حسن وجہ ظاہر  
کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت معنی ممدوح اشان  
کی دو تازہ غزلیں بھی ہم درج ذیل کرتے ہیں۔  
ناظرین اندازہ فرما سکتے ہیں کہ کس پایہ کا کلام  
ہوتا ہے۔

اسکی طبع کا اہتمام بھی مطبع نوکشتور کے سپرد تھا  
اور سہین شک مہین کہ ایک حد تک اوسنے  
بکمال خوبی اچھا کام دکھایا۔ اس طرح ہمارے  
دوست حضرت خیر موصوف کی طویل اور محنت  
شبانہ روزی پور نگرانی و قیام لکھنؤ بھی نتیجہ  
معقول پیدا کر کے رہی۔ اور دنیا کو دکھا دیا کہ  
امرا کی تصنیف اس اہتمام سے شائع ہونا  
اور یوں دل کھول کے اوسکو مصداق برداشت  
کریا چاہیے۔



تمنے جو میرا کلا کا ملا جاتا رہا

شکر ہے سے تو احسان جاتا رہا

ہی دن انکی محنت میں ہی میرا ذکر یوں

سے ہنسن ستم کا اب مزاجا تار رہا

دولت میرا کو کیا ہو مجھے بود دوستو

او میں بڑی سرکار سے جو کچھ ملا جاتا رہا

سوگ میرا کو کیوں ہو۔ بعد مدن غم یہ

تھا میرا اک تختہ منسوق بجا جاتا رہا۔  
دل جو پہلو سے گیا میسر تو فرستے ہیں وہ  
کیا ہوا کچھ کھو گیا کچھ آپکا جاتا رہا  
اب ستا لو جتنا جی چاہے نہیں پوچھو  
دل ہی تھا درد آشنا وہ آشنا جاتا رہا

لکھنؤ چھوڑا سعادت اب کہاں لطف سخن  
گلر خون کی پیاری آہو کما مزا جاتا رہا



مجھے ملنا میری جان تمنے اگر چھوڑ دیا

یہ ستم کیوں ہو کہ آنا بھی ادھ چھوڑ دیا

کون کہتا ہے تم کا رہنے نہ پوچھ دیا

دل تو قبضہ میں کیا اسے پور چھوڑ دیا

آستان تیرا نہ چھو لے گا ترے چھوٹ

قیس دیوانہ و وحشی تھا کہ گلر چھوڑ دیا

کیوں نہ تار یک ہو آنکھوں میں ہماری نہا

تمنے آنا مرے گھر شک ڈھچکاڑ دیا

ملے دل پہلے کا کس شب تنہائی میں

ساتھ تو نے بھی مراد رد جگر چھوڑ دیا

جز کفن لے گیا ساتھ کچھ اپنے قارون

سیم وز چھوڑ دیا اعل و گہ چھوڑ دیا

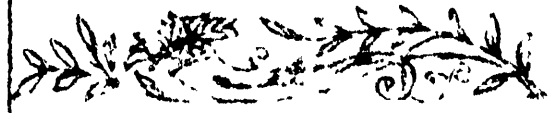
مجھ گنہگار کو یار ہے بھر و سائرا

کون پوچھیکا مجھے تو نے اگر چھوڑ دیا

آہل دزدکا ہیں مہین بھولی چہین

پھیر لین آنکھیں مگر باد نظر چھوڑ دیا

اچکے جاڑو مین ہی جا نا مجھے پیغمبر پور -  
لوگ کہتے ہیں سعادت نے تو گھر چھوڑ دیا



## آغا انجینئرنگ اسکول

### فیض آباد

دنیا میں ہزاروں ایسے ہمدرد موجود ہیں جو دوسروں کو  
فائدہ پہونچانے کی کوششیں وسیعی میں غلطان  
پیمانہ رہتے ہیں -

یورپ خصوصاً اہل لندن کی کیفیت ہے کہ میں  
کسی کو وہ کوئی کام یا پیشہ کرتے دیکھ لیتے ہیں  
ہمہ تن اسکی فکر و تدبیر میں مشغول ہو جاتے ہیں  
ملک ہندوستان میں بھی صد ہا ان صفات کے  
ہمدرد موجود ہیں - سو قوت ہم بانیان آغا انجینئرنگ  
اسکول فیض آباد (اودہ) کو مثالاً پیش کرتے ہیں  
جناب موصوف وثیقہ دار شاہی خاندان ریٹیس ہیں -

کیسا ہمدردی کی ہے کہ سرکاری ملازمت  
ترک کر کے قوم کے کام میں اپنے کو وقف کر دیا  
آچکے اسکول میں نقشہ نویسی - سب اور سیری  
اور دستکاری وغیرہ بتائی جاتی ہے ہر مذہب  
کے لوگ جنکی عمر ۱۵ سال سے ۲۰ سال تک ہی  
انگریزی و اردو خوان - پاس شدہ وغیرہ پاس  
پڑھتے ہیں اور ہر ضلع کے لوگ یہاں موجود  
ہیں - تعلیم کی مدت صرف ایک سال ہی - فیس داخلہ  
۵۰ - فیس ماہوار ۱۰ - کرایہ پورڈنگ  
ماہوار ۱۰ - ادسیر طیفہ ہر ضابطہ کی تصدیق  
پر غریب طالبعلموں کے ساتھ رعایت بھی  
ہوتی ہے -

اس اسکول کی عمر کی تعلیم اعلیٰ مدارج کے پور میں  
حکام نے بہت اچھے ریکارڈ کئے ہیں - یہاں  
کے بہت سے طالب علم معقول تنخواہ کے ساتھ  
سرکاری وغیرہ سرکاری ملازمت پر کامیاب ہو

ہیں -

اب یہ خبر نہایت خوشی کی ہے اور کہنا چاہیے  
ہے کہ بانیان اسکول آغا صاحبان کی بھی ہمدردی  
کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ سرکار گورنمنٹ بہادر نے  
آلات چھاپائی اور زر نقد کے ساتھ اس اسکول  
کی آمدادی اور علاوہ اسکے اس اسکول کے  
طالبعلموں کی پرورش کے بڑے معقول یہ ذریعہ  
تیار کیے جیسا کہ حکم صدرہ چیف انجینئر صاحب  
بہادر - بن - بلو - ڈی - یو - پی - نے ظاہر  
ہے کہ اس اسکول کے پاس شدہ طالب علم -  
سب اور سیری - ورک انجینیئر - نقشہ نویسی -  
ٹریسری - کی جگہ پر فہم ہو کر نکلے - اور مزید  
پرورش حکم صدرہ - میجر - ای - ایچ - ڈی  
وی - ایٹکنسن - آر - ای - پرنسپل ٹامسن  
کاچ - رڑکی واضح کرتا ہے کہ اس اسکول کے  
پاس شدہ - نقشہ نویسی - ٹریسری - سب اور سیری  
ورک انجینیئر - کے عہدوں کے لئے رڑکی کاچ  
میں امیدوار کیے جاتے ہیں اور انکی ملازمت  
کے بارے میں لحاظ ہوگا -

سرکار گورنمنٹ اس پرورشش کا شکر یہ جسد  
ہم لوگ کوہن و د کہ ہے -

ہندوستان کے اور مالک کے علاوہ صرف  
مالک متقیہ آکرہ و اودہ میں بڑے بڑے  
دو متذہبی چشم اور ذی ہمت موجود ہیں -

لیکن اودہ پنج اس بات پر انیسویں کرتا ہے کہ  
سرکار گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہمدردی اور قوم  
کی طرف سے یہ بے پروائی کہ ان سچے ہمدرد  
قوم بانیان اسکول کا کسی تعلق دار اور کسی رئیس  
عالی ہم نے آج تک ہمدردی کا وٹ پاس  
نہ کیا - جس طرح - تھے - جیسے - شیعہ کا نفس  
نے ہی کہ ہمدردی نہ ظاہر کی جو اپنے کو بڑے  
قوی ہمدرد بتاتے ہیں - اس موقع پر اودہ پنج  
کو نہایت تعجب ہو کہ آج تک کسی اخبار نے بھی  
خبر نہ لی - آغا صاحبان کی ہمت پر آفرین  
بلکہ صد آفرین -

اب اودہ پنج مولا نے ہوؤں کو بیدار کرتا ہے  
اور خاصکر آؤں لوگوں کو جو قانون سے نا توان  
ہو کے غش میں پڑے ہیں انکے منہ پر آہمت  
کے جھینے لگا کے ہوشیار کرتا ہے کہ  
اٹھو اٹھو جلدی اٹھو زمانہ کر ڈال رہا ہے

مگر تم لوگ کمزور بہت ہو - ایسا نہ ہو کہ رپڑ و آغا  
انجینئرنگ اسکول تمہارا عصا ہے اور تمہارے  
جلد اور نقشہ نویسی - ٹریسری - سب اور سیری -  
ورک انجینیئر کا ہاتھ مین کا سہارے کے کھانے  
کو مانگو سرکار گورنمنٹ بہادر تمہارا کامیاب  
کو تیار ہے -



## شہرات کا ذمہ

اگر انسان اپنی مجبوریوں پر خود نظر کرے تو اسکو  
اپنے تعلقات زندگی میں ایسے بہت مواقع  
پیش آئیں گے جنہیں باوجود سترس ہونے کے  
وہ ایک حد تک معذور ہو جاتا ہے - قانون قدرت  
سے خلاص ہو کے اگرچہ زندگی بسر کرنا دشوار ہے

۱۱-۹

مجدد السنہ مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شہرت نے  
مندر جہیل سنگا خ کتابوں کو - اصل کیا کہ پتھروں کو بانی  
کر کے بہادیا - جن حضرات نے یہ کتابیں نہیں دیکھیں وہ کمال  
شاعری اور قانون سخن سے بالکل ناواقف ہیں -  
حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی - یہ حل آج تک  
الماریوں ہی میں دھرا رہا بڑے بڑے شعراء اور علمائے  
غالب کے اکثر اشعار کو بے معنی بتایا قیمت ۱۰  
حل نکات مرزا نبیل - ہندوستان میں مولانا عبدالحق  
کا کلام کوئی کیا سمجھ کا فارس میں ہی اسکے سمجھنے والے نہیں ہیں  
حل قصائد خاقانی - کلام خاقانی باعتبار تاریکی و ضبط  
اور ادق ہونے کے نام شعرا و فارس کا کلام کے بڑا ہوا ہے قیمت ۱۰  
مولانا موصوف نے بڑی فکر کا ہی سے حل کیے ہیں -  
نامہ مبارک حضرت خلیفہ - جلالک بھون مندرجہ  
کے نام بھیجا تھا جسکی برکت آئے سلام معزز اور ان منکون  
قبول کیا جسکا نوٹو معہ ہر دستخط لیا گیا - معہ کتاب شاہنشاہی  
مترجم ۲۴ صفحات ایک نعمت ترقیہ - قیمت ۱۰  
تاجروان سے رعایت ممکن ہے -

صننے کا پتہ - اے - اے - علی احمد انصاری مقام  
ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہم ہنگام خدا اپنی ذات کو ششون سے اکثر خلاف ہو جاتے ہیں۔ اور اسکا نتیجہ پاتے ہیں۔ لیکن ایسی ہی غیر مسلسل ضرورتیں اور عیب یا جبری کے لیے کا ہر ایک کو مجبور کرتے ہیں جسکا آخری نتیجہ کو کم مشکل دے گا تو کم مشکل کا مصداق ہو جاتا ہے۔

مسلمان فرقوں میں کون ایسا شخص ہے کہ جو شہادت سے ناواقف ہے۔ اور جسکے گھر میں شہادت نہ منائی گئی ہو۔

لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ شہادت کا تصور مزید ضرور ہے بشرطیکہ افلاس و پریشانی وغیرہ کا وجود نہ ہو۔

جو لوگ شہادت میں آشنائی و حلو بازی رکھتے ہیں اگر انہیں دریافت کیا جائے کہ اس قسم کی یا جبری کس قاعدہ اور کس قانون سے جائز ہے کوئی جواب معقول نہ دے سکیں گے۔

افلاس نشان کے باشندے فی الحال ایسے مراسم کے پابند ہو گئے ہیں جیسا کہ وہ تو نہ ہی طور سے پایا جاتا ہے اور نہ دلائل عقلی و نقلی سے۔

اب رہی دلی اور دلچسپی اس کا کارسرا سرائی ہے بلکہ یہ تو فی کیونکہ شہادت ہی کے نام سے ذرا بڑا بوجھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ادھر ادھر سے تحفہ قانع آ جاتے ہیں۔

گوکہ زمانہ موجود کی روش اور نئے خیالات کے بندے اس دھڑے پر کم آتے ہیں۔ اور اس قسم کی پابندیوں سے اپنے آپ کو مستثنیٰ بناتے ہیں اور گویا مصداق بننے لگتے ہیں مگر جب حلو آسان آ جاتا ہے تو فوراً منہ میں پانی بھرا آتا ہے۔

ایسے مزاج اور اس طبع کے لوگ اچھے نہیں ہوتے۔ اور دلت و مچھو، درویش و غلامی موجود رہتی ہے۔ اگر اس قسم کے لوگوں کی تقلید ناجائز و نادر امنوی تو جہ اپنے خیر خلیوں کو صلاح دیتے کہ وہ بھی شہادت کے منانے اور حلو اگھانے میں شریک ہوں۔

وہ تو مناسب کا خیال کر کے ہماری روج پر فوج کو ٹوٹے محروم نہ رکھیں۔ تاہم یہ تو معلوم ہی ہے کہ شہادت تو گورہی گئی اب ذمہ داری ہے

تو اسکا پورا ہونا ضرور ہے کیا معنی کہ بچا بچا یا حلو اجن جن صاحب کے ہاں موجود ہو فوراً

ارسال کریں اگر شہادت میں زندہ درگاہ موجود نہ تھا تو قصہ سے محروم رہنا یہ کون قاعدہ ہی اور اگر یہ دستور ہے تو غیر عید میں دید و دستہ حصہ غائب کر دیا ہو تو سہی۔ انسان سیکھتا ہی کچھ کہو کہ۔ اب رہا شکوہ شکایت کا اندیشہ وہ دیکھا جائیگا بلکہ عوض معاوضہ گلہ ندارد پر ٹالا جا رہیگا۔ فقط

ملق  
حلو خوردن را رو باید  
از گوندہ



## رعایتی اعلان

اس خوشی میں کہ کئی سال کے بعد مسلسل ہمارے جاے قیلم اور اسکے گرد و فواح میں فصل خیریت عہدہ حالت میں پائی جاتی ہے ہم اپنی مشہور و معروف دوکان کی اکر خاصیت دواؤں اور نادرہ درگاہ اسٹیا کی قیمت میں حیرت انگیز کمی کر کے پبلک کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ ہمارا امید ہے کہ پبلک اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائے گا کہ حار اشتناک خالی اور ہمارا کینسہ زجلہ زجلہ کر کے اس مثل کو سچ کر دکھائے گی۔

”جو احمق در جہان با قیست مفلس در نمی باد“

ہمارے ایماندار سچے اور خوش معاہدہ ہونے کا اس سے بڑا ہ کے اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہم پابندی کے ساتھ معاشراتی اور تہذیبیات وقت کی تازہ برائیتیں ہیں اور در مرتبہ ج کر لے ہیں۔

روپیہ پیدا کرنے کی ہوشی اور سودا گردوں کے بالکل غواہش نہیں ہے۔ خدا کا دیا بہت کچھ ہمیں ہے۔ عرف رفاہ عام کے زبردست خیال سے یہ نتیجہ اپنے مر لیا ہے۔ اچھا اب فہرست ملاحظہ ہو۔

**زعفران اودہ:**۔ یہ زعفران ہنر بڑی

نعمت اور جانکاہی سے ایک حکیم حاذق کے نسخوں کی پائش چھوڑ چھوڑ کر خاص اپنے ذاتی

کھیتوں میں پیدا کی ہے۔ رنگ اور خوشبو میں کشمیری زعفران سے بدرجہا اولیٰ ہے بلکہ ایک مٹی دیگ کے رنگین اور خوشبو سے خطر کرنے کے لیے یہ زعفران صرف ایک مٹی کافی سے زیادہ ہے۔ سب سے بڑا اور قابل قدر وصف میں زعفران کا یہ ہے کہ نصف مٹی روزانہ پانی میں کھانے سے اکیس روز میں کھانے والے کو حکیم حاذق بنا دیتا ہے۔ کیا پر یازعفران ہے سبحان اللہ سبحان اللہ قیمت کچھ بھی نہیں صرف حکیم صاحب موصوف کے پاؤں دیر نہ پاؤں نصیحت موصول ہونے پر ایک مٹی زعفران بیرنگ ارسال ہوتی ہے۔

**مشک خانہ ساز:**۔ ہر شکوہ میں ایک تہ اتفاق سے ایک بچہ ہمارے ہاتھ لگا جسکو ہنر کمال محنت اور جانفشانی سے زندہ گرفتار کر لیا اور گھر لے آئے۔ یا لا رورش کیا جب نام خدا دوسرے کا ہو افضل کی خرابی کیونکہ

اوسکو جاڑا بخلا آئے لگا۔ دوا داسب ہی کچھ کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ خوبی قسمت ایک بظاہر وقت افلاطون زمان خدا رسیدہ نوجوان حکم صاحب جیکا اب باوجود تالاش تیاہنیں جلتا بغیر سیر و تفریح اس بواہرین و ہر ہوئے

اور ہمارے عرض حال پر ہلال بریکمال ہر دے اوس آ ہو کے عین معروف ہوئے اور اپنی خداداد تالیف سے تین ہی دن میں

ہو گیا کو جیکا کر لیا۔ خدا چاہے اوس دوا میں کیا تاثیر نہ آ ہو مگر کو کو بعد صحت ہر میر روز بوقت صبح صادق استفراغ ہوتا ہے اور بجز ایک

نافہ کے اور کوئی دوسری شے نہیں کرتی۔ نافہ حقن اور اس نافہ میں زمین آسمان کا فرق ہو اوس نافہ سے یہ خوشبو میں لاکھوں درجہ زیادہ ہو بکثرت موجود ہو قیمت اصلی فی نافہ ایک رعایتی قیمت

**عرق شفا:**۔ ہنگام سفر میں ہلکے ہالیہ ہار کے سب سے اونچی چوٹی پر ایک صاحب کمال فقر کی حضوری کا شرف حاصل ہوا ہماری عرضہ و راز کی خدا کے مدد و استقدر خوش ہوئے کہ ایک

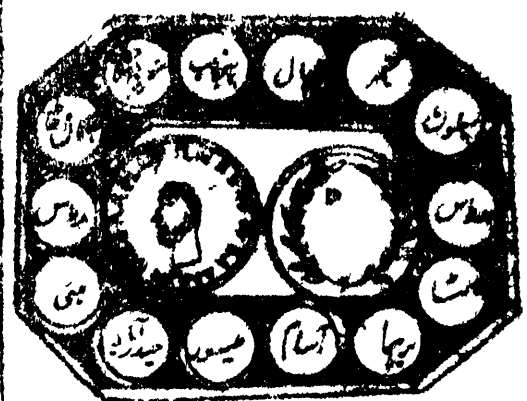
چھل قدمی کے وقت جذباتی تزلزل کے فرمایا کہ اگر ایک خاص ترکیب کے حکا عرق کشید جائے تو دنیا کے ہر ذی روح کیا انسان کیا حیوان کے جملہ اقسام کے امراض صرف دو قطرے کے





# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن صاحب خلیل الرحمن

## پارچہ دین گن مانو



یہ نمونہ مع سارے تفصیلات سرکار انکمٹ کے لئے لکھا گیا ہے۔  
لندن میں اشیا و ذیل کی عمر کی کے بعد میں عطا  
فرمایا جو چوتھے ع میں ہوئی تھی جو تکس میں کا گیا  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اپنے ملک میں بیسویں - مرکارون  
عمر دارون اور عام خریداری کی توجہ دیکھ کر اسے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طلب فرماوین تجربہ پورا سارے تفصیلات ہی

### فہرست اشیا و موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان دانی بیل بوئیدار نہایت	اکڑ	لکڑ	لکڑ
تھان چکن کا دانی یعنی چکن کے	اکڑ	لکڑ	لکڑ
گل بوٹوں میں پر بہار کا دانی	اکڑ	لکڑ	لکڑ
بنی ہوئی	اکڑ	لکڑ	لکڑ
تھان چکن بوئیدار طرح طرح کے	اکڑ	لکڑ	لکڑ
دو بیٹہ کامانی سنہری بیگات	اکڑ	لکڑ	لکڑ
کے لافق	اکڑ	لکڑ	لکڑ
دو بیٹہ چکن جسکے گل بوٹوں میں	اکڑ	لکڑ	لکڑ
پر بہار کامانی	اکڑ	لکڑ	لکڑ
سناری چکن جسکے گل بوٹوں میں	اکڑ	لکڑ	لکڑ
پر بہار کامانی ہے	اکڑ	لکڑ	لکڑ
پانچاے چکن سوئی دیشی چکن	اکڑ	لکڑ	لکڑ
بڑی ہری کے	اکڑ	لکڑ	لکڑ
کرتے چکن بیل بوٹ دار	اکڑ	لکڑ	لکڑ
سے ہوئے تیار	اکڑ	لکڑ	لکڑ
لاکھ چکن دوپہلی جو تیار ہوگا	اکڑ	لکڑ	لکڑ

نم نم	وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ

### فہرست اسباب موسم سرما

نم نم	وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ
اکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ	لکڑ

### پانچین لکھانیوالی تبا کو کی خوشبودار مشک گولیان

کہان ہن لعاب ہن کو غیرت مشک و فتن بنانے والے  
کہ ہر ہن لب لوشین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا اور تشریف لائیں اس روحانی ورامت جسمانی  
وزنیت زبان کی لذت دہان کی نکت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کے علاوہ  
بسبب میز ش بعض حواہر ادویہ لطیفہ کے نہایت  
مرے دار خوش ذائقہ معوی دماغ مفرح دل و دماغ  
مفرح قلب مجھ رنگ و سارہ جاذب رطوبات فغلیہ  
مجلی دمدان یعنی خون وغیرہ کے ہن -  
گولیان درقداری ڈبیہ ۲۰ توہ قیمت عمر  
سادہ ۲۰ توہ ۲۰  
قوام جسکی گولیان ہن فی ڈبیہ ۵ توہ قیمت عمر  
زردہ - یعنی ہتی دار تبا کوئی سیر چکر  
محمد عبدالرحمن صاحب خلیل الرحمن سوداگران چکن پارچہ والی لکھانی

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(پچیس برس ساری ہندوستان میں استعمال میں آ رہی ہیں)  
(۱) دما جیسے روز اوجھلتا ہوسا دوا کے دو ایک مفاد ہی  
دیتا ہے -  
(۲) نیار ہے اس دوا کا استعمال کیا جا تو مابہرہ سزا  
(۳) دوائے دماغیے یا جبکہ دماغ کا ساخی ہو گیا ہو وہ بھی  
ہن اس وقت صحت پائیں قیمت ایک شیشی ایک وپیہ چارہ -  
دماغ کی دوا - ڈاکٹر معقول ایک تین شیشی تک پانچ آنہ  
ڈاکٹر دین طاقت دین دوائیوں میں مشہور دوائیں

فاسفوس - شگلیا ہورڈین ملا کر یگو دانی بنائی  
رگ - ماس اور خون کو بڑھانے والی ہے  
سے پیدا  
مقوی قوی کی گولیان کا پنا قوہ وغیرہ ان گولیان  
آرام ہونے میں دو ہفتہ کی خوراک میں گولیان کی شیشی قیمت  
رویداک محمد ایک شیشی تک ۵  
امراض مستورات کی دوا کہ ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہی ہر طبقہ کا دم کی بیماری پرار - روئی حمل کی کمزوری -  
مہا - میں درد وغیرہ یوٹا گراس دوا کا استعمال ہو کر کی فز  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک قسم میں دوا کی بھی آزمائش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ چارہ (سولہ خوراک) ۲۰  
موصول چھ آنہ ان دوائیوں کی مفصل حال خود سارے تفصیلات  
کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہو مٹا کر پڑھئے -  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراجندوت شریٹ  
کلکتہ

را برٹ انگر سولن برادریو یارک امریکہ  
رعائتی قیمت ۳۰ راج ۱۰ شہرہ ہن

ایک لکھ مرین  
لیور داج  
دنیا میں مرین  
عام شہرت  
خاص یہ ہرگز  
اور پائدار ہیں

رعائتی قیمت  
موصولہ اک عمر  
ذمہ دار  
ساختہ چرخہ  
ہیرو سکی وجہ  
قیمت میں کم  
ایسی آپٹیر

ہن یہ امر بلا مغالہ صداقت کو یونہی چکا ہے کہ انگر سولن  
کی بنائی گئی ہوٹا پائدار ہی عمر کی عام ہست اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہر ہفتہ شہرت حاصل کی ہوئی ہے اس دوا  
دست ہزار ۳۶ لاکھ سالہ دوا - ہوتی میں چھ  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے جو ہر ہفتہ ہست -  
ایک لکھ داج کارواج دنیا ہی ہست ہے اس دوا کی قیمت  
قیمت چھ رکھی ہو آئندہ سال ہر ہفتہ ہست -  
فروخت کیوا سے بھی باور کی - ہر ایک ہر  
دو برس کی کارنٹی ہو - ہندوستان ہست ہست ہست  
یہ ذیل سے یہ گھڑی ملے گی -  
المشہر - ایسٹ انڈیا ایج کمپنی کلکتہ راجا بازار نمبر  
اودہ بیچ - یہ گھڑی ہست ہست ہست ہست ہست ہست ہست  
آراستہ ہے - قدر دانی - ہست ہست ہست ہست ہست ہست

جسکی تعلیم و حکیموں نے کفر و زوی علم لوگوں نے کی ہے

الغرض یہ مرکب خوب عینی اور عیشہ وغیرہ کا ہے بہتر اور سب سے  
 عمدہ عیسے چونکہ یہاں بہت سے انگور پڑتے ہیں اور ان کے پھل رساں گام ہوتے ہیں  
 (کیونکہ وہ ملا کاغذ اس ملک کے شہر و دیہات میں جلتے ہیں اس سے سنون، باد، غلیظ، اور  
 تیز چڑھاتے) اس طرح اعلیٰ فائید گھلے میں اس جوہر کا اعضاء کے رقبہ خردی پر  
 بہت اچھا اثر ہوتا ہے جس سے تمام تر اس کی بیماریاں دور چو جاتی ہیں +

یہ مرکب بہ کاسراں سے مختلف حصوں ملک میں تجربہ  
 کیا گیا ہے۔ جو کوئی شگاہ ہو تو اسے بڑے کیکے کے ہارے یا سات کی لمبائی کی  
 لے کر اس کو پتے استخوان سے پکے ہون کو فوڈ کر کے پکے ہو۔  
 اور ایک ماہ بعد نہ کرکے وزن کو دیکھنا ہے جسے کھا۔ اور  
 پتے کا رنگ اس صاف ہو نہ ہو اس کی طرح دیکھ کر کھا۔

سہ ماہی ہو دے  
ایک ماہ کے لئے

ہزاروں سرٹیفکیٹ دیکھنے چاہو تو شعبہ خانہ سے کتاب مفت طلب کرو

پیر: مینجر شفا خانہ حاج احمد حسین کیم واکر غلام نبی زید اکبر و قادی حشتی۔ لاہور

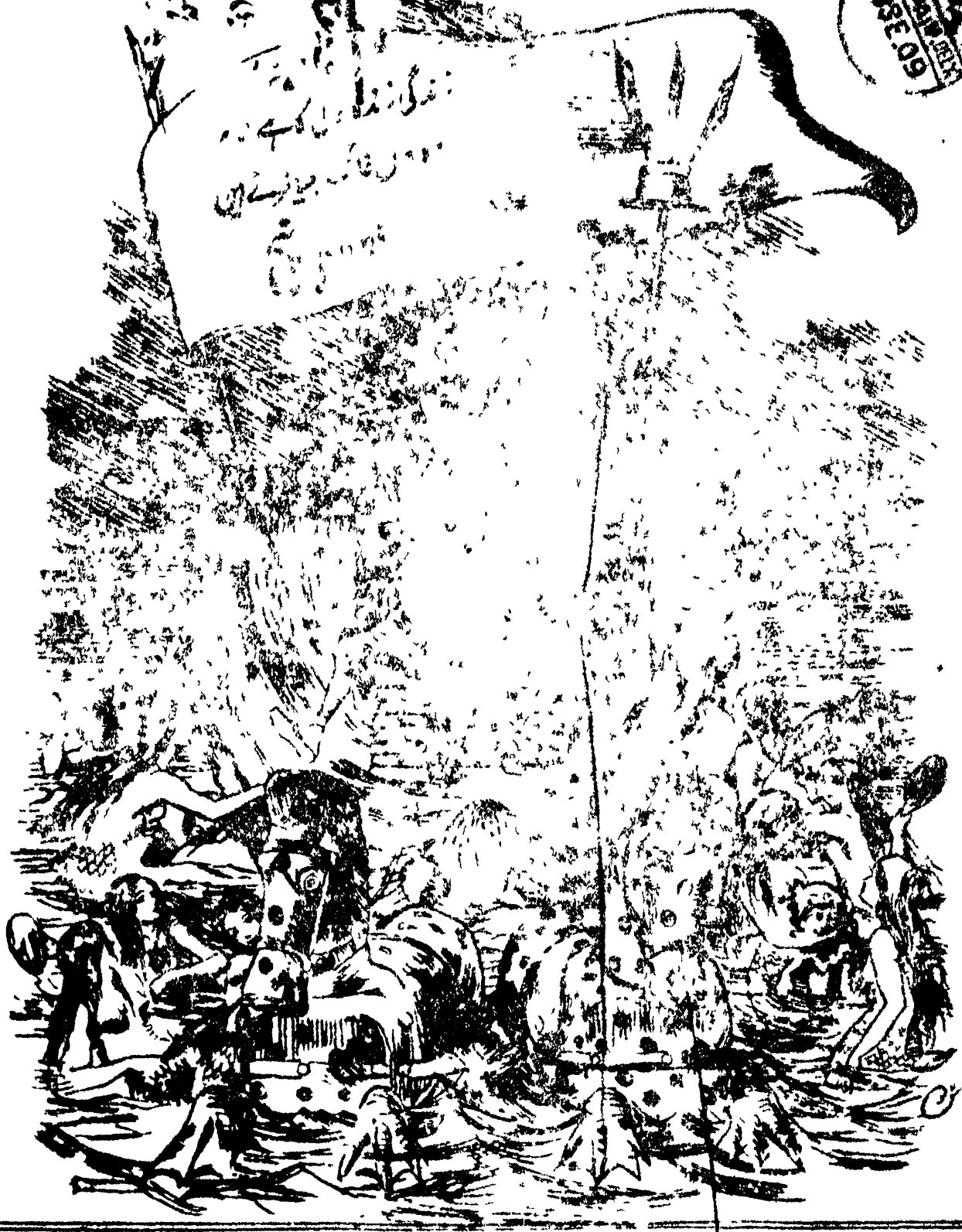
مطہر شام ۱۰۵۰ لکھنؤ نیا گانوان میں محمد سجاد حسین نے چھپو اور شائع کیا



RECORD

60  
3333.00

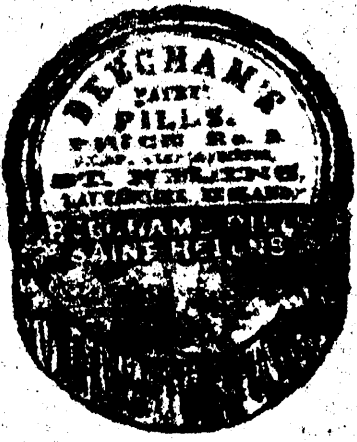
نندک زنگنه کا ہے  
میں غائب ہیں  
نندک زنگنه کا ہے  
میں غائب ہیں



نقد و مع	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم

نقد و مع	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم
کالم	کالم	کالم	کالم	کالم	کالم

اودہ پنچ



# نورس

اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون رتی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عکس والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خرید اجائیگا۔

المش

جی اتھرٹن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ



# گھٹا

میں ہوا ساقی گھٹا ہوا شراب گھٹا

نہ ہوا میں زندگانی سے پھر گلاب گھٹا

بڑا ہوا مرا غم سا نیا شتاب گھٹا

بڑا ہوا کہ ہاتھ تو نے جامِ شہر گھٹا

مقابلے میں ترے رخ کے آفتاب گھٹا

نہ لاسکی ترے گیسو کا کچھ جواب گھٹا

جو دیکھی زلف ہوئی گیا ہی آب گھٹا

جو دیکھی محرم آب روانِ حجاب گھٹا

زما کر دیا تو نے تو آب آب گھٹا

یہ ہوا جو عالم آب عالم تراب گھٹا

ہر ایک چیز زمانے میں ہو گئی تباہ

جہان میں کرو دیا تو نے یہ انقلاب گھٹا

جہان میں آگ لگا سئے کہیں نہ گزنی حسن

ہوئی ہے چہرہ خورشید پر نقاب گھٹا

کبھی کے چاند سے کھڑے یہ لف کیا بکری

بنی ہی عارض خورشید پر نقاب گھٹا

دہان و چشم تھارے یہ میں گل و گریس

تھارے عارض و کامل میں آفتاب گھٹا

## ہندوستان میں بچے

سفید کرنے والی آٹھ ہواست بہت کچھ رحمت اٹھاتے ہیں ابتداء میں دنگ

بڈیوں اور اعصاب کو پورا کرنے کے واسطے اور تیز جسم کرنے والی دوا کی

حاجت ہوتی ہے

## اسکاٹ کا ایشن

بچوں کی ہڈیوں اور جلی کو خوب بناتا ہے

یہ ایک نمونہ ہے

بعد اس سوال بہت جلد نتیجہ ظاہر ہوا ہے

اس سے نہیں جھوٹا ہے

مسبب و افیش نیچے ہیں

اسکاٹ و بون (معدہ) دوا سازان

لندن



چمن میں بوندین میں منہ کی کہ شاہنگ پر

نثار کر رہی ہی گو ہر خوشاب گھٹا

یہ کس پہ آگ سی شعلہ سی ہو رہی ہو تو

کروک کے کر رہی کبہ تو عتاب گھٹا

ہزارا سے جو سر بھی نو سکے سر پر

زلف یا رہ تو کھایہ پیچ و تاب گھٹا

چا رکھا ہے نانے میں اور بھی اندھیر

ہوئی جو لشکر انجم پہ فتح یا ب گھٹا

ہر ایک پیر و جوان کا ہی تو نے ٹوڑا کفر

ترا ہی کلمہ لگے پڑنے شیخ و شاب گھٹا

وہ بات کونسی آخر ہے تجھ میں جو جھکو

کیا ہے پیر فلک نے ہی انتخاب گھٹا

نچا سے دختر زناج کیوں نہ زندون کو

بجائے رعنا جب جنگ اور باب گھٹا

بھڑا سے اب خم صہبا ہی میں ساقی

دکھا رہی ہی غضب یکمہ تو شاب گھٹا

مجی ہے دہوم زمانے میں دیکو پڑا آئی

ہوا رکاب گھٹا اور فلک جناب گھٹا

چمکتی بجلی ہی فانوس ابر میں یا شمع

گرج ہے یا یہ مچاتی ہے غلِ غراب گھٹا

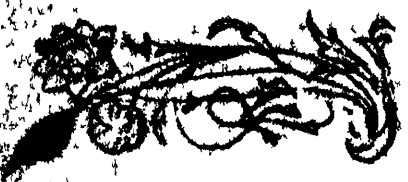
پھر کائنات صہبا میں شیخ بھی تو مست

کر گئی زہد خرابیا تو خراب گھٹا  
خدا کا شکر کہ تو آج چھوٹی آئی  
دعا سے زندہ ہوئی آج سنبھل گھٹا  
تو بچے حضورہ مستحق تو بتلائے  
دکھائے زہد و نکو بھی رہ صواب گھٹا  
قراق یار میں دل پارہ پارہ خون جگر  
شراب اپنی یہ اپنے میں یہ کباب گھٹا  
غضب ہے جان کو اُسکے تو ایک قطرہ بھی  
انیچی کو نہو جائے شیر غاب گھٹا  
جدائی میں تری او بھر حسن جب آئی

ہماری جان کو تو ہو گئی عذاب گھٹا  
یہ خدا و کرم ہے تو گوش ماہی میں  
نہ ڈالے گوہر غوش آب بے صواب گھٹا  
یہ کسی چھاتی پیدیتی ہر زال گیتی مونگ  
یہ قطرے دال کے دانی ہین آسیاب گھٹا  
برس پر ہی یہ زنائے پھر و بھل تھل  
بھنسا ہر دست تلاطم میں ہر سراب گھٹا  
کہیں ڈبوئے نہ اُسکو یہ برق کی چشمک  
نہ چشم تر سے مریون کری خطاب گھٹا  
دہین اڑا دیئے آہوں نے سیری گردون کے

نہ بیخ واری نہ اول نہ نہ سراب گھٹا  
اڑی میں جانی ہی کا ہے سونگ گھٹا  
زمین سے کرتی ہے کیوں آج بستان گھٹا  
ہو ائے نئے میں کھڑا نہ گھٹا  
بلائے ساغر مٹی جلد سے لب گھٹا  
لہو لہو

لا ابا



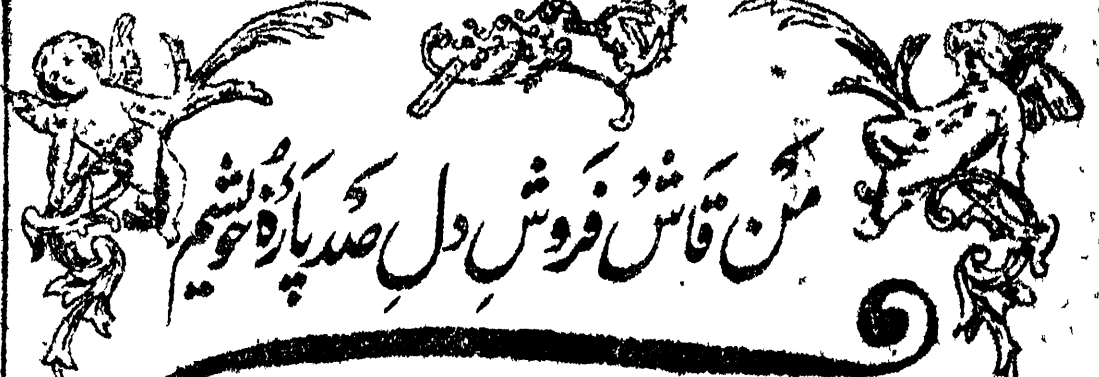
”ناقوسی ترانہ“



ہو پولیٹیکل دیوی بہ گوتم والہ  
حالاکا نہیں گھر جو بنو بتا لہ  
کاجل کی ہی کوٹھری گر بالیکس  
بے داغ نکل جاؤ تو سمجھیں لالہ

”ناقوس“

(از دیگر روون)



من قاش فروش دل صدیادہ شوم

دنیا دم اوٹھائے بھائی چلی جاتی ہے۔ بلی اسیر ملکون یا ہندوستانی تفریق  
نشان سب میں ہوجہ ہے آودہ پنج کی سالانہ جلد کے ہی دو حصے (یعنی ششماہی  
اول و ششماہی دوم جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر  
جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت  
ہے معہ محدود اک عتی گراب یہ ششماہی جلد و سکی قیمت معہ معمول غیر مقرر ہے  
اس میں بھنسیب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

ساق

فیروز آودہ پنج اخبار لاہور



# ساقی نامہ برشنگالی

سودی میں شراب اور گرمی میں بنگ  
برسات میں ایون کا جتا ہی رنگ  
اب چاندرو مدک کو کیوں ٹیڑھا رہے  
جب موقع ہو لگجائے جیہی انکا ڈھنگ  
پلا سا تیا آب اسود نے مجھے  
بڑی ہی کچھ اس فصل میں کد بھی  
گھٹا چھائی ہے تیرہ و تار خوب  
نہیں بخل اسوقت تو بار خوب  
یہ ٹھنڈی ہوا اور یہ ہلکی چھمار  
جدھر دیکھو کسے زبر ہے مر غرار  
برے باندہ کرفوج ابر آتی ہے  
کھڑی برق سنگین چمکاتی ہے  
گر جتا جو رہ رہ کے ہی خوب رہا  
سلامی یہ دیتا ہے سمجھا میں خدا  
زمین ہے عجب آسانی ہے عجب  
ساکے ساکے سماں پر غضب

کہیں میں قطار و نین بگلے روان  
عجب دے رہا ہی سماں تہاں  
ہرن چو کڑی بھر رہی ہن کہ سین  
کلیون میں ہن خوف بالکل نہیں  
کہیں نر میں مرغ آبی کا غول  
جو بیٹھا ہے اک پروا ک لئے کھول  
منے لوٹتے ہن یہ برسات کے  
نہیں ڈر ہن ارض و سماوات کے  
ہن باغ و نین کچھ اور ہی رنگ ڈھنگ  
پرندے بجاتے ہن نفون کے چنگ  
جو کوئل کہیں دے رہی ہی صدا  
پیپیا بھی ہے پی کمان گڑ رہا  
جو طائوس ہی اک طرف ناچ میں  
تو ہن بلبلیں گاتی کماچ میں  
کہیں قمریان گار ہی ہن ملار  
ہے بدست اسوقت ہر ہوشیار  
عجب لطف ہی اور عجب رنگ ہی  
بہشتی مزا اسکا پاسنگ ہے  
اگا لو برسنے ہی کیا بات ہے  
بڑے لطف کی ابکی برسات ہے  
گر جتا ہی وعد اور برستا ہے ابر

بھلا ایسی حالت میں ہو کس صبر  
رسید چاہ سے اب احمر نکال  
مجھے زندگی ہو رہی ہے وبال  
پلا مالو سے کی کہ غم دور ہو  
طبیعت مری آج مسرور ہو  
وہ دینا جو بھوج اور بکرم نے پی  
نہ وہ جو کہ نو شیروان جم نے پی  
نہیں لال بی بی سے الفت مجھے  
پسند اہل چین کی ہی حکمت مجھو

۱۷ راجہ بھوج دبیر برکات راجگان مالوہ ۱۲

## تاریخ تمدن

بکس ہسٹری آف سولائیشن کا ترجمہ  
منشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -  
کاغذ درجہ اول چمکا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد  
شاہ محمد خان صاحب کپشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ  
یا  
دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

10

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیل گرامیز صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

عزیز الگہڑ میں میڈیکل کالج کے پروفیسر جناب ڈاکٹر دلدار علیاں ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سائنس یافتہ یونیورسٹی ڈاکٹر جناب بعد تجربہ ہیں جو کہ  
عصریت فرماتی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے بلکہ کسی عرصہ بعد اس وقت تا کہ کسی حشر و حشرہ جالائز و ابل غیاثیہ لاسبل سرخی ابتدائی موتیا بندہ بالی جانا بخارن  
معزز ڈاکٹر اور حکیم جاسے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سر کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور بینک  
کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ بیکان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ ادا کیا سکیں قیمت فی بوتلہ  
پو سال بھر کے لیے کافی ہے مصلحت عامہ ہمیں یہ سرمہ مفید اعلیٰ قسم فیوتولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ہفتہ میں روپیہ - مصری سرمہ فیوتولہ ۴ روپیہ خرچ ڈاک  
بذمہ فریدار درخواست کیوقت اخبار کارا اور فرودین نقل وجعل میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا شکیلہ ہونوالیہ مقام بنالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان مریضوں پر کہ جنگی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں  
استعمال کر کے دیکھی مفید پایا۔ یہی واسعہ عین خاص کر  
ان مریضوں کیواسطے جنگی آنکھوں سے پالی جاری  
رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ بہتر  
نہایت ہی مفید پایا۔  
شام برج لال ٹھوس راہے بہادر ایل ایم۔ ایس  
سٹنٹ مسجن وپرونیس میڈیکل کالج لاہور  
حال نریبری سسٹن گورنر جنرل ہند +

استعمال کرتے آئیں ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ایسی  
استعمالین مفید اور تیر مدت یا یا میری سلسلے میں اب  
مقتل ہو گیا کوین بذریعہ ڈاکھا نہ جات اور سر کا  
کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہمارے غریب بچہ  
مستفید ہو کے آجودا خان خیریت یا دگری براہ مہربانی ایک  
میسر کا سفید سر نہ اعلیٰ قسم دی بی۔ پوسٹ بمبئی۔  
مراقم۔ ڈاکٹر محمد ہی امیر خان میڈیکل ایچا راج  
شفا خان تونسہ۔ ڈیرہ قازی خان۔

انے بڑے حکمران اور کیا مقبرہ شہاد ہو سکتی ہے  
۱۱) چند اور یہ ہے بہت سے متعلقین نے میر کا سر جو کہ  
سرور مہیا سنگھ اہل واد الیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا  
خاتیت ہی مفید پایا آٹھویں کی جا۔ یوں کے کیو کیسیر  
حکم لکھتا ہی آٹھویں کو ترو تارہ لکھتا ہی اور بنیالی کو  
طاقت بخشتا ہی۔ درحقیقت یہ سر بنیالی قائم کھن  
کے کیو خاتیت ہی مفید اور زرد اثر ہے آٹھ  
کبھی کوئی اداس سر ہی ہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی  
ساقم۔ آٹھویں لکھتے حیات خان۔ خان بھادوی  
ہیں سابق ڈویژنل سیشن جے قسمت جالندھر

میر کو سنل کور زنبیل ہندو  
۱۲۰۔ و فیہا سنگھ صاحب آ کے سفید سر سے ایک  
شخص جسکی آنکھ میں ناخن ہو گیا تھا۔ بہت کاٹا تھا  
یہ شخص جینڈ اکثر دکانا لاج کر کے ایوس تھا برا کئی  
مہر مال ایک تھوڑے سفید سر اعلیٰ قوم جینڈ عیقت ہاں کول بقہ  
نام۔ عمار و پتھر جیت پر تاب ہمارو سا صاحب  
ہمارو اسلحہ راست کمر ہی ضلع نور کھنور۔  
۱۲۱ جناب بدھ غنیر سرور ہا سنگھ صاحب۔

سنج  
 چو سوز که سنجید ز کفرنا  
 ای - چو کفرنا بند  
 سوز که سنجید ز کفرنا

(۱۴) جناب سردار صاحب تسلیم فرمایا کہ میری استعمال کیا  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کڑی حکم کیلئے  
مفید ہے میری آنکھیں بالکل کڑو تھیں لگتا تھا کہ  
کام کر کے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ  
صرف چار روز کے استعمال سے تین تین ہر ملکہ نام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
راٹم نیلان خورشید محمد خان خلیفہ نوابین محمد  
ہمدرد میس اعظم حویلی۔

(۵) کرم بندہ تسلیم - میں ایک قابل قدر میرنگی ہو کر  
 ہر سال کو اسٹیل کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
 اشتہار میں لکھا ہے اس کو بھی کہیں درجہ بہتر ہو ہیو غیرتا  
 کا باطل چھوڑ دیا اور اب میرے پیشہ کی کوئی تکلیف نہ ہے  
 تاہم - راندا کشن گورنمنٹ ہسپتال چلی گئی  
 چور ایوان -

(۶) جنے میرنگی سے سو اسیا لگوئے یا کیہی

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میری خدمت کی سندات میں سے  
جو قریب تیس ہزار کی ہیں ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ وللاہود کے پنجاب بینک  
میں اسی طرح کے لئے پانچ سو روپے  
جمع کیا گیا ہے

میں کا لاجون نشانی ہر گاہ ہو  
برہم ہی کا ساتھ اور سنگ ہو  
میں ہوں سرخ اور سر سے ہویری  
پسند آئی ہو مجھ کو کو آبروی  
جو آئے کہیں میسر وہ دام میں  
اداروں او سے شبیہ و جام میں  
میں حسن عیسیٰ پر مفتون نہیں  
یسی پر دون جان - پاؤں کہیں  
مٹکا سا قیاس سود سے جام  
کسی کو نہ بھیج آپ جا خوشخوام  
سان دیکھ کر اب نہیں مجھ کو تاب  
جو تار ہے - بے مثل اور تجاب  
نہ آئی جو کو اپری آج پاس  
تو جیسے کی باقی ہے اب کون آس  
اٹھا جام افیون کا گھول لا پلا  
مجھے آج و چرا تو لا پلا  
جو نیکی لگاؤں تو عاقل ہوں  
نہ اتنی کہ پیتے ہی غافل ہوں  
مجھے ہی کہیں لوگ دانا سے چین  
مرے آگے آگے جو میں زمین

مجھے لگین دانا مینا مجھے  
کہیں علم و حکمت کا زینا مجھے  
نہ دینا کہی آتشیں آب یار  
نہیں لوگ داد میں روز شمار  
نہ دینا کہی بھول کر مجھ کو ہنگ  
نہیں لوگ دکان کا بہت تجھ کو تنگ  
نہ دے دوستہ میں نہیں دوستی  
فقط چنیا بیگم سے ہی دوستی  
بہنگیری نہیں میں شرابی نہیں  
کشیدہ نہیں - آفتابی نہیں  
ق  
وہ دے حسین ڈر محاسب کا نہو  
غرض کیا ہی جو دہوش شکی سو  
وہ دے جو پین مومن و برہمن  
فرشتے پین اور پین اہرمن  
کسی دین میں کچھ نور و نوک  
بجھے جسکے نشتر کی ہر دلیں نوک  
مرے سے کھلے میں خزانہ پیون  
پیون خوب اور ہر ٹھکانے پیون  
کہاں ہے ذرا جلد آسا قیا

ابھی گھول جلدی پلا سا قیا  
طبیعت بہت سست ہو اس گھڑی  
بر وقت ہو اور گھڑی ہو کڑی  
مرے اچھے ساتی نہ کراتنی دیر  
کیا مجھ کو خیا زہ لے اب تو زیر  
وہا ہے کہ دے تجھ کو خالق مہلا  
کہیں جلدی سے مجھ کو فیون پلا  
پیون اور پیتے ہی زاہد پیون  
نہ زاہد سی خیر عابد پیون  
زمین دوزینیک کے لون لطف خوب  
خو رہوش ہو اس نشے میں عروب  
مرے ساتی دے جلد افیون کا جام  
رعایت سے مجھ کو کھون لالہ فام  
خدا تجھ کو حسن سید فام د  
حسینون میں لیلیٰ صفت نام د  
ترا حسن ہو حسن سوز زغال  
ہو آتش مزاجو کی سی چال ہال  
جس تک ترے حسن کی دھوم ہو  
ترا نام چنیا سے تاروم ہو  
ہر اک سمت ہی تیرا دکا ہے  
دکن کی طرف تا بہ نکا ہے

بڑا کھینچا کہ قندرا منتظر

ہوا جاتا ہے یاں تو بانٹا

نہیں تاب بیچوں ہوں ہو رہا

بہت دیر تک رنج فرقت رہا

ہوا آگے سے اتو جاری بھی آپ

کہاں میرا تھی لگا لی جناب

نہیں ہیں گھبراہٹ سے ہیں ذرا

اگر دیر کی حسان لینا ہوا

چلا آتا حیا زہ ہے ڈاک پر

وہ آیتا اب شیخے ناک پر

کبھی کی تو ہے جان پر اب بنی

ہو لی جاتی ہے حالت جاگنی

تجھے اس گھڑی سو بھی عشق کی ہی

بڑا لی ادایتے غم کی ہی

ذرا چائے ہی دو دھیا چاہیے

سر شیر ہی بر ملا چاہیے

نہیں لطف جب تک نہو انکا ساتھ

میرے یار زانا تو جلدی سے ہاتھ

کہو کیا مرے کی کہی باک

جو اسکے سوا ہو خرافات

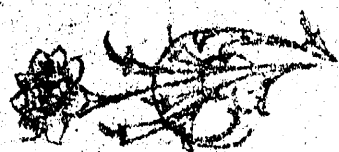
بلائے بلائے بلائے

بلائے بلائے بلائے مجھے

مراق

تشیاع

تمیز مولا شفی لکھنوی



## کنول کا پھول

واہ وا کیا کھلا کنول کا پھول

پیارا پیارا ہے کیا کنول کا پھول

سرخ دریا پر اور ہے عالم

ہے سماں پر فیضان کنول کا پھول

حسن دریا کا قہر ہے اسدم

دیکھ تو اسے صبا کنول کا پھول

لب دریا ہے اور سہانا رنگ

جو مٹی ہے ہوا کنول کا پھول

آج قسریاں ہے نسیم سحر

ہے کوئی دلربا کنول کا پھول

گرد پھر پھر کے ہے نسیم نثار

ہونہ ہونہ لقا کنول کا پھول

سادگی میں عجیب ہے انداز

حسن سے ہے بھر کنول کا پھول

قابل دید یہ بھی ہے منظر

دیکھنا ہاں ذرا کنول کا پھول

صاف دشتاں رنگ ہے بانکا

دوسرے چوں سوا کنول کا پھول

کیا بنا دیکھنے کی سادگی

بند ہے یا لبا کنول کا پھول

کھینچا ہے گر کوئی نقشا

دیکھ کیا ہے مزا کنول کا پھول

قدرتی شے کا کون ہے صانع

جامہ پہنے ہوا کنول کا پھول

کیون شکستہ نہ آج ہو دریا

ہے مقدر کھلا کنول کا پھول

دیکھنے سے جاتے ہیں ہوش

رکتا ہے واسطہ کنول کا پھول

قدر کرتے ہیں کتہ دان سخن

کیسا تختہ سجا کنول کا پھول

لب جو تھر کیوں ہو ستادہ

بھا گیا دلو کیا کنول کا پھول

مراق کا گوری

۱-۱۱-۹

۲-۹-۹

مجدد الدین شریف مولانا احمد حسن صاحب شریک نے  
مذہب ذیل منگلواں کتابوں کو ایسا مل کیا کہ غیر مذہبی  
کریم کے ہادیاء جن حضرات کے یہ کتابیں ہیں دیکھیں کمال  
شاعری اور دقائے سخن سے بالکل ناواقف ہیں۔  
حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی :- یہ حل جب تک  
الماریوں ہی میں دھرا رہا ہے بڑے بڑے شعراء اور علماء نے  
غالب کے اکثر اشعار کو بے معنی بتایا۔ قیمت ۱۰ روپے  
حل نکات مرزا بیدل :- ہندوستان میں مولانا بیدل  
کا کلام کوئی کیا سمجھ سکتا ہے؟ اس کی سمجھنے والی نہیں ہے  
حل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی بامقار نازک اور فصیح  
اور ادق ہونے کے تمام شعراء و فاضلین کے کلام کو فرما ہوا ہے  
قیمت ۱۰ روپے۔ مولانا مومن نے بڑی جگہ کا ہی حل لکھی ہیں۔  
نامہ مبارک آنحضرت معلوم :- جو مالک عربین شریک نے  
کے نام لکھا گیا تھا جس کی کتب خانہ آستان قدس میں ہے  
شکریہ قبول کیا۔ کافور محمد زہرا نے خط لکھا کہ کتاب کا نام  
مترجم ۲۰۰ صفحات ایک لغت مترجم ہے۔ قیمت ۱۰ روپے  
حلے کا پتہ :- علی احمد رضا ری بنگلہ  
ضلع گورداسپور (پنجاب)



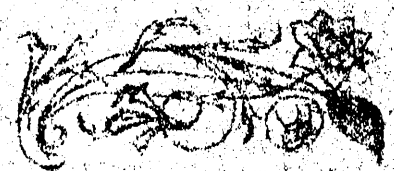
قطب‌نگار





# اشرفیہ کے اوٹراؤ اور اکیلی

## کہ تپتے ہاتھ اٹھا ہیں اب کیلے



میں نے ہندوستان کی نفسی پر کوئی کہا تک  
 بھوت بھوت کے روسے۔ ایک نفسی ہو تو شکو  
 روسے۔ یہاں تو خدا کی مرض اور اس کے ہوسے ہیں  
 جبر پر دیکھو جن روضہ۔ ہمارا خدا۔ خود غرضی و  
 بے ارادی۔ ہر کاری و فکر معاش۔ کس کس کو دے  
 کس کس کو پیسے۔ گرائی غلہ کی وجہ سے ناک میں دم  
 دوم میں ناک ہے۔ پارہ نام اہل عید کی طرح غائب  
 ہے۔ غریبوں کو کھانے کے نام میں بیرون کے  
 دیکھ تک نصیب نہیں ہوتے۔ دامن استقلال  
 سے حسین کے آج کل کی طرح دست دل سے  
 چھوڑا جاتا ہے۔ گھنوں کا ورنہ رہتا ہے جو  
 گلیوں میں نیک علاج کا۔ یا ملکداروں میں نیک  
 کا۔ یا ہندوستان میں تلی کا۔ یا لندن میں  
 چشم سیاہ کا۔ یا چین میں گندی رنگ کا۔  
 بارش کی کھینچ تو رہتی ہی تھی گر یہ لوے کے  
 دھڑکے۔ کھٹے کھٹے غلہ کر دیو  
 سہا سہا ہندوستان

کے نقشے نے معافی داروں زندہ داروں  
 کے قسمت کے نقشہ کو حرف غلط کی طرح صفحہ نشانی  
 سے محو کر دیا۔ غلہ کی گرائی نے ایسا ہی حلا رکھا  
 ہے کہ تو یہی بھلی۔ پھر نیو کا دلخ۔ خدا کی بنا  
 سیدھی بات نہیں کرتے۔ غصہ میں کسی میں  
 زلف کی طرح بکھرے جاتے ہیں۔ دوکان  
 بیٹھے روپوں میں تل ہی ہیں۔ بھولے نہیں  
 سناٹے۔ ہوتی سے باہر ہوے جاتے ہیں  
 بات کرنا وال ہے۔ جہاں کسی نے مول تول  
 کی شکایت کی اور جہت ڈنڈی ماری۔  
 گر با جہت ہی تم تو مذاق سمجھتے ہو گے۔ تلو  
 بکھو ایک لٹی ہے۔ تم بکھو کے بیون  
 دیکھو زارہ۔ اگر بیون نے سود بٹہ میں رہا  
 کو فرو برد کر لیا تو تپتے پر طفت و لطف کا

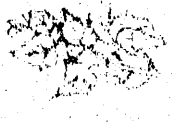
نہایت شوق ہے۔ تھیں گے اگر نہ لاش  
 سراسر میں سرگردان و پریشان ہے۔ تلو  
 ستمناہی اور سلا لہ سے مطاب۔ ہر حقہ  
 ہندوستان میں گرائی موجود اور رزائی  
 ہے۔ ہر نفس دست بدعا بدگاہ و بد  
 ہر ہی جہت میں ہون کی سدا سے اصلوہ غیر  
 ہے جو تک کے بار میں خیال کر دے سوری  
 سارہ اثر ہوتا ہے۔ ہنگامے اور بے  
 جا ہیں۔ نماز جمعہ اور کر کے دعاؤں اور  
 قیادوں کے ڈھیر لگا دیے۔ اگر سب قبول  
 ہو گئے تو قسم ہے یہاں ہی کی ہمارے ہی  
 مستجاب الدعوات ہونے میں کچھ شک نہیں  
 رہے۔ گو قبل از مرگ و اول کا مصداق ہے  
 گر لٹھا ہے۔ درستوں سے پاپ ہی چھانا  
 برا ہے۔ اور یہ تو بھرا کار خیر  
 دہو ہذا

### خدا محفوظ رکھے

- ہندوستان کو..... نفسی سے
- ریکسوں کو..... میخواری سے
- نوعمر عورت کو..... زندا پی سے
- رعیت کو..... حاکم ظالم سے
- بروانہ کو..... شعل سے
- عاشق کو..... انتظار سے
- زادہ کو..... حور کی تمنا سے
- جھوٹے کو..... لمبی داڑھی سے
- واعظ کو..... کم کوئی سے
- یاروں کو..... اشتہاری دواؤں سے
- موتیوں کو..... آب کوثر و جنت کی تمنا بھول

طاعت میں تارخی نہ ملے و انگین کی لاگ  
 دوزخ میں ڈال دے کوئی بیکر ہشت کو

ہاشمی  
 محمد شمس الحسن عباسی الهاشمی  
 امرہ ہوی



# ہر سکھیاں

ڈیر پنج۔  
 جب یہ نیا سال شروع ہوا ہے ایسے ہی  
 کوششے ہو رہے ہیں کہ کوئی ترمیم نہیں  
 آتی جوں و چین سے زندگی بسر ہو سکے۔ ایک  
 ایک کھانا دم کے پیچھے لگا ہی رہتا ہے۔  
 چنانچہ راکست ششہ کو نمبر ۱۵ دن میل کی  
 فرسٹ کلاس گاڑی میں آکر فورٹ سیلوے  
 اسٹیشن پر ایک مین کے کس میں ہندو مرد کی لاش  
 جھپائی گئی۔ مقتول کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہوئی رنگ  
 گندمی راجی صفایت۔ منہ پر جو چین تقریباً ایک انچ  
 نمی تھیں۔ سیکو گمان ہوا کہ کسی کا قیمتی کس رہ گیا۔  
 کسی کو شاک ہو کہ کوئی صاحب ڈیل۔ ولی بسکٹ کا  
 کس گاڑی میں بھول گئے۔ گرجب کھولا گیا تو  
 استخوان اہلوت تھا اسکے حواس جاتے رہے۔  
 معلوم ہوتا تھا کہ قاتل علم تشریح الاجسام (رانی)  
 سے بخوبی واقف تھا۔ باریت مقتول کے  
 کل عضو خلیہ و عارضہ کر کے کس میں بند کئے  
 گئے۔ یہ قتل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کھانگی  
 نقص سے واقع ہوا۔ گمان سے تقریباً لاش  
 بھر پور اور آجہر کے درمیان یا حیمو راو۔  
 ماندہ کوئی وغیرہ کے قریب گاڑی میں رکھی  
 گئی ہو۔ اس فقیر پولیس الہ آباد کی تفتیش میں  
 سرگردان ہے۔

جو شخص اس مقتول کا پتہ نشان سکوت بنا گیا۔  
 اسکو پچاس روپیہ انعام گورنمنٹ کی جانب سے ملے گا  
 اور جو قاتل کا پتہ بتائے گا اسکو ستور روپیہ انعام  
 ملے گا۔  
 ۱۲ ستمبر کا تازہ خبر یہ کہ ابھی پتہ نہیں لگا تفتیش  
 جاری ہے۔

دوسری خبر۔  
 ۱۲ ستمبر کے ٹیلیگرام سے معلوم ہوا کہ سہا کرلی  
 قریب شہر کے متواتر بارشوں سے کچھ آسائشی  
 ہو آکر چھ مہکسک گیا ۲۹ رلاشین آدمیوں کی  
 برآمد ہوئیں گر ایک یورین لڈی صاحبہ کا  
 نہیں لگا کہ سہا کرلی جھیل تھیں اکی ہوت  
 ہو رہی ہے۔ اور بخت دیسی آدمی





## التاس بر گزارش

جناب مولانا اور شیخ صاحب - تسلیم ہے کہ جناب شریک صاحب کو رشتی کے التاس بر گزارش ایک مولوی صاحب کی خواہش پر آج آپ اور ایک ناظرین سے فرمایا ہے۔ میں پہلے تو برا تعجب کرتا ہوں کہ یہ کون مولوی صاحب ہیں جنھوں نے گلستان ہی نہیں بلکہ اسی جھگو اسبر ایک مولوی صاحب کا اصلی قصبہ یاد آگیا جو بھی حیدر آباد ہے۔ بڑے بڑے دستِ نعل اور دھنیل کے اور بنگال کے مشرینہ کے لکھنویوں میں تمام کر لیا تھا۔ باوجود سیرک دون عالم ان کی ہر شے بہرہ اندوز ہوئی۔ گرا کی عاری اور اودانی کی کیفیت تھی کہ آپ کے لکھنوی سے تیار ہوئے کے تپ اور غل کی کٹھ کو ایندیل دے دیا اور ایک عباسی نام مولوت پر آپ عاشق ہو گئے۔ تو آپ اور کو اشتیاقیہ خیر حجب لکھتے القاب میں ہمیشہ غلط لکھتے

شریک صاحب کے القاب ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ آپ کے ہمد کا سپاڈ نشون میں ایسا غیر مصدب شخص اور مصنف مزاج اور لائق اسے مولود زمانہ میں نہیں ہے کہ مولوی صاحب کی لیاقت کی بھی داد دینا چاہیے کہ وہ مولوی گلستان کا شعر ہی نہیں سمجھتے اب کچھ سے سنہ سحری ہم کا یہ مقولہ ہے۔ اس کے شرعی احکام اور سند سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ان کی کتاب گلستان اور کل تقاضیہ حکمت - فلسفہ - مذاق - اور شاعرانہ خیالات سے بھری ہے۔ اس مقام پر انھوں نے کوئی شرعی فتویٰ نہیں دیا تھا۔ بلکہ ایک حکیمانہ قول بیان کر رہے ہیں۔ شعر اسی طرح ٹھیک ہے جیسا کہ مشہور ہے۔

رہ راست برو اگرچہ دورست

زن بیوہ کن اگرچہ دورست

سید سے سادہ معنی تو اس کے ہیں کہ بیوہ عورت کے شادی کرنے سے بہر حال دوشیزہ عورت اچھی ہو۔ اس لیے کہ بیوہ عورتوں سے

اکثر مخالفت مزاجی ہونے کا اندیشہ ہے۔ معلوم نہیں کہ شوہر اول کا اوس کے مزاج کیسا ہو۔ اور تم سے اوس سے پہنچنا یا نہ پہنچنا۔ دوسرے واقعی بعض اس شعر کے جوہر یہ ہیں کہ اگر یہ عورت بہت خوبصورت ہو۔ لیکن اوس کی خوبصورتی کی وجہ سے اوس کو بیوہ نہ کر ڈالو اور اپنے ساتھ شادی کر دینا ارادہ نہ کر دینا۔ اکثر لوگوں نے قبل زلزلے میں ایسا ہی کیا ہے۔

مراقب

ت - ع  
جلوری

www.dawateislami.net

بخدمت جناب مولانا شیخ خان  
پھر مکتی غزل پیش جھٹکے

ذیہ پنج

آپ جانے بہار کا موسم - برسات کے دن  
آدھی رات کا وقت - پنج صبح میں میسرا  
چھ کھٹ - ابھی بھی تار سے جھٹکے تھے - اور  
شامیانہ فلک کے نیچے بی قر جان کا ایک ایک

حسد سے دل گرفتہ ہو کر تماشا ہو

کہ چشم تنگ شاید کثرتِ نظارہ وا ہو

لکھنؤ کا یہ وہ نامور اور مستند ماہوار رسالہ ہے کہ جس نے آج سچو سچ اس  
مہینے برس کے بعد یہ وغالب کے گہری فینڈ ہونے رنگ شاعری کو اپنی معرنا  
کو شششون کے ذریعہ سے جگانے کی طرح بگا دیا اور نہایت شائستگی و آزادی سے اہل بصیرت کو  
دکھا دیا کہ میں ہوں میں ہوں تمام اردو شاعری کا قابلِ تقلید معلم میر سے جنہادات ایسے نہیں کہ  
کوئی عقل سلیم چون و چرا کر سکے اسے تو سہی جو اک روز سارا ہی اردو ملکیت میں میرا ہی سکے رائج الوقت  
نہ سمجھا جاسکے اور یہ میر سے ہی فرمان کا خلاصہ ہے کہ یا میری بیعت کرو یا شاعری چھوڑ دو۔  
دھو سے کیسا کھانا ہو کہ میں اپنے طرز کا آپ کو بد ہوں اور اس وقت اردو شاعری کی اصلاح میر سے  
ہی دم قدم سے ہو رہی ہے ملک کے بڑے بڑے قابل حضرات کو اپنے اپنی طرف متوجہ کیا۔ ہر مل جن  
اور ماہر فن سے میرا خطاب ہے کہ اگر آپ اچھے اشعار اور عمدہ مضامین کے دینے کا ذوق ہے  
تو ادھر دیکھیے۔

موجودہ فہرست مضامین درج ذیل ہے -

۱۔ غزلیات (بقیہ توانی و تقابل قوافی بغرض موازنہ کلام) -

۲۔ تنقید کلام اساتذہ سابق و حال -

۳۔ مختلف مفید مضامین نظر و نظر -

یہ ضمیمہ تبیین مسلسل حضرت غالب کی ہر طرح پر شعرا سے حال کا کلام بطریق دور مشاعرہ

چھپا کرتا ہے - عام سالانہ شمار - خاص ہے -

ایڈیٹر معیار

لکھنؤ پنچاس جدید

گٹھا چھائی اور پھر نون پڑے لگیں - میں بھی  
اینا بستر لیٹ کر آدھے گھنٹے میں جانا اٹھ کر  
اس وقت تھک رہی ہوں اس کے بعد کون سے جو  
طبیعت بھستہ کی - چار بج گئی کر کے جھٹ  
فکر نہات کے چٹا - اور پھر دھڑکیاں  
ایک ایک خدمت پر رکت میں دھڑکیاں ہوں کہ آپ  
بھی قیض اٹھا لیتے - اور سر ہٹا کر اٹھ کے داد بھڑکے

### دوبوہڑا

نراٹ کیجیے اور نہ بٹ کیجیے  
میں اب جو بٹ اٹھو بٹ کیجیے  
گٹھا چھائی ہے اور برسات ہے  
چلے دو راہ تو نہ ہمت کیجیے  
ٹنگا کر کے چیز پاتے ہیں دلش کی  
مدد اب سودیشی کی جھٹ کیجیے  
یہ چہرہ تمہارا نہ ہو گا سفید  
چاہے سو پاپو ڈر گڈٹ کیجیے  
اہست دیرستہ کہہ رہا ہوں حضور  
نہ اس بات پر اتوہٹ کیجیے

ابھی وہ کل گھر سے آئے ہیں پھر  
ذرا سے اشارے سے کھٹ کیجیے  
سودیشی ہم حقہ پیٹنے کے جناب  
نہ اب آپ سگرٹ پیرٹ کیجیے  
ہوے فیمل لڑکے ہیں انکی بہت  
اب انکو نہ شامل کر لے کیجیے  
سودیشی کے لکچر ہیں دیتے بہت  
اب انکی بھی چلکر رہٹ کیجیے  
ہے سودا سارا میان رس کو  
کہ سلطان ایران کو بٹ کیجیے  
راحت  
ولی - نوی - سنوا

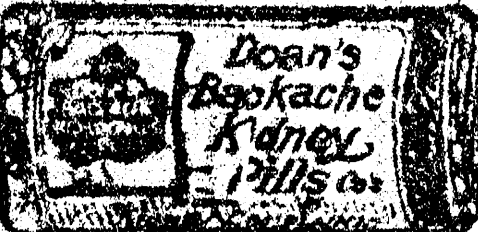
## مختصر کتب مصنف شیخ الفقہاء والحدیثین جناب مولانا مولوی

### فتح محمد صاحب تاج و ترجمہ آفاق

الادب المعاصر اور اشاعتیں علوم و ادب اس رسالہ کو  
جانبین جیسے انھیں چند مصنفوں کے ذریعے سے  
تاج المصادر و قاموس و معارج وغیرہ کی ورق گردانی  
سے ایک جہت مستفیض کر دیا آئینہ انوار  
زیادہ معارف و انجید کے ہیں اور کچھ مصادر و غیر ان  
بھی الوداع کی فکر و فکر بڑھانے کے ہیں اور الوداع  
کی ترتیب کے ساتھ صحیح و معقول و حضور کو بھی علیحدہ  
کر دیا ہے جس سے ہر کتاب یا ترجمہ طلب ہو بلا تکلف  
اسکنا آریہ بات کسی اور موقع پر نہیں کہہ سکتے قیمت ۲  
اتسین الفہم - فارسی بچوں کے اخلاق کی  
درستی کہ مندرجہ ذیل - اردو میں فارسی نحو مرصع  
تجزیب اقللام - اردو میں فارسی نحو مرصع  
کے قواعد - اردو فارسی قیمت ۱۰  
آداب انشاء - اردو فارسی قیمت ۱۰  
ضروریات دین - مسلمانوں کیلئے مفید  
فتوحات اسلام - ہادی کا ترجمہ  
البیان - جمیع قصص قرآنی  
ترجمہ میلاد حیرتی - اردو نہایت مختصر ۲  
ترجمہ پارہ عم مع البیان - نمونہ کے  
طور سے ۲  
تکلمہ محمد الرحیم - علی الجلیل الامین من  
شرح الوفاء (عربی) ۱۰  
آداب انشاء کلاں - حسین نحو و صرف ادبی معانی  
والا وغیرہ کے قواعد اردو فارسی لکھنے کے  
اصول اور رفحات ۱۰  
آئینہ قرآن - طلبہ نقشہ تمام دارشون کے  
مختصر بہت سودمند نکال ۱۰  
منظور احمد الکا کا خانہ مولوی فتح محمد صاحب تالیف  
کرسٹو  
مدرسہ رفاه السلیین

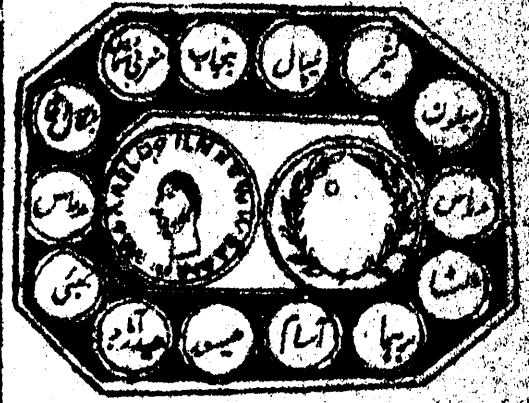
## صحت کس طرح حاصل کرنا

انراکات پیدا کا سبب پیشاب کا تھیلہ اور سیکہ کی  
کڑواؤ و عیض کر کے وقت میں سے ظہر و عیض  
اس طرح چھائی نہیں کیے ہیں کہ انکی سہجہ  
پیشاب کا رونا در ہے کہ ان کے قصور و عیض کی  
صحت ذیل ہیں - پیشاب میں - خندہ کا - چٹا ب کر کے  
۱۰ اور سکرنگ جو ہر دو عیض ۱۰ تا ۱۰ پیا  
میں تھان سلوم ہونا - دھکی کروری - و دھیر  
نفر کا عیض لائن - پکڑا - جوڑ میں ۱۰  
ہر تار و سر کی مانتا ہوت اور دھکی کروری کی  
اراضی کیجیے - عیض عیض میں ۱۰  
پیشاب میں سہجہ سے عیض کی سہجہ  
یا سہجہ عیض کے بدلے میں پیدا ہوتی ہیں  
پیشاب اور دھکی کروری ان وقت اس تک کہ  
کودلہ اس پیشاب کے عیض کروری میں  
پیشاب اور خون میں سے نکالے میں دھکی کروری  
عروہ حاصل ہوتی ہے اگر آپ لکھ رہا ہوتے ہوں  
ڈگر - ان کا جھڑکے - ان کے پیشاب و دھکی کروری  
پیشاب میں ایک ایک کنڈی میں اور کو ان کے لئے  
پیشاب میں گرا چھائی ہیں -



۱۰ دھکی کروری یا پیشاب کے عیض نام ہوا کروری  
فروخت کرنے میں یا نقدی ۱۰ - ۱۰ - ۱۰  
ڈون کا مریم ڈون کے پیشاب کی سہجہ سے  
کس تک خاص کروری ہوا نام ہوا کروری  
تو ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ یا سہ  
یا سہ یا سہ یا سہ یا سہ یا سہ یا سہ  
بند اور عیض و دھکی کروری ہوتی ہے  
پیشاب کے لئے کافی ہوتی ہے - تمام کا نام  
فروخت کار - دو یا سہ یا سہ یا سہ

# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن پارچہ دالی لگی لکھنؤ



محترمہ معمار شیفٹ مہاراجہ انگلستان نے ناشگاہ  
لکھنؤ میں اشیا و ذیل کی عیدگی کے صلہ میں عطا  
فرمایا ہے۔ ۱۰۰۰ روپے میں ہوئی تھی جو کہ اس کا خانہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اسے ملکی ریسون - سرکاروں  
محکمہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیا کہ اسے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو وہ طلب فرمائیں تجربہ پورا سار شیفٹ ہی

## فہرست اشیا و موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان دالی بیل نویدار شیفٹ	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
تھان چکن کا دالی بیل چکن کے	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
گل بوٹون میں بہار کا دالی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
تھان چکن بوٹون طرح طرح کے	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
دو پٹہ کا دالی سنہری بیگات	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
کے لائق	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
دو پٹہ چکن جس کے گل بوٹون میں	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
بہار کا دالی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
سنہری چکن جس کے گل بوٹون میں	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
بہار کا دالی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
پانچا سے چکن سوئی مدنی چٹائی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
بڑی مہری کے	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
کرپے چکن بیل بوٹے دار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
سکے ہوئے تیار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
لاکھ چکن بیل بوٹے دار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزنی گول جسکو پشکر بنی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
عامہ کے کچری جالری	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
کلاہ گول و کشتی نما زردوزی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
دریشی کلاہوں	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک

## فہرست اسباب موسم سرما

فرد رضائی مسٹر و گولٹ سلی	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
سلائی تیار	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
لیات نین سکرو مارکین نہا	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
مہرہ خوش رنگ	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
پلنگ پوش بھالو اور جالو	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک
نہایت عمدہ	۱۰ گز	۱۰ گز	۱۰ روپے تک

## پانچین کھانیوالی تبا کو کی خوشبودار مشکی گولیان

کہان میں لعاب ہن کو غیرت مشکت حق بنائے والے  
کہ ہر ہن لب نو شین بہ سرخی کی بہار دکھائے والے  
ذرا اور شریف لائین اس روحانی و راحت جہانی  
وزینتہ زبان کی لذت دہان کی نہکت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار چوٹے کے علاوہ  
بسیب میز ش بعض جواہرادیہ نفیض کے نہایت  
برسے دار خوش ذائقہ مقوی دماغ مغز دل دلخ  
مفرغ قلب بھر رنگ خسار جلاب رطوبات فعلیہ  
محبلی دندان - بعضی خون وغیرہ کے ہن -  
گولیان و رقداری ڈیہ ۲۰ تو قیمت عمر  
سادہ ۲۰ تو  
قوام جسکی گولیان ہن فی ڈیہ ۵ تو قیمت عمر  
زرد ۵ - یعنی بیتی دار تبا کوئی سیر

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگر چکن پارچہ دالی لگی لکھنؤ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(۱) بچیس برس سارک ہندوستانی ستھان میں رہی ہیں  
(۲) دما جیسے دراز چھلتا ہوں دوا کے دو ایک معنادہ ہیں  
دباہی -  
(۳) نیارہتے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دما جی  
۳۰ یورپ کے دوائی یا جکا دما دما کا ساتھی ہو گیا اور وہ بھی  
ہن انہی بہت معیت پانچین قیمت ایک شیشی ایک ڈیہ چلائے -  
دما کی دوا - ڈاکٹر حصول یک سے تین شیشی تک باقی آئے  
ڈاکٹر یمن طاقت و خدائی دوائیوں میں مشہور دوائیں

فاسفورس ہاشکلیا اور میٹالاکر گولیان ہن ہن ہن ہن  
رگ - ماس اور خون کو حیاتی دیتی ہے اس لیے انکی کردی  
سے پیدا  
مقوی ہردی کی گولیان (۱) ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
آرام ہن ہن ہن دو ہفتہ کی ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
روہیہ ڈاکٹر حصول ایک سے تین شیشی تک  
امراض مستورات کی دوا (۱) ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
دوا ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
نماگ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
دور ہو کر جسم تو ہی ہوتا ہے - ایک ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
قیمت ایک شیشی ایک - روہیہ چارہ (۱) مسودہ خوراک (۱) ڈاکٹر  
محمول چوآنہ ان دوائیوں کی تفصیل حال معمار شیفٹ  
کے پوری کتاب بلا قیمت ملتی ہے ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
ڈاکٹر اس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تا راجندوت ہن ہن ہن  
کلاہ

## ابرٹ انگر سون اور نیویارک امریکہ

عاقی قیمت ۳۰ روپے

ایگل امریکن  
لیور و اچ  
دنیا میں امریکن  
عام شہرت  
خاص یہ ہر  
اور پائیدار ہیں

عاقی قیمت ۳۰ روپے

ہن یہ ام بلا خالقہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انکی سون  
کی بنائی ہوئی پائیداری عمدگی عام پسند اور کم قیمت ہوتی  
ہن - دنیا میں کوئی ٹھری مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ خاص  
یورپ میں ہفتہ شہرت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
دس ہزار یا ۳۰ لاکھ سلائے فروخت ہوتی ہیں ہن ہن ہن  
میں انکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
ایگل و اچ کار و اچ دنیا ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
قیمت ۵ روپے ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
فروخت کیواستے بھی جادہ کی - ہر ایک گھڑی کے ہن ہن ہن  
دو برس کی گارنٹی ہے - ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
بہت ذیل سے یہ گھڑیاں ہن ہن ہن  
المشہر - الیست اینڈ و اچ لکھتے راہ بازار انہی  
اودھ پنچ - یہ گھڑی جسے بھی منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے - قدر دان وقت کی توجہ کی لائق ہے -



تجلی بیدق پرچم کائنات کی روشنی علم لوگوں نے کی ہے۔

[illegible]

فائدہ (۱) جسکی تصدیق ہے کہ سو فیس کر کے ہیں نام سے تہ اسوار اور بھگتد سے ملی ہی ہے۔  
 فائدہ (۲) جسکی تصدیق ہے کہ ہشت مال سے اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۳) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۴) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۵) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۶) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۷) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۸) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۹) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔  
 فائدہ (۱۰) جسکی تصدیق ہے کہ اسکو سو کر گیا۔

انگریزوں کی کبھی جو بی بی اور عتیقہ وغیرہ کا ایک بستر اور سب سے  
 عمدہ لباس و غیرہ کے ساتھ ایک رومک صحنہ سازا تھا۔ جس کے دروازے پر  
 (نمبر ۱۵) ایک دروازے کے سر دروازے پر ایک چھوٹا سا دروازہ تھیں جن میں سے دونوں زیادہ غلیظ اور  
 برہمروں کے لئے صرف ان کے قاصد ہی کو داخل ہونے کی اجازت تھی اس کے علاوہ ان کے اعضاء وغیرہ بھی پر  
 پابندی لگائی جاتی تھی کہ وہ نام کی کسی بہاریں دور ہو جائی ہیں +

یہ مرکزیت سیاسی اسان سے مختلف حصوں ملک میں تجربہ کیا گیا ہے۔ اگر آپ کو کوئی شک ہو تو آپ کو بتا دوں گا کہ ہمارے بیانیہ کی تصدیق کی ہے۔

۱۔ شیخ الاسلام ایک رسالے  
 میں لکھتے ہیں:

ہزاروں شیفٹ میں پہنچا جو شفاخانہ سے کتاب مفت طلب کرو

پتہ: مینجر شفا خانہ حاج الحرمین جنیم کٹر غلام نبی نذرا حکماء قادیان حشتی۔ لاہور

مطبع شام او ۱۰۰ لکھنؤ نیا گانوں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کر شائع کیا



اجرت اشتیاق				
نقد ارضی	مہمان	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
۱۰	۵	۳	۲	۱
۲۰	۱۰	۶	۴	۲
۳۰	۱۵	۹	۶	۳
۴۰	۲۰	۱۲	۸	۴
۵۰	۲۵	۱۵	۱۰	۵
۶۰	۳۰	۱۸	۱۲	۶
۷۰	۳۵	۲۱	۱۴	۷
۸۰	۴۰	۲۴	۱۶	۸
۹۰	۴۵	۲۷	۱۸	۹
۱۰۰	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰

نقد قیامت الودیع				
نقد قیامت	مہمان	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
۱۰	۵	۳	۲	۱
۲۰	۱۰	۶	۴	۲
۳۰	۱۵	۹	۶	۳
۴۰	۲۰	۱۲	۸	۴
۵۰	۲۵	۱۵	۱۰	۵
۶۰	۳۰	۱۸	۱۲	۶
۷۰	۳۵	۲۱	۱۴	۷
۸۰	۴۰	۲۴	۱۶	۸
۹۰	۴۵	۲۷	۱۸	۹
۱۰۰	۵۰	۳۰	۲۰	۱۰

# ضروری اشتھار

جو محکمہ بیچ ملک کارخانہ محبوب بیچ کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران  
محبوب بیچ کو ۴۴ روپے روئے بکسوئی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع  
کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس برانگیزی میں  
چلر آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپس بارہ آنہ یا ایک شانگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ عا، یادو شانگ  
۹ پیس پیا ہوا سبب۔

۴۴ روپے روئے بکس قریب قریب ایکسان قد کے مین ٹاگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہی  
دھوکے باز دوکاندار علامت، ٹاگر ۴ روپے کو ۸ روپے روئے بکس کو ۱۱ روپے روئے بکس کو  
کرتے ہیں۔

اگر بیچ صاحب کی گولیوں کے لینے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ  
پہلے وارہ محمولہ لڑاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن انیڈکپنی نمبر ۴۴ اکلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے



# میان ملکش خان!

دو  
سنو



کیون حماقت نہین ہوتی ہیں نام مسلم  
آپ پر ظلم یہ کیا کرتے ہیں ظالم مسلم  
ہم دو شاطر ہیں اور ہندو سب ادا شطرنج  
مات کھا کر رہیں بازی میں قائم مسلم  
ماتے دنگین ہیں کھانے کو تو ملتا ہی نہیں

فاقہ مستی تو سدا رہتے ہیں حاکم مسلم  
اس طرح کھائیں گے منہ کی کہ آئی تو بے  
دھر سے کٹوائینگے کیا ناک بھی حاکم مسلم  
قابلیت ہو حکومت کی نہ انہیں یہ ظرف  
کیا ہی فرعون بنے رہتے ہیں حاکم مسلم  
منہ تک رہتی ہیں بس لہو و لعب میں  
اپنے منہ بنتی ہیں پھر آپ ہی حاکم مسلم  
وہ نفاق انہیں بھرا ہی کہ بسل شد کی پناہ  
خانہ آفت و خلت کے ہیں ہادم مسلم  
شور محشر بھی ہو بالین پہ نہ کروٹ لینگے

۱۸۶۹ء سے ۱۹۰۶ء تک

تحریر کا وقت

۳۷ سال سو زیادہ

اسکاٹ المشن کو

نہایت سخت تجربے میں جو اہل عالم لڑتا ہے اور نہیں پورا کرتا آج اسی کا نتیجہ ہر ساری نیامیں ایک پرکٹ  
امراض سینہ

منفعت ہر

کے واسطے بچے اور بوڑھے دونوں کیلئے مقوی اور جمالی بنائے والی سب

ہاتھ سے نہیں چھو اہی

سب دوا فرمیں پیچھے ہیں

اسکاٹ و لون متحد

دوا سازان

لندن انگلینڈ



خواب فقاہت میں نہ  
مطمئن ہم تو ہیں دن رات گمن  
اور حیران پریشان دو اہل دنیا میں  
بھیاب بھی انکو تو ملتی نہ دین دنیا کی  
ہم سے اور دولت و ثروت میں کیا ہم  
یہ تو لڑتے ہیں ہوا بھی خدا ہی حافظ  
نام کو بھی تو نہیں دہر میں کاظم مسلم  
خاک آتا نہیں انکو تو کما نا کھانا  
جانتے کب ہیں کمانے کی مگر مسلم  
روز ہی ہوتی ہی دو ملکوں میں مرغی مزار  
چھتا ہر اک ہو گل جاؤں میں سالم مسلم  
گھر کی اپنے تو خبر بھی نہیں دنیا کی ہوں  
انتظام ہو چکا جو بنگلے ناظم مسلم  
کون کہتا ہے یہ آپس میں بھائی بھائی  
ایک مخدوم ہے اور ایک ہی خادم مسلم  
دم دغا کینہ حسد بغض عداوت نفرت  
نیت بد میں سدا رہتا ہی آخر مسلم  
رسن جمل و تعصب میں بند ہیں سارے  
کیا گئے کھاس ہیں کیا ہیں یہاں مسلم  
عار چوری سے نہ انکو نہ تاج نہ گھنگ  
نہایت میں مجلسوں میں سیر و انعام



کی اسٹاک آئی تو اونھوں نے مکھنوں اور دہلی کی زبانوں پر ایک کتاب لکھوائی اور دونوں کا موازنہ بھی کر دیا۔ حالانکہ حضرت دونوں شہر دہلی کی زبانوں سے ناواقف نظر آتے ہیں۔ مین آؤ کی نامادھی آگے چلے ناظرین کو دکھائے رہتا ہوں۔ اور لکھنے پر بے محاذ اور سب صاحب وکیل جوہر پور اور بی کی لی۔ وہ منشی و جاہت حسین کی کتاب پر جس کا نام "اختلاف اللسان" ہے مکھنوں اور دہلی کی زبانوں کا فیصلہ کرنے کو سر بی بی بیٹھے۔ اور فیصلہ لکھ کے چھپوا بھی دیا۔ چٹوٹش بکچا مڑاؤ۔ لکھا مکھنوں اور دہلی ۱۱۴

یہ بین تفاوت از کجاست تا کجا

یہ مڑاؤ ہی صاحب بھی دونوں شہروں کی زبانوں کی ناواقفی میں کچھ جھنجھالی صاحب کم نہیں ہیں۔ مین دونوں صاحبوں کو جھنجھالی اور جوہر پور کے لقبوں سے آئندہ تحریر کر دیا گا تا کہ لکھنے والے ناموں کے لکھنے سے قریب کا رہے۔ جھنجھالی نوی - محاورہ دہلی "آگے" محاورہ مکھنوں "دہلی"

جوہر پوری - تذکرہ فصیح معلوم ہوتی ہے اور عزیز نہیں - اکثر تذکرہ کے ساتھ تذکرہ اور تائیت کے ساتھ تائیت لکھی جاتی ہے۔

جوہر پوری کی عبارت کسی قدر فصیح ہے! آپ دیکھئے کہ دونوں مکھنوں دے زبان کے کوچے سے کس قدر دور ہیں۔ دراصل "اب کے" اور "اب کی" یہ تذکرہ اور تائیت ادس شکی تذکرہ و تائیت سے متعلق ہے جس کے متعلق یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً "اب کے سال" اور "اب کی فصل میں" مکھنوں کی زبان عموماً تائیت کے ساتھ نہیں جھنجھالی نوی - محاورہ دہلی "آندھی" محاورہ مکھنوں "مڈھر"

جوہر پوری نے بغیر مکھنوں کے اس پر حیل عبارت لکھائی ہے۔ اس سے فضول کون لگے۔

مکھنوں میں آندھی بھی بولتے ہیں۔ جھنجھالی نوی نے ناواقفیت کے اندھی "آندھی" کے فرق کو نہیں جانا۔ یہ دونوں الفاظ علحدہ علحدہ ہیں۔ چوہا پر غبار لکھ ہیٹ خاص کے ساتھ زور و شور سے آئی اور کل جاتی ہے اسکو آندھی کہتے ہیں۔ اور جوہر پور و شور کے ساتھ بغیر اوس ہیٹ خاص اور اوس خاص و غاشاک کے

جو آندھی کے لئے مخصوص حالتیں ہیں۔ کچھ استدلال اختیار کر لیتی ہے اور قائم ہو کے درختوں کو چھلکے دیا کرتی ہے اسکو آندھ کہتے ہیں۔

جھنجھالی نوی - محاورہ دہلی - "بردا یعنی پودا درخت" محاورہ مکھنوں "بردا یعنی چھو کرانا" محاورہ دہلی ندارد

محاورہ مکھنوں "بڑھا یعنی دہلی" جوہر پوری کی اصل عبارت کا مکھنوں فضول۔

کوئی جھنجھالی نوی سے پوچھے کہ حضرت سواس مکھنوں کے جو ملک اورہ کا مشہور شہر ہے۔ کیا ہندوستان میں کوئی اور مکھنوں بھی ہے۔ جہان کی زبان آپ لکھ رہے ہیں۔ ہمارے مکھنوں کی زبان تو یہ ہے نہیں۔

جھنجھالی نوی - محاورہ دہلی "بل" محاورہ مکھنوں "بھل"

جوہر پوری - بے سہم جوہر پور فضول بیانی۔ حضرت "بل" اور "بھل" مکھنوں میں دو الفاظ جدا جدا ہیں۔ آپ تین تین لکھتے تو لکھتے ہی کی کیا ضرورت پڑی تھی۔

جہان زور کا اظہار منظور ہوتا ہے۔ "ان بل" بولتے ہیں حضرت عجب کے بل پر شہروری کی لے رہے ہیں۔ اور

جہان پہلو کا اظہار منظور ہوتا ہے۔ "ان بھل" بولتے ہیں۔ مثلاً "مر کے بھل کرے" جھنجھالی نوی (مرن) مکھنوں کا محاورہ "بیرا بولنا"

درختوں پر مرغان خوش نواز کے بولنے کو مکھنوں میں کہتے ہیں

جوہر پوری - انکا اجتہاد اگرچہ ناواقفانہ الفاظ میں ہے اور صاف صاف لکھنا بھی ناواقفیت کی حالت میں ممکن نہ تھا۔ لیکن اصلیت کے قریب ہو چکے ہیں۔

جھنجھالی نوی کی ناواقفیت تو اس قدر ہنسار ہی ہے کہ آئی تو یہ

آن کس کہ نداند و بداند کہ بداند در جہل مرکب ابد الذہر ماند

"بیرا بولنا" صحیح محاورہ ہے۔ لیکن جھنجھالی نوی کی یہ سمجھ بالکل غلط ہے کہ عموماً درختوں پر مرغان خوش نواز کے بولنے کو کہتے ہیں۔ فی نفسہ عموماً خوش نواز

تھون یا نہ ہوں۔ شام کے وقت سورج ڈوبنے کے وقت اپنی اپنی قسم کے کچا ہو کے ہم آندھی کے ساتھ بولنے اور غل جاتے ہیں۔ مرث ہی بولنے کو بیرا بولنا کہتے ہیں۔ جھنجھالی نوی کو شاید اتفاق نہ ہوا ہو۔ وہ اس کو شہ ناواقفیت کے نکل کے سن لیں۔

جھنجھالی نوی - محاورہ مکھنوں "لوگر اکان"

جوہر پوری - وہی معمولی دخل در عقولات۔ اگرچہ واقفیت نہیں۔

مین کہتا ہوں کہ جھنجھالی نوی یہ کہاں کی زبان لکھ رہے ہیں۔ کسی گھٹا رسنے اور عین قصباتی۔ دیہاتی اور پھر مستند شہر سے دور کا۔ بے والا سمجھ خوب ہو کے دیکھتے ہیں۔

جھنجھالی نوی - دہلی "ٹوہکلینا" مکھنوں "ٹوہکلینا"

جوہر پوری - وہی ناواقفانہ فیصلہ۔ جھنجھالی نوی سے کوئی پوچھے کہ حضرت مکھنوں میں تو "ٹوہکلینا" ہی بولتے ہیں۔ یہ آپ نے

دو آنکھ مالی ایک زاید ہے (ہر) کیا

## تاریخ تمدن

بکاسس ہسٹری آف سولزیشن کا ترجمہ

منشی محمد احمد علی مرحوم - بی - اے ایل ایل کی اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

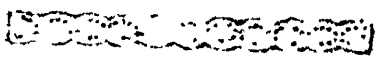
کافز درجہ اول چکنا مجلد

کافز درجہ اوسط مجلد

غیر مجلد

شاد محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ۔ امین آباد مکھنوں

دفتر رسالہ الناظر مکھنوں کے پتہ سے مل سکتی ہے



میرزا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیکل انجینئر صاحب اور گورنمنٹ ونگ

مصر : انگریزوں نے بیڑ کیا کالج کے پروفیسر ڈاکٹر وین نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پوری بین ڈاکٹروں نے بعد تجویز اس سرمرہ کی استعداد میں فوالتی کہ یہ مسرہ امرض ذیل کے لکھوا کر سیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالارچہ وال غبار بھولا سبل سُرخِ ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر او۔ عظیم بجا سے اور ادویہ کہ انکھوں کو مضمون پر اب سرمرہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بنیابی بہت برطرف جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی نیچے سے لیکر روڑھے تک کو یہ سرمرہ یکساں مفید ہے قیمت اسیلئے کم رکھی ہو کہ عام و خاص اس سرمرہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت افیتہ ہر سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ تھکہ امیر پکار مرہ سفید اصلی قسم نفیولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمرہ نفیولہ ۴ روپیہ خرچہ ڈاک بذریعہ زید اردخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی میرے کے سرمرہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔

پروفیسر میا سنگھ ابوالیہ مقام ٹہالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

اُن مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیاہتھیں  
استعمال کر کے دیکھا، مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر  
ان مریضوں کے واسطے تنکی آنکھوں سے پانی جاری  
رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہو یہ سب بہت  
ہی مفید پایا +  
سراشم۔ بیچ لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس  
اسٹنٹ سرجن میڈیسیکل کالج لاہور۔  
حال آنرری سرجن گورنمنٹی ہند +

سزا اقمہ۔ بیچ لال کھوس راے بہادر ایلیم ایس  
اسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔  
حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

استعمال کرنے سے اس کو کثرت ہو جیسی تعریف سننی تھی یہاں  
استعمال میں مفید اور تیر ہون یا میری راہ میں آیکامہ  
کشل پڑ گیا گوشت بنذریعہ ڈاکخانہ جات اور برکاتین کو فروغ  
کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امیر و غریب یکسر  
مستفید ہو سکے ایک دو عارضہ سے زیادہ کو براہ مہربانی ایک  
میر کیا سفیہ رحمۃ اعلیٰ قسم دی۔ پی۔ پوسٹ بھیج دیں +  
سالم۔ ڈاکٹر جود ہری اکیہ خانہ مفید ویکل اسٹارچ  
شفافانہ تونسہ ویرہ غازی خان +

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم فرمائیے ایک سرسبز شہال کیا  
میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ گورنری ختم کیلئے بہت  
مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمر و قفسین لگانا ایک  
کام کرنے سے محذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت  
ہو کہ صرف چار روز کی سہولت سے تین تین پر بلکہ تمام  
دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
ساقم و سیان حور شید مجھ پر خفا غائب نہیں مجھ کو خفا  
بہادر رئیس اعظم دھویال -

(۵) مکرّم بندہ تسلیم - میں آپ کے قابل قدر میرے گھر کو  
عمرہ پانچ سال سے ہفتال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا کہ  
اشتہار میں لکھا ہوا اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ یہ خوشی  
کا لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب بے تحشرہ لکھ رہا ہوں  
ماتم - راوہا کشن گورنمنٹ پینشنر دھنلی محلہ  
جوڑی گران

(۶) سینے میں رکھا سر میں جو سرد ہر میا سنگھ نے تیار کیا ہو۔

السنے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں نے اور دیکھے بہت سے متعلقین (غیر کلاس میں جو کہ  
سوریا سنگھ اہلودالہ نے تیار کیا ہے) یہ سوال کس  
بہایت ہی مفید پایا آجکون کی باروں کیلئے آکسیر  
نکھتا ہے۔ آجکون کو تڑاؤ رکھتا ہے اور بنائی  
کی طاقت بخشنا ہے۔ درحقیقت یہ سرمہ بنائی کا قلم رکھنے  
کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ آجک بھی  
کوئی دو اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی +  
ساقم۔ آئریل نواب محمد حیات خان۔ خان بہادر قومی  
ایس سائیڈ ڈویژنل سیشن جج قسمت جانند ہر  
ممبر کو تسلیم کروں بفضل ہند +

(۲) یہ فیہر میاں سنگھ صاحب ایک سفید سرمہ ایک شخص شبلی آنگر خانہ ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ یہ شخص چند ڈاکٹر و نکاح علاج کر کے مایوس تھا اس مہربانی اکتوہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بڑی قیمت طلب کر رہا تھا۔

ساتم۔ ہمارا دفتر وجیت پریاب بہادر سہا صاحب بہادر والیہ ریاست تلو سی ضلع گورکھ پور۔

(۳) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب -

تسلیم  
 ہونے آپ کے عہد کے سفید سر پہ کو قریباً بیس مہینے مستقل  
 کیا یہ جو کہ موتیابند - دھند دھولا ناخنہ آنکھوں میں زخم  
 اور رخسار کے ماضی میں مبتلا تھے ان مہینوں کا نام

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میری سرمد کی سندات میں  
جو قریب تین ہزار کوہن ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک  
میں ہی طلب کے لئے پانچ ۱۹۹۸ء  
سے جمع کیا گیا ہے

جھنجھانے کے پیش فرادی!

جھنجھانوی - دہلی - محاورہ نذر -  
لکھنؤ - سارنگ - شہد کی گھٹی -  
جو دھپوری - سارنگ راگ کا نام ہے جس کا بجاؤ  
والا سارنگ کیا کہلاتا ہے - شہد کی گھٹی کے معنوں  
میں غیر مستعمل ہے -

دونوں کس قدر ناواقف ہیں کہ توبہ - انجان اگر  
دھوکے میں پڑ جائے تو اس پیارے کا کیا  
قصور ہو تو جھجکا کر جس نے ایک کتاب گھر بیٹھے  
لکھ دی - وہ واقف ہوگا - زبان دان ہوگا -  
اوسے زبان حاصل کی ہوگی - لکھنؤ اور دہلی ہی  
کے رہنے والے یا وہاں کے زبان دان ہی سمجھ  
سکتے ہیں کہ ایسے لکھنے والے دونوں شہروں کی  
زبانوں سے کتنے نا آشنا ہیں -

لکھنؤ میں "سارنگ" شہد کی تمام کھیتوں کو نہیں  
کہتے ہیں - شہد کی کھیاں مختلف اشکون مختلف  
جنون اور مختلف قوتوں کی ہیں - ہر قسم کی گھٹی کا  
نام جدا گانہ ہے - ان میں جو سب بڑی گھٹی ہے  
اوس کا خاص نام "سارنگ" ہے -  
جو دھپوری اپنی ناواقفیت کا راگ الگ ہی گا  
گے - "سارنگ" بے شک ایک راگ کا نام ہے  
مگر مرثیہ اسی کا بجانے والا "سارنگیا" نہیں  
کہلاتا ہے جیسا جو دھپوری سمجھے ہیں -

"سارنگیا" تو سارنگی بجانے والے کو کہتے ہیں  
اور سارنگی ایک خاص باجے کا نام ہے -

جھنجھانوی - دہلی - "سر سری"  
لکھنؤ - "سر سری"

جو دھپوری - معمولی فضول تحریر  
لکھنؤ میں تو "سر سری" ہی بولتے ہیں جھنجھانوی  
خدا جالے کس نے دنگی کی جو اونکو زبان لکھنؤ  
سے جا بل سمجھ کے دھوکے میں ڈال دیا -

ہاں "سر سری" ایک زیور کا نام ضرور ہے  
جو مرصع ہوتا ہے اور جسکو ڈھن کے دوپٹے  
میں اس طرح ٹاکتے ہیں کہ وہ سر سے کانوں کے  
بینے تک رہے -

جھنجھانوی اور جو دھپوری دونوں کو ایسے  
زیوروں کے دیکھنے کا کہاں اتفاق ہوا ہوگا -

جھنجھانوی - دہلی کا محاورہ نذر  
لکھنؤ - سوگی - غمگین - بول - اہل  
ایک کی بیٹوں اور آرائش  
کو بھی کہتے ہیں جو ہندوؤں کو  
بیاد کے ساتھ جاتی ہے -

عبارت سے کتنی وضاحت ظاہر ہوتی ہو - کہتے  
ہیں کہ "جو ہندوؤں کے بیاد کے ساتھ جاتی ہو"  
معقول - یہ بیاد کے ساتھ جانا کیسا بہ حضرت  
آپ نے پہلے صحیح زبان بولنی سیکھی ہوئی - پھر کتاب  
لکھنے کا قصد فرماتے - یہ عبارت یوں لکھنی چاہی  
مندی -

"جو ہندوؤں کی برات کیسا ساتھ جاتی ہے"  
"بیاد" اور "برات" کے معنی میں فرق ہے -  
جو دھپوری صاحب اپنی نادانی کو کس عبارت سے  
ظاہر فرماتے ہیں -

دھپور  
"سوگی سوگ سے لہذا شادی کی آرائش کے لیے  
بولنا غائب برعکس ہند نام رنگی کا فور کا مصداق  
ہوگا -"

واحد ہے - غضب کے لوگ ہیں - نہ جانیں - نہ  
کسی سے پوچھیں - کاغذ - قلم - اور سیاہی  
سب چیزیں ان زبان - جو کچھ میں آیا - لکھ مارا  
اور "توریشتر" یا کسی دوسرے پرچے میں  
چھپوایا - بیچنے صاحب ہم بھی مصنف ہیں -

حضرات - جو آرائش برات کے ساتھ جاتی ہے  
اسکو "سوگی" نہیں کہتے "سوگی" کہتے ہیں  
جس کا لفظ "سراگ" ہے - خدا کرے اب بھی  
نہ سمجھیں -

جھنجھانوی - دہلی - "لکھنؤ"  
لکھنؤ "جنگنی"  
جو دھپوری - وہی ناواقفیت -

"جنگنی" اور "جنگنی" استعمال کے لحاظ سے  
دو زیور ہیں - دونوں کو ایک کیون سمجھ لیا -  
جن جن چیزوں کے دیکھنے سے دونوں کی آنکھیں  
محروم ہیں - ان میں عقل آرائی کیا ضرورت  
تھی - آپ کی نافسی اور ناواقفیت سے پھر زیور  
بدل نہ جائیں گے -

جھنجھانوی - دہلی - جھینا - بالشم  
لکھنؤ "جھینا" بالکسر لونی

چہ خوش! لکھنؤ میں بالشم ہی بولتے ہیں جھنجھانوی  
کو کسی نے دنگی سے ہکا دیا ہے -

جھنجھانوی - لکھنؤ - عقل کا چراغ گل ہو جانا -  
جو دھپوری - فضول خاصہ فرسائی -

صاحب کوئی محاورہ نہیں ہے - عبارت آئی ہے -  
بجائے عقل کے فہم - دانش جو لفظ جاہلین  
بولدین - نہ بولیں تو اختیار - عبارت کو محاورہ

سمجھنا سوانا دان کے اور کسا کام ہو سکتا ہے -  
جھنجھانوی - لکھنؤ - قہا تا - قہقہہ دونوں طرح  
بولا جاتا ہے -

جو دھپوری - فنون دخل در معقولات -  
لکھنؤ میں تو قہقہہ ہی بولتے ہیں - جھنجھانوی نے  
شاید اودہ بیچ کی طرف اشارہ ہنسی کہیں دیکھ پائی  
وہ اوسکو زبان سمجھ بیٹھے - لطف یہ ہے کہ وہ بھی  
"قہا تا" کی شکل میں غائبانہ ہوگی -  
جھنجھانوی - دہلی - "کاتون ریکھینا"  
لکھنؤ کا نون ریکھینا

لا محل ولا قہ - مصدر کے متعدی اور لانی  
ہونے کا فرق جسکو نہ سوچھے - وہ کتاب  
لکھنے پر تیار ہو جائے - کس قدر عبرت کی

بات ہے! - تمام ملک میں جب مصدر متعدی  
بولا جائیگا تب گھینا ہی بولیں گے - اور جب  
لازمی بولا جائیگا تب گھینا گھینے - یہ اردو کا مصدر  
ہے - محاورہ نہیں ہے - اب بھی اگر سمجھیں  
نہ آئے تو کوئی کیا کرے -

ڈیر پنج - بیٹے مختصر جھنجھانوی اور جو دھپوری  
دونوں کی ناواقفیت دکھادی ہے - ادنیٰ فضول  
خاصہ فرسائیوں اور غلط بیانیوں کو میں کہا تک  
لکھوں - افسوس کی بات ہے کہ ایسی واقفانہ  
تحریروں سے دور کے رہنے والے جو بیٹے  
اردو زبان کے سنبھالنے اور سیکھنے والے ہیں وہ  
بنانے میں سید کو شمشین کر رہے ہیں وہ

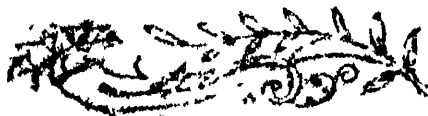
دھوکے میں ڈالے جائیں - لکھنؤ اور دہلی  
دونوں شہر اپنی اپنی جگہ پر زبان کی کسوٹیاں  
ہیں - ان کی زبانوں میں ایسا زیادہ اختلاف  
نہیں ہے - جیسا ناواقف سمجھ رہے ہیں - البتہ  
ناواقفوں کی تحریروں سے جو غلط بیانیان  
ہو جاتی ہیں جیسی جھنجھانوی اور جو دھپوری  
سے ہوتی ہیں - وہ ان لوگوں کو حیرت میں  
ڈال دیتی ہیں جو ان شہروں سے دور اور

جنگل کا خاص ان دونوں شہروں کی بول چال  
سے نا آشنا ہیں -

اردو اس وقت ترقی دینے والوں کے ہاتھوں  
شل اوس دریا کے بڑے رہی ہو جیہیں بارش  
کے سیلاب سے برابر پانی آ رہا ہو - الریہ طلی بان  
شدنی ہے تو علی الفاظ کی ضرورتوں میں نہیہ  
لکھنؤ کی پابند رہ سکتی ہے - نہ دہلی کی یہ کہنا کہ

# ٹولی اور جوتے کی

## لوک جھوک



لفٹ :- یہ وہ نسل ہے جو کم جون ششہام کو اپنے رسالہ مخزن میں ذبح کرانے کی مرضی سے ایک نرل کے اڈیٹر مخزن کے پاس بھیجی تھی جسکا جواب مکر جوبانی کا ڈیو بھیجے پر جواب اڈیٹر صاحب نے یوں ار رانی فرمایا :-

نکسین پنجہ جی میں جو کہ دو تین رسالے قبل سے مرتبہ ہو جاتے ہیں اس واسطے اندراج مضمون میں تاخیر ہوئی ہے۔ کوشش کر رہا کہ بقدر جلد موابک مجرم کی تیل کروں (راشد انجری ۱۲ جون) اس کے دو مضمون بعد خود میں دھلی ہاتھ اتفاق ہوا یا لکھنا عین کیا جواب ملا کہ مضمون میر معلوم ہوگا کہ آپ اس کے مضمون درج ہو

یا نہیں دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے جواب میں کیا تھا

کہ میں سیکے اس نرلکا ہوں کہ جس قدر نظریں آتی ہیں نرلکا ہوں کہ جاتے ہیں۔ آپ خیال برائے کہ کیا ہے۔ جب کا ہی برابر ہو کر توجہ دون - کوشش کر رہا کہ جواب کا کلام بعد درج ہو - راشد انجری ۱۲ اگست) ہم حسب ضرورت کے موابک کے بعد میں اس کے موابک مفر دوزت کی تحریر سے بہ معلوم ہوا کہ راشد صاحب کو یہ تحریر فرمائی کہ میں کو موابک اور پنجہ کے قابل میں مخزن میں قریح نہیں ہو سکتے ام -

و مفر دوز ادو تیکہ کہ آپ کہہ سکتے ہیں بات کو معلوم کر سکتے ہیں - ہاں وہ رکھ جوتے ات رمی سمجھتی کی تیزی و عجالت - خد چشم زخم زانہ سے جاتے - ذکاوت طبع یکا نام کے - اسے صاحب سیکے ہی تکلیف فرما کے کیوں نہ فرمایا تھا کہ یہ مضمون اس

لیکن بجائے خود بھی ایک پر جوش انجمن قائم کرے اور اوس میں جدید ضرورتوں کو زیر بحث لاکر طے کرے - اختلافات کو حل کر دے - بہر حال کسی خاص امر پر کچھ لکھنا فضول ہے - جو کچھ مناسب وقت ہو - جو کچھ کثرت رائے فیصلہ کرے اوسکو عمل میں لائے - تعصب اور ضد یہ عادتیں ہمیشہ کام میں نکل ہوتی ہیں - ان کو خیر باد کہہ دینا چاہیے -

میں واقف ہوں کہ اردو کی ترقی کی واسطے ایک انجمن طلیکروہ میں بھی قائم ہوئی تھی لیکن رنگ آلودہ تلواری کی طرح بیکار ہو کر رہ گئی اور میں حضرت شبلی - اور حضرت شترانی - ایسے ایسے لوگ تھے - تاہم اوسکا وجود (اگر ہو) تو بہت گوارا کچھ بھی نہیں ہے - میرا خیال یہ ہے کہ ہاں سے شہر لکھنؤ میں اگر انجمن قائم ہو اور وہ فی الحقیقت شش ایک ہمدرد کے اردو کے واسطے کام کرے تو طلیکروہ کی انجمن ہو یا پنجاب کی - کبھی اس کے برابر فائدہ نہیں ہو سکتی گی - یہ کہ ہاں شہر اردو زبان - یہ مہیار ہے - معدن ہے - مخزن ہے - ویکر ہے - علیکروہ یا کسی اور دوسرے مقام کو - باتیں لکھنا حاصل ہو سکتی ہیں وہاں کی زبان کا لکھ کے ہونے سے کچھ - غرضی نہیں ہو سکتی - بلکہ مختلف مقامات کے لوگوں کی بکجائی اور اوسکی بول چال سے اس کے اردو ان کی زبان کو سست نہ کھائے تو کچھ بچا نہ ہوگا - عبارت کا اعلاط سے بچا جائے کہ دینا دوسری بات ہے اور زبان کی دھت - اوس کے فصیح محاورات - اوسکی زبان اور اوس کے تمام اوصاف پر قابو رکھنا اور بات ہی یہ باتیں یا کلمہ کے فصحا کو حاصل ہو سکتی ہیں یا وہی کے فصحا کو -

لکھنؤ سے ایک - انجمن کا اعلان سکھاتا کہ اوس میں کن زبان ان اس قدر تحقیق کہ طلب اللہ قوت اکل - کہنا پڑا - اور اوس سے ناامیدی ہو گئی - ضرورت تو اعتدال ملک کی ہے -

۳

لسان الملک

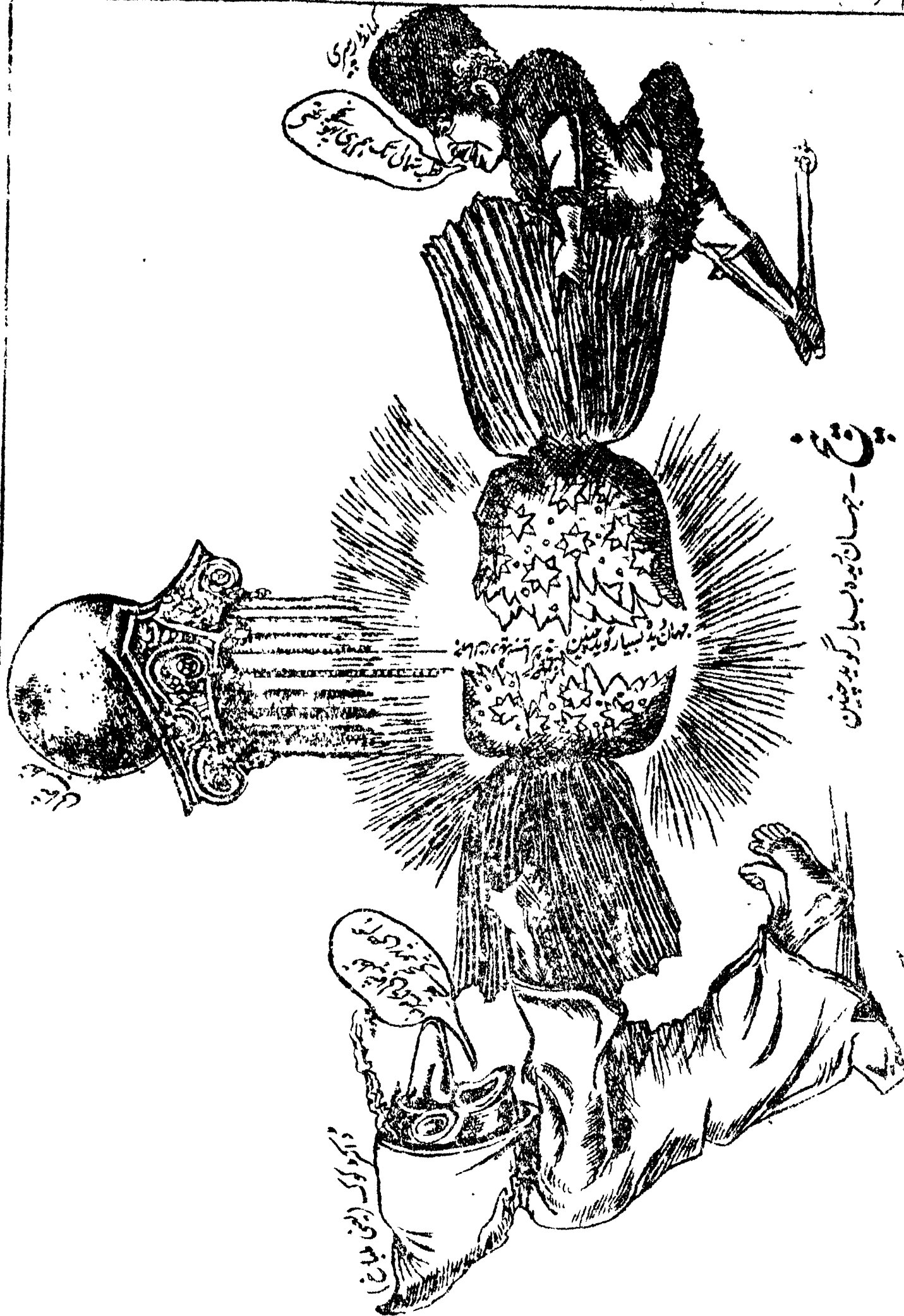
اردو پنج

علی الفاظ مصر یا ترکی کے کتب خانوں سے تلاش کر کے اردو میں لاؤ - گو کیا یہ کہنا ہے کہ آسمان سے تار سے توڑ کے اردو کی عبارت کے نقطہ بناؤ - اتنی دیر انتظار سے کو سفر پر ناکل کرنے کے بدلے اردو انگریزی ہی کے علمی الفاظ کیوں نہ قبول کر لیتے ہیں - اسکو دن رات سابقہ ہے - ایسا نہیں ہو جو صاحب مصری اور ترکی کتب خانوں کا راستہ بنا لیتے ہیں - وہی ترجمہ

کر کے علمی الفاظ کا ایک منت بنادیں - اردو کی ترقی کے تعلق کچھ نہیں جانتے اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہمارے خیال میں وہاں کے اہل اندام دولت کے اعتبار سے اکثر متوسط حالت میں ہیں اور تجارت کے متعلقوں سے اتنی فہمت نہیں پاسکتے کہ روئے اور وقت سے اردو کی ضرورت کریں - لیکن لکھنؤ کے اہل اسلام میں ابھی خدا کے فضل سے دولت بھی ہے - علم بھی ہے - شعرو سخن کا مذاق بھی ہے (انجمن) زیادہ حصہ اسکا کچھ بچا رہا کہ میں رنگا ہوا رہتا ہے (اگر کو فہمت ہی ہے - فصاحت - ادبی خانہ زاو - بلاغت اور کی زبانوں کے قبضے میں مقبول آفرینی پر اس کے دماغوں کا قابو - نازکیا اور اداجدی اوس کے خیالات کے سامنے پیش افتادہ منمایں - اگر تھوڑی سی توجہ فرمایں اور اپنی برزور طبع متون کو زلف و کر کے کوہوں سے شائے دنیا کی ضروری غویوں اور اردو کی توجہ دہر ترقیوں کی راہوں پر توجہ کریں تو یہی وہ رنگا پامال کر دے پر بعض قومیں کر کے ہو ہیں - روز بروز ترقی کے نشیہ طے کر لے لے اور مروج ہو پنجہ بنائے -

آپ دیکھ لے مفر دوزت القادر سربراہ لکھنؤ کے صاحب موابک انجمن اردو ترقی دینے کے لیے "اردو ہوا" کے نام سے تمام کی ہے - اوسکی نایب کے واسطے ہمارے شہر لکھنؤ کے مفر دوزت کے خلاف کچھ - ہم کہتے ہیں کہ بہت ہی اچھا کام کیا - اردو سمجھا - "لایم اردو" اور نکل اس کے ضمنی انجمن قائم ہیں اور قائم ہوں - اوسکی اعانت فصحا کے موابک واجب ہے اس لیے کہ یہ شہر اردو زبان کا دکر ہے اور اسکی ہی حالت ہوئی جا رہی ہے جو ایک بڑے دریائی ہو جس سے مختلف جیسے ستاد ہوں - لیکن میری غرض یہ ہے کہ لکھنؤ اور مقامات کو دکر





قطب شمال جو کجایا نمی کشد





قابل ہی نہیں کہ مخزن کا اڈھیرا سے دیکھنے کی بھی  
تکلیف گزارا کرے۔ چلے جھپٹی ہوئی ۶۔

چشم مار و شمس دل ماشا  
بات معقول ہے۔ اپنا دل اپنی پسند سگر سگی  
وسیع الاخلاقی جو خرمین دلشکلی کا باعث ہو  
کس کام کی سے

باز آئیے ایسے لطف سے جو ہوشم شریک  
ظالم خدا کیو اسطے تو مہربان ہو  
ایک قابل ڈیٹر کے زبان تم سے تو ایسے  
مقصد سے اور سنان زبان سے ایسے کلمے بکھین  
یہ کہا کیا کیا زبان بیا ہے۔ اسکا تقصیر خود  
ماہرین کہہ من۔ اسیر برگز ہزار نہیں کہ  
مضامین ایسے ہی ہیں کہ تو یہ یا قابل ذرا  
میں۔ سلفا اند۔ بلکہ خیال تو اس سے جا  
تعمیل و تالیف کے بعد یوں ارشاد فرماتے کا ہے  
کیا اڈھیرا کا یہی دیرہ اور یہی پالیسی ہوئی  
جا چکے؟ کیا یہ رہا و مدد ہی ہو سکتا ہو  
اگر یہی تہذیب اخلاق ہے تو ایسی تہذیب  
اور اخلاق کو اپنا تو وہ رہی سلام ہے۔  
جو اس سے پسند فرمایا میں انھیں ہی یہ کچھ  
مبارک رہے۔

م نے باوجود اسکے بھی قطع حجت کیلئے  
ایک جوانی کا رٹ اور بھی اڈھیرا صاحب کی خدمت  
بھیجا کہ آیا تمہارا شہر قابل میں یا کوئی ایک  
مگر خدا سے برخاست۔ آج عشرہ سے  
زیادہ عرصہ ہو چکا۔ شاید بزم خود جواب جاہلان  
خیال کر کے سناکت رہے ہوں۔ تیر کچھ ہی  
سمنے تو اپنے وعدے کے بموجب آج  
اڈھیرا صاحب کی تقبیل ارشاد کی اور وہ نظم  
اور وہ پنج میں بھیجی ہی۔ دوسری غزل  
اور نظم آئندہ ملاحظہ ناظرین سے گزرے گی۔  
اڈھیرا صاحب ”زمانہ“ کی خوش اخلاقی کا نمونہ  
بھی آئندہ کسی ہفتے میں پیش ہوگا۔

و مہوذا

ٹوپی یہ بولی جو نے سے بے نیاز اتنے پاؤں  
تو خود پا تھا اور میں بھی سب سے

میرا تھا بارعام شہنشاہ کو حضور  
دنیا میں تھا ہر ایک نگہ میرا ہی تویج  
میرے حضور جھکنا تھا ہر ایک کا ہی سر  
میری وجہ سے ملتا تھا شاہزاد کو بھی خراج  
شاہان بادشاہ کی ہون سر چڑھی ہوئی  
دنیا کو سرکشوں کے بھی میں بھیجی ہون بلج  
میرے ہی منہ کو ملتی تھیں سونکی کریمان

میرے ہی جوتیوں پر شاہزادوں کے تخت علاج  
تھکوا لہان نصیب تھا دربار کا شرف  
تھکوا صف خال میں رکھنے کا تھا  
رہتا پڑا تھا ٹھوکر و مین خاک دہول میں  
تھا آستانہ بوسی ہی تیرا تو کام کاج  
یہ تھا ذلیل جوتیاں چٹھا تا پھر تا تھا  
اب تو زمین پہ پاؤں نہیں یہ ترانج  
جس سر پہ میرا سایہ تھا وہ سر بلند تھا

گو پا بے ہنہ ہی ہونہ آتی تھی پھر بھی لاج  
اک لمحہ کو میں سے اُترتی نہ تھی کبھی  
تیری نہ کس میری سے تھی اتنی متیاج  
دینت مرے وجود کو عمل و گھر سے تھی  
بیرا ستارہ چمکا بہت تو ملاز جاج  
چرکین ہی میں رہتا ہمیشہ تھا تو بھرا  
مجھ میں غریب بھر کس وقت گرانج  
اوجھوں کی یہ روش ہی نہ ملے مجھ سے دنگی  
جوتی سے میرے چاہی تو اکہین برنج

اول تو تیرا ظرف زمانے کا سپہ رخ  
یہ تو وہی مثل ہی کہ ہو کورہ میں بھی کھاج

چرا کے بولا جوتا لے بس چپ بھی رکھیں  
عالم کے فشک تر پہ حکومت میری آج  
دل سے تجھے اتار دیا سب سے سر نہ چھ  
عیسائی ہون مسلمان ہون یا اور سماج  
ابو کبھی کبھار پختہ ہیں تھکوا لوگ  
میری زیادہ قدر ہے۔ تقدیر کا علاج

اکہ میں کیا لا ابالی زمانہ بدل گیا  
ٹوپی میں گر بن ہیں تو میں جوتیوں کا ج

ٹوپی سے

جوتیوں کا مقابلہ

ٹوپی سے جوتیوں کا ہوا جب مقابلہ  
ٹوپی سے جھٹلے جوتیوں کے گرد کے گرد  
ٹوپی تو تھی اکیلی گریو تیاں تھیں دو  
سچ کہتے ہیں کہ ہوئے ہیں دو چون بڑے

سراف



## امیر البحر سیری



# مولوی رمضان علیہ الرحمہ کا دورہ

قاضی اوردہ بیچ صاحب - سلاسن علیک -  
رمضان شریف مبارک - یا حضرت کچھ روزوں  
کی بھی خبر ہے - دیکھئے چہرون پر نور ہی نور  
برس رہا ہے - عید کا چاند ہوا تو کچھ ایک  
سب دیکھئے - رمضان کا چاند کون دیکھے  
دور روز پہلے ہی سے پیش میں بتلا میں - جو  
روزہ رکھے وہ چاند بھی دیکھے -  
الہ آباد میں ۱۵ - ۱۶ ستمبر کو شب و روز سلاسن  
بارش سے خوب چھڑکاؤ ہوا میان رہنے  
گرچہ گرج کے مولانا رمضان صاحب کی آمد  
کا اعلان کیا - مساجد کی زیبائش و صفائی ہوئی

آپ کی بابت یہ وارنٹی کہ قطب شمالی تک آپ ہی پہنچے تھے

## ڈاکٹر کوک



آپ کی کچھ ہی ہو کہ آپ ہی قطب شمالی تک پہنچے تھے

۹-۹-۲ - ۹-۱۱-۱  
مجدد عالم مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت مظاہر  
مندرجہ ذیل سنگلاخ کتابوں کو ایسا حل کیا کہ پھر دنگو بانی  
کر کے برادیا - جن حضرات نے یہ کتابیں زمین و زمین  
وہ کمال شاعری اور دقت سخن سے ناکل ناواقف ہیں -  
حل کلیات اردو مرزا غالب دہلوی :- یہ حل  
آج تک انما ریلوں ہی میں دھرا رہا بڑی بڑی شعراء اور  
علماء نے غالب کے اکثر شعرا کو بے معنی بتایا - قیمت  
حل نکات مرزا بیدل :- ہندوستان میں مولانا صاحب  
بیدل کا کلام کوئی کیا سمجھتا فارس میں بھی اسکے سمجھنے والے  
نہیں قیمت  
حل قصائد خاقانی :- کلام خاقانی باعتبار نازک اور مضبوط  
اور ادق ہونے کے تمام شعراء فارس کے کلام کو بڑا اچھا ہی  
قیمت دے مولانا بومون نے بڑی جگہ کا ہی حل کچھ ہیں  
نامہ مبارک آنحضرت صلعم :- جو الٹ کر میں مندر  
میں ساوی کر نام بھیجا گیا تھا جسکی رائے سے سلام حضرت ار  
مکرم کو قبول کیا - جسکا نوٹومہ ہر روز خطا لیا گیا - مد کتاب  
شمائل ابنوی ترجمہ ۲۴ صفحات ایک قیمت مرتبہ  
کے لئے - علی احمد انصاری دقار طالع  
حد گوردا سپور (پنجاب)

ان فطاریوں کے نذرانے جمع ہو گئے اور تب سوسائے جمعہ اس ستمبر کو موافق قاری رمضان تھا۔ کابل ہوئے اپنے دہے یا وں آئے کہ آہستہ بھی سنائی نہیں دی۔ گویا روپ سول تھیں پہنچے ہوئے تھے یا بارش کی کچھ دیر کے سبب پھونکا۔ چونکہ قدم بہت تھے۔ سطح ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہیں پڑا البتہ جنوری کی رو سے جمعہ کو پہلا روزہ ہو گیا۔ اب بہیا کا لڑو جسم میں خون نہیں کیونکہ مہینہ بھر ہی سسلا رہا ہے گا۔ ایک دو دن کی بات ہو تو کوئی چمکت بھی ہے۔ ہر چیز جاگ اٹھی تارخیں کچھ آگے کو کھسک جائیں یا قاضی صاحب عدلیہ تاجی اور مرثادین۔ مگر بھائی کوئی بد سیر کار گرنہ چوٹی۔ بلکہ اسی چاند کی بجائے ہٹ میں ایک شخص نے کلمت میں بیان بھی دیدی کہ نہ جہنم کے نہ روزہ رکھیں گے۔ یعنی ۱۷ ستمبر عید نبی کی شام کو مقام کلمتہ محلہ سول میں مسی عیدل میان ہجر کس مٹی کے تیل چاند کے فطاریے کو کوٹے پر جا چڑھے اسی گھر ایک پردہ نشین عورت عجیب لباسی بھی ہتی مٹی ۱۷ سے پردہ کیا کوئی تھی۔ اس عورت کو عیدل میان کے کوٹے پر موجودگی کی خبر نہ تھی یہ بھی جانے کے دیدار کو کوٹے پر ہونے لگی۔ جب بچا ہے چاند میان کے عیدل میان پر اسکی نگاہ پڑی تو فوراً ہی بچے ہی گرا اسکی پر ہسلا اور گرنے لگی تو عیدل میان نے بچے کے میفرق عجیب کی ٹیک کے ٹانگ پکڑی کہ عیدل میان اس ٹانگ پکڑی سے سنبھل نہ سکے اور کوٹے پر سے نیچے خود ہی اڑ رہا دھڑم دھڑم ہو گئے۔ انکے اوپر عجیب بی بی لڑی ایک تو چوٹ لگی تھی اور اوپر سے اپنے اپنے عجیب کا باؤ ڈال کر سے پر سو رہے ہو گئے۔ بالکل بالودہ ہو گیا دھڑکا جان نکل گئی۔ عورت کے خفیت چوٹ آئی پا جامہ جھاڑ کے کھڑی ہو گئی۔

یہ تشویش تو بڑا ہوا خدا ایضاً انکا دورہ طے کرے کہ کہ اللہ میان نے دوروز باران رحمت کے درخشاں کردی ہے پیاس کا نازاقا جاتا رہا مگر ضعف بچا اب ہے۔ انکے مہینہ بھر کے قیام کو دیکھ خوف ہے۔ اب سے بھوک بھی بند ہے البتہ بیان تھا کہ طلب ہے جہاں بیان آ آ کے جھڑپے جھڑپے کی شکل

نہجے ہیں۔ وہی دن میں منہ چنچ ہو کے سب گناہ حرام ہو گئے۔ اب صنعت سے اتنی بھی تاب نہیں کہ کسی کمرے پر قدم رکھیں انکھیں نہیں کھلیں جو کوئی روزہ شکن صورت دیکھیں۔ کام کاج پر طبیعت نہیں مٹی۔ بھوک نہ پیاس مگر ایک طرح کی چنگ سوار ہے۔ قصی طور پر گناہوں سے اجتناب ہو گیا۔ دن بھر روزہ اور پھر شب کو مینش مینش رکعت تراویح رات دن ہی کے ہو رہے سحر کو اٹھا ایسا کھلتا ہے کہ تو یہ ہی بھی دلی چاہتا ہے کہ کوئی پڑے ہی پڑے کو کھلا دے۔ یہی ایسے ہی موقع پر جو رو یاد آتی ہے۔

(سنا - ۱ -)

## رمضان شریف کا خیر مقدم

جو لوگ رمضان شریف کے غلط کو کسی حد تک قابل خیال جانتے ہیں وہی رموز اور نکات کو سمجھ بھی سکتے ہیں۔ معمولی الفاظ ہی اچھے موقع کے استعمال سے اک شان پیدا کرتے ہیں جس معمولی مضمون کو ایک فرزا نہ تنگ نظر سے دیکھ سکتا ہے اسی مضمون کو ایک ناخواندہ یا کم عقل یا تو بالکل ہی نہ سمجھکا اور اگر سمجھکا تو اس قدر غلط ہو گا کہ نتیجہ بالکل برعکس ہو گا۔ اگر عوام الناس کے جلسے میں ایک غلط بیان کرے کہ جو روزہ رکھتا ہے اس پر شرط روزہ تو شرعی طور سے فرض میں اور یہ حق ہے اور اسکی تشریح اس طرح کرے کہ جو نماز نہیں پڑھتا ہے اور یا فی نفسہ پابند نماز کا نہیں ہے اسکا روزہ درست نہیں۔ تو اگر جاہل لوگ محض خیال سے روزہ رکھیں کہ نماز ادا نہیں ہوتی ہے تو پھر روزہ فرض

ہی نہیں رہا۔ اور کیا تنگ درست ہوا۔ اور اسی خیال کی بنیاد پر لوگ کھلائے روزہ رکھتے قطعاً ترک کر دیا تو انکے سامنے کیا ہوے گویا ایک داغ خط سنے غلات اثر پیدا کیا حالکہ اسکا انتشار تو یہ نہ تھا۔ بلکہ اسنے اس روزہ کے فرض کرنے کے لیے ناز کو قدم کر دیا تھا۔ یہاں یہ قہ بالکل ہی خلاف حکم۔ سپر غور کرنا چاہیے اور معمولی و غلطوں کو جان کر بچا ہے۔ دوسرے دو غلطیوں سے بے اطلاع بیان کیا کہ جو لوگ روزہ رکھنے کے چھوٹ بولتے ہیں کہ روزہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے ایک مسلمان بقال اپنے کار و بار دنیاوی میں مشغول تھا اور اسی میں اس اس مری پانچویں سو لکھ و غلطی سے ہی اپنے نفس پر غصہ کیا اور فوراً روزہ توڑا اگر وہ لوگ نے روزہ کا مانت کی اس کو سنے جواب دیا کہ آج ہی میں اپنے کار و بار میں کئی مرتبہ چھوٹ بولا ہوں تو روزہ قطعی ٹوٹ گیا۔ اب بیکار فائدہ کر سکتے کیا حاصل ہے۔ ابھی ایک مولوی صاحب نے غلط میں ہی حکم دیا ہے۔

تیسرے غلطی نے بازار میں بیان کیا کہ غیبت کرنے سے روزہ اس طرح ٹوٹتا ہے کہ گویا رکھا ہی نہ تھا۔ ایک جاہل روزہ دار اپنے مخالف کی سختیاں ضرور تا ایک موقع پر اس روزہ سے رو برو حاکم کے بیان کر رہا تھا۔ اس نے جب سنا کہ غیبت کرنے سے روزہ غلط ہو جاتا ہے تو اسنے رو برو حاکم کے ردنا شروع کر دیا حاکم نے خیال کیا کہ دشمن کے تشدد یاد کر کے رونا ہے حاکم نے نفسی و تسلی شروع کی کہ آئندہ کے لیے ہم انتظام لینے دیتا ہے اسنے کہہ کہ حضور آئندہ کے لیے تو انتظام کرو گئے مگر اسوقت جو مقدمہ ہو چکا ہے اسکا دخیل تو پہلے ہو جائے۔ تب حاکم نے تعجب سے پوچھا کہ اسوقت کیا ظلم ہوا ہے بیان کر دیا کہ حضور روزہ ٹوٹ گیا حاکم نے پوچھا کہ کوئی عرض کیا کہ غیبت کر کے روزہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور میں روزہ تھا۔ اور حضور سے پہنچے اپنے دشمن کی غیبت کی ہے۔ اور یہ کہہ کے فوراً روزہ توڑ دیا۔ اب فرمائیے۔ کیا مطلب آپ سمجھے۔ ایسے مسائل سننے کے بعد اتنی ہمت ٹوٹ گئی اور جی بھی چھوٹ گیا۔





ہمارے ہر دوست کو یہ کتاب ضرور ملے گی۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔



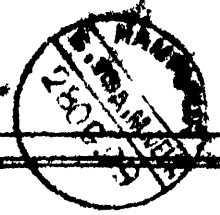
اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔

اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔  
 اس کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔  
 اس کی فراہمی کے لیے ہمیں مدد دے۔





فہرست قیمت ادب پنج									
شرح قیمت									
فصل خیرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
طیبات و کمینہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عام حریر	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
روساؤ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
دلیان مکہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
تعداد و قیمت									
تعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
قیمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
تعداد و قیمت									
تعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
قیمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹

# ضروری اشتہار

جو سکس مسٹر بیچم ملک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴ راورہ روٹے بکھنوں کی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس برانگیزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴ راورہ راورہ ۱۲ روٹے بکس قریب قریب ایکسان تدر کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہی دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴ روٹے کو ۸ روٹے اور ۸ روٹے کو ۱۱ روٹے فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے پٹنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن اینڈ کمپنی نمبر ۴ اکلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

ترکی

تمام شد

عید

شکر بریز کرانے

شکر پر در شمعانیہ دورانِ مائتہ کی تمام

است آراہنہ کی گونڈہ شکر کی تمام

کراہی ہے شکر کی کوئی کو شکر و مرغ

کراہی کوئی وود سو یان بیٹھا

گھڑا یا تھارے آج رمضان ہو کوئی

کوئی ہونے میزبان نہ مہمان نہ کوئی

ہو نہ ہوئے مہمان سے آتی ہوں وہ کی بڑ

باقین یہ کچھ ارسو یان میں کوئی

میں وود سو یان یا کوئی سیزہ وند

ابرو اور مسین ہین عیدی عید اسعد

بھونچال ہر گریال تو تم ہونے نہ

شیشی مہر فتنے کی ہے و ساق

ابرو ہین ہمالیہ شکر کی صورت

موبہنی سو یان خرمہ ترکی صورت

ہے ہوجا ہی ہمسے کیوں گل بچ

لمجا و آتش شیر و شکر کی صورت

بچوں کی صحت

والدین کی بری فکری بات ہے

انگریز پر چڑا ہوا وود ضعیف ہوا کو

اسکاٹ کا المشن

دستین و توف نہ چاہیے

اگر حیدر قطر ہے وود میں دیکھ کے دیکھ دیکھ میں تغیر معلوم ہو

ماہ خوش بشارت جاکھا ہو جائے اور غدار بچہ شکر کی نشانی ہی امر ہے کما ہے

ماہ سے زمین چھو اہر

سب دوا و روش نیچتہ ہین

اسکاٹ و لون (مستند)

دوا سادان

اندن



را بندر المینی

سو ارنایا کا

سب قسم کی تون خضو و آبی لپ کا تیر بہت علاج

نی بکس مرا باب درجن صر علان محمولہ داک

پرو و ہما چوش

ایمران سوزش لولی و غیر و وضع و اعصاب کیواسطے

عجبہ انار و دانی لولی و کل عظم عیار و محمولہ داک

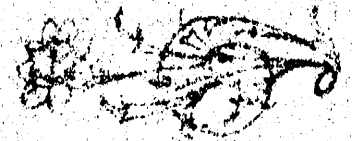
وہ و محمولہ داک

را بندر المینی

بان بگی و گخانہ عالم بازار کلاکتہ

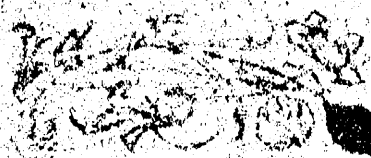
آئے تھے جہان میں میر رمضان کیا خوب  
کھاتے تھے نہ میر زبان نہ جہان کیا خوب  
کھانے کو لے روز تو کیوں عید نہو  
پھر شیر برنج و دودھ سویاں کیا خوب

مرات



## تراشہ دلکش

### تعطیل عید



رہا چھٹی میں ابکی عید کے فرق یکے دو کا

نہیں معلوم اکران کیلئے کسے لت روکا

نہا یا جمعہ کو بالکل نظر نہ ہونڈا لگی اٹھو  
دیا اس چاند کے ٹکڑی نے ابکی تو بڑا ہوکا

لے کرانہ سپر کو ہی کھلا

روزہ

انجام کو پہونچا ہی سہو کار روزہ

نیکو کار روزہ اور بدکار روزہ

عید آئی ہر سمت ہی عشرت کی دھج

کھل کھیلے گا آج مرد خوشکار روزہ

دودھ سیوٹیاں

اک مہینہ سے تھی ناتوئی جو باں چھائی

آتے ہی آپ کے یوں بچ پٹ گئی جیسے کان

بھائی رمضان مارا تھا کر کے آپ

دیکھیے دودھ سیوٹیاں میری عید

رند کی عید

اتمام کو پہونچا شکر ہے ماہ صیام

آج عید نہ کیوں مٹا رہے آ شام

ساقی دینا نہ دھانے کو فم دو چار

چھوٹی جانی ہے صبر کی اتو بھام

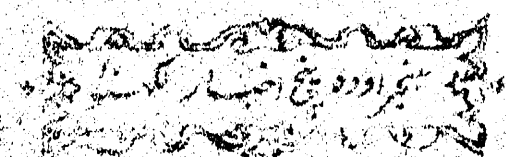
مرات



## من قاش فروش دل صد پاپہ شیم

دنیا دم اوٹھا سے بھاگ چلی جاتی ہی بی بی اسیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
ہو جہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم جنوری سے  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں پہلی سال بھر کی  
کی قیمت ہے محمولہ اک تھی مگر اب یہ ششماہی جلد کی قیمت مع محصول غیر مقرر ہے  
ایک مہینہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں۔

مرات



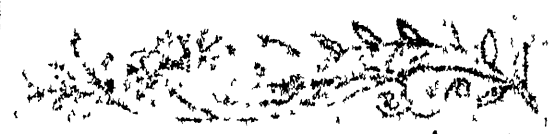
# اسٹریلیا کی گائے - بیلو کی

## عرضی

# نئے لٹ صاحب کے نام

بذریعہ

(اودھ پنچ آف انڈیا)



خداوند نعمت -  
 جس طرح ہندوستان سرکار انگلش کی  
 کالونی ہی اور بیس طرح اسٹریلیا ہی - جس طرح وہاں  
 کی گائے بیل - بھیر - بکری - مرغی - چوہا -  
 انسان سرکار کی ملکیت ہیں ہم ہی - بلکہ  
 ہمارا حق سب پر مروج ہے کہ ہم پورے ہندو  
 آبادی میں - سرکار - بیس طرح زمین اور زور یا  
 حفاظت فرض ہے اسی طرح او سکے جانداروں  
 کی - ہم لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہر مخلوق جس  
 کام کیلئے پیدا کی گئی ہے - سرکار ہی فطرت  
 کے مطابق اسی قسم کے کام لیتی ہے مثلاً  
 اگر انسان مالی اور مالی کام کے لئے ہیں تو  
 ہم - بھیر - بکری - مرغی - گائے بیل - اچھ  
 پرکے گوشت پوست پڑی سے خدمت  
 مخلوق کے لئے ہیں - لیکن قانون فطرت  
 نے ضرورت کے مطابق جس ملک میں جس قدر  
 ضرورت ہے اسی قدر وہاں جاندار بنائے  
 ہیں اگر اتفاقاً کبھی کسی ملک میں کثرت آبادی  
 کی ہوئی تو دوسرا ملک اسکی ضروریات رفع  
 کرتا ہے - مثلاً ہمارے ملک کے گھوڑے  
 لیکن وہ چیزیں جسکی ضرورت خود ہمارے  
 ملک کو ہے اور ہمارے لئے نہایت دل لگ  
 ڈالنا ہے - غور شدیدی پارس کی عزت  
 حضور میں سسکر - بہت ہی کلیں مل رہی  
 کہ نیکے آب ہماری - مل رہی گزرتی ہے  
 ہماری قوم خود ہمارے گوشت کی خاطر

کشتہ رہی نسل سے فائدہ اٹھاتی ہے - جو  
 اب ہندوستان کا ہر بھی ہمارے جسم اور  
 جان پر ڈالنے کی خواہش ہے - خداوند نعمت  
 ہندوستان کی فوج کے لئے اگر ہمارا گوشت  
 لیا گیا جیسا کہ غور شدیدی نے محض اخباروں  
 میں اپنا نام چھپوا لئے اور قوم ہندو کا اپنی طرف  
 خیال رجوع کرنے کے لئے غلطی حضور میں  
 بھی ہے تو حضور والا خود ہی انصاف دیا میں  
 سقد افراد ہم میں سے ضائع ہونے کا اندیشہ  
 ہے بلکہ ہم لوگ صاف صاف عرض کرتے ہیں  
 کہ ہندوستان اسٹریلیا سے مفقود ہو جائیں گے -  
 کیا ہمارے ملک میں زراعت نہیں جسکے  
 لئے ہماری حفاظت ضروری ہو - جب انڈیا  
 کے فوج کے لئے ہمارا گوشت درکار ہوا  
 تو کشتہ ہماری افراد ضائع ہوئے ہر علاقہ  
 فوج سرکاری کے اگر رعیت ہندو لئے جو کوئی  
 خیر میں سرکار سے عرض کی کہ جس طرح سرکار  
 فوج کے لئے اسٹریلیا کا گوشت گا دینا  
 منظور فرمایا ہے - اور بیس طرح ہندو کا میں  
 ہی کھلواری جائیں کہ دوسری گوشت خود  
 تو میں اوس سے فائدہ اٹھاؤں - پھر عجیب  
 نہیں یہ مہم خسرانہ دیکھ کے مسلمان اور ذمیہ  
 بقر حمید اور روزانہ ذبیحہ کے تلاشی اور  
 سرکار سے خواہش کریں کہ چند سو بیل -  
 گا سے اسٹریلیا سے ہمارے لئے مہیا  
 کر دیے جایا کریں تاکہ ہندو اور تبدیل ذائقہ  
 کے لئے ہلکی گوشت گاؤں مل سکے تو بس  
 نسل کا قطعی فائدہ ہے اسٹریلیا والے کیا ہم  
 گلوں پر پھر بیان پھیرا کرے ہیں - خیریت ہو  
 کہ ہند کے مویشی بوجہ مذہبی جوش کے تو کہیں  
 زراعت کا جانہ کر کے کسی مذہبی دھڑکے ہوئے  
 اور وہی دیوتا گائے بیل شریف جو دوسرے  
 دور دست مقاموں پر ہیں فوج ہوئے  
 سسکر چار دی بکریاں - خدا خدا سب  
 برابر میں ملک ہم بہ نسبت گائے اور بیل  
 دیا تاؤں کے جو ہند میں ہیں زیادہ ذرا نرم  
 ہیں اور زیادہ بچانے کے لائق ہیں کیونکہ  
 اول تو مویشی ہندو آرام طلب زراعت دیدہ  
 ہیں دوسرے جو طریقہ ذبیحہ کا ہند میں رائج  
 ہے وہ انجام بخیر ہے ہندو فوج کے لئے  
 ہندو بیل کو اٹا کا نام انڈیا کے لئے ہے

خالق کی راہ میں خدا ہوتے ہیں اور ذہن کی  
 خاک بنتے ہیں زہے نصیب اپنی جو خالق کی راہ  
 اور خالق کے نام پر جان دیتے اور یہی ماحصل  
 زندگی کا ہے برخلاف اسکے کہ یہاں  
 اسٹریلیا میں اور عطا اور گراکھٹ سے گاٹ  
 دیاں گان میں لوہے کی سیخ گھیر دی جیتی ہوئی  
 دم کل گیا -  
 ہمارے دوست ہندوستان میں کی گائے  
 بیلوں کو کیا صرف دیوتا سمجھتے ہیں - ہم بے اعتبار  
 نسل کے دیوتا نہیں ہیں کیا انکا فرض نہیں  
 ہے کہ اگر بے اعتبار مذہبی یا بے اعتبار مصلحت  
 زراعت گاؤں ہندو سے موقوف کر آئے ہیں  
 تو تو ہم دنیا سے موقوف کرانے کی فکر کریں  
 کہ سے کم اسٹریلیا - انگلینڈ وغیرہ سے  
 جہاں سرکار انگلش کا قبضہ ہے اور  
 جو عرضداشت لئے ذریعہ سے عرض کر سکتے  
 ہیں -  
 پھر اس طرف تو سدیشی کا غل ہے - سدیشی  
 جانی ہے دوسری طرف بدیشی گوشت  
 کی خواہش ہے - دیوتا دیوتا سب برابر  
 ہیں - کنگا جی کے پانی کا درجہ ہم گائے  
 بیلوں سے کسی طرح کم نہیں لیکن اسکا پاپا کشتہ  
 نجاستوں سے مخلوط رہتا ہے - اوت  
 دھو لے ہیں نہاتے ہیں - بہترین گاٹ  
 گاٹ کے کہیتوں میں جہاں پانس گھاہ ہوتی  
 ہے گرا جاتا ہے لیکن اوسکا اور  
 حفاظت کوئی نہیں کرتا ہے غریب بیل  
 اور گایوں کی فکر ہے جیسے ایک جان می ہزار  
 کی ہن - سرکار کو معلوم ہے ہم کشتہ  
 بچیم اور شیم بہ نسبت ہندوستان کے  
 دلی گائے بیلوں کے ہیں اگر ہمارے سر  
 گوشت پر دانت اتفاقاً ہی لگائے گئے ہوں  
 ہینسوسٹیش غریب مسلمانوں یا شوقین کیا چھوڑ  
 خون پڑ گیا تو وہ خود بخود ہمارے محبوب گوشت  
 کے ہاتھ سے نہ چھوٹیں گے - بس  
 ہے قوم کا اسٹریلیا سے اسٹریلیا کی  
 زراعت کیا انداز سے کم ہے - یہاں کا  
 گھوٹا ایسا کم ہے - پھر ہماری حفاظت  
 کہ ان میں ہر ایک - امید ہے کہ  
 ہر مصلحت والا - غور شدیدی خارج ہو  
 ان کے دل میں - اودھ پنچ





کارٹون سے کچھ سہی۔ اب دریافت ہو کر کیا کابل میں گاؤں نشی بند ہے۔ اگر بند ہو تو امیر کی رائے قابل خیال ہی ہو سکتی ہے ورنہ این ہم بضرورت سفر بند بود۔

عریضہ ادب دعاگو  
اسٹیلیا کی کاٹے بل



شبلی

اور  
بدوۃ العلماء

دیر پتخ -  
اودہ پتخ میں کسی معزز شخص نے ایک مضمون مولوی شبلی اور بدوۃ العلماء پر تحریر فرمایا ہے مجھے افسوس ہوا کہ حضرت راکم نے اس میں کلام نوک سے ذاتی کاوشوں کا کام لیا ہے۔ میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ مولوی شبلی کوئی اعلیٰ درجے کے متبحر عالم - محقق - محقق یا فلسفی ہیں لیکن کسی نہ کسی شکل سے وہ قابل عزت ضرور ہیں۔ اردو کے کتب خانے کو کھولنے تصنیفات اور تالیفات سے ایک بکار آمد ذخیرہ عطا کیا ہے۔ یہی وجہ ازکی قدر اور عزت کے لئے کیا کم ہے۔ اور پھر یہ کہ وہ اس وقت ایک درگاہ مسلمانان کے مظہر ہیں۔ ان کا مقابلہ اور موازنہ دوسرے علماء سے غیر منزوری ہے۔ یہ کیا ضرور ہے کہ ہر شخص علی دنیا میں ایک ہی ساندق رکھتا ہو۔ ہمارے

شہر کے علماء بھائے خود کہتے ہی ذی علم اور باند پایہ ہوں لیکن وہ ہمارے لئے دنیا کے مقاصد میں بکار آمد شاید نہ تسلیم کیے جائیں۔ ہاں۔ اگر بھوکھلال و حرام کا کوئی فتویٰ حاصل کرنا ہو یا کسی کے لئے کوئی کوئی سند دینی ہو تو لامحالہ اپنے ناواقف ہونے کی حالت میں ان کے آستنائے پر حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ اس سے زیادہ ہم نہیں دیکھتے کہ وہ اسٹیلیا کی رائے سے ہمارے زندگی سے لازمی مفاسد بن چکے ہیں آتے ہوں۔

ہم پر علماء کی غلطی واجب ہے۔ وہ ہاں کہ ہوں یا۔ نہ کہ نہ مگر ملکی آداب و زبان کتاب تو ہیں۔ اگرچہ اس کتاب کو زمین کے کبر سے چات کر نفاذ نہ کیا۔ لیکن جب تک وجود قائم ہے۔ علم کلام قائم ہے۔ خیر۔ کام نہ سہی۔ انہی کی آگاہ اور تشیل اور ان کے وہ علماء جو اپنے پیشتر گزیرے ہیں۔ علم کو نہ حاصل کرتے۔ تو آج عربی اور اس کے ساتھ مذہبی علم کی ناپائی پر بھوکھوس کے سوا اور کچھ جاری نہ ہوتا۔ علوم کے اعتبار سے ہمارے علماء مذہب کی مثال وہی ہے جو حفظ قرآن کے اعتبار سے حفاظ ہند ہیں اگرچہ ان کو تعالیٰ سے مطلب ہے نہ مفاسد قرآنی سے۔ صرف حفظ ہی کو وہ ذریعہ نجات سمجھتے ہوئے ہیں لیکن صرف حفظ ہی سے قرآن پاک کے ہر حرف کا تحفظ ایسا ہوا ہوتا باوجود اختلاف مذہب کے علماء سے مذہب عیسوی بھی صاف کہہ اوتھے کہ گو ہم قرآن کو خدا کا ظام نہ مائین مگر اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ہر لفظ اور ہر حرف سے وہی ہے جو صحیح صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وقت میں تھا۔ اور یہ سوا اس۔ کہ دنیا میں کوئی دوسری کتاب ایسی نہیں ہے جو تیرہ سو برسوں تک ابھرتا سے محفوظ اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہی ہو۔

معزز مضمون نگار صاحب اگر بجا۔ ہمارے کہ اور علماء کے مقابلہ میں شبلی کے پایہ علم کو مست ظاہر فرمائیں۔ اور علماء کو اس بیانیہ متوجہ فرمائے کہ وہ ہماری زندگی کو دنیا میں بکار آمد بنائیں تو شاید زیادہ فائدہ ہوتا۔ ہم تو جانتے ہیں کہ ہمارے علماء رہنمائی پر آکاہ ہوں تاکہ مذہب کی خوبیاں دلوں پر مستحکم

ہو کے بھوکھیدیا لائے حملوں سے محفوظ اور نئی ہواؤں کے بھوکھون سے امن میں رکھ لیکن علماء جب کچھ کہیں بھی۔

یہ طویل بحث اس موقع کے لئے مناسب نہیں ہے۔ صرف ہمارا مقصد اتنا ہی ہے کہ کچھ نہ کرنے سے کچھ کرنا بہر صورت بہتر ہے لہذا اگر ہم میں سے شبلی ہوں یا کوئی اور ہو۔ اگر کام کرنا چاہے یا کر نہ ہو تو اس کی مدد کر دے کہ اس کو برا بھلا کہہ کے اس کے کام میں خلل ڈالو۔ خدا کی قسم بھوکھو یقین نہیں ہے کہ شبلی فرشتہ ہیں۔ وہ ایک انسان ہیں اور انسان میں خوبیاں ہیں۔ کہے ساتھ عیوب کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اگر تم ان میں عیوب پاتے ہو تو اونچی اصوات چاہو۔ نہ ہو تو خدا پر چھوڑ دو وہ سزا دے۔ لے گا۔ اس تحمل کے لئے تم اپنے نفس کا محاسبہ کر سکتے ہو کہ کیا وہ دن رات کے جو میں گھنٹے ٹیکھوں ہو۔ عبادتوں ہی میں صرف کرتا ہی۔ اگر تمہارا نفس ایسا نہیں کر سکتا تو دوسرے کو نفس کا بھی

تاریخ تمدن

کلیس ہیری آون سولزیشن کا ترجمہ  
نشی محمد احد علی مرحوم بی اے ایل ایل  
کی اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول چمکنا مجلد  
کاغذ درجہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

شاہ محمد خاں صاحب کیشن ایجنٹ این آبادکنو  
یا  
دفتر رسالہ المناظر لکھنؤ کے پتہ پر بھیج سکتی ہے



اسی پر قیاس کر سکتے ہو۔

یہ سوال حیرت انگیز ہے کہ جب شبلی کسی جلسے میں آتے ہیں تو کثرتِ رست میرزا کیون دیتے جاسکتے ہیں۔ اور علمائے دین کے واسطے ایسا کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس کا جواب میرزا کی ذات و انداز سے متعلق نہیں ہے۔ ایک انجیل کے پیش سے متعلق ہی جو چیز زور دیتا ہے۔ لیکن یہ بات شخص کے قابلِ ضرورت ہے کہ کوئی خاص عزتِ شبلی کی اہل ملک کے دلوں میں ایسی سہجہ ایک عام جویش و سماج کا مظاہرہ ہو جس کے ذریعے سے بہ نسبت اور علمائے دین کے انجیل سے شبلی سے علمی یا بہت بلند رکھتے ہیں۔ شبلی کو میرزا کی نسبت سے میرزا کی سبجی میں یہ بات ہے کہ شبلی اور ان کی فکر کی رفتار زمانہ حال کی رفتار سے ملتی جلتی ہو اور وہ ہموار و یکساں رہا ہے۔ یہی سبب ہے جو علمی و ادبی و فنی کے لحاظ سے ہمارے لئے مفید اور عقلی ترقیوں کے اعتبار سے ہمارے لئے مفید ہے۔ گزر کے دماغوں اور دلوں کے لیے بیکار اور خزانہ بنتا ہے۔ یہی فیض جو شبلی سے ہم کو پہنچ رہا ہے نہ اگر اور علمائے کرام کی فیاضیوں سے پہنچے تو ہم کو ان کی شکر گزاری میں کب دریغ ہو سکتا ہے۔

اخلاقی نگاہ سے دیکھئے تو اگر خالقِ خدا کی پرورش اور اثر سے مغلوب ہو کر کسی کی قدر اور عزت کرے تو ہم کو ادب و شکر اور جس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہم میں ایک شخص خلق کے ہاتھوں اعزاز کا خلعت پارہا ہی سکاں اور اہل علم بھی عزت پائیں اور وہ شبلی سے زیادہ عزت حاصل کریں اور کون خارج اور مانع ہے۔ ہم تو یہ عزت کی خواہش ہے مگر جنگ کے ذریعہ سے۔ نہ کہ وہ راستہ اختیار کیا جائے جو خود ہی اوجِ اعزاز پر پہنچا دے۔

ندوۃ العلماء کے طلباء اور سند یافتہ اہل علم کی نسبت جو خیال مغزِ مضمون نگار صاحب نے ظاہر فرمایا ہے۔ اس میں اس جذبہ میں متفق ہوں کہ وہ اپنے وطن کے جو لوگ نکلیں گے۔ وہ آخر کر نیکے کیا بہ گورنمنٹ کی نوکریاں پانے سے رہیں گے۔ تو لا محالہ ہمارے قوم میں ایک جماعت مہذب گو اگر وہ لی پیدا ہوگی۔ یہ خیال میرزا دماغ میں جتنے جتنے ہو گیا ہے۔ لیکن

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اس خیال کی بنیاد چلی گاڑی میں روڑا اٹھانے کی تدبیر کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عربی اور انگریزی دونوں علموں کا ایک ہی پیمانے پر برابر پیمانہ اور ایک ساتھ دونوں کو ایک ہی شخص کے دل و دماغ میں بھر کے تعلیم کا اعلیٰ درجے پر پہنچانا اگر محال نہیں تو تجربے سے قریب قریب محال کے قریب ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مجھ سے حضرت شبلی سے اس بارے میں ایک گفتگو ہوئی ہے۔ میں دو رہوں اور حضرت شبلی نے انکار کیا یہ بد نسبت ہے۔ قریب ہوں۔ گویا ندوۃ میں ایسی سکیم پیش کیا جاسکتے ہوں جو عربی اور انگریزی تعلیم کو ایک ساتھ برابر قیام کرنے کے مشکلات کو آسان اور تعلیم کو سہل کرے تو میں امید کرتا ہوں کہ حضرت شبلی کو اس کے تسلیم کر سیکھنے میں عذر نہ ہوگا۔

سزا تو



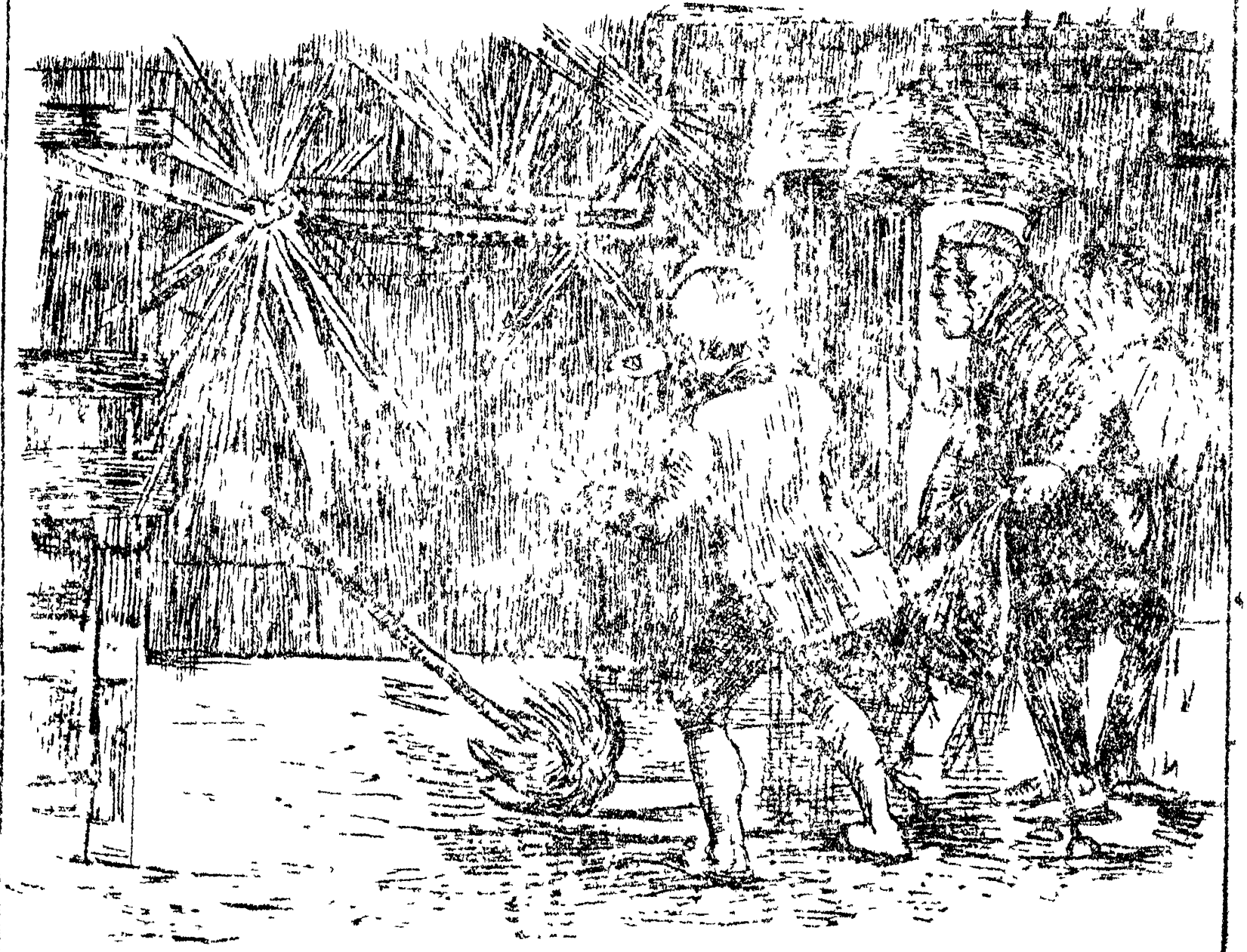
## طومارِ عید

وعدہ دکھلا رہا ہے کہ قدر دربارِ عید

دہم ہے ہر چار سو وہ آگے سرکارِ عید  
جموہی سے چاند کو تھیں سکی انگلیں ڈھونڈتی  
ہو رہے تھے ہر طرف ہی ذکر اور اذکارِ عید

دیکھ لے ہر اک ہلالِ عید چشمِ شوق سے  
کون کر سکتا تھا اس حالت میں ایسا عید

کیون نہ سہرا لگوانے پھول میں آؤ خور و گلان  
سال بھر کے بعد ہوتے ہیں کہیں دیدارِ عید  
جامہ رنگین کئے ہیں زیب تن چھپتے ہیں  
کھل رہا ہی ہر طرف کس جوش سے گلزارِ عید  
کاٹ ڈالی کیا بلالِ عید نے رنجِ نفاق  
ایک دل میں سب نہیں باہم کہیں مگر عید  
شام سے ہے روزہ دار وہیں ہی ہر سمت ذکر  
چاند گر و دیکھا تو دیکھو صبح کو دیرِ عید  
دہم ہی ہر کوچہ و بزت میں عیدِ انظر کی  
پڑھ رہی طفل و جوان ہیں شوقِ شہنائی  
جامہ زمیوں کے سبب گلزار ہی ہر اک گلی  
زین بہار آگینِ غنیمت کے آج تو آنا عید  
ساقی کو شہ نے یوالی ہے جنت کی شہزاد  
کس زلی دھع سے ہیں جھومتے میخوارِ عید  
مسجدِ جامع میں چلکر دیکھئے مجھ کا رنگ  
جامہ رنگین سے ہیں آراستہ زوارِ عید  
حبیبِ دامن کو تنی کرتا ہے اک بھرتا ہو ایک  
گرم کیسا ہو رہا ہے آج تو بازارِ عید  
لب بندھے جاتے ہیں اور رنگ شکر میں گونجی  
کام جان تک ہو گیا شیریں خوشا گفتارِ عید  
شادیاں بچ رہی ہیں عید کے ہر اک طرف  
نغمہ سنجی کر رہا ہے تاکہ موسیقارِ عید  
دیکھ کر دودھ اور سیوئیان بول اٹھا اک نازین  
پی رہی ہیں شیریں سب بچہ ہمارے مارِ عید  
جامہ نوکر کے زیب تن خزانِ سیم تن  
اپنی اپنی حیثیت سے کرتے ہیں ظہارِ عید  
ہے سویرے ہی خور و نوش کا از بسق  
مونوں کو ہی بجا کیے جو بر خورِ عید



## قطب شمالی کیواسطے ٹاپاٹو میاں

نواحی میں شمالی قطب کے دونوں کی حالت یہ ہے کہ چون چنڈا شیان کم کردہ دنیا میں پڑیں بھٹکے ۔

1

2

3

4

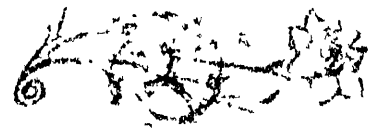
اس سے یہ مطلب ہے کہ جو کام اسے یعنی  
جسکو طبیعت دیا ہے وہ کام بلا تردد سرے  
نہ اس میں شرم و حیا کا دخل ہے نہ عزت و  
آبرو کا پاس۔ یہ خیالی آئے ہی نہیں ہم بھی  
فوراُ جوں سے بن بیٹھے۔ پیشہ جدید اندھ  
کوئی کہہ تو کہہ نہیں سکتا۔ یہی بیچ آجکل  
یا ریلوگوں کے پو بار ہ میں نہ کہنا کیا  
دور کی کوڑی لایا ہوں۔ آپ بھی تباہ  
اراجہ شرعیہ کیا ہوگا کہ آپ اپنے

سب کی یہ رائے ہوئی ہو کہ جولا، تاجین  
اب تیرے سر پہ بھی او بار ہے تانا پائی  
تاجیجڑے کپڑے پہنیکے جو یہی رنگ لہا  
انٹی گنگا کی بہہ دھار ہے تانا پائی  
عمر بھہ بچہ سے نہ اب قطعہ تعلہ بہدگا

五

# بے ہمتی دھن کی

## منجھری



مولانا بیچ زاوہ قادیان

نہ زمانہ جس قدر قوالی نے ہم ایسے نا بھجوتیں  
عروج پایا ہے۔ اب شاہ بزرگان دین کے  
وقت میں بھی کچھ نہ تھا۔  
اب آجکل کے نیم خواندہ مولوی اور ناخواندہ  
فریادوں سننا ایسا عروج ہے۔ وہاں سے کہ  
عازا اللہ منہا۔ قوالی دین ایمان بھجوتی ہے  
ہاں ایک بات تو ضرور سننا چاہیے۔  
قوالوں کی بن آئی ہے۔ قوم بے جا ہمت ہے۔  
حضرت خدادین یوسفیہ کے چند سے قادیان کی  
کر کے تان سین کا نام بگاڑنے کے لئے  
اینا بیچیم علیہ السلام ہے۔ بھگوان  
بڑے بھگوان اور ایمان میں گزرمو جلا۔  
رفتہ رفتہ یہ ہو کہ جو لاسے سے خاصا سب  
اور بھنے سے شیخ صاحب و میرانی۔ یہ  
سید صاحب ہو گئے۔ اور ملازمت کے  
چکر میں درخواستیں دے بیگن۔ حاکمان  
وقت تو پورے اہل دل تھے ہی۔ ان  
حضرات کی سفارش کر کے بھجری کے علی  
میں لڑکر کر دیا۔ اور حضرت کے کام کر دیا۔  
شروع ہوئی۔ نتیجہ رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ پورے  
منجھ صاحب بن گئے۔ بقول شاعر  
”بے ہمتی دھن کی منجھری“

سیاحی پیادوں نے جبہ و حکم حاکم سچہ کے  
اطاعت شروع کر دی۔  
میان اب یہی شرافت رہ گئی ہے۔ پہلی ہمتو  
اپنے اصلی شرافت سے باز آئے۔ اور  
کہیں ہمت دھن ہو جائیں تو بہت اچھا۔  
اچھا لیکن۔ اب بندہ درگاہ ہی قوالی  
شکستہ ہے۔ تاکہ کہیں اسی کی بدولت  
منجھ و منتظم ہو جائیں۔ اور ایمان داری جہاں کے

نوب مزے اور اٹھیں۔

بار بیچ کس جھگڑے میں پڑے ہو۔  
چھوڑ دو اخبار کی اڈیٹی۔ اور کمان کا پرین  
نہ تمہارا اور بندہ درگاہ یوسفیہ صاحب کی  
شاگردی کریں۔ تاکہ کچھ دنوں کے بعد  
کہیں کے منجھ اور ناب تو ہو جاویں۔ اور  
عمر تو آرام سے گئے۔

مجھے انسوس تو اوں صاحبان دل و کام  
پر ہے کہ اب مجھے خاصے انگریزی دان او۔  
گواہ سید احمد انصاری کے  
اولاد میں ہے۔ اچھے صاحب دھن و کورون کی  
بیٹ کھا ہے۔ اور اس پر قوالی کا زور۔  
سبحان اللہ۔ قوالی نہوی نہیں بھجوتی ہے  
ایمان اسکے۔ ایسے منجھ وار ہے۔ صاحب دل  
اس طریق پر بیچ ہو۔ ہمت نہ دو جا۔  
اوتھ ہے قوالوں کے صاحب دست ہیں  
رکھ۔ ایسے منجھ وار ہے۔ دل میں گئے  
لو یا۔ ہمت وقت ملا۔ تاکہ کو ایک کام ضروری  
در میں ہو گیا ہے۔ جس سے مجبور ہو گئے  
ایچھا آئندہ ہفتہ میں پھر لکھیں گے  
منا ق۔

ایک آزاد۔ از لکھنؤ

# قابل قبحہ

## ششہ تعلیم



دو بیچ۔  
ادھر اخبارات کے ملاحظہ سے واضح ہوا کہ  
ہندوستان کے صیفہ طبع کی ملازمت کا ہتھ  
مقابلہ ہوا ۳۱ جولائی گزشتہ کو ہوا۔ اوسمیں

اوتھالیں امیدواروں میں صرف چار امیدوار  
کا میاب ہوئے۔  
فاطمہ بن یہ صرف صیفہ طبع کی امیدواروں کی  
کا میابی کا حال ہے۔ اور سال بسالی یونیورسٹی  
کے امیدواروں کی کامیابیاں اونکا میاں  
باجر اشتیاس سے مخفی نہیں ہیں۔ اور انہ  
بجالات بلکہ کے خیالات اور ادب اور  
شکوک بڑھتے جاتے ہیں۔

اور ممتحنین کی جانب سے برائی ہوتی ہے۔  
صیفہ طبع کے اوتھالیں امیدواروں میں سے  
چار شخصوں کا کامیاب ہونا۔ اسکو عقل صواب  
اندیش پر گز قبول نہیں کر سکتی ہے۔ یہ مانا  
کہ ممتحنین کی نظر میں طلبہ اکل برائیوں میں  
فٹ نہیں گئے تاکہ یہ ضرور ہو گا کہ نہ ہوں  
میں سے کم و بیش پچاس ہمت تو اوتھوں نے  
حاصل کر کے ہو گئے۔ اور پھر بھجوتیں کے  
جوڑیے اونکی کامیابی پھیل۔

مجدد البشیر شریعہ مولانا محمد حسن صاحب شوکت مذلم نے  
شہر جہان شنگار کتابوں کو ایسا بل کیا کہ پھر ونگوئی  
کر کے ہار دیا جن حضرات نے یہ کتابیں زمین و زمین  
کمال شاعری اور قافی سلفی ہر اکل ناواقفین۔  
حل کلیات اردو غائب و ہوتی۔ یہ حل اجنب  
الماروں ہی میں دھرا رہا بڑے بڑے شعراء اور  
علمائے غالب اکثر اشعار کو بے معنی بتایا قیمت  
حل نکات مرزا بیدل۔ ہندوستان میں مولانا  
عبدانقادر بیدل کا کلام کوئی کیا بھجوتیں گار فاس میں ہی  
ایسے بھجوتیں والے نہیں۔ قیمت  
حل قضا کا قافی۔ کلام خاقانی باعتبار نزاکت۔  
اور صفت اور ادب ہونے کے تمام شعراء فارسی  
کے کلام کے بڑا ہوا ہے۔ قیمت  
مولانا مولوی نے بڑی جگہ کاھی ہے حل کیے ہیں۔  
نامہ مبارک آنحضرت صلعم۔ جو الگ بجز مندر  
بن سادی کے نام بھیجا گیا تھا جسکی برکت سے اسنے  
اسلام مد ہزاروں مشکوک قبول کیا جسکا فوٹو مد ہر  
دستی لیا گیا۔ مع کتاب شامل بنوی مترجم ۲۲ صفحات  
ایک لغت مترقبہ ہے۔ قیمت ۱۳  
قلنے کا پتہ لے لے۔ علی احمد انصاری تمام  
منبع گور و سپور پنجاب

سررشتہ تعلیم کے متعلق عرصہ دراز سے شور و غوغا اور شکایات کا طوفان برپا ہوتا چلا آ رہا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ انصاف پسند گورنمنٹ اس جانب توجہ نہیں فرماتی ہے۔ ایک طرف تو یہ ایسا سکول اور کالج نکالتے جاتے اور دوسری طرف کال کویہ امیرین اور خیالات پیدا ہوتے ہیں کہ حکمران قوم بہ طور تعلیم کے حامی ہے۔ اور نظر بالآلات لوگ جو حق اور سچی باتیں کہہ رہے اور اطفال کو اس میں کرسکتے ہیں۔ اور امتحانوں کے وقت ایسی کارروائیاں مشاہدہ ہوتی ہیں۔ ابھی ٹھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ ہزار ہفت ہزار روپے دیے گئے اور ان کے ساتھ ساتھ اور بھی کچھ رقم دی گئی۔ اور پھر یہ سب کچھ کچھ بیکاروں کے واسطے ہزاروں روپے بطور چندہ جمع ہوا۔ اور نہ رخصت ہونے سے ہی خزانہ شاہی بہت کچھ اخراجات فرمائی۔ بہت سی ملقات اور بیوتی کے ساتھ وہاں ہوا سنگ بنیاد نصب کیا گیا۔ ایک نامی گہری انجینئر کرنل سر جیکب صاحب کے کالج کا جو نقشہ تیار کیا اس کے بلڈ وین ایک ریم کیئر بطور انعام دی گئی۔

پس سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہوتا ہے عقل کا آدمی یہی دیکھا کہ ملک میں ڈاکٹری کی رواج اور کثرت ہو۔ اور سائل بساں بہت سے طلباء ڈاکٹر ہو گئے تھیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جب سررشتہ تعلیم اور امتحان کے ایسے حالات اور خیالات مشہور ہو گئے ہیں۔ پھر اس وقت کیا کیا ہو گا۔ ہم بہت ہی اچھے ساتھ گورنمنٹ سے عرض کرنے کی اجازت جانتے ہیں کہ یہ تو گورنمنٹ سررشتہ تعلیم کو توڑ دے۔ رہا اگر تعلیم حاصل کرنا چاہے گی تو وہ اپنی گود کے پیچھے سے سکول اور کالج کو جاری کرے۔ اپنے اطفال کو تعلیم دے گا۔ ورنہ وہ جو اس کا کام جانتے۔ یا گورنمنٹ سررشتہ تعلیم کے قواعد و ضوابط میں تغیر و تبدل کرے اور اس کے واسطے سب سے عمدہ اور سہل صورت یہ ہے کہ چونکہ اس محکمہ کی نااہلیاں عرصہ سے۔ لہذا اکثر کے ساتھ لائق اور ذی علم ہندوستانی بورڈ میں امتحان میں شریک کرے

جائیں۔ اور وہی لوگ سوالات کی جانچ پڑتال کر کے پاس اور فیل کیا کریں۔ اور اگر کسی طالب علم یا طلباء کو کچھ شبہ اور شک واقع ہو تو ان کے سوالات کے جوابات کے دیکھنے اور غلطیوں سے آگاہی حاصل کرنے کے مواقع دیتے جائیں۔ بیش ازین نیست کہ اسکے واسطے کوئی فیس دینے لے لی جائے۔ اور اس طرح سے شکوک اور اذہام کا انسداد ہونا ہے گا۔ فقط

لغت



## کام کریں انکے والے پکڑے جائیں ہوتی والے



اچکل عجمی اک قتل اور توحش خبر کو سنکر جو اس کی دہوتی کھلی جاتی ہے غصہ مٹا ہنود کے ہاتھوں جیتا ہوا اور بھی عجیب چیز ہے۔ کیونکہ برہمنوں میں گوشت کا کھانا جانداروں کا ذبح کرنا حق کہتے ہیں اور سر کی چون کا مارنا بھی باپ بلکہ مہا باپ سے ہر جانکے انسان کا ہلاک کرنا تو مہا باپ کا بھی کرنا دادا ہونا چاہیے مگر لالچ ایسی چیز ہے کہ اس کو فرائض مذہبی پر ہر رات فوق ہے یعنی ضرورت میں سب رواستہ عالمین مقام مذہبی جو کہ الہ آباد سے تقریباً دو میل ہے ایک آزمائش عجمی اک قتل ہوا۔ یہی میں ایک ہندو سورت منشی سیتلدا سہتی تھی اسکے پاس تقریباً دیرھ سو روپیہ کا زیور تھا۔

ایک دوسری عورت سیتلیا نے ایک برہمن گوندیشاد سے سیتلیا کا زیور کسی صورت سے ہتھیلے کی سازش کی۔ برہمن مہا اپنی بی بی کے سیتلیا سے کچھ فاصلے پر رہتا تھا۔ اس سازش میں گوندیشاد نے سیتلیا سے مدغم ہو گئے۔ اور سیتلیا نے کسی بہانے سے سیتلیا کو مدعو کیا اور شب گوندیشاد کے مکان پر لے آئی سیتلیا پا زیور ہینکر آراستہ پر راستہ ہو گئے آئی۔ سیتلیا نے کہا کہ شکوہ بیان کر اور کروڑوں روپے میں شریک ہوئے غرض کہ اسکو ایک غصہ کوٹھڑی میں سلا دیا جب صبح کو دو تین بجے کا وقت ہوا تو گوندیشاد اور سیتلیا دونوں اس عورت کے پاس آئے اور سیتلیا نے ہاتھ پاؤں دھو دیئے اس کے مکان سے قریب میل کی سڑک تھی سو وقت اس طرح کی آمد تھی۔ سوچئے کہ برہمن کی گوندیشاد میں اپنا کام کرے شہر و شغب کی کسی کو نہ بھی مذہبی خیال نہ عورت سیتلیا نے شور مچایا اور وقت سیتلیا نے گوندیشاد سے کہا کہ اسکو غمزدگی سے مارو مگر گوندیشاد اس سے کچھ جھجکا تو اس دیر عورت نے اپنے ہاتھ سے سیتلیا کے منہ پر کلہاڑی مار دی پھر ایک بڑا چھوٹا اسکے منہ پر مارا کہ شور نہ کرے غرض کہ اسکا منہ کٹ گیا۔ اس وقت لڑائی اور برہمن کو نہت دلا کر اس کو بھی مشغول کر لیا۔ دونوں نے ملکر سیتلیا کو مارا۔ اس وقت برہمن نے گوندیشاد کی بی بی کو اس سے ملنے بھی مگر ان دونوں نے کچھ عرصہ نہیں کی سیتلیا کا زیور اوتا کر دینے میں دقت کر دیا اور لاش کو دن بھر ہی کوٹھڑی میں رکھا اور اگلی شب ایک کیم واسٹے کو دس روپے پر لے کر کیم لائے اور نصف شب کو کیم پر لاش رکھ کر نیند جیل خانہ کے قریب ایک جوار سے کمیت میں لاش پھینکی اتفاق سے علی الصباح ایک دودھ والی جو کہ جیل پر دودھ لے کر جا رہی تھی اس طرف سے گزری اور لاش کی خبر اس نے وہاں پہنچائی پھر کیا تھا پولیس کی تحقیقات شروع ہوئی۔ سب انسپکٹر پولیس تھا: مٹی کی گنج الہ آباد موقع پر پہونے ایک۔ شہریت لے جو کہ مقتولہ کی بہت قریب رشتہ دار تھی شناخت





[illegible][illegible]

نام جنس مع وضع کام	طالع و منہ	شرح وقت
کلاہ سوزن لول جسکو نیکر بنی	سولہ	
علاہ کے جھری جانی	سولہ	م سولہ
کلاہ لول کشتی غار دزدی	سولہ	م سولہ
در زینہ کلاہ تون	سولہ	م سولہ

فرد انسانی احد است و گوشت ستم	سیه کن بر کن	محمد رسول الله
سایه تیار		
معدن بین سکه و ماکین نهان		
عمده و غنای شریف	سور کرم بر کن	محمد رسول الله
پایگاه بر تن عجله و اوجال		
نهایت عمد	" "	محمد رسول الله

گمانِ بینِ لعابِ بہن کو غیرتِ مشکِ ختمِ بنائے والے  
کہ ہر زینِ لبِ نوشین پر سرخی کی بہار دکھانے والے  
ذرا دھرتی شریفِ لائین اس روحِ نوراہتِ جہاں  
ورنیتِ زبان کی لذتِ دہان کی حکمت کو ملاحظہ فرمائیں  
یہی یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہونے کی علامت  
بہ سببِ میزِ شاہِ بعض ہوا یہ لطفِ کمالِ نہایت  
مرسے دارِ حوشِ ذائقہِ معویٰ دماغِ مفرحِ دلِ دماغ  
مفرحِ قلبِ بھر رنگِ خسارِ جلابِ روباتِ فضلیہ  
مجلدِ دندانِ بعضی خونِ وغیرہ وغیرہ کے ہیں۔  
گولیاں و قدرانی ڈبہ ۲۔ تو کہ قیمت ۵۰۰

محمد بن عبد الرحمن بن حافل خلیل الرحمن بن سود اگر بن حکیم یارچہ الی علی النبی

ایسی ہیست ساری بندوستانین ستمالین رہن پان

(۱) مایہ بیٹے اور اچھا بھائی دو اور سے ایک۔ وہی  
 ورتا ہے۔  
 (۲) نیارہتے اس دو کا ستم لے کر یہ تو دوا جزو حق  
 ۳۔ پونے، فلپینیا، روک سامنی ہو کیا ہو وہی  
 اس امر متانت یا نیک نیت کی سیسی، ایک یہ چارہ  
 دھ کی دو ۱۔ ان کے جسم کے میں میں ایک ایک  
 ۲۔ ان کی میں عادت کے دو ۱۔ یوں میں، سمور، دوا میں

فاسفورس اسٹکنیا اور ڈیمینا ملا کر یہ کوہاں جی میں مغز پر  
 لگے۔ اس اور خون کو یہ حالت دیتی ہے اس لیے لگی کر دی  
 سے پیدا ہوئی کہ خون قیمت آتشیں ہے  
 مقوی ہڈی کی گولیاں کا یہ ناقہ وغیرہ کا یہیں  
 آرام ہوتے ہیں۔ ہفتہ کی خواب میں گولیاں آتشیں قیمت  
 رو میں ایک محصول ایک سے چار شیشی تار ہ

امراض مستورات کی دوا { یہ ہر ایک قسم کے ستور کی  
دوا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری پر در۔ روٹ حمل کی کمزوری پر نو  
ماہ تک نہ در و غیرہ۔ نو شاہ اس دوا کی استعمال سو رحم کی خرابی  
پر ہر طرح جسم ہی ہوتا ہے۔ ایک نفس دوا کی بھی آواز مانیش بھیجے  
نیمت ایک کشیشی ایک روپیہ چار آنہ اسولہ خوات ہر دم  
محصول چھ آنہ ان دوا یون کی بفضل حال مومسار ثقیل  
کے پوری کتاب بلانیت ملتی ہے ہر حکم کر پڑھتے۔

ڈاکٹر اس کے برہمن نمبر ۶۹ تا راجندت اسٹریٹ  
ملکت

وقت قیمت ۳۱ مایه ششده



ہیں یہ امر بلا خالفہ صداقت کو یہووشن یہاں بھی کہ انگریزوں کے  
کی بنائی گھر یونیکا پائیداری عمل کی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں کوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی - بلکہ عام  
یورپ میں مقدرستہ حاصل کی ہو کہ اوسط روزانہ  
۱۰ سال ہزار ۳۶۰ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں ایکلستہ  
میں اس کی قیمت ۵ شلنگ - ہر - چونکہ ہلو سبہ دستا نہیں  
لیکن ان ۱۰ سالہ دنیا میں اس سے ان گھڑیوں کی رعایت  
قیمت پانچ رکھی ہو تینہ سال شروع تک ایک لاکھ گھڑی  
فروخت ہو سکتے ہیں جاو سکی - ہر ایک گھڑی کے ہر  
۱۰ سال کی کارائی ہو - ہندوستان میں ہمارے خاص غایت  
یہ میل تریہ گھڑیاں بیٹگی -  
المشہر - ایسٹ انڈیا کمپنی کلکتہ راجہ بازار فرم  
اودہ پیش - یہ گھڑی جسے بھی منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہو - قدمدانان وقت کی توجہ کی لائق ہو -



مکتبہ اودہ پینچ محمد سجاد حسین اودہ پینچ

ظرافت لطیف میں شراہور۔ قصہ صحت و بلاغات میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ دھنگ کا بانکا ناول۔ بیبا  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں غصہ کی قعات  
کوٹ کوٹ کے بھرے ہیں۔ اس شوخی تحریر  
طرز کا کوئی ناول آرمین مہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے شہر و ظرافت کا رشتہ خالص۔ مرزا سدا  
ابو آجی۔ حبیب کالی اور انگریزی میں مارکس  
ڈگلس جبرائیل تمبیکریے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
دھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قہقہہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پینچ لکھنؤ میں مل سکتا ہے

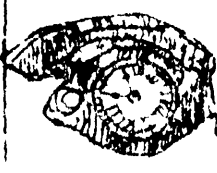


(۸) ایک شیشی عطر۔  
(۹) آلی کا بنا ہوا ایک رومال۔  
(۱۰) روپیہ رنجنے کا ایک کیس  
(۱۱) ایک قینچی۔  
(۱۲) ایک چاقو۔  
(۱۳) ایک کنگھی۔  
(۱۴) ایک شیشہ۔  
(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔  
ہر ایک گھڑی کا پیننگ اور پوسٹیج دس آنہ جدا  
پچھتاہٹ سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجیے۔

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳۱ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں  
عظیم تیار بن! ناگمانی نفع  
ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



ندینا جاسیے  
ایک سٹرنگ چاندی کا کارڈ  
چین مفت۔ شرف اور اسیزادیوں  
کی نذر کے قابل۔  
نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیلیس۔ اورین فیس۔ دلیرا اور خشک وقت  
بتائیو والی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کرینگے قابل۔  
گازنی پانچ سال۔ مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔ یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیننگ اور پوسٹیج۔ دس آنہ  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ واج کمپنی پریشر  
ہری پال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
کل فنی گھڑیاں چوتھائی قیمت پر فروخت کی جائیں گی  
ناور و قہ! ناگمانی نفع!

موقع نہ چوکیے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریگور گولڈ گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار چالی بھرنے  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہے کیلیس اورین فیس  
نورسکی سویلیان اور ہند سے نہایت  
واضح ہیں۔ کل مرز و محلی مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے کیسیطرح استعمال  
کے لئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ للبر



درمیانی سکند والی کروٹو گراف گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس جدا  
چالی۔ سٹاپ ایکشن کل جدا ہے۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین سوئیان  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکند کی  
دھبہ۔ سوار افسروں کے لیے بڑی کام  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال پہلی  
قیمت ساڑھے میں روپیہ رعایتی پانچ روپیہ و آنہ بھر



ساتھ ساتھ ۵ ا قیمتی تحائف

جو صاحب بالامذکور گھڑیاں خریدینگے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۵ تحائف مفت  
حاصل کریں گے۔

- (۱) ایک کمانی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔
- (۴) کنڈین سونیکا ایک سٹ بٹن۔
- (۵) ایضاً ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی۔
- (۶) ایضاً خمدار چین۔
- (۷) ایضاً ایک لاکٹ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاؤن میں محمد سجاد حسین چھپو کے شائع کیا



REG 16.



اجرت اشتیاء				
نقدار مع	مہینہ	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
۱۰	۳۰	۹۰	۱۸۰	۳۶۰
۲۰	۶۰	۱۸۰	۳۶۰	۷۲۰
۳۰	۹۰	۲۷۰	۵۴۰	۱۰۸۰
۴۰	۱۲۰	۳۶۰	۷۲۰	۱۴۴۰
۵۰	۱۵۰	۴۵۰	۹۰۰	۱۸۰۰
۶۰	۱۸۰	۵۴۰	۱۰۸۰	۲۱۶۰
۷۰	۲۱۰	۶۳۰	۱۲۶۰	۲۵۲۰
۸۰	۲۴۰	۷۲۰	۱۴۴۰	۲۸۸۰
۹۰	۲۷۰	۸۱۰	۱۶۲۰	۳۲۴۰
۱۰۰	۳۰۰	۹۰۰	۱۸۰۰	۳۶۰۰

فہرست قیمت ادویہ				
فصل خرداد	فصل تیر	فصل مرداد	فصل شہریار	فصل رستاد
۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰
۱۱۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۰
۱۶۰	۱۷۰	۱۸۰	۱۹۰	۲۰۰
۲۱۰	۲۲۰	۲۳۰	۲۴۰	۲۵۰
۲۶۰	۲۷۰	۲۸۰	۲۹۰	۳۰۰
۳۱۰	۳۲۰	۳۳۰	۳۴۰	۳۵۰
۳۶۰	۳۷۰	۳۸۰	۳۹۰	۴۰۰
۴۱۰	۴۲۰	۴۳۰	۴۴۰	۴۵۰
۴۶۰	۴۷۰	۴۸۰	۴۹۰	۵۰۰

اودہ پنچ



ٹولس



اگر یہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں کے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۶-۵ اور دو روپیہ عکس والا بکس جسمیں ۵-۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

# بیل چشم

پھولا ہر وہ گل نکھ میں با گل چشم  
کانٹا ہوں رقیب کو تو کو ہوں گل چشم  
کیا خاک نگہ جہا میں مجھے میں ہوں  
گل رویوں کے اندام پر بیل چشم

ایضاً

تم نے تو جہان میں جھوٹ باندھ لیا

لیکن ہے مجھاری مروت کا غل

جب آنکھ میں چار ہولٹ جاؤنگا  
تم طوطا چشم ہو، میں چشم بیل

دیگر

میں درہم چشم آپ تو میں قلم ہوں  
میں آپ شراب ناب ہے میں بھی خم ہوں  
سایکے روش رہو نگا لپٹا ہی ہوا  
گلرو میں اگر آپ تو میں گلد ہوں

ایضاً

گر آپ زبان ہیں تو تقریر ہون  
قرطاس ہیں اگر آپ تو تحریر ہون  
جلتا ہے شمع سان رقیب سیہ  
گلفام اگر آپ ہیں گلگیر ہون

آوازہ رقیب کیوں ہی ٹھیکر کستا  
جوتی سا ہی دانت کیا نکالی کستا  
وصلت کا ہر روش نکالوں رستا  
معشوق نہیں گل تو ہوں گل کستا

م

”آخر“

## ہندوستان میں نیچے

منیف کرنے والی آب دہوا سے بہت کچھ رحمت اور نجات ہے  
ہڈیوں اور اعصاب کو پورا کرنے کے واسطے اور تعمیر جسم کرنے والی دوا کی  
حاجت ہوتی ہے۔



اسکاٹ کا ایلشن

بچوں کی ہڈیوں اور جھلی کو خوب نجات دیتی

یہ ایکسٹنشن ہے

بعد استعمال بہت جلد نظر پڑتا ہے

بابت سے نہیں جانتے

سب دواؤں میں نیچے ہیں

اسکاٹ و بون (مختار) دوا سازان  
لندن انگلینڈ

## راہنہ را کہنی

کا  
سوار نا بائیکا

سب قسم کی تھکن خصوصاً بالی تپ کا تیر بہت علاج  
فی یکس ایک درجن صرعالان محصول اک

پرو میہا بکوش

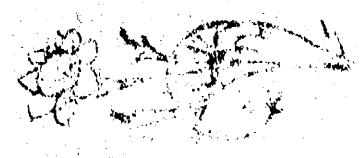
امراض سوزش بول و غیرہ وضعف اعصاب کی واسطے  
تعب انگیز دوا فی بوتل صرعالان محصول اک

کا رصہ محصول اک

راہنہ را کہنی

بان سگلی ڈاکٹر نہ عالم بازار کلکتہ

# تراشہا و کشش



دسہر کی  
مبارکباد

ہو دن یہ دسہر کا مبارک سب کو  
میلہ دن کو تو رہس نہ یکما شب کو  
دن دن ہر خوشی بھٹت تھایاں شب کو  
لٹکا کے فاختہ کی دیکھا چہرہ کو

## خوشی

ہے یوم دسہر بھجت افزا کیسا  
ہے شادی و خورمی کا چہرہ کیسا

سب چھوٹے بڑے ہنسی ہن پوشتک  
ہے آج کا صاف ستر امیلا کیسا

## سیل جہل

ہن مرو و زن و طفل و جوان پیرہم  
کرتے ہن ہنسی خوشی کی تقریرہم

میلے میں خورمی ہے کیسی ہر چہالی  
ہن ہندو مسلمان شکر و شیرہم

## فیاض ارشل

کہتے ہن کہ راون کی نہ کچھ وال کلی  
سیگہہ نادو کینہ کران کی بھی نہ چلی

خرس اور میمون نے فتح کر لی لٹکا  
ہے دھوم تری جہان میں بھرنگہلی

## مارٹول برج

ہارے ہو جبکہ ساسے قابل کیئے  
بانی کوا سکے کیون نہ کامل کیئے

ہے سیت کو دیکھ کر بھی سب کا قول  
نیل نیل انجینیئرس رائل کیئے

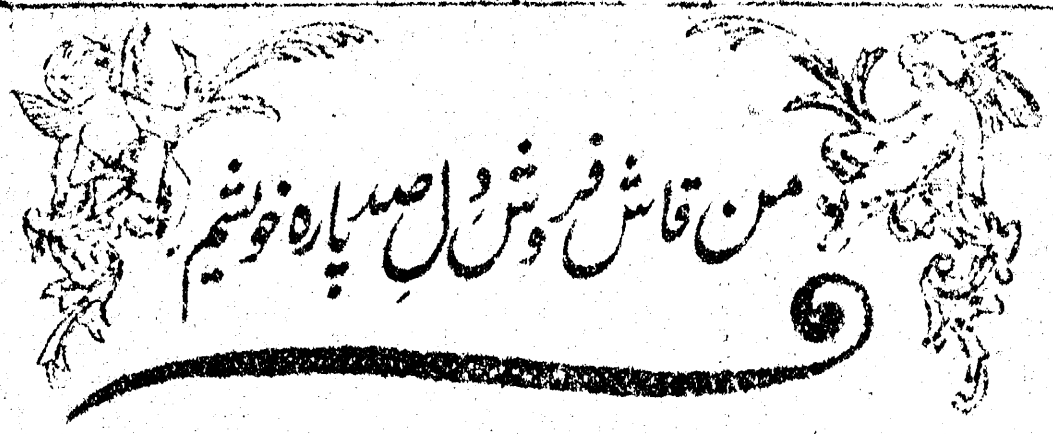
## فتح لٹکا

شری رام نے جب جا کر بجایا لٹکا

خرس و میمون نے سب کا مارا پٹکا

راون معہ بال بچوں کے نیست ہوا

گھر کے بھیدی دھالی آخر لٹکا



دنیا دم اوٹھاے بھاگ چلی جاتی ہے۔ بھلی السیر لکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
ہو جہ آوڑہ پنج کی رسد آئے جلد کے درجے (یعنی ششماھی اول و ششماھی دوم) جو ریکی  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہن۔ پہلے  
سال بھر کی جلد کی قیمت سیڑھے معہ وصول اکٹھی مگر اب یہ ششماھی جلد کی قیمت معہ وصول اگر  
مقرر ہے۔ اس میں بھینہ سب دھی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آوڑہ پنج میں شائع ہو چکی ہن۔

۴

مینگر آوڑہ پنج اخبار لکھنؤ

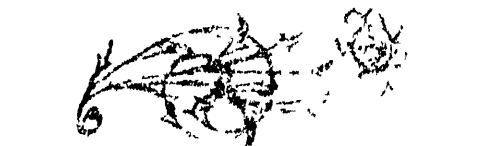








اگلی آپ لوگوں کا سوز ہمیشہ ہم ایسے گاؤں پر  
بڑھتا چلا جاتا رہے۔



کیا ہندوئی بھی ارباب ہیں

اگر نہیں شال ہیں تو کیوں

اور

کیا وہ مستحق نہیں

سیکھ بیج -

ہندوؤں والا - جانے دیا ہے اور یہ ہندو  
کی امانت دینے نہ تھوڑے دنوں میں  
اپنا اہلکارت اور ہندوؤں کی امانت  
کر لیا ہے کہیں اردو کی کشت سے نہیں  
شہر و شاہری کی پیڑ پیڑ چلا رہے ہیں ہندو  
کارونا - اور وہاں تو کھانا اور پیرا اور چائے  
ہونا ہے مگر بعض ضروری مسالوں کو انہیں  
توجہ نہیں دیتی ہے - پہلے ہی عیالی ہے  
اگر آپ کے گاؤں پر جو ہندو نہیں رہتے  
اس وقت یہ ضروری مضمون ارسال خدمت والا  
ہے - اگر اسکو چھاپ دیجیے تو امید ہے  
کہ حکام ذمہ دار کچھ توجہ فرمائیں گے - اور اگر  
نہ چھاپیے گا تو قسم ہے ہوس آف لارڈس اور

چند داندوز نہ لذات اور کس  
غرض ادھر سے تو یوں ناامیدی ہوئی - اب آپ ہی  
فرمائیے کہ دنیا کا کام کیسے چلے - شان ریاست  
کھا - منے قائم رکھی جائے - آسے گئے ہر جاگیر  
رندوی منڈی بوی بچوں وغیرہ وغیرہ کی ذرا لذات  
کہاں سے پوری کی جا دین خاطر ہے کہ بچوں  
قرض لینے کے اور کیا فکر ہو سکتی ہے -  
اوسکی یہ صورت ہو کہ شروع سے آج تک جسکا لیا  
اصل کیا معنی سو دنک اردو یا ہونو خوش کے دن  
روسیاد ہوا اب جس سے مانگو سکتی ہوتا  
ہے نام چنے ہی مٹو جیر لیتا ہے یہ دے  
کے بنک رکھا تھا اسی سے ہی ہاتھ تھوڑا  
دار سے عزت والا ہر کہہ سکتا حلیل نقد کار  
کا پروردار بڑھ خود لائق رہا گئے ہیں اور  
مالا لقی ہیں پہلے تھی وہ تھی زیادہ ہیں کہ نہیں  
انھوں نے اور بھی مارا جو بہت کرنا اچھے  
مثل ہاتھ پاؤں - خالی از عقل دماغ -  
بے نیکی افکار سے یہ رنگ خوردہ قفل  
نہیں کھلتا - لہذا مجبور و ناجار ہو کے آپ کے  
سامنے ہاتھ پھیلائے اور زیادہ نہیں  
صرف دو تین لاکھ روپیہ قرض مانگتے ہیں سو  
نقد تو ہم دے نہیں سکتے البتہ جائداد  
ادس نقد ادکی رچ ضرور کر سکتے ہیں یہاں  
بہر نامہ - رہن نامہ - غرض جو نامہ جس میں  
کا آپ لکھ لائیں ہم لوگ کہاں خندہ پیشانی  
کے ساتھ اوسپر دستخط بنا دیں گے فوراً بھی  
جوان و جوانی نہ کریں گے - اگر ہاں شرط یہ ہو  
کہ روپیہ فوراً سے پیشہ لہا لے - کی وجہ  
کہ ہم لوگوں کو کئی کوٹھیاں جو ہم کو شان ریاست  
دکھلانے - کئی گھوڑے عربی نسل کے  
سیرین ہل جوتے کے لئے کئی سو روپے  
اصطبل کی زمینت کے لئے کئی سو روپے  
بچوں کے ساتھ چھٹی چھلیا کھیلنے کے لئے  
اور کئی مصاحب بھانڈ بنانے کے لئے  
وغیرہ وغیرہ نیلام اور کچھ یونہی بازار میں  
خرید کرنا ہیں اور بغیر ان چیزوں کے  
بچہ چل ہو رہی ہے - امید ہے کہ آپ  
براہ زمینیں پروری ہماری مشکلات پر  
غور کر کے ضرور روپیہ مرحمت فرمائیں گے۔

ہوس آف کانس کی گہری مضمون مع ایک  
ضروری ضرورت کے جنور کی شکایت میں  
لکھ کر دو تین یا آٹھ مہینوں کا خون کر کے  
بجھو رہا کسٹنٹی شاہیندوستان بھیدی باجیکا -  
بھرا و سوکت لکھ اور شکایت نہ فرمائیے گا - غیر شرط -  
و ما علینا الا الیلاخ -

ملاحظہ ہو

۲۲ ستمبر کی تاریخ خبروں سے واضح ہوا کہ  
ہوس آف کانس نے فیفا شل بل کی کامیابی  
دفعہ پاس کر دی ہے - جس میں تاج کے وہ ملازم  
اکانگس نے سٹنٹی کیے جائینگے جو ملک کے باہر  
کہہ کر - مے ہیں - مسٹر لایڈ جانس نے بیان کیا  
کہ اس وقت تین کوٹھان کے سابق ملازمین  
کیا اس وقت دیا جائے گی - اور وعدہ کیا کہ  
اس لوگوں کے معاملہ میں بھی غور کیا جائے گا -  
جو ہندو - ستان کے دیسی ریاستوں یا خدیو  
کی ریاست میں ہیں - اور شہریوں کے  
ملازمین بھی توجہ مانگی جائے گی - فقط  
دور والا - چلے تو یہ ارشاد فرمائیے کہ

تاریخ حدن

کس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
نئی مجرا ہندوستان معوم بی لے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -

خارجہ اول چکنا مجلد  
کمانڈر جبرہ اوسط مجلد  
غیر مجلد

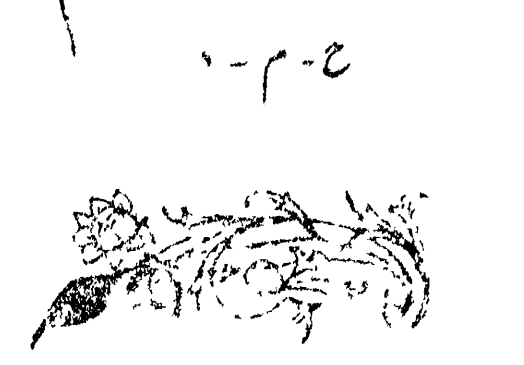
شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ این اے اے اے  
دفتر رسالہ الفاظ لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

۱۹۹۴

پیر ہایت اور پرورشش کو مستحق و اولاد  
 بنی ناک می و دینے - یا کالے بنہ و ستانی بھی  
 فانیہ اوٹھا میں نے - ارنی اوراق ایسا ہے  
 تو چشم روشن - ل مائنا - ہم ہوس آن کا شہر  
 کے حق میں دعا سے پیر کرے ہیں - اور اگر  
 ہندوستان اس رعایت میں شامل نہیں ہیں  
 انیون اور کسوجہ سے کیا اس سبب  
 کہ وہ ہندوستان نراد ہیں - نیو - کالے  
 آدمی کے اٹھاتے یاد - کہیے جاتے ہیں کیا  
 بات قابل غور ہر امیر تل ہستی نہیں ہے  
 کہ ہندوستانی کیا پایا سے سرکار نہیں  
 اور کیا وہ - قسم کے رعایت کے  
 انیون میں - کیا اس - اور اگر  
 کہتا ہے کہ ہندوستانی ہونے کو ہوا ہوں  
 و کام کرے ہیں - نیو - کالے جیسے  
 واسطہ میں جوئی اور وزنی ہوا ہوں  
 ارستہ ہیں - اور پھر یہ کہ ہندوستانی  
 بھی دیتے ہیں -

جو جو خوش قسمتی سبب الفہل ہندوستان  
 اعمان حکومت اور نظم و انضام  
 جس - رحمدل - غریب پرور - غریب دوست  
 و ایسرا سے لڑو ہوا صاحب ہوا - کے  
 دیت مبارک دین ہی - امہ - ایسرا سے  
 معری البیر اپنی رحمدلی اور فیاضی سبب اپنی  
 یعجب لیون کو تسلی میں اندر نیو ہوس اور  
 وجہ فرامین کے - فقط

نہایت  
 ح - م - ۱۰



# در آ بے کہ پید انباشد کنار غور شناور نیاید بکار

در آ بے کہ پید انباشد کنار  
 غور شناور نیاید بکار

انسان کو اپنی نیرو و بازو نازان ہونا اکثر ہوتا ہے  
 نہایت و ارنی - نیو - کالے - اور اگر  
 ایسرا سے لڑو ہوا صاحب ہوا - کے  
 دیت مبارک دین ہی - امہ - ایسرا سے  
 معری البیر اپنی رحمدلی اور فیاضی سبب اپنی  
 یعجب لیون کو تسلی میں اندر نیو ہوس اور  
 وجہ فرامین کے - فقط

گرچہ کسی لیے اجل نخواستہ  
 تو مرد در دہان اثر در آ  
 ایسرا سے لڑو ہوا صاحب ہوا - کے  
 دیت مبارک دین ہی - امہ - ایسرا سے  
 معری البیر اپنی رحمدلی اور فیاضی سبب اپنی  
 یعجب لیون کو تسلی میں اندر نیو ہوس اور  
 وجہ فرامین کے - فقط

پیر آئکہ زاد بنا چار بایرش نوشہ  
 بنام و ہرے کل مون علیہ امان  
 لیکن مرگ ابلی وہ شہا کہ پید انباشد کنار  
 غور شناور نیاید بکار

نہایت  
 ح - م - ۱۰



کے کچھ مویشی چراگاہ سے ہر وقت شبان  
 اکل کے دریا سے مذکور کے خلاص میں طرف  
 تیر کے پاگل ہو گئے - ہر من کو مصوقت  
 اس کیفیت کے گاہی ہوئی بلا تادون وائل  
 برجناح - استقبال موقع پرانے ارادہ کیا کہ  
 تنہا شناور کر کے گاوان وادہ پاس  
 جاموشی کو پابندی آب دگل سے - ہالی  
 سے - نوک مانع ہوئے کہ - یا کا پاس  
 عالی ہم سفران کے حوصلہ کی طرح ہمن و فراخ ہوں  
 تیر نامناسب نہیں - ہر من کو مصوقت  
 جاننا ہر ہے - گر شامت اقبال سے اجل رہے  
 ہر من کو مصوقت - ہر من کو مصوقت  
 زعم تھا ہر من کو مصوقت - ہر من کو مصوقت  
 دریا میں و دریا میں قضا و - ہر من کو مصوقت  
 جہالت کے باعث دریا میں قضا و - ہر من کو مصوقت  
 انصاف فاصلہ بھی - ہر من کو مصوقت  
 سے باز و شل ہو گئے - ہر من کو مصوقت  
 (جسیر) - ہر من کو مصوقت  
 لبریز ہو گیا - ہر من کو مصوقت  
 اہل زان و کیان - ہر من کو مصوقت  
 کی کہ - ہر من کو مصوقت  
 آنکار وہ طبعی لہجہ تھا - ہر من کو مصوقت  
 ہو گیا اور - ہر من کو مصوقت  
 ابدی کے دریا سے بے پایاں - ہر من کو مصوقت  
 چھوڑ گیا - ہر من کو مصوقت

نہایت  
 ح - م - ۱۰

نہایت  
 ح - م - ۱۰





بتوجاتاہے ہند سے طاعون پھیلے گا اگر خدا لایا



# الایا ایہا الذہنی و ذان و مصلیہا کہ دھنکین نمود آسان و مصلیہا

اے اری ہاں

رہاں لے وا۔

مردنہ پنج - مریا عرض ہے۔

یار کیا کہیں کچھ کہا نہیں جاتا۔ اور بن کے بھی رہا نہیں جاتا۔

تمام دن دعا بازی اور مکاری۔ اور شام کو۔

اے اری وا۔ کی صداؤں نے نگہم

کر رکھا ہے۔ سمجھتے تو جھٹے خاک نہیں۔ اور

اور صوفی پیش کے لیے مرے جاتے ہیں

اگر حیدر سے یہ لیل و نہار ہے۔ تو بس سلام

اور دنیا کا خاتمہ ہے۔ یہ نہیں دیکھتے اسلام

پر کیا کیا غیر قومین وار کر رہے ہیں۔ ہمارے

کانون۔ آنکھوں پر پردہ پرٹے ہیں۔ یہ ہوگا

کہ دنیا میں کوئی کام عمرہ کریں تاکہ بعد دن لوگ

اگر عمرہ نہ کریں تو برا بھی نہ کہیں مگر عقلی کینے

کیا کیا کام کیے۔ جاہلین دین۔ مال گنوا۔ اور

آج منہ کے عین عیش کر رہے ہیں۔ اور اوجھلین

کی بدولت آج منظم بنے ہوئے ہیں۔ ورنہ

دھنکے دھنکے روٹی کا گالہ ہو جاتے۔

اپنے ساتھ شریفوں کو بھی تباہ و برباد کر کے

پر آمادہ ہیں۔ اونکی بلا سے۔ انکو اپنے

طوے مانڈے سے کام۔ وہ تو اپنی قوالی

سنائے۔ ہاتھ شکا کے۔ دم میں لاس کے

کام نکالتے ہیں۔ خیر یہ تو جو کچھ ہے ہی

ہمارا ہی جاتے بلا۔ ایسی متبرک جگہ ایسا ذلیل

کیا دنیا میں شریف۔ لائق۔ اور رہا لکھا۔

شخصی دستیاب نہیں ہوتا تھا۔ نوٹس دینے جا

تلاش بھی جاتی۔ اعلیٰ سے اعلیٰ دستیاب ہوتے

قواعد کی بھی پابندی ہوتی۔ یہاں تو وہی اچھا۔

کارنگ ہی۔ پھر شریف کیوں رکھا جائے۔

عمرہ ملا اور داغ تانا شامی ہو گیا جنگی عمرہ

غلامی کی۔ روٹیاں توڑیں۔ پتھریں باری کا

دعویٰ زمانہ ہی ایسا آ گیا ہے میان دماغ کی  
دلو۔ اپنے سے افضل و برتر کی بُرائی نہ کرو۔  
سیدھے ہو جاؤ۔ قیامت قریب ہی۔ سبنا  
ہمارا کاہو۔ آئندہ تمکو اختیار ہے۔

ایک آزاد

## کمال دہلی کے کمال



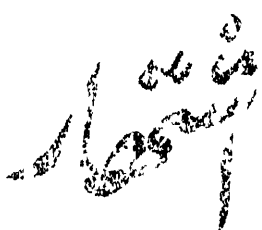
اس مضمون کی مدنی یاد دہانی ضرورین شاید کسی کو  
محل معلوم ہوا سکے پہلے اسلئے کہ لکھنے کے لیے  
دیتا ہوں۔

حال میں ایک۔ مالہ ہندوستان کے نامی کرتا

در الخلافہ، (خدا معلوم یہ دار الخلافہ بعض تھا ہاں  
مغلیہ کا مقرر کیا ہوا تھا جو حیثیت کہ اب ناسل ہو گئی  
یالارہ کرزن مالہ یاد ہے) سے شائع ہوئے  
لگا ہے جسکا نام کمال دہلی ہے۔ اسکا آگست  
کا نمبر اتفاق سے میری نظر سے گزرا۔ اول مضمون  
ہی پر بڑے بڑے لکھنے والے ہیں۔ رگلیا کہ اگر دہلی کا  
کمال میں جمال رکھتا ہے تو اس پر لکھا ہوا ہے

ہو پاری و ہر برہم کر ہے۔  
میرا خیال تھا کہ زبان اردو کی کمال ہے  
جو اردو دہلی۔ نہ کہ کمال دہلی کا اور جو۔ ڈیرہ کھو  
شاعری اور اردو زبان جیسے ہمت و اشتیاق مضامین  
پر تنقیدی ہلو۔ یہ کار کمال ہے کہ خود اسکی  
تحریر تو مولانا غلامیوں اور غلامیوں سے پاک  
ہو گئی۔ مگر یہ کچھ بہت۔ مایوسی ہوئی جب میں  
فاضل ڈیڑھ کی لکھی ہوئی تقریریں اور رسالہ  
سیر برہمن۔ جو کمال دہلی اردو کے نام لینے  
والے ہیں۔ اسکی بلی کا لکھنا دہلی اسلئے  
ابنا کر لکھنا۔ انکی تقریریں اور ہر ایک  
منقہری نظر۔ انکا رانہ کی خدمت کریں  
اور ہندوستان کے نامی کرتا

اردو ہندوستان کے نامی کرتا



عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس ریلوے کی شائع مادہ کچھ سے۔ بلکہ ام تک جسکا فاصلہ  
۷۔ میل ہے۔ بنابر آمد و رفت مسافران و روانگی مال تقریباً ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء تک  
کھولی جائے گی۔

اے۔ آر۔ بیکیس صاحب

قائم مقام ٹرانک سپرنٹنڈنٹ

اودہ روہیلکھنڈ ریلوے

مورخہ لکھنؤ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء









آدھا تیر آدھا بیڑ - کہیں احصاف کا مستحق  
کہیں فارسی ترکیب کہیں بسیاختہ بین ہونا جو  
ایک انگریزی ترکیب ہے پہلو بہ پہلو اگر ایک  
عجیب طرح سے گڈڑ ہوئے ہیں -  
پھر دیکھئے عبارت مقتبسہ بالا میں لیکن کے بعد  
جو اس کا لفظ واقع ہوا ہے معلوم ہین کہ  
اسکی ضمیر کسی طرف پھرتی ہے یا اسکے اشارہ  
کا میزان کس کی جانب ہے - یا اسی شاعری  
سے بجا یو جسکے اصول کی تعبیر میں ہی سمجھ امان  
مانگتی ہے اور عقل کا نوں پر ماتھہ دھرتی ہو -  
(باقی آئندہ)

اسمین خوبی ہی کیا ہوئی۔ اسکے علاوہ یہ اردو کا  
مجاورد نہیں ہے۔ آپ یا زکھیئے سننے والے  
پھر دیک جائیں۔ یا یہ کہ سننے والوں کے دل  
گھٹی ہیں۔ اسکے آگے چلکر لکھا گیا ہے۔ سطر  
تیرہ صول سے پہلے بیچے کے شاعروں کیوں  
مقرر کیا گیا ہے کہ صفائی زبان و الفاظ کی جستجو  
و ترویج کی ضرورت بین بیاختہ بن ہونا اسکا  
جزء و انظم ہے۔ لیکن اس سے بالا تر مقام  
پر جا کر کہ یہ بیشتر ور پر جبرستہ لانا کمال  
و تراکمال ہوتا ہو۔ دلی اور کلکتہ کا استعمال  
اور اساتذہ اور نقادان قلم رحیل  
سینہ و اوتار کی سی بات کو گستاخی میں  
رہنا اور غیلا نہ نہ جس طرح راستہ ہیں۔  
ویر میں کسی بدشمن نے مسلمان واقعہ پر  
کہ ابی نظر میں جو اس موجودہ تمثال کے باہر  
ہوں ابی ہوئی اور بے ربط معلوم ہوئی ہو۔

پتھر چڑا دو۔ تو خدان معاف نہیں۔ ہے لیکن  
کمال مہلی کے اڈیر کے قلم سے اس کلمہ کا کلمہ قابل  
المسبس ہے۔  
اچھا اب آگے چلے ان تین چیزوں یعنی درخت  
پتھر جو اہرات تھے لیے آگے صرف دو کارگر  
بلائے ہیں۔ یعنی بخار اور سنکر آتش خیر درخت  
اور پتھر تو چھ سفر لئے گر حضرت جو اہرات  
کو کون سدا ول اور بخار کرے گا۔ کہ یہ جو اہرات  
کو خواہ انول بھانے کہیں لیکن انکو سنکر آتش نہیں  
سنوار اور بھاکر سکتا ہے یہ کام خود بخار  
اسے بھی بلایا ہے ورنہ اس سفر کو نہ پہنچو گئے  
اور غفلت کیا الزام آئے گا۔ اور اھر آپ کے بیان  
پر سبب اسانی کا دست ہے لگا  
زیر نو بھانے آگے چلے آگے پتھر  
وہ سر و یا شمایر اپنے درخت اور اہرات  
کے بموجب۔ بخاروں اور سنکر آتشوں سے  
درمیان بنی تھیں آپ دیکھتے ہیں۔ فارسی مانی  
طریق سے نہیں بنائی گئی ہے فارسی کا حوت  
عاطفہ یعنی تو لے آگے ہیں۔ یہ زبان اور  
صرف اردو دونوں کی رو سے غلط ہے۔  
اسی صفحہ اول کے دوسرے پر اگر ان  
نکلتے ہیں۔

”و مشق یوم پہنچاتا“

بہم پہنچا نا بہم سائیدن کا ترجمہ ہے۔ ہے جس کے ہین  
 ہین جمع کرنا۔ مشق جمع ہین ہوئی۔ تجربہ بیشاپ  
 جمع ہوتا ہے۔ اگر تجربہ بہم پہنچا نا آ یا ہوتا تو  
 کھٹک تھا لیکن مشق کر کے رشتہ یا مزاج  
 زیادہ مناسب تھا۔ اگر زبان کی ادبی نفاست  
 ساتھ فلسفیانہ محنت بھی مد نظر ہے تو ایسے  
 امور کا ضرورتاً ذکر رکھنا چاہیے اور پیرا دیون  
 کے لئے تو لا بُد ہونا چاہیے۔ اس بات کا  
 خیال رکھنا لازمی ہے۔  
 اس میں لازمی کی جگہ صرف لازم لکھنا۔ یہ تو کیا  
 خوب تھا۔  
 دوسرے صفحے کی پہلی سطر میں لکھتے ہیں۔  
 ”گر سننے والوں کے دل پھر کہ جائیں“

پھر دیکھا تو دل کا فعل طبعی ہی ہے۔ اگر ایک بات کو  
منکر دل پھر دک گیا تو اس کے معنی کیا ہو گئے اس کے  
سینہ نے پہن بھی وہ پھر دک رہا تھا۔ پھر

مسٹر لال موہن گروہش



جنگا انتقال بعمر ۶۰ سال کیم ستمبر ۱۹۰۹ء کو ہوا

نقاد



# بنکر مرگ شے زندہ داشتن ذوق

## گرت فسا غالب شبنم محسب

گزشتہ ہفتے میں ہم جناب جلال مرحوم کی وفات  
حسرت آئی ہے مگر یہ مضمون وقفہ مابین وفات  
کے چھ مہینے لیکن باتھنا سے کمال دوستی و نیز  
تعلقات شاعرانہ دوسرے قطعہ تاریخ، یہ ناظرین  
کرتے ہیں۔ اگرچہ کلاس گزشتہ کی وفات  
نہیں کہ جناب جلال مرحوم کس پایہ کے شاعر تھے  
اور مرحوم نے اردو زبان پر کیا کیا احسان کیے  
اور ہر گوارا سے بالکمال و باخبر شخص کے اوٹ جانیکا  
کس قدر سچ و مبالغہ ہوا۔

## قطعہ تاریخ وفات

این کہ میگویدت کہ مرد جلال  
آہ من مردم و جلال نبرد

رفت بر بست زمین جهان ہیات  
جان بجان آفرین خویش سپرد

ہر کہ بشنید این حدیث الم  
جز غم او خشم زمانہ نخورد

این غم درد کوشش و جان فرسا  
ہمہ تاب و توان زد اس برد

درد او خاتم غم خلیدہ بدل  
غم او سوز نے بدیدہ فشرود

ہم لغت ہم سفینہاے خزل  
علیے یادگار ازو بشرد

راد قے زمین غمے رسیدہ بین  
دل من بادہ زمین سپو فشرود

نود حق مدعی بذوق میثم  
کے تو اندر رسید لذت درد  
دو چون آن کلیم طور سخن  
خون ز غم درد دل کلیم افسرد

المشس جزالم بیان نگذاشت  
غم او جز غمے بدل نسپرد  
بر نیاید شگفتگی زد لم  
غنیہ خاطر این قدر پرمرد

گفت امید سال تاریخش  
ہاے ضامن علی جلال نبرد  
۲۴ ۱۳۳۵

مراق  
ابو الکمال امید امیضوی

## قطعہ تاریخ انتقال سر جلال حضرت ضامن علی جلال

شاعر خوش بیان یگانہ عصر  
روکش شاہ خیال نبرد

مخبران حکمت و معانی سلم  
مایہ نازشش کمال نبرد

فاضل و حاذق و حکیم اجل  
بود درد ہر سبے مثال نبرد

خلد را رشتہ وقار انزود  
وقت تسبیح ذوالجلال نبرد

”لا ابالی“ بگفت تاریخش  
ہاے ضامن علی جلال نبرد  
۲۴ ۱۳۳۵

مراق  
ہر چہ میگویم گر این ست و منہ زکار  
دفتر اشعار باب سوختن خواہ شدن

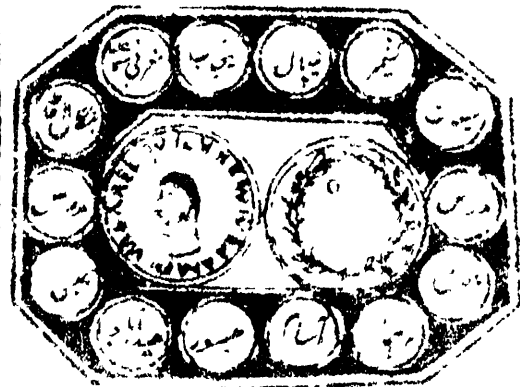
## صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کا سبب پینا یا کینا یا اور سے کو چکو  
کرنہ اور مضبوط گروے خون میں سے خلوت چھپا جاتا ہے  
اس طرح پیمان نہیں کیجئے ہیں کیونکہ اس پر ہی جو کئی صحت  
بہت کم اور دھار سے گردن کے صحت اور دھار میں طمان  
حسب ذیل ہیں۔ پینت میرا۔ پینتہ آتا۔ پینا یا کم آتا  
اور ادا کر دیکھ جناب یا دھار ہوتا۔ پینا یا کینا یا کینا  
میں نشان معلوم ہوتا۔ کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
نظر کا دھار یا کینا۔ کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
ہوتا اور جسم کا دھار یا کینا۔ اگر دھار یا کینا یا کینا  
ارواح۔ کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
پینتہ دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
آبایا دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
پینتہ دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
گردن اور دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
پینتہ دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
عورت حاصل ہوتی ہے اگر آب یا کینا یا کینا یا کینا  
تو گردن کا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
ہیں اور کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا



کی دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
فرضتہ کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
فردن کا دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
تو کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
بادہ کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
شہور اور دھار یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
نہیں کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا  
قیمت کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا یا کینا

نام جنس	مفعول	مفعول	شرح قیمت
کلاہ سوزی گول جسکو ہینکر بغیر	معمولی	معمولی	م ۱۰۰ روپے تک
عامہ کے کچھری جائیو			
ٹھارہ گول و کشتی نما زردوری			
دریشی کلاہ جوت			۰ ۱۰۰ روپے تک

[illegible]

فہرست اشیاء موسم گرما

نارنجیں مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان مدالی ہل بوئیدار سناست	اکڑ	اکڑ	۱۰
تھان چکن کامدالی یعنی چکن			
گل و بوٹوں میں پر بہار کامدالی			
نئی ہوئی			
تھان چکن بوئیدار طبع طبع کرشنا			
۱۰ روپے کامدالی سنہری بیکات			
کے لاقے			
دو پے چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر بہار کامدالی			
ساری چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر بہار کامدالی ہر			
پانچاے چکن سوئی و ریشمی چٹو			
بڑی مہری کے			
کرتے چکن ہل بوٹے دار			
سے جو سے تیار			
کلاہ چکن دوپلی جو کوئٹہ عہد کام			

[illegible]

بغیر کھانوائی کے کوئی شہر و مشہور

که آن میں ایسا ہے کہ غیرت و زاری و فتنہ و بے وفائی  
 و طعنے و لہجہ و خوار و غرور و سرخوئی و زاری و کفر و  
 در او دوا شد یعنی لایق است از این در حال و در آن  
 و درین و باطن است و این که درین و باطن است  
 یعنی آن که درین و باطن است و این که درین و باطن است  
 بسبب بیزاران و بیزاران و بیزاران و بیزاران  
 سرست و در غمش و در غمش و در غمش و در غمش  
 مفتح قلب و بزم رنگ و خسار و جلا و بزم و بزم  
 بجای دندان و مصلحت و غیره و غیره و غیره  
 گویان و در قدرتی و در قدرتی و در قدرتی و در قدرتی  
 سیاه و در قدرتی و در قدرتی و در قدرتی و در قدرتی

قوام جسکی گویاں ہین فی ذبیہ ۵۰ ذبہ ۵۰  
 زرد ۵۰ یعنی بی ذبہ ۵۰ گویاں ۵۰

---

محمد عبدالرحمن ماملا خانیہ الی الرحمن سودا کران چار بارہ الی خانیہ

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا میں  
۱۔ یحییٰ بن ساریک ہندوستانی تھوہین (رہی تھیں)  
(۱) دوا جیسے روز اوجھلتا ہوئی دور کہ ایک قضا ہی  
تباہی۔  
(۲) بنارہتے اس دوا کا استعمال کیا جائے۔  
(۳) پوسنے دما والے یا جبکہ دما دم کا سامتی ہو گیا ہو وہیں  
ہیں اس وقت صحت یا مہین قیمت ایک شیشی ایک دیکھ جائے۔  
دما کی دوا۔ ڈاکٹر محسول ایک مین شیشی کہ پانچ آنے  
ڈاکٹر ی مین حالت دیکھ والی دوا یون مین مشہور دوا میں

فاسفورس اشکلیا اور ڈسینا ملا کر گولیاں بنی ہیں مفرد اور  
 رگ راس اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے اس لیے اس کی کمزوری  
 سے پیدا ہونے والی کمزوری قیمت بہت قیمتی ہے  
 قہوی قہوی کی گولیاں { کا پنا اللہ وغیرہ ان گولیاں کی  
 آرام بخشنے ہیں وہ ہفتہ کی خواک میں گولیوں کی شیشی قیمت  
 وہ دیر دراز مہولی ایک سے چار شیشی تک ہے

[illegible][illegible]

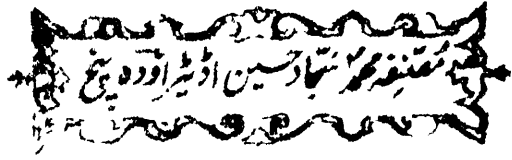
مکتبہ اربعہ اور نیو یارک کی کتب خانہ  
مکتبہ اربعہ اور نیو یارک کی کتب خانہ



Handwritten text in Urdu script is visible around the clock face, including phrases like "دعا کی سیستہم", "نور و صبر", "ساعت بروجی", "در و سلمہ", "نیمہ بین", and "اینی آپ".

[illegible]

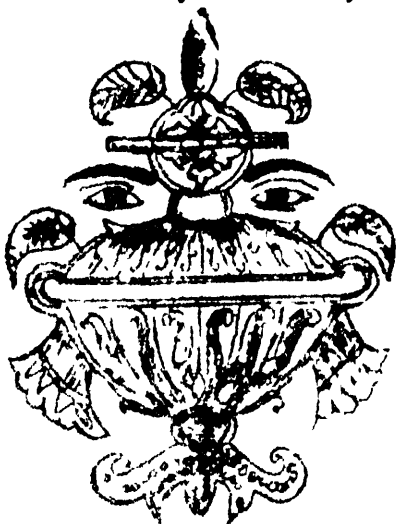
المشہد - ایست اینڈوان کینی کلکتہ راوہا بارانہ  
اودہ پنج - یہ لکھنؤ میں منگولان تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے۔



ظرافت لطیف میں شراور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ ڈھنگ کا بانگ ناول۔ جسکے  
ہر لفظ میں مذاق اور نفس قصہ میں مضحکہ کاتات  
کوٹ کوٹ کے ہمرے ہیں۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خان خالی۔ مرزا سہو دا۔  
ابو سنو۔ عبید اکالی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈکلس جبرالڈ تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قمقمہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پنج لکھنؤ میں مل سکتا ہے



(۱) ایک شیشی عطر۔  
(۲) ایک بلی کا بنا ہوا ایک رومال۔  
(۳) ایک روپیہ رکھنے کا ایک کیس  
(۴) ایک قینچی۔  
(۵) ایک جاکو۔  
(۶) ایک تھکی۔  
(۷) ایک شیشہ۔

(۱۵) ایک پیکٹ سنہری سفوف۔  
- ایک ٹوہی کا بنگا اور پوسٹیج درجہ  
بجٹ سے بچنے کے لیے جلد آرڈر بھیجئے۔

## کم قیمت کی فروخت

۱۹۰۹ء کی ۳ جولائی تک

کلائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! نامکافی نفع

ایک ہ موقع جسے ہاتھ سے جانے



دنیا جاتی ہے  
ایک سترنگ جاندی کا گارڈ  
چین مفت۔ شرفا اور امیر زادوں  
کی نذر کے قابل۔

نفس نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کلاس۔ اوپن فیس۔ دلربا اور ٹھیک وقت  
بتائی والی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کر کے قابل  
کار زنی پانچ سال مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ سنہری کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ جاندی کے کیس والی کی قیمت  
تین روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ لوکرات طلائی کیس والی کی  
قیمت پندرہ روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لئے پیننگ اور پوسٹیج۔ دست آنہ  
جہاں لگے گا۔

تھ

دی انڈین اسٹانڈرڈ وچ کمپنی نمبر ۱۵  
ہری بال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

ہماری سالانہ صفائی کی فروخت  
مل نئی گھڑیاں جو ہماری قیمت پر فروخت ہو جائیں گی  
نامکافی نفع!

موقع نہ چھو کیئے۔ پھر ہاتھ نہ آسکا

صرف ایک دینے کیلئے

ریلو گریڈ گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہیں۔ ایک بار چال جردین  
سے ۳۶ گھنٹے چلتی ہیں۔ کیس میں نہایت  
ہی سلی سونیاں اور مندر سے نہایت  
راضی ہیں۔ کل پرزوں کو مضبوط  
شو قینوں کی زینت ہے کیس طرح استعمال  
کیجئے خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے چار روپیہ للبر



درمیانی سکندڑ والی کروٹو گران گھڑی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ ہواٹ مثل کیس  
جالی۔ سٹاپ ایکشن کل جالی۔



گھڑی کے دستانی حصے میں تین سونیاں  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور سکندڑ کی  
طیار۔ سو اور افسروں کو لیے رکھے ہیں  
کی ہیں۔ گارنٹی چار سال مہلی  
قیمت ساڑھے بیس روپیہ رعایتی یا پورے وائے ہر

ساتھ ساتھ ۱۵ قیمتی تالیف

جو صاحب بالامذکور گھڑیاں خریدیں گے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تالیف مفت  
حاصل کریں گے۔

- (۱) ایک کمائی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔
- (۴) کنڈین سونیکا ایک سٹ ہن۔
- (۵) ایضاً ہیرے یا لعل جڑی انگوٹھی۔
- (۶) ایضاً ہیرے یا لعل۔
- (۷) ایضاً ایک لاکٹ۔

مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاونڈین محمد سجاد حسین چھپو کے شائع کیا

[illegible]

# ضروری اشتہار

جو محکمہ بیچ ملک کارخانہ خوب بیچ کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دکانداروں نے خریدار ان خوب بیچ کو ۴۴ روپہ روالے بکنوگی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اسوا سے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴۴ روپہ ۸ روپہ ۱۲ روپہ کے بکس قریب قریب ایکساں قد کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے۔ دھوکے باز دکاندار علامت مٹا کر ۴ روپہ کو ۸ روپہ روالے کہ ۱۱ روپہ بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

۴۴ بیچ صاحب کی گولیوں کے ملنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ یا وہ محصول ذاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے قھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن اینڈ کمپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

## تراشہا ملکی



دیوالی آگنی

ایک سال کے بعد پھر دیوالی آئی  
کیا کیا ساتھ اپنے ابی ہے لائی  
پابند وضع ہو وہی چال ہی ایک  
کھیلین ہین رہتا ہین کیلون لائی

نئی کھیل اور نیا تباہ

گمراہ تباہ ہی تو تباہی کے کیلین

مہتاب نہ شیر ہم بھکر لی لین  
ہین بارہ بروج ہی کیلون کی طرح  
نابالغ پیر حرج کچھ ہم ہی لین

دھنکشی

دھن کٹی ساری ہو گئی بھڑ بھڑ  
کیلون کے ڈھیر ہین ہر سمت  
پے جسکے ہواتے ہی یہی صدمہ  
اور لینے کو بول مشتری بھی ہین

سرود چراغان

کیا خوب سچی سچائی ہین بعض مکان  
نادار اشیا کیگین خوب عیان  
کل شہر کے حکم گارہی ہین رو باہ  
ہین آجکی شب سرود چراغان مکان

روشنی

روشن ہو گیس گر کہین برق کہین  
رخشان ہین مکان پاتا فرق کہین  
مفلنس نادار کی دیوالی بھی سنو  
ہی روغن تلخ غم میں بس غرق کہین

جوسے کے کرتوت

مفلنس کر دیا تجکو اے یار جوا  
ہے لہٹنے کو کھڑا ستم گار جوا  
نام اسکا ہی سُنکی ہاری مانی  
ہے بیل ہی چھوڑنے پتیار جوا

پنکوڑ میں جوا

سب عیبونکی جڑ ہی سنلے ہشیار جوا  
کر دیتا ہے کچھ دلوں میں بدکار جوا  
اسکے لئے ہی دفعہ شکوہ ڈھیر

۱۸۶۹ سے ۱۹۰۶ تک

تجربے کا وقت  
۲۷ سال سے زیادہ  
اسکاٹ املشن کو

نہایت سخت تجربے میں جو اطبکا عالم نے بتایا اور انہیں پورا آج اسکا تجربہ ساری دنیا کا  
امراض سینہ  
سرفہ  
ضعف ہاضمہ



کے واسطے بچے اور بزرگ دونوں کے لیے مقوی اور جھلی بنانے والی ہے

ہاتھ سے نہیں چھوا ہی

سب دوا فروش بیچتے ہین

اسکاٹ و بون متحد

دوا سازان

لندن  
انگلینڈ



ہے کہیلنا جرم نزد سرکار جو ا

جو اچھوڑ دیا

رشتہ ناتا ہر ایک اب توڑ دیا

کیا جانے کسے دکانہ موڑ دیا  
چھکڑے کو مصیبت کے بہت دن کھینچا

یارو مہنے تو اب جو اچھوڑ دیا

جوے کی چاٹ

ہوتی ہی بہت بُری جوی کی سن چاٹ

راجہ تل ہار بیٹھے تھے راج اور پاٹ

تھا جنگ عظیم کا یہی تو باعث  
کتے گھرانے کے مین بارہ پاٹ

کسی کی دیوالی اور کسی کا دوالہ

دولت والوں کی ہے دیوالی یارو

مفلس کسلی ہے رات کالی یارو

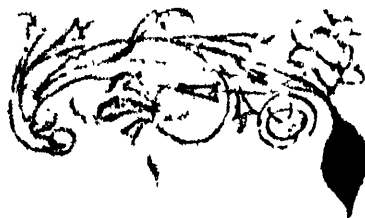
کھیلین کوئی کہا یہ گا کوئی تاکو گا

پچھلی ہو دیوالی دیکھی بھالی یارو

کسکا تیو ہار د ہاتی وزن

کہ کا تیو ہار ہو دیوالی بھالی

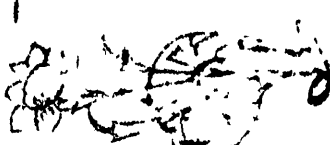
مشاعر



صلائے عام

اور

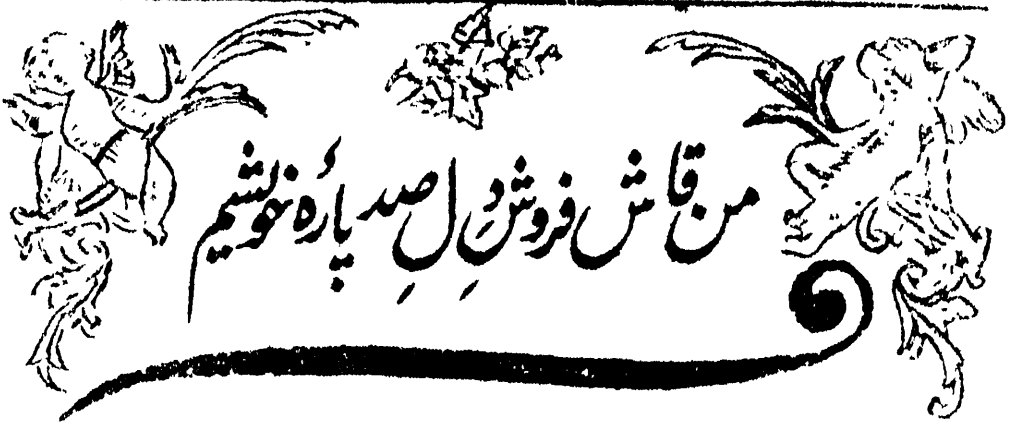
اردو زبان کا علم اوب



تیسرے پنچ -

اس وقت "صلائے عام" کا دسواں نمبر میری نگاہوں کے سامنے ہے۔ یہ سالہ مولوی ناصر علی خان بہادر نے دی ہے۔ یہ سالہ مولوی صاحب کے قلم سے کسی زمانے میں دیرھویں صدی اور زمانہ "آلی دونوں ناموں کو بہت شہرت حاصل ہوئی تھی۔ اونچی شہرت نے یا یہ کہنے کے علم اب کے اوسے شوق نے کو بھی اون پرچوں کے لباسوں میں ظاہر ہوا تھا۔ اب "صلائے عام" کے پیرائے میں نیا رنگ اختیار کیا ہے۔

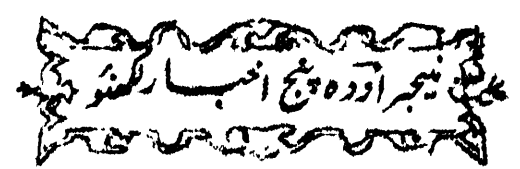
یہ قلم کی بات ہے کہ ہندوستان میں اردو کو ترقی دینے کے واسطے مختلف قوتیں پیدا ہو رہی ہیں اور نئی نئی دستکاریوں سے علم ادب کو عمدہ مضامین کے پوش نماز پر مل رہے ہیں۔ لیکن "صلائے عام" میں حضرت ناصر علی خان بہادر کی شہرت کو دیکھ کر مجھے یہ بات سمجھنی پڑی کہ "تیرھویں صدی" نے جن دنوں شہرت حاصل کی تھی۔ وہ زمانہ بہت



من قاش فروش دل صد پارہ خوشیم

دنیا دم اٹھاے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بطی الیسر ملکون یا ہندوستان تفر و ترقی نشان سب میں اسوجہ سے آدوہ پنچ کی سالانہ جلد کے دو حصے دینے ششماہی اول ششماہی دوم جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بھر کی جلد کی قیمت ہے معہ محصول ڈاک تھی مگر اب ششماہی جلد ونکی قیمت معہ محصول غیر مقرر ہے ہمیں بکھنہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار آدوہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

سراف



دور گیا۔ اب اس نے ترقی اور وسعت کے ساتھ تہذیب متانت اور لطافت کا سراپا بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ جب تک یہ اور مثل اس کے خرمیان غمزمین پیدا کی جائیں تب تک وہ غمزمینوں کے رہا رہے۔ بارے خوبی کا خلعت نہیں پاسکتی۔

سب سے بڑا حکم عیب جو اس پر ہے یہ ہے وہ خود پسندی اور خود ستائی ہے۔ اخلاق و تقاضا اس بات کا ہے کہ انسان خود اپنی زبان سے اپنا ہی حرکت نہ ہو بلکہ دوسری قوم سے اپنا کہیں مگر صلا سے نام کی رشتہ اور رشتہ نہ ہو۔ وہ دوسری قوموں کی تعریف کا محتاج نہیں ہے۔ خود ہی اپنی تعریف کر لیتا ہے۔ تعریف بھی ایسی وہ اتنی کہ سنجیدہ مزاج غمزمینوں کے صفوں کو دیکھ کر تہذیب کی مسکراہٹ ہی تک نہ رہ سکے۔ بلکہ ضبط سے گزر کر ہنسی ہنس چرین۔

میں دیتا ہوں کہ حضرت خان بہادر پیری تحریر سے غمانہ ہو جائیں۔ امید تو ہے کہ غمانہ ہوئے اس لیے کہ علم و تہذیب چینی کے نہ ترقی کر سکتا ہے نہ اصلاح کی ترقی پاسکتا ہے۔ پیری پیر پیر مرزا عرفان علی بیگ صاحب کے قلم سے بعض لوگوں کے اشعار بہت سنجیدہ تہذیب کی گئی ہے اور حق یہ کہ بہت بجا کی گئی۔ نکتہ چینی اگر بد نفسی سے پاک اور نیک نیت کا پیو لیے ہوتا ہو تو زبان اور علم دونوں کی درستی اور ترقی کے لیے بہت اچھی بات ہے۔ ستم تو یہ ہے کہ نازک مزاجوں کی خود پسندی لطف کے بجائے غصے کا بیج رو دیتی ہے جس سے بجائے ناکامیوں کے نقصانوں کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔

میں پھر امید کرتا ہوں کہ حضرت خان بہادر معائن فرمائیں گے۔ وہ ذی علم اور پر اسے ادیب ہیں علم و ادب کے کوچوں سے ہٹ کے گروہ کاوش کے رستوں پر بانٹاؤں کے واسطے کچھ زیادہ بوجھ اور اگر وہ غصے ہی سے کام لیں تو میرا کیا نقصان ہوگا۔ میں یہ شعر چرچہ دوں گا۔

جدا الی خصم ہنر باشد و این عیب است

چون رنگ علی زانارک گردید

”ملا سے عام“ صفحہ ۴۴ ہے ”عقید“ پر خود حضرت خان بہادر کا مضمون شروع ہوئے ”غلام“ پر ختم ہوئے۔ اس کی تمہید میں حضرت کے نعل قدم کی برنگ افشانی سیر کے قابل ہے۔

میں نے بجائے نعل افشانی کے رنگ افشانی کی سیر اس لیے دیکھائی ہے کہ چھوڑنے کے بدست حضرت کے قلم نے کاندھے سے پرخیزان سے بچھلائے ہیں

جو پریشانی اور وحشت کا لطف دکھا رہے ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں۔

”اس مہینے میں عید کی وجہ سے لوگوں کی محبت فرمائش ہے کہ اس تقریب میں

کچھ لکھنا چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ شاہد ان بازار کی طرح فرمائش کرنے میں

کسی کو وقت نہیں ہوتی مشکل ہوتی تو فرمائش کی تعمیل میں۔ جب کچھ پاس ہو“

حضرت ہی غور فرمائیں کہ ان کے ہاتھوں تہذیب کے سگے بر بے تہذیب کی پھری کس بے رحمی کے ساتھ پھری ہے۔ دو تہذیبوں اور قدردانوں نے اگر ان سے عید کے مضمون کی فرمائش کی تھی تو کیا ایسا جرم کیا تھا جسکی سزا کے وہ ایسے مستحق ہوئے کہ ادب کی دنیا میں ”شاہد ان بازار“ یعنی رندوں کی گنتی میں لائے گئے!

کیا ضرب یہ نہیں جانتے کہ زم کے پہلو سے غمزمین بچا نا چاہیے؟ آپ سمجھتے تو بہتر اور نہ سمجھتے تو میری بدست۔ سب قدردانوں پر اس سے بھی بڑھ کے کوئی اور پھرتی کہ دیکھتے۔ صفحہ ۴۴ کی عبارت کا ایک سبب ذیل ہے۔

”یہ باتیں میں بارے کیسے پریشان کی طرح کو کیسے لکھ رہے ہوں مگر شانوں پر“

لکھ رہے اور بل لکھائے ہوئے غصے بھارت میں۔ سب ترتیب عرض کرتا ہوں

”کیتے کے بعد“ اس کی ضرورت ہے۔ حضرت کی گھبراہٹ نے اسے ادا یا تو اردو کی لطافت کا کہیں مل گئی۔ مگر میں اس عبارت پر حضرت کو ضرور دانتا ہوں۔ یہ وہ اس بات کی ہے کہ نہ جسکے معنی ہی دو پریشان ہیں اس کا حق خوب ادا کیا گیا یعنی یہ کہ اس کا سبب تو ہے کہ ہر جگہ سے پریشانی کی تہذیب بار بار دہرائی گئی

وہ مری صفت وادوبہ کے قابل یہ بھی تو کہ ”تہذیبوں میں“ نہ وصل سے عام، ایک حضرت کی غمزمین انتظار کا رنگ ایک ہی سارا۔ ہستناں کا جوہر انسان میں اتنا تو جو ازانمانہ بل گیا۔ قلموں کی زبان میں بدل گئیں مگر حضرت اپنی دسی پرانی گہریت سے مہر ہے

وہ بار دہرائی آہ بار بار برنگشت

ابریگشت اموا برنگشت دیار برنگشت

صفحہ ۴۴ کا ایک فقرہ بلا غلطی ہو۔

”اس کا تاشہ در دل میں دیکھ لیجئے“

”تماشا“ الف کے ساتھ بیچ ہے۔ اسے ہوز کے ساتھ غلام قافیہ کی ضرورت سے فارسی لفظ کی آخری ”ی“ (ہ) کو الف بنا سکتے ہیں لیکن الف کو ”ی“ بنانا یہ حضرت ہی کی اردو کا جوہر ہے۔ پھر یہ فقرہ۔

دندانے دنیا میں عیش و مصیبت بیچ و الم پیدا کر دیا“

اس عبارت کی ترکیب حضرت کی تحریر کے واضح درست نہیں ہے۔ یا تو اسے یوں سمجھئے۔

خدا نے دنیا میں عیش و مصیبت بیچ و الم پیدا کر دے یا یوں لکھئے۔

خدا نے دنیا میں عیش و مصیبت بیچ و الم کو پیدا کر دیا دسی صفحے کی چوتھی سطر میں تحریر فرمائی ہیں ”داؤن بیچ“۔

”داؤن“ غلط ہے نہ ”داؤ“ صحیح ہے۔ کیا حضرت اپنی شکر کے اوصاف میں پریشانی کے ساتھ یہ وصف بھی داخل ہے کہ غلام افغانا لکھے جائیں، اسی صفحے میں یہ شعر بھی تحریر فرمایا گیا ہے۔

”مکاٹوں شیا بجا کی چوئی کے عشق میں“

”دے ڈو ایک راتہ جوانی کے واسطے“

یہ شے کتنا لطیف ہے اس کی داد دینے والے مجھ سے بہت زیادہ سنجیدہ ہندوستان میں موجود ہیں مگر

## راہندر اکیننی

کا

## سوار ناٹیکا

سب قسم کی تہذیب و تمدن و بانی تہذیب کا تہذیب میں فی کس ۸ ایک درجن حد رعلا وہ محصول ایک

## پرو میا بکوش

امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیواستے محب انگیز وادانی بوتل عصم رعلا وہ محصول ایک عام معہ محصول ایک

## راہندر اکیننی

بان ہلی ڈانخانہ عالم بازار کلکتہ

# میر کا سر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمپلنگز اینڈ سر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

مغز انگریزوں میں کل کالج کے پروفیسر و نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پروفیسر ڈاکٹروں نے بعد تجویز اس سرمر کی تصدیق فرمائی کہ یہ سر امرض ذیل کے لگو کر سیر ہے منفع بصر تار کی چشم دھند جالا پڑ وال غبار بھولا سبل سُرخ ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ مغز ڈاکٹر اور حکیم بجا سے اور ادویہ کے انگوٹوں کو مرصیون پر اب سر کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بروہ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سر میر یکساں مفید ہے قیمت اسٹیل کے کم رکھی ہو کہ عام و خاص اس سر سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولد ہر سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عہد میر کا سر میر سفید اعلیٰ قسم فی تولد تین روپیہ خاص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سر میر فی تولد ۲۰ روپیہ - مسیح ڈاک بڑے خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقل و جعلی میرے کے سر میر کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹارہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان مرصیون پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار ہیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاص کر ان مرصیون کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہو یہ سر میر ہی مفید پایا +  
سہا قہم - بیج لال گھوس رائے بہادر اہل ایم ایس اسسٹنٹ سٹون و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -  
حال آٹھری سہجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کرنے سے سوا کر ثابت ہوا جسی تعریف سنہی مہا ہی استعمال میں مفید اور تیر ہون پایا میری رائے میں ابکا سر میر مثل برٹش گورنمنٹ بذریعہ ڈاکخانہ جات اور سر گاؤں کو بڑے کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امر و غریب کی مرصیون مستفید ہو کر ایک دعا خیر سے یاد کر رہا رہ پانی ایک تولد میر کا سر سفید مرصیون اعلیٰ قسم دی - بی - پوسٹ بھوبند +  
سہا قہم - ڈاکٹر جود ہری امیر خان میڈیکل انچارج شفا خانہ تونسہ ڈیرہ غازی خان +

انے بڑے اور کیا مقبر شہادت ہو سکتی ہو

(۱) میں اور ایک مرتبہ متعلقین ذمیر کا سر میر جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کیلئے اس کا حکم دیکھتا ہے - آنکھوں کو تروتازہ دیکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے - درحقیقت یہ سر میر بینائی قائم رکھنے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے - آج تک کبھی کوئی دوا اس سر میر سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی +  
سہا قہم - آنریبل نواب محمد حیات خان - خان بہادر یو ایس سابق ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندہ ہر میر کو نسل گورنمنٹ ہند +

(۲) پروفیسر میا سنگھ صاحب ایک سفید سر میر ایک شخص جسکی آنکھیں خند ہو گیا تھا - بہت فائدہ ہوا - یہ شخص چند ڈاکٹر ونگا علاج کر کے مایوس تھا آرا میر پانی ایک تولد سفید سر میر اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب اسلئے بھجوا سہا قہم - بہادر اجے شرجیت پرناب بہادر سہا صاحب بہادر والیہ ریاست تلوہی ضلع گورداسپور -

(۳) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب -

تسلیم آپ کے میر کے سفید سر میر کو تقریباً تین مرصیون استعمال کیا جو کہ موتیا بند - دھند بھولا ناخنہ آنکھوں میں زخم اور غبار سے کھٹا بھی میں مبتلا تھے ان مرصیون پر کا سر میر

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم میں ابکا سر میر استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ کوئی چشم کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کروڑھیں لگا کر ایک کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری کیفیت ہو کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پر بلکہ تام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
سہا قہم - میان حور شید محمد علی انیسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوبال -

(۵) مکرم بندہ تسلیم - میں آپ کے قابل قدر میر کے سر میر عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ اشتہار میں لکھا ہے اس کی بھی کوئی درجہ بہتر ہے میری چشمہ لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے کلمہ جوہر سکتا ہوں سہا قہم - رادھا کشن گورنمنٹ پشتر دھنلی محلہ چوڑی گران  
(۶) میں میر کا سر میر جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میر کے سر میر کی سند ات میں جو قریب تین ہزار کہ ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دی یا اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا - ہر لاہور کے پنجاب بینک میں ہی طلب کے لئے پانچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے

# رمضان علیہ الرحمۃ کا

## کوچ

### (باسی عید)



یا حضرت - تسلیم - باسی عید مبارک -

آپ کی تو میان رمضان نے بیڑی بھجی نہ دیا باسی  
تھامے تیس دن پہلے ملنے کا نام بھی نہ دیا باسی  
انتظار میں آپ کو مبارکباد بھی نہ دی کہ کمین رمضان  
صاحب پھر نہ لوٹ آئیں کبھی بارہ مہینے روزہ ہی  
روزہ رہیں الہ آباد میں ۱۵ اکتوبر کی شام کو چاند  
صاحب کے فراق میں خلقت کو ٹھون مٹا دیں  
فلسفہ انون پر جا چڑھے مگر جا نہ صاحب نقاب محراب  
میں ریت کے عیان کی طرح ایسے غائب غلام ہوئے

## تاسخ تمدن

بکاس ہسٹری آف سولائزیشن کا ترجمہ  
نشی محمد احمد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -

کاغذ درجہ اول چکنا جلد ۱۰

کاغذ درجہ اوسط جلد ۱۰

غیر جلد ۱۰

شاہ محمد خان صاحب کینٹن آف امین آباد لکھنؤ  
یا

دفتر سالہ "الناظر" لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے

ہیں لیکن ایسا خیال ہوتا ہے کہ لکھنے میں قلم کے کچھ  
رشتے نکل آئے تھے جن سے بیانی ترکیب ذرا  
الچھ گئی۔

بجائے "نسخہ تسخیر" کے "عمل تسخیر" لکھنے کی ضرورت تھی  
مفہوم میں ذیل کے جملے کی پریشانی جنگل کے خورد  
پیر کاواک شاخون کا لطف دکھا رہی ہے۔

"رقتیب جو گذر گیا اس سے اچھا ہے جو آگے  
کو پیدا ہوا اور نیکی وہ نعمت ہے جس کا برقع بدی  
اس لیے

پہن لیتی ہے کہ نیکی کے ہمارے سے بدی  
کی آبرو ہو جاتی ہے۔ عورت کے لیے جو عیب ہے  
مرد کے لیے وہی ہنر سمجھا جاتا ہے۔

یعنی چھوڑنا۔"

میں نے تو حضرت کے جملے کی داد دی۔ اب حضرت  
میر سے دماغ کی داد دیں جس نے ایسی سبے ربط تشریح  
غور کر کے مفت کی پریشانی اپنے سر لی۔

حضرت کے خاص قلم نے "صلوات عام"،

کے اس نمبر میں جہان تک رفتار دکھائی ہو وہاں  
تک نگاہ اور دماغ کو پریشانی او۔ او کھن سے  
پالا پڑنا ہے۔ طرہ یہ ہے کہ ایسی بھرتی کے ساتھ  
حضرت یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ مضا میں کی کثرت  
سے یہ نمبر بہت بڑا ہو گیا۔ کاش اخلاقی - تمدنی  
یا کسی علمی مذاق سے نمبر بڑا ہوا ہوتا۔

رسم خط کی خرابیاں - یعنی بجائے "بادیہ"  
کے "بادیہ اور بجائے "پیلے" کے "پیلہ" ان نقائص  
کو بجائے کاتب کے سر رکھ دیکھئے مگر اصل عیوب  
جو خیر میں ہیں وہ کسے سر رکھئے بائیں۔

"فہرست سچی بات تو یہ ہے کہ اردو علم ادب  
کی دنیا میں آج حضرت خان بہادر سے ہزار دینے  
بڑھکر شائستہ لکھنے والے موجود ہیں۔ ان کے  
سامنے ایسی خراب عبارت کے لکھنے سے نہ لکھنا بہت  
بشرط فرصت آئندہ پھر کبھی - مگر مرث حضرت  
ہی اردو پر۔" اقم سے

عشق نشہ زہدیم رخ نکو ہے ترا  
زہن منہ کی خواہم آبرو ہے ترا



اس میں "شیر گریہ" ہے۔ اس وصف کی داد میں ہی  
دینے دیتا ہوں۔ کیا حضرت نظم کے عیوب سے بھی  
ناواقف ہیں؟ بات یہ ہے کہ ہمارے حضرت گوشت میں  
اشعار کی بھرا کا شوق بہت ہے۔ پھر کہاں تک  
اچھے اور بڑے یا بجا اور بجا کا کاغذ فرما سکیں۔ اگر نہیں  
تو پھر یادوں کے فہم کا تصور ہے یا شیر گریہ کو عیب قرار  
دینے والے کا۔

اسی صفحے کی تیرہویں سطر سے چھیا لیسویں صفحے  
کی چند سطروں تک رنڈیوں کی فرمائشوں اور ان کے  
آشناؤں کے مذاق حسن پرستی اور تعمیل فرمائشات کی  
حالت کا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ خدا جانے۔ تہذیب کجست  
اپنا سر پیش کیسے قدر روئی ہو گی! کیا حضرت کا نشا  
یہ ہے کہ "صلوات عام" کے ذریعے ستا ایسا ہی مذاق  
پھیلا یا باسے اور اخلاق کی درستی پر مبنی کی جگہ حضرت  
ہی انصاف فرمائیں۔

صفحہ ۲ کی عبارت سے ذیل ہے۔  
"وہ بے ہوشے شکار کے شکار میں کسی شکاری کو کھن  
نہیں آتا۔"

حضرت نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ فقر سے کو ذرا غور سے  
ملاحظہ فرمائیں۔ میرے خیال میں شکار ہونے سے  
بیشتر یہ ہو سے جانور کو "شکار" کہنا زبان کی لغزش  
میں داخل ہے۔ ایسی حالت میں اس عبارت کو یوں  
لکھنا چاہیے تھا۔

پہلے ہو سے جانور کے شکار میں کسی شکاری  
کو لطف نہ نہیں آتا۔

مگر مجھے اس غلطی کے رد و بدل پر خدائے ابرار بھی نہیں  
ہے۔ ذہن کی زبان اسے شکار کا صید - اور وقت  
سے پہلے مذبح بھی کہہ دے تو مجھے کیا۔ اسی صفحے  
کی چوتھی اور پانچویں سطریں ذیل کی فصیح عبارت  
درج ہے۔

"عورت کے لیے اس قدر بس نہیں ہے کہ  
مرد کا دل ہاتھ میں رکھے

بلکہ جب ہاتھ آجائے تو تنگ رکھے۔ یہ نسخہ  
تسخیر ہے۔"

ایسی تہذیب سوا پرانے باادب لوگوں کے نئے مذاق  
والوں کو کہاں نصیب ہو سکتی ہیں۔ جو لوگ تہذیب  
نسون کے حامی ہیں انہیں حضرت خان بہادر سے  
سبق لینا چاہیے۔

اس جملے میں "تنگ" رکھے سے خدا جانے  
کیا مطلب ہے! "ادب و سخن گرفت" یا مجبور - عاجز اور  
پریشان رکھنا۔ معنی تو سخت گرفت ہی کے سپان ہوتے



اخبارات



اخبارات کے لئے سناٹا











ہیں یہ امر بلا خالفہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگو ساج  
کی بنائی گھریون کا پائہ اری عمدگی عام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں۔ دنیا میں کوئی گھری مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ خاص  
یورپ میں ہفتہ ستہ حاصل نی ہو کہ اوسط روزانہ  
۳۶ ہزار یا ۳۷ لاکھ سالانہ فروخت ہوتی ہیں پھلتا  
میں اسی قیمت ۵ شلنگ ہے۔ چونکہ ملکوں ہندوستان میں  
ایک ۱۰۰ کروڑ دن دنیا ہی اس لیے ان گھریوں کی عیانہ  
قیمت پچر کی ہو آئندہ سال شروع ہو تک ایک لاکھ گھری  
فروخت ہو سکتے ہیں جاوگی۔ ہر ایک گھری کے ہمارے  
۱۰ برس کی کارائی ہے۔ ہندوستان میں ہماری خاص قیمت  
یہ ذیل تہ گھریاں ہیںگی۔

المشتر۔ ایست آئندہ دن کینی کلکتہ راوہا بازار میں  
اودہ پینچ۔ یہ گھری جسے بھی منگوائی نام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے۔

# ہماری سالانہ صفائی کی فروخت

کل نئی گھڑیاں جو مٹائی قیمت پر فروخت ہو چکی ہیں  
نادر موقع! ناگہانی نفع!

موقع نہ چو کیئے۔ پھر ہاتھ نہ آئے گا

صرف ایک مہینے کیلئے

ریلوں کی گھڑی۔ نہایت سستی۔ بہت  
ہی درست وقت بتاتی ہے۔ ایک بار جالی ہر دینہ  
سے ۳۶ گھنٹہ جتنی ہی کیسوں میں فیس  
ہو۔ سبکی سوئیاں اور ہند سے نہایت  
واضح ہیں۔ کل پرزوں کی مضبوط  
سٹرو قینوں کی زینت ہے۔ سید طرح استعمال  
کیجئے۔ خراب نہیں ہوتی۔ گارنٹی تین سال۔  
قیمت ساڑھے تھار روپیہ لگے۔



درمیانی سکندڑ والی گھڑیاں گامی

ایسی مضبوط اور صحیح وقت بتانے والی گھڑی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ جو اگر کسی  
دوبلی۔ بھاپ ایکشن کل جڑا ہے۔  
گھڑی کے درمیانی حصے میں تین ڈھانچے  
ہیں۔ گھنٹے منٹ اور۔ منٹ ڈگری  
ظہار۔ سوار افسروں کے لیے بڑی  
کی ہے۔ گارنٹی چار سال۔ اصل پہلی  
قیمت ساڑھے تھار روپیہ لگے۔



ساتھ ساتھ ۱۵ اہمیتی کی لفٹ

جو صاحب بالاد کو گھڑیاں خریدنے وہ ہر ایک  
گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵ تحائف مفت  
حاصل کریں گے۔

- (۱) ایک کمائی۔
- (۲) ایک شیشہ
- (۳) ایک نہایت خوبصورت گھڑی کا کیس۔
- (۴) کنڈین سوئیکا ایک سٹ بٹن۔
- (۵) ایضاً ہیرے یا لعل جڑی الگوٹھی۔
- (۶) ایضاً خمدار چین۔
- (۷) ایضاً ایک الٹ۔



مکتبہ محمد سجاد حسین اڈیٹر اودہ پنج

ظرافت لطیف میں شراہور۔ فصاحت و بلاغت میں  
ڈوبا ہوا نئے رنگ ڈھنگ کا بائکا ناول۔ جیسے  
ہر لفظ میں مذاق اور غس قصہ میں مضحک واقعات  
کوٹ کوٹ کے ہرے ہیں۔ اس شوخی تحریر و  
طرز کا کوئی ناول اردو میں نہوگا۔ ایشیا اور یورپ  
کے مشہور ظرافت نگار مثل خافالی۔ مرزا سودا۔  
البو حقی۔ عبید کانی اور انگریزی میں مارک ٹین  
ڈگلس جیرالڈ تھیکرے وغیرہ کی شگفتہ تحریر کا  
ڈھنگ رکھا گیا ہے۔ بالکل زعفران زار۔  
یا قہقہہ دیوار۔ قیمت فی جلد۔



دفتر اودہ پنج لکھنؤ میں لکھتا ہے



## لم قیمت کی فروخت

۱۵۰۰ کی ۳ جولائی تک

علائی کی گھڑیاں

عظیم تیاریاں! ناگہانی نفع

ایک ہفتہ میں جیت دہے سے جانے



نہایت چاہیئے  
ایک سٹرنگ چاندی کا گارڈ۔  
چون مفت۔ شراہور اور ریز دیون  
کی زر کے قابل۔

نقش و نگار سے مزین۔ نہایت ہی دلکش کیس  
کیا ہے۔ اورین فیس۔ زار یا اور ٹھیک وقت  
بتانے والی گھڑیاں۔ نذر میں پیش کریں گے قابل۔  
گارنٹی پانچ سال۔ مکمل کیس والی کی قیمت  
سات روپیہ۔ نہ ہی کیس والی کی قیمت ساڑھے  
سات روپیہ۔ چاندی کے کیس والی کی قیمت  
نوز روپیہ۔ چودہ کرات طلائی کیس والی کی رعایتی  
قیمت میں روپیہ۔ نو کرات طلائی کیس والی کی  
قیمت چند روپیہ۔  
یہ گھڑیاں کلائی پر باندھی جاسکتی ہیں۔ ہر ایک  
گھڑی کے لیے پیننگ اور پوسٹیج۔ دستل آنہ  
جدا لگے گا۔

دی انڈین اسٹانڈرڈ و اج کمپنی  
ہری پال کی گلی۔ ڈاکخانہ شملہ۔ کلکتہ

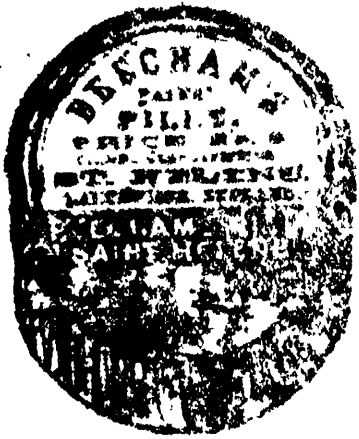
مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گاؤں میں محمد سجاد حسین نے چھپوا کے شائع کیا



عقد و مع	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام

عقد و مع	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام	کام





# نوس

اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزون ہوتی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
شرج سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ عمارت والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
شرید اجائیگا۔

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۲۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ



## شیونِ دل



کیا بات ہے یہ آج ہی دل بے قرار کیوں  
روتی ہے چشمِ خونِ نشانِ یہ زار کیوں  
کیوں نکل رہی ہے یہ غمِ سرسراہ  
چشمِ زمانہ ہو ہی ہے اشکبار کیوں  
کیوں باغِ مین یہ ہر گل و غنچہ ہی خار  
رنگِ خزان یہ نگلی فصل بہار کیوں  
کیوں زارِ روتی مین نگس کی گھڑیاں

سنبھل کی زلف ہو ہی ہے تار تار کیوں  
بابل کی اغمیہ سنجی مین بنِ نوحہ خوان  
قمری بکا آہ و نا اہی ہی بار بار کیوں  
کیوں فرطِ غم مین سر دکھڑا ہی یہ پاگل  
سر پستی ہے آہِ شاخِ چنار کیوں  
سوسن کیوں لباس یہ پہنا ہی مامی  
دامن یہ ارغوان کا ہوا لالہ زار کیوں  
برگِ شجر مین کیوں کفِ افسوس مل گیا  
تجھاتی یہ غم سے چھٹ گئی تیری انار کیوں  
با دصبا بھی ڈالتی کیوں سر یہ ناک ہی

چہرے پہ ہر نسیم کچھ یا غبار کیوں  
آنکھیں ستاروں کی مین کیوں دیکھ رہی ہیں  
سینہ فلک کا ہو گیا یون داغدار کیوں  
کشتی عمر کی تباہی مین آگئی  
دریا سے غم بھی غم سے ہی سینہ فگار کیوں  
سیلِ فنا نے کس کو کیا نقشِ آبِ ج  
جلا کے رو رہا ہی یہ پھر آتش کیوں  
سنگِ اجل نے کونسا در سر سا کیا  
روتی صدق مگر ہے یہ زار و قطار کیوں  
کسی کی امید مل گئی آخر کو خاک مین  
حسرت کھڑی الم مین پھر سو گوار کیوں  
منہ کو کلیجہ آتا ہے یہ کیسکی یاد ہے

## خطر کے نشان

نیچے کے بہتے نشانات خطر یہ بھی کیے خطا کئے ہیں

کچھ انسی خطر کا نشان ہی

پیشہ کے مصنفین میں نشان ہر وقت ہر اوکو قوی کرد

اسکاٹ کا ایلشن

اس خطرے کے علاج ہی

پیشہ پھڑون کو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرتا ہے

ہاتھ سے مین چھو رہی

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (اسٹنڈ)

دو اسٹانڈن

انکلیٹ



## را بند را کہنی

کا

سوا نا با تیکا

سب کے تپون خمر سے بولی تپ کا تیر بہن علاج

فی بس م را بند جن صر عداوہ محصول اک

پرو میا پچوش

امراض سوزش بول و غیرہ وضعف اعصاب کیوا

تعجب انگیز دوا فی بول عصم عداوہ محصول اک

را بند را کہنی

بان ہر گلی ڈاکخانہ عالم بازار سنگھتہ

۱۸۸۰ء

دل سے نکلتی آہ ہے بے اختیار کیوں

دست اجل سے ہاتھ کسکواٹھا لیا

نظر و نہیں اک جہان ہوتا ریک و تار کیوں

آرام خاک کیگا آرام جان نہیں

دنیا اٹھ گیا وہ مرا عکس کیوں

سید کا داغ اور میری قسمت میں شک کیوں

ہی ہر یہ بھی مشیت پروردگار کیوں

سوز تب درون نہ جلیباؤں کی سطح

ہمدوش پہلو سے ہوں شکیب دار کیوں

پشمرہ غنچہ دل جو کرے مر مر محن

شور و فغان کیوں نہ ہو رنگ نہ ہر کیوں

اوجھ تیرا بکاڑا تھا میں نے کیا

بے وجہ ظلم مجھ پہ اسے بدشعار کیوں

اس حقہ باز نے کبھی ہو کا نہیں

گردن دون کی یاریوں پر اعتبار کیوں

اس میکہ سے میں پی نہیں میر کی مگر کیوں

پھر زیر چرخ اترے یہ اسکا نما کیوں

غفلت میں کہ تلک یہ غضب ہرزہ کا

اوست خواب ہوتا نہیں ہوشیار کیوں

ساتی کی تریشروئی سے ہو بہن سبک

نشر میں چور چور میں پھر بادہ خاریوں

ناطورہ محمد کی ہم آنکھیں، ناگزیر

ذوق نگاہ کس لئے شوق نگاہ کیوں

منڈلا رہا ہی باز اجل سر پر رات دن

پھر مرغ دل ہوا و ہوس کا عکس کیوں

کیوں زندگی ہو وقف خطا ہے حساب

بھولے ہو نہ دہشت روز شمار کیوں

اک گیتی بیسوا تو لا کھوں رقیب ہیں

دراشا شک واسطے اسکے نثار کیوں

کیا یہ نہیں سنا ہی کہ اللہ دنیا جیفہ

پھر شکل سگ یہ اسکی لیے نفس خاریوں

کیوں روز و شب رہیں الم صرف آرزو

اک جان نالوان و غم روزگار کیوں

دام فنا کی کبک! تجھے کیا خبر نہیں

پھر تم مقول گو جتنا ہی کو ہمار کیوں

دور روزہ زندگی پہ جہلا اعتماد کیا

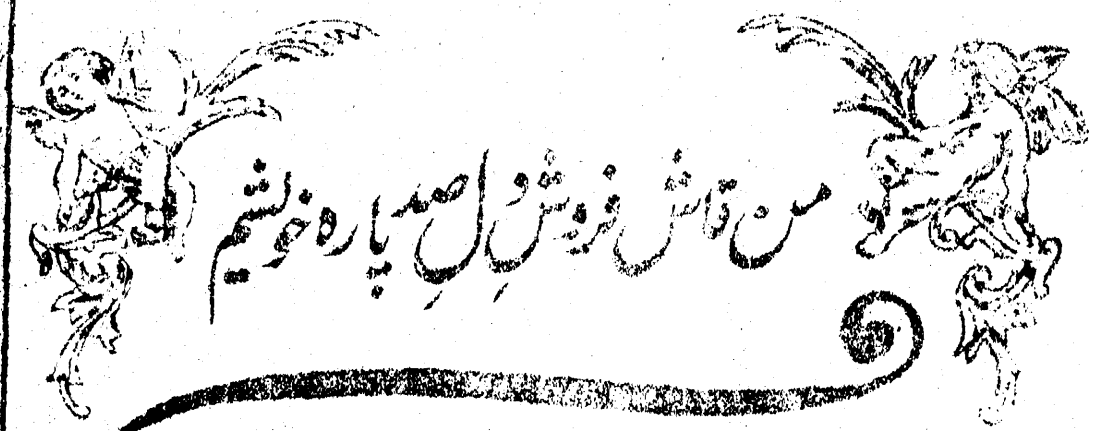
دلدادگی ہستی ناپائدار کیوں

دارنگی فریب زمانہ پہ کس لیے

دلہنگی گردش لیل و نہار کیوں

بس لا ابالی، تاکے از غم گریستن

پوستہ نالہ کردن و پیچ گریستن



دنیا دم و تھا۔ یہ بھاگی چلی جاتی ہے۔ پہلی اسیر ملکین یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
 سوچو اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششماہی اول و ششماہی دوم) جو رگی  
 جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلا سال پھر  
 جلد کی قیمت سے ہر موصوفہ کو ایک جتنی مگر یہ ششماہی جلد کی قیمت سے محصول عام مقرر ہے  
 مجبوسہ سب ہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

# صلائے عام

اور

## اردو زبان کا علم ادب

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX  
XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

تویر پیچ -

آج میں پھر وہی دسواں نمبر "صلائے عام" کا نکلا ہوں گے سامنے لیا ہے جسکے "عید" والے مضمون کی چند خوبیاں میں باب سخن بظاہر کو چکا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اس پرچے میں حضرت ناصر علی خان بہادر صلائے عام کے اوپر اپنے اپنے خاص قلم سے سید کاغذ بہت کچھ سیاد فرمایا ہے اور وہ لن ترانی کی ہے کہ انکی توبہ۔ تمام ہندوستان کے پرچوں - انشا برداروں - اور سخن فہون برطنز کی بوجہ ان کی ہن اور خود سرزمین اردو کے شاہنشاہ بن گئے ہیں۔ لیکن میں توہ اپنے قلم کا کاتب قدرت کا قلم سمجھے ہوئے ہیں مگر اپنے دانا اون کو ایک بھی نظر نہیں آتا۔ گویا ہندوؤں میں غلے کی طرح فہم کا بھی ٹھٹھا ہوا ہے یا فہرست کے تقسیم کے جھگڑوں سے گھبرا کے فہم کا جتنا ذخیرہ تھا سب حضرت خان بہادر ہی کو دے دیا۔ ان دھوؤں سے مجھے یہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ میں اپنے قلم کے ہاتھوں اوکی شرک لفظ نہ بھول سکے اور انھیں اور اہل ملک کو اسکی خوبیاں دکھا دوں۔

مجھے "صلائے عام" کے مضمون نگاروں کو کچھ بحث نہیں ہے۔ وہ تو میرے ہم مشرب ہیں نہ خود پسند بنو دستا۔ نہ حضرت بیطرح ملک کے سب سخن سنجوں کو نالائق اور سب سخن فہون کو سنے وقوف قرار دینے والے۔ مجھے جو کچھ لکھنا ہے وہ حضرت ہی کی نثر پر جو اپنے فکر و دھن کو موتی کہہ کے جوہر ہوں گے ساتنے پیش فرما رہے ہیں۔ اسی ضرورت کے آگاہ کیے دیتا ہوں کہ جہاں کہیں "حضرت" کا لفظ میرے قلم سے نکلے۔ وہاں میرا مقصد

ناصر علی خان بہادر کی دانت واحد ہی سے پرگیا۔

حضرت یقین فرمالیں کہ میں اوکی نثر کو موت سے دیکھ رہا ہوں جب وہ تیرہویں صدی کی شکل اختیار۔ کئے ہوئے تھی۔ چرچا اور نتائج کا مذہب قبول کر کے دوسرا چولہا لگا دیا۔ اور "بانی" بنکر ہر پرانی تب بھی میری نگاہیں اوپر پڑتی رہیں۔ اب اسے روپ بدل کر "صلائے عام" کا لباس پہنا ہے تو اب بھی میں اس کے دلینے والوں میں ہوں۔ مگر شوق سے نہیں۔ تلاش سے نہیں۔ بان۔ وہ اتفاق سے سامنے آئے تو چلتی پھرتی نگاہ ڈالوں حضرت یہ خیال اپنے دل سے کال ڈالیں کہ اردو کی انشا پردازی نے آپ کے قلم کی برکت ترقی پائی ہے۔ تیرہویں صدی کے زمانے میں بھی فصیح اردو کے ایسے ایسے لکھنے والے موجود تھے جنکے سامنے حضرت کا قلم خام نے جو زیادہ وقعت نہیں پاسکتا تھا لیکن انکو کوشش لکھا گئے ہیں اترنے کشتیاں لڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بے شک اردو کی معاملہ نگاری پر اگر اسان کو سیر ہو جو م کا۔ اوکی سی لطیف۔ سلیس اور فصیح اردو ملے۔ تھنی۔ اور اخلاقی بحثوں میں نہ اونکے پہلے کسی نے لکھی تھی نہ انکو بعد ابھی تک کسی نے لکھی ہے۔ آئندہ کا حال خدا جانے۔

سید مجرم کے مخالفین میں اگر کسی شخص کی اردو نے کچھ خوبیاں دکھائی تھیں تو وہ مولوی محمد علی تحفیلدار بلاری تھے۔ مگر نہ سید کے بارے۔

حضرت کی اردو اسوقت طفل فرازون میں ضرور دھچکپ تھی۔ ماریوں۔ جیسے آتشباروں میں چھپ ندر۔ جیسے کسی پہلو قرار نہیں۔ تسانت کیسی۔ اور سنجیدگی کہاں۔

اب میں حضرت کی خاص انشا پردازی پر توجہ ہوتا ہوں۔ "کی پہلی سطر میں تحریر فرما سکتے ہیں۔

"اس پر تقاضہ آئے،

"تقاضا" لفظ کے ساتھ صحیح ہے۔ ہرگز

کے ساتھ غلط۔ شیخ سعدی ام کا مصرع بہت مشہور ہے۔

از تقاضا کے زشت قضا بان

ایسے دعویدار ادب کے ایسی فاش غلط نویسی!

جو مجھے صفحہ کی پہلی سطر۔ "اس رسالہ کی نوح کو دہلی کے خیال سے جامع مسجد کا نقشہ اور سطر سے لیا گیا جس طرف سے شہر نظر آتا ہے"

حضرت نے چودھویں صفحہ میں اپنی ابھی ہوئی نثر کی تشبیہ "گیسوے پریشان سے دی ہے۔ مگر گیسوے پریشان تو خوشنما اور دلکش ہوتے ہیں اور حضرت کی ابھی ہوئی نثر مطلب کو ابجھا کے دماغ کو ابجھن میں ڈالتی ہے اس سے میری رائے میں اسکی تشبیہ برگد کی جھانڈ سے بہت مناسب ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت اپنی عبارت کے اثر ہونے سے خود واقف ہیں پھر بھی بے ربط ہی لکھتے ہیں۔ اس کو یہ بات سمجھنی پڑتی ہے کہ اونکے قلم کی زبان ہی سلجھے ہوئے بیان کی عادی نہیں ہے۔ خیر۔ میں اونکی عبارت کو درست کئے دیتا ہوں۔

دہلی کی مناسبت سے اس رسالے کی نوح پر جامع مسجد کا نقشہ اور سطر سے لیا گیا جس طرف سے شہر نظر آتا ہے"

یا تو حضرت اردو کی دنیا سے واقف ہی نہیں کہ اوسم گنتی آبادی ہوئی ہے یا جان کے انجان بیٹے ہیں۔ وہ اسی چوتھے صفحہ میں تحریر فرما سکتے ہیں۔

"فسانہ عجائب پر اسنے لڑ بچہ میں اوکل کے ناول کی بھی نثر اردو کی شکاری کائنات ہوئے

"مگر شہر تعلیم"۔ "المامون"۔ "الفاروق"۔ "آجیات"۔ "نجات سعدی"۔ "امام الوصفیہ کی سوانح عمری"۔ "سید کی سوانح عمری"۔ "غرض کثرت ہے۔ اردو میں ایسی اچھی اچھی کتابیں لکھی گئی ہیں جنکی نثر حضرت کا قلم کہہ ہی نہیں سکتا۔ میر سید علی بلگرامی اور عزیز مرزا صاحب بی اسے کی کتابیں جو علمی حرا لے کی کتابیاں اور پانچواں میں ہیں۔ کیا حضرت انھیں ادب میں داخل ہونے سے قائل نہیں ہوتے؟ میں کہاننگ۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیکل انجینئر صاحب ہمارے گورنمنٹ

مغز انگریزوں میڈیکل کالج کیمبرج وینڈرمن نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پوربین ڈاکٹروں نے بعد تجزیہ اس سرمہ کی  
تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیاب کے لکڑا کسیر ہے صنف بصارت تاریکی چشم دھند جالایڑ وال غبار بھولا سبل سُرخِ ابتدائی موتیا بندہ پانی جانا خارش وغیرہ  
مغز ڈاکٹر اور علیم جاسے اور ادویہ کے انگھون کو مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کر سکتے ہیں چند روز کے استعمال سے بنیائی بہت برقعہ جاتی ہے اور عینک  
کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت  
فی تولد ہر سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عرصہ میر کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولد تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولد ۴۰ روپیہ  
شریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میر سے کے سرمہ کے اشتہار و ان بچنا چاہیے ۔

یو فیئر یا سنگھ ابووالیہ مقام ٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

اُن مرعینوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کزور اور بیاہتھیں  
استعمال کر کے دیکھا مفید آیا۔ میری رائے میں خاصکر  
اُن مرعینوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری  
رہتا ہے اور دھند غبار کزوری نظر ہو یہ مسخر نہایت  
ہی مفید آیا +  
سما اقم۔ - برج لال گھوس را سے بہادر ایلیم ایسیس  
اسسٹنٹ سرجن ویروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔  
حال آنریری سرجن گورنمنٹ ہند +

استعمال کرنے کا شیراز ہو جس سے تعریف سنی تھی وہاں  
استعمال میں مفید اور ہمدرد یا میری رائے میں ایک مضمون  
مثلاً بڑے کوثر بن بزرگوار کی تاجات اور ہرگز ان کو ہرگز  
کی معرفت و دخت ہونا چاہئے تاکہ ہر امیر و غریب کی معرفت  
مستفید ہو کر ایک دعا و خیر سے یاد کر رہا ہوں یا ایک توبہ  
میرے کا سفیر نہ اعلیٰ قسم دی۔ پی۔ دوست صحیح بن  
سراقت۔ ذاکر وجود ہری امیر خان میوہ کیل انجارج  
شفا خانہ تونسہ دیرہ غازی خان +

انے بڑ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہو  
(۱) مینے اور دیکھ کر بہت سے متعلقین نے میرے پاس سر ہو کر  
سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہو، شعل کس  
نہایت ہی مفید پایا آجکون کی بیماریوں کیلئے اس کے  
عکس رکھتا ہے۔ آجکون کو ترقی مانہ رکھتا ہو، مرنیالی  
کو طاقت بخشتا ہو۔ درحقیقت یہ سرمہ مرنیالی کا کمر کھنے  
کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہو۔ آجک کبھی  
کوئی دوا اس سرمہ بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ہو  
ساقم۔ آریس نواب محمد حیات خان۔ خان بہادر یو  
الیں سابق ڈویژنل سیشن جج قیامت جالندہر  
سرمہ کو غسل کو ریفورل ہند  
(۲) میرے میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ ایک  
تخص خسیکی آنکھ میں لجنہ ہو گیا تھا۔ بہت فائدہ ہوا ہے  
یہ شخص چند ڈاکٹر ونگا علاج کر کے مایوس تھا ہمارا  
مہربانی کیونکہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم کے یومیہ قیمت طلب کی ہو  
ساقم۔ ہمارا دفتر وجیت برتاب دوا در سہا صاحب  
بہادر والیہ ریاست تلکونہ میں خلع کو رکھو رہے  
(۳) جناب یو و فیس سردار میا سنگھ صاحب -

تسلیم کیا، آپ کے میرے لیے سفید پر سر کو تھریا جس میں ہفتوں پہلے  
 لکھا تھا کہ موت پائی۔ دھندلے پھولوں کا غم آنکھوں میں رزم  
 اور رخسار کے ہاتھوں میں تپتا ہے ان میں ہنسنے کی جگہ

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم ہو آئیگا میرے سہم الیا  
 میں نقدی کر تا ہوں کہ بیشک یہ گوری چشم کیلئے بہت  
 مفید ہو میری آنکھیں بالکل کھل کر ور قعین لگانا ایک  
 کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت  
 ہو کہ صرف چار روز کی سہمال سے تین تین پر بلکہ تمام  
 دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
 راقم ۷ میان خورشید محمد خاں علیابین محمد خان صاحب  
 بہادر رئیس اعظم بھوپال -  
 (۵) کرم بندہ تسلیم - میں آپ کے قابل قدر میرے کرم کو  
 عرصہ پانچ سال سے سہمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ  
 اشتہار میں لکھا ہوا اسی بھی کئی درجہ بہتر ہے میری چشمہ  
 لگانا بالکل چھوڑ دیا اور اب اخیر چشمہ کے لگنے پر یہ سکتا ہوں  
 راقم - رادھا کشن گورنمنٹ پبشر دھنسلہ  
 جوڑی گران  
 (۶) میں نے میرے کاسہرہ جو دار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام  
اگر کوئی شخص میرے بھائی کی سندھت میں  
جو قریب تین ہزار روپے ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا۔ جولاہور کے پنجاب بینک  
میں ہی مطلب کے لئے پانچ سو روپے  
جمع کیا گیا ہے

گناؤں - وہ چند کتب فروشوں کی وسیع خرید و بیع فرما لیتے تو اونس کے خیال کی تکی دور ہو جاتی۔ حضرت کی نگاہ وسیع نہیں۔ صرف اتنا ہی تصور ہے اور زیادہ نہیں۔

حضرت پانچویں صفحے میں تحریر فرماتے ہیں -

”سچ بولنا چاہیے تو رسالوں میں ایسی جہان میں کے مفصل مضمون چاہیے۔“

کس اور ترکیب کے عبارت لکھی ہے کہ تو یہ حضرت کے فکر کو اس عبارت کے لکھنے میں ایک مشکل ضرور پیش آگئی تھی یعنی اردو میں ابھی تک اس مرکب کا قطعی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ

جیم کا اظہار منظور ہو ”چاہیے“ کہنا چاہیے۔

”چاہئیں“ یا ”چاہئے“ کی کوئی بھی ساخت نہیں کہ بعض انشایہ وادوں نے ”چاہئیں“ کی تحریر اختیار کی تھی لیکن وہ عام طور پر نہیں جلی۔ وضاحت

چاہیے تھی کہ سب سے عبارت اس چکر ہی سے بنائی جاتی اور دوسری شکل سے تحریر ہوتی نہ تھی۔

”سچ بولنا چاہیے تو رسالوں میں ایسی ہی جہان میں کے مفصل مضمون کی ضرورت ہے“ اسی کے

ساتھ ہی یہ بات بھی مناسب تھی کہ ”چاہیے“ اور ”چاہئیں“ پر مدہلی اور کھنڈوں دونوں شرف کا فیصلہ

اور تا امکان اتفاق چاہا جاتا جس سے وہ کتنی ہمیشہ کے لیے سلج جاتی جسکو حضرت کا قلم نہیں سلجھا سکا تھا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہمیں ملجھا

سکتا ہے۔

حضرت پانچویں صفحے میں تحریر فرماتے ہیں -

”یہ تو آپ کی زبان کے ساتھ بڑا سلوک ہو کہ اردو کی نسبت جو الزام تھا کہ اس میں نہیں

دوبل کے مضمون کے سوا اور کچھ نہیں

نہیں۔ یہ الزام سٹا جاتا ہے اور خوبی بدستور رہی بلکہ انہوں نے جہاں اپنی زبان

لا جواب ہے بڑھ گئی کہ فلسفیانہ مضامین جو کسی زبان میں اس طرز پر نہ ہونگے

بڑھ گئے۔“

اس عبارت کی فصاحت کو تو ملک کے انشا پرداز خود ملاحظہ فرمائیں گے۔ مجھے گفتگو صرف اس فقرے سے ہے جو ”بلکہ“ سے شروع ہو کر بڑھ گئے۔ یہ فہم ہوا ہے۔ حضرت کا یہ فقرہ

”جہاں اپنی زبان لا جواب ہے“ اس محل پر کچھ بے معنی سا ہے۔ کیا یہ طلب ہے کہ فلسفہ کے مضامین کے اردو زبان کا

کتب خانہ بھرا ہوا ہے اگر ہی ہے تو صحیح نہیں اور اگر اور کچھ ہے تو وہ کیا ہے؟

اگر یہ مطلب ہو کہ اردو زبان کا ظرف اتنا وسیع ہے جہاں فلسفہ کے مضامین ابھی طبع ہو سکتے

ہیں۔ تو یہ بھی صحیح نہیں۔ ملک کے ذی فہم اور انشایہ واد چلا رہے ہیں کہ علمی الفاظ کا

ذخیرہ اردو کے پاس کچھ ہی نہیں ہوا کی تحریر اور ابھی تحریر میں صرف اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ لکھ رہے ہیں اور ابھی لکھ رہے ہیں

حضرت کا یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں کہ فلسفیانہ مضامین جو کسی زبان میں اس طرز پر نہ ہونگے بڑھ گئے۔

”یعنی اردو میں انگلیش - فرینچ اور یورپ کی تمام نلہ خیالہ زبانیں تہقہ کا میں۔“ تو سوا انہیں پھر آج کے اور کیا بن پڑے۔

حضرت نے تو اپنے ”عید“ والے الفاظ میں کو بھی فلسفیانہ قرار دے دیا ہے۔ فلسفہ

ہی آپ کے ہاتھوں اپنا سر پیشے گا۔ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اردو اور ہر برٹ اسپنر اس طرز پر

کو نہ پہنچے۔ گو باہم میں کچھ رہا گئے لیکن جب تک ملک کے انشایہ وادوں کو نہیں کا موقع ملے

میں تہقہ لگا کے یہ شعر پڑھے دیتا ہوں کہ خذہ ملقین می کنی گل را و ریت شاد نیست

درس ہی گوئی فلاطون را و بیت یاد نیست حضرت سلا کے عام کا ایک وصف یہ بھی تحریر

فرماتے ہیں -

”اسکے لیے اخباروں میں اشتہار نہیں دے جاتے۔“

بجائے ”تغیر الشرق“ میں مہینوں سے اسکا اشتہار شائع ہو رہا ہے یہاں تک کہ

ستمبر ۱۹۰۹ء کے پرچے میں بھی موجود ہے۔ اب اس بجا علی کی نسبت کیا ارشاد ہوتا ہے

فراد بھیجے کہ کسی نے بھیجا نہیں۔ گو لے میں بڑھ گئے ایک ورق دہلی سے آتا تو کلکے

پہنچ گیا۔

حضرت اسی صفحے میں تحریر فرماتے ہیں ”جن کے صلاح و مشورے کو عمل عام“

اس مرتبہ کو ہو گا۔

”مرتبہ“ کی رسم کتابت کو کاتب کے سر جھونک بھیجی

لیکن صلاح و مشورے کے سچ میں داؤد) عطوں کا آب لائے ہیں۔ یہ غلط نویسی کس کے

ہاتھ جانی؟ ”مشورے“ میں ”سے“ ہندی ترکیب سے لائی گئی ہے۔ تو کیا حضرت کو آج تک

یہ بھی معلوم نہیں کہ فارسی اور ہندی کے سچ میں عطف کا ”و“ لانا متروک۔ معیوب اور ناجائز

ہے۔ بجائے اسکے ”اور“ لکھنا چاہیے تھا۔

حضرت معاف فرمائیے گا۔ مجھ سے گستاخان ہو رہی ہیں۔ ”گز زبان“ کا معاملہ اور آپ

تمام ملک کے ساتھ زبان درازیوں پر تل کھڑے ہوئے۔ آخر میرا تم ہی زبان رکھتا ہے۔

ماتہ

عزت نشہ زینم رخ نکوئے ترا

زمن سرخ کہ می خواہم ابروئے ترا



## اشتہار

نیلام قطعانہ، اراضی، باغیچہ، کھیت، کھجور، کھجور، کھجور

از ایٹ روڈ تالالوٹش روڈ

قطعانہ، اراضی، باغیچہ، کھیت، کھجور، کھجور، کھجور

لاٹوش روڈ، بتاؤ، ۵ دسمبر ۱۹۰۹ء، یوم، بدھ، بوقت، ۹ بجے، امیج، موقع، یہ نیلام ہونگے۔

نقشہ قطعانہ، اراضی، باغیچہ، کھیت، کھجور، کھجور، کھجور

دفتر میونسپلٹی میں معمولی اوقات دفتر میں دینے، موقع، بڑھ، لکھا، جا، سکتا، ہے۔

دیگر امور دریافت طلب صاحب سکریٹری میونسپل بورڈ، لکھنؤ سے معلوم کیے جائیں۔

ڈبلو۔ ای۔ بانٹاک، سکریٹری میونسپل بورڈ، لکھنؤ، تحریر، میرٹھ، ۱۰ نومبر ۱۹۰۹ء

# دوالی

## کے بتائے

منہوں میں تمام طبع عالی کے دیے  
دش دینا جہان میں خوشگفتاری دیے

گردون ہے کہ پھیلے ہے چراغ ہو  
تا ہے تیرا فلک پہ یا دوالی کے دے

### ایضاً

جو بہت ہے وہ ایل یون سے دل ملتا  
جاوے نہ سکا ہو سکا بھی کیا چلتا ہے  
قشقہ سا آفتاب پڑا ہے کیا زور  
ستاب دیا سا کیا پڑا جلتا ہے

### جدید سراپا

ہی ہے اگر شہر تو تل ہے گل شمع  
لوکان کی گرت زور تو عارض گل شمع  
ہرے ت جبین تیل تو ابرو دہی  
گیو سے پریشان ہی یہ یا کامل شمع

### دیگر

کیا گہ سے سے کالو نہ ہن کالی لین  
ہن دودھ کی سوتین منہ لگا کر پی لین  
سینے پہ او بھار یا بتا سے ہن دھر  
یہ دانت ہن منہ میں یا تھا کھیلین

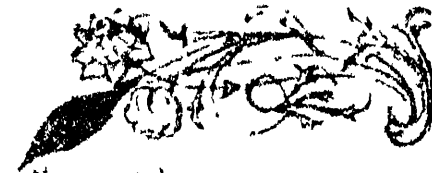
### ایضاً

بازار میں ہر سمت پرچم ہن چڑھے  
چم چم کی صداؤں پر ہن کمان کھڑے  
ہلے میں نہ کھت ہو کہ ہاتھوں میں کرے  
ہیکل کر گئے بار کھلو نے ہن پرے

### ساقی



## سفید بال ہو موسم خضاب آیا



اس جو دھوین صدی میں ایک طرف تو بالوں  
قبل زو وقت بوجہ ضعف تو اسے داغیہ سفید  
سوئے کا پڑا اوٹھا یا ہے جس سے  
بورٹھا - جوان - بچہ - کوئی بھی خالی نہیں ہے  
دوسری طرف تجارت کا وہ دور زور زور  
شور ہے کہ قبول شخصیکہ جو باہی ہدی کی گروہ  
دیکر ہتھاری بنا بیٹھا ہے - ایسے وقت میں  
نہ فرضی تاجر بنا - نہ خیالی دراندہ نہ قائم گردینا -  
نہ جعلی اور اصلی اسناد سے حکیم اور ڈاکٹر  
بن بیٹھنا وقت طلب بات اور مشکل امر

ہیں جس کسی نے ایسے وقت میں موقع کو  
ہاتھ سے دیا گو یا پلے درجے کی حماقت کی  
کیا یعنی کہ موجودہ زمانہ میں اشتہاری ادویہ  
حشرات الارض کی پیدائش اور خلق سے زیادہ  
بڑھ رہی ہیں مگر جو احمق درجہ ان باقیست  
کر بنیاد پر - بھگوار اور دانا لوگ ہی انفاظ

کے بیچ میں چھٹس احمقوں سے بڑھ کر کام کرنا  
ہن - اور اشتہاری بازار میں خریدار ہو جانا  
ہیں - اگرچہ ہکو بحیثیت ایک کمیٹ ہوئے کے  
بہت کچھ تجربہ حاصل ہو چکا ہے مگر فی الحال ملک  
میں جن لوگوں کو خضاب کا اشتہار سے زیادہ شوق  
ہو آئیں ہر اپنے ذاتی تجربے پر اطلاع دیتی  
ہیں کہ خضابی افگنی

خرید کیوں - جسکا اشتہار  
وضوح سے چھپ رہا ہے -  
(۱) اول موسم بالکل نوکھی اور نئی ہے -  
(۲) قیمت بہت کم -  
(۳) محصول ایک ہر سرے گنگھی گنگھی ہو گیا  
(۴) گارنٹی یہ ہے کہ اگر گنگھی گنگھی ہو گیا  
بالوں کو چھوئے ہیں اپنے برقی اثر سے آنا غانا  
سباہ نہ کرے یا رنگ بچت ہو یا دھوئے ہی

عبداللہ مشرقی مولانا احمد حسن صاحب کت مدظلہ  
مندرجہ ذیل سنگلاخ کتابوں کو ایسا مل گیا کہ حقون کو  
پالی کر کے بہا دیا - جن حضرات کے یہ کتابیں نہیں کہیں  
وہ کمال شاعری اور ذائق سخن سے بالکل واقف ہیں -  
حل کلیات اردو غالب دہلوی - - چل چنگ  
الحار یوں ہی میں دھرا رہا بڑے بڑے شعرا اور  
علماء نے غالب کے اکثر شاعر کو بے معنی بتایا قیمت عمر  
حل نکات مرزا بیدل - - ہندوستان میں مولانا  
عبد القادر بدیل کا کلام کوئی کیا سمجھے گا فارس میں ہی  
اسکے سمجھنے والے نہیں - قیمت عمر  
حل قصائد خاقانی - - کلام خاقانی باعتبار انک  
اور بیضیوں اور اوراق ہونے کے تمام شاعرانہ فارسی  
کلام کے بڑا ہوا ہے - قیمت عمر  
مولانا موصوف - - بڑی جگہ کا ہی حل کے ہن -  
نامہ مبارک انحضرت صلوات - - جو مالک بچوں مندر  
ہن سادی کے نام بھیجا گیا تھا جسکی برکت سے اس نے  
۱ - سلام بعد ہزاروں مفکروں کے قبول کیا جسکا فوٹو  
میں موجود ہے - یہ کتاب شمالی ہندوستان میں ۱۹۷۷  
میں نکلتی ایک قیمت مقرر ہے قیمت ۱۳۰  
صلوات کا پتہ ہے - علی احمد انصاری مقام شاہ  
ضلع گورداسپور (پنجاب)



دیو الی کے کھیونے  
سودیشی و شکاری





کتاب

10/10/10

(۶) یہ کہ اسکو اسیر اعظم لانا چاہیے ہر قوم  
 پس جو اسے انصاف ہے کہ ان موجودہ ارضیا  
 کی جنگی ہر شخص کو غور و خوض سے دیکھ جائے  
 اور اگر خدا خواستہ ہو سکتا ہے تو یہ زمین  
 تو اپنے دوست احباب کے لئے اور اپنے  
 بے خبر و بے خبر کے لئے بھی خدا کا ہے جس کی قسم  
 قسم ہو جانیں ۔ اور یہی زمین ہر قوم  
 کی ہے جس کی شہر اور عمارتیں ہر قوم  
 عمر و کمال کا ہے جس کی شہر و عمارتیں ہر قوم  
 کی ہے جس کی شہر و عمارتیں ہر قوم  
 نقلی جنگی تو نہیں آجائے گی ۔

فکر که پادشاه دانش باید اندوختی

خاکسار رسالہ انڈین ناولسٹ کا ہے۔  
ضلع بلند شہر مطبوعہ کم انو برسرہ قلعہ دیکھ رہا تھا  
کہ حسن اتفاق سے اوس میں چند مضامین  
از اخبار سرخ میسر ہوئے نظر سے گزرے  
(مجھے یہ نہیں معلوم ہے کہ حضرت سرخ  
کس بوستان وصال کے بیل پر از استان  
ہیں۔ مگر قیاس قحطی ہے کہ شاید محمد نستان

۱۹۰۹ء میں جب کہ انٹرنیشنل ادیب گنج سائنڈی گئی شاخ کا اوکل (مقامی) اور تہود (دستانی) سواری اور مال کنواں سٹے ہر طرح کا دفتر کھل گیا ہے اور غبر ۷ و ۸ ڈولن بالائی ادیب گنج شاخ کا حسبِ میل تہود تبدیل وقت ہوگا۔

بالا	روانگی	بالا	روانگی	بالا	روانگی
داخله	داخله	داخله	داخله	داخله	داخله

سید

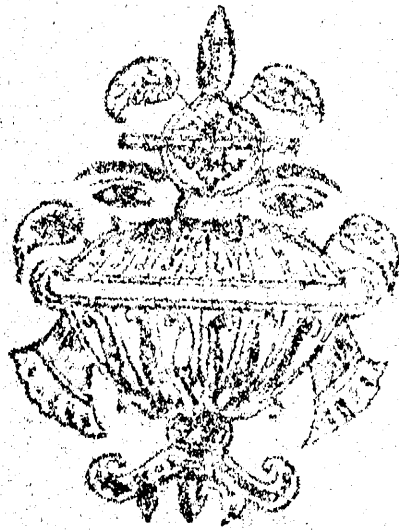
۱۔ ارجیلیسین  
تھام، مقام ٹرانک پریٹنڈنٹ

مولد مسکن - مرہوم الشیخ بنی (۱۰) محمد زکریا  
مقام میں کے ایک قابل دیوبند -  
"شوریں کر رہی ہوئی کی سیدہ زہرا  
کی سہیلی سے ساریج تھا - جو عید و عزت بھر  
سنگم دیکھا ست اور باب غایت فخر کی رنجش  
نے آواز نکلیا جاتا ہے - شہر منظر کی آواز  
عبرت - آواز و سنج آواز ہے - مگر اچھے ذرا  
کر حضرت سہیلی سے کہیں اس کے اندر لیا  
سے جو لڑکی کی حرارت ہمارے سے  
کھلے کے تار سے منظر کی کھڑکی کی  
سے اس بوجہ اور عین ہر کے (۱۰) عین  
سے پنج شہر کے کھلے کے

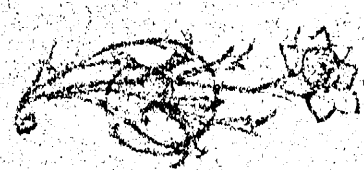
### شہر ہوا

شہر کی کھڑکی کی سہیلی  
اگر ایمان کی ہوا ہو تو  
پندرہ سستان میں ہوا ہو تو  
ہمارا جہنم تمام ہوا ہو تو  
خوشی کے ہوا ہو تو  
کہ جہنم - اسے تو جہنم ہوا ہو تو  
سجادہ ہے - عبادت کے ہوا ہو تو  
میں اعلیٰ ہوئی ہے - اور جہنم  
کی جہنم ہے - اس کے جہنم  
جہنم سستان ان کا ہے - ان کے  
آپ نے دیکھا ہو تو ہوا ہو تو  
جہنم - شہر کی شادی اور  
آپ پر بادی کا ہوا ہو تو  
کا طریقہ ہے کہ شادی سے  
کی ہندی کو خوب شہر کی ہوا ہو تو  
پہوئی یا الوداع ہوئی تو  
دو ہونے کی ہوا ہو تو  
مقول یعنی ہونے کو ہوا ہو تو  
کے لائق ہے یا نہیں -  
ہندوستان میں کہا ہے -  
پہوئی ہوئی ہو جائے -  
گفتگو میں اس کی ہوا ہو تو  
اور کھڑکی کی ہوا ہو تو  
سے سوئے ہوئی ہے -  
نقص ہوا ہو تو  
یعنی ہونے کے نامی ایک

شادی کا انجام ہوا -  
اسکی شادی کو چند ہی روز گزرتے  
کہ ہوی جان کی ہادی میں جوانی کا بال  
کشتیں میں یہ قدرت نہ تھی کہ ہادی میں  
جلا کے اسکا پوش فرو کر دیتا - آخر ہوی صاحبہ  
کو ایک سننے افکار کی ضرورت ہوئی جسکے ذریعہ  
سے وہ بڑی خوراک حاصل کرے - چنانچہ  
وہ گھر سے نکلا اور زور کی سیر کرنے لگی  
جب دیکھو تو ہر کی بغل سے غائب - جب دیکھو  
تو ہر کے ہوا ہو تو - بچارے کشتیں کا قافیہ  
اسے روئے کو ہوا ہو تو - تک ہوا ہو تو  
روا سے رات کے وقت بدراہ ہوئے کے  
پتہ پاؤں ہوا ہو تو - اور پاؤں ہوا ہو تو  
پتہ ہوئے اسے ہوا ہو تو -  
شہر ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
وہ ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
مارے ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
سے ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
عادت کے ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
شہر ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
پتہ ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
شہر ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو  
سے ہوا ہو تو - اسے ہوا ہو تو



## سارس کی تارک لوطی



پا سے ہوا -  
اس عنوان سے ہوا ہو تو  
حقیقی اور ہر کسی اور ہوا ہو تو  
کھلا ہے اسکا ہوا ہو تو  
گزارا جسکا ہوا ہو تو  
ہر کسی اور ہوا ہو تو  
پتہ ہوا ہو تو  
مخاری ہوا ہو تو  
مہر اکرام اور ہوا ہو تو  
شہر ہوا ہو تو  
آپ ہوا ہو تو

## تاریخ شہر

کلیس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
نہی ہوا ہو تو  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -  
کاغذ درجہ اول کا جلد  
کاغذ درجہ اوسط کا جلد  
خیر جلد  
شاہ محمد خان صاحب کیشن ایکٹ امین آباد لکھنؤ  
دفتر رسالہ الفاظ لکھنؤ کے پتہ سے لکھنؤ

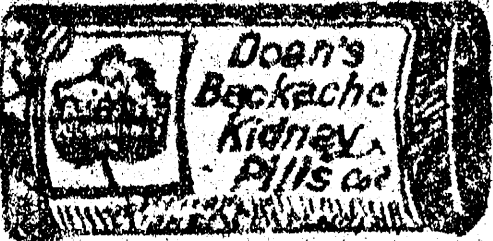


# پاسل

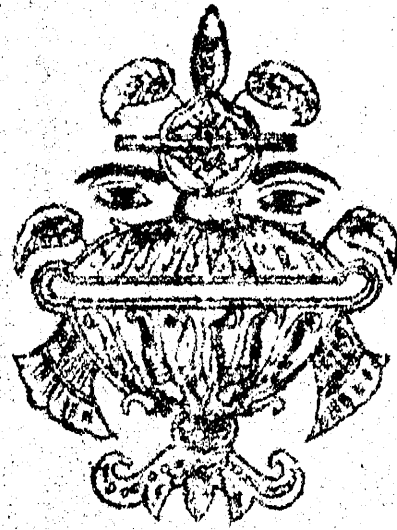
## صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات یہ دنیا کا سبب پیشاب کا بڑا ہی اور سبب کہ جو کہ  
کمزور اور ضعیف گروہ خانہ میں سے نکلتے ہیں یا جو کہ  
میں طرح مچا کر نہیں کہتے ہیں کہ وہ کسی پر ہی کہہ کر صحت کا  
بہت کچھ یاد رکھ رہا ہے کہ گروہ کے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے  
صحت قریب ہی ہے۔ بہت سے مرد و عورتوں کا یہ خیال ہے کہ اگر  
ان کو کچھ دیکھ کر خوب یاد رکھنا ہوگا۔ یہاں سے پیشاب کا کمر  
میں گھان معلوم ہوگا۔ وہ کہہ کر دیکھو۔ وہ دوسرے پتوں کی بنا پر  
لفظ و ضابطہ ہیں۔ کچھ کہہ کر دیکھو۔ وہ دوسرے پتوں کی بنا پر  
ہو یہ مرد و عورت کا ناقصیت و غیرہ۔ اگر تو یہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
اراضی سمجھا۔ جتنی ضرورت ہوگی۔ اور اگر وہ کچھ خطا  
کرتے ہیں تو وہ مستورات کی قسم کی بیماریوں کو دیکھ کر دیکھ کر  
آبی امراض خیال کے بدلے میں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی وجہ سے  
بہت اذیت دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
گردن کا درد پیشاب کے اعضا کو توڑ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
تیزاب اور خون میں سے نکلتے ہیں۔ یہ کہہ کر دیکھ کر دیکھ کر  
عورت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اس کا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
لوگوں کو کچھ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
ہر نالی کو اجاگر کرتے ہیں۔

عرصہ سے اردو بیچ میں بارسل کی تذکرہ و تائید  
کا سہارا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
کسی حد تک پایہ تکمال کو پہنچ چکی ہے۔ یہ کہہ کر دیکھ کر دیکھ کر  
کہ جاسیائے اردو نے ایسے قواعد کو جو کہہ کر دیکھ کر دیکھ کر  
منقبط کر لیے ہیں کہ جملہ الفاظ پر منطبق ہو سکیں  
اردو کا اعلیٰ اہل زبان پر بھی ہے۔ اور ان میں فرق باہمی  
کون اہل دہلی و گجرات ہے۔ اور ان میں فرق باہمی  
ہے۔ اس لیے کہ یہ ترقی ہے کہ جس کو زبانان لکھنؤ  
تذکرہ استعمال کرنے کے قواعد دہلی تائید ہے۔ ایسی  
صورت میں مسئلہ کا حل ہونا معلوم۔ زمانہ  
حال سے ساتھ برس پیشتر فقط بارسل اور کمر  
استعمال کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ اس تنازعہ زمانہ فائنل  
مرحوم عورت ہندی میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔  
میری تصدیق دلی کو میرا سلام ہو۔  
کل انشا کا بارسل ہو گیا۔  
اب ناظرین خود خود فرما کے تصدیق کر لیں۔  
اور مستفسر صاحب تذکرہ استعمال کر لیں۔  
کہہ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
ہماقہ



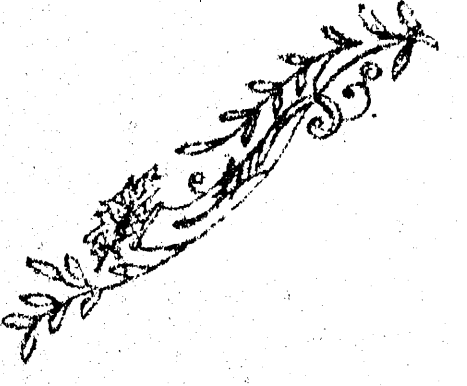
نہ دور وید یا ہڈیوں کے عرق نام و دافو شس  
فرہشت کرتے ہیں یا دونوں کی۔ دو۔ باکس۔ ہر ایک باکس  
ڈون کا کام کہ انوش و سٹائٹ ایک و تپہ نکالتے  
کسی قسم کی خارش کیوں ہو تو رگم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت  
نوریک ہی و یا جہاں لیا بیرو باہر کی ہوتی یا خونی (سرخ)  
اور دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
شور اور خارش و درد و بہت بگڑا ہوا حالت میں ہی  
کھینچنے کے لئے کافی پانی گھوسے۔ تمام دوا کا اندازہ کہ اس  
بہت کار و در او پسیدہ فی ثبیر۔



گائے کے مشابہ سفیدی میں ہو۔ پیشانی پر  
جو کہ ماسقے سے تعبیر کیا جاتی ہے۔ جسکو  
فارسی میں جبین بھی کہتے ہیں اور تہہ ہی  
اسی کا نام ہے جو کہ سر کے نیچے اور بینی  
نیچے ناک جبین دو ہتھکے ہوتے ہیں جبین  
عورت کے پرانے خیال کی وحشی عورتیں جو کہ  
مردوں کی مادہ کھلائی ہیں جن سے مرد  
دلدل ہول کر سکتے ہیں جسکی وجہ سے بال بچہ  
بہت اہل ہوتے ہیں۔ وہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر  
رفتہ رفتہ دن کے کان کھڑے ہوتے ہیں۔  
وہ کان جو کہ سر کے دونوں جانب کے  
ہوتے ہیں جسکو گوشش بھی کہتے ہیں۔  
وہ گوشش جو کہ سنتے کے کام آتے ہیں  
وہ سننا جو کہ دماغ میں رکھا جاتا ہے۔  
وہ دماغ جبین اور اک۔ خیال۔ حافظہ  
وغیرہ مشترک احساس مقیم ہیں وہ احساس  
جسکے سلم اور اعتدالی حالت پر ہونے  
سے انسان انسان ہوتا ہے۔ وہ انسان  
جو کہ راشد اور رہبر اور آدمی قوم سے  
وہ قوم جو کہ ساریس کی صورت ترقی کی  
کھیت آہن لمبی لمبی ڈکین بھرنی اونٹ کی شکل  
گردن اوٹھا کے چلی جا رہی ہے الخ  
مگر سچ تو یہ ہے کہ۔

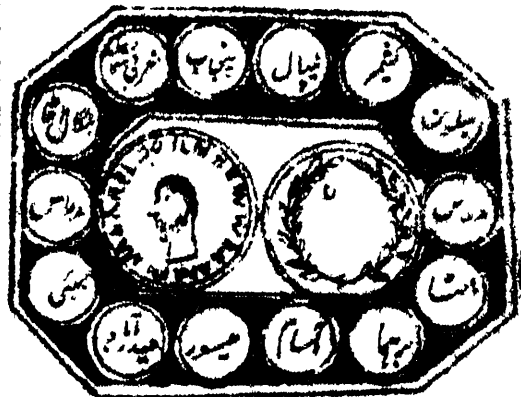
کار دنیا کے تمام کرد  
لہذا تم بالآخر  
ہماقہ

الخیر فی واقع  
نقد الخیری  
(امروہوی)



# کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن

## پارچہ والی گلی لکھنؤ



یہ توفیق مع ساری تفکات میر کارخانہ لکھنؤ نے نفاذ گاہ  
لکھنؤ میں اشیاء ذیل کی عمدگی کے صلہ میں عطا  
فرمایا ہے جو شہرہ میں ہوتی تھی جو کچھ اس کا فائدہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اسے ملکی ریسون - کارون  
اور ارون اور عام خریدار کی توجہ دے کر اسے  
مات دوست حضرات کی خدمت میں گزارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس شے کی ضرورت  
ہو طلب فرمائیں تجربہ پورا ساری تفکات ہے

### فہرست اشیاء موسم گرما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان بڑی بن بونڈ اور نہایت	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
تھان چکن کا دہلی یعنی چکن کے			
گل بوٹوں میں پر بہار کا دہلی			
بنی ہوئی			لکھ سو روپے تک
چکن بوٹیدار طبع طرح کو شہر			لکھ سو روپے تک
دو چم کا دہلی سنہری بیگات			
کے لائق			
دو چم چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر بہار کا دہلی			
سادی چکن جسکے گل بوٹوں میں			
پر بہار کا دہلی			
پانچا چکن سوئی مشینی چکن			
بڑی مہری کے			
کرنے چکن بیل بوٹے دار			
بوسے تیار			
کارخانہ چکن بوٹو شہرہ کام			

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
کلاہ سوزلی گول جسکو چکن بونڈ			
جامہ کے کچری جاتی			
کلاہ گول وشتی نما زردوزی			
دریشی کلاتون			

### فہرست اسباب موسم سرما

فرد رضائی سمہ ستر و گولٹ سلی	اکڑ	اکڑ	لکھ سو روپے تک
سلوائی تیار			
لحات تین ستر و دیا کین نما			
عمدہ خوش رنگ			
پلنگ پوش بھالار اور جاندار			
نہایت عمدہ			

### پانچین کھانہ والی تبا کوئی خوشبودار مشکلی گولیان

کمان ہین لعاب ہین کو غیرت مشک و ختن بنائے والے  
کہ ہر ہین لب فوشین بر سرخی کی بہار دکھائے والے  
ذرا ادھر شریف لائین اس روحانی و راحت بہمان  
وزنیت ربان کی لذت دیان کی محبت کو ملاحظہ فرمائیں  
یعنی یہ گولیان اعلیٰ درجہ کی خوشبودار ہوتی ہیں  
بسیب سیزش بعض حیرانہ اور یہ انجین کے ہوتے ہیں  
مرے دار خوشبودار و افادہ دہی دار ہوتے ہیں  
مفرح قلب بخیر رنگ و سار جواب دہ ہوتے ہیں  
محبی دندان رنھنی خون وغیرہ دے دے ہین  
گولیان و قداری ڈیہ ہوتے ہیں قیمت  
سادہ ۴ روپے  
قوام - بسکی گولیان ہین فی ڈیہ ۵ روپے قیمت  
زرد - یعنی جتی دار تبا کوئی سیر  
المشہر  
محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن سوداگران چکن پارچہ والی گلی لکھنؤ

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(بیکس برس سار ہندوستانی ستھالین آرہی ہیں)  
(۱) دوا جیسے دوا چھلت ہوسی دوا کے دو ایک معنادار ہیں  
دیا ہیں  
(۲) دوا جیسے اس دوا کا استعمال کیا جا تو دوا بڑھتی ہے  
۳ ہوسنے دوا والے یا جگا دوا مدام کا ساتھی ہو گیا جو بھی  
ہیں اس وقت صحت پانچین قیمت ایک شیشی ایک دیر چلائے  
دما کی دوا - ڈاکٹر محمول ایک تین شیشی تک پانچ آنہ  
ڈاکٹر برین حالت دیر والی دوا ہین مشہور دوائیں

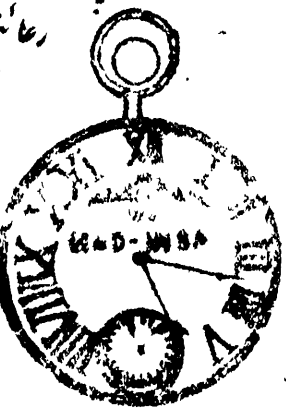
فاسفورس اسٹینیا اور امینا ملا کر - گولیان بنی ہین مغز پر  
رگ - ماس اور خون کو عیادت دیتی ہے اس سے انہی کو  
سے پیدا ہوتا ہے  
مقوی مہری کی گولیان کا پنا نقوہ وغیرہ ان گولیان کو  
آرام ہونے ہین دو ہفتہ کی خوراک تین گولیان کی شیشی قیمت  
روپیہ ڈاک محمول ایک شیشی جا - شیشی تک ۵

امراض مستورات کی دوا - یہ ہر ایک قسم کے مستورات کی  
دوا ہے ہر طرح کا رحم کی بیماری پر در - روگ تل کی کمزوری پر  
نہایت ہین درد وغیرہ کو ناکار اس دوا کا استعمال ہر رحم کی خرابی  
دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہے - ایک فوس دوا کی بھی آزمائش کیجئے  
قیمت ایک شیشی ایک روپیہ جا - ۵ روپیہ خوراک ہر ڈاک  
محمول چھ آنہ ان دوا ہین کی مفصل حال مہر ساری تفکات  
کے پوری کتاب بلانیت ملتی ہے ہنگا کر پڑھیے -

ڈاکٹر اس کے برین نمبر ۵ و ۶ تار چندت سریش  
کلمت

### را برٹ انگر سون اور نیویک امریکہ

رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے  
رعائی قیمت ۳۱ روپے



ہین یہ امر بلا مشافہہ صداقت کو پہنچ چکا ہے کہ انگر سون  
کی بنائی گھر دیوٹکا یاہ اری عملی کام پسند اور کم قیمت ہونے  
میں - دنیا میں نوئی گھڑی مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ خاص  
یورپ میں ہفتہ شہت حاصل کی ہے کہ اوسط روزانہ  
دن ہزار یا ۴۰ لاکھ سلاہ فروخت ہوتی ہیں انھیں  
میں اسکی قیمت ۵ شلنگ ہے - چونکہ ہنگو ہندوستانی  
ایکل وای کارواج دیا ہے اسلئے ان گھڑیوں کی رعائی  
قیمت کم رکھی ہے آئندہ سال شروع تک یا لاکھ گھڑی  
فروخت کیوا سٹے بھی جاویگی - ہر ایک گھڑی کے ہمراہ  
دو برس کی گارنٹی ہے - ہندوستانی ہمارے خاص غیبت  
پتہ ذیل سے یہ گھڑیاں ملتی ہیں -  
المشہر - ایسٹ انڈیا کمپنی کلکتہ راہ حاج بازار نمبر ۱۲  
اودھ پنچ - یہ گھڑی منے میں منگوائی تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے - قدر داناں وقت کی توجہ کی دالت ہے -



# پانچ روپے دو لاکھ روپے کی طرح ہو

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی بیہوش کا انسان گنا جاتا تھا آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید اور بجا دے دس ہزار نہیں بچا س ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چنانچہ سالہا سالہ روٹے گریں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے۔ میں شخص نے ایک دفعہ یہی اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام کے واسطے روح حیات کا مجسمہ اشتہار بن گیا ہے وہ بھی کمشنر صاحب، مامور لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کہ کسی دوائی شریفہ میں نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت مرغ و دھوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بھرنے والا اور شرطیہ تیل کی طرح سے محروم رہا ہے۔ نئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ماضی اور شہر کا مقابلہ اسکے بیٹے والے کو آسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹری۔ این صاحب بہار انڈین میڈیکل سوسائٹی جنسور منشاہ ایڈورڈ ہسپتال غلہ اللہ لکھ اور گورنمنٹ انکلیف کے مخزن داروں نے عجز صاحب سے روح حیات کو طاقت پس بے نظیر مانا ہے روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک و زندگیوں کے گودے یا فاسفورس کو تپ کا کاربن مصالح بکثرت پیدا کر کے۔ اعصاب کی سستی راہی بجلی کی لاگت سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحت مند و تندرست بنا دیتا ہے کہ چرخہ حادث زمانہ اگر نکلا میں بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاؤں +

ہندوستان، افغانستان اور مالک غیر کے بہترین اور مالک ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے پچھاروں معزز عمدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہوئے پر بھی ان بن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو بیچنے والا کالم کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالوں کی وجہ یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اسکے لئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدث دوا ہے بلکہ اعصاب کی ایک طاقت افزا غذا ہے یہ مقوی روح ہے جو دایم میں ہی قوت و روایت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں وقت و آمداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت با و حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواہشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دغیبہ کے لئے روح حیات بہترین اکیس ہے نامردی، ضعف باہ، ضعف مرثاز، جیان، سرہت، رقت، ضعف اعصاب، ضعف دماغ، ضعف معدہ، ضعف جگر، ذیابیطس، اختلاج قلب، جسمانی کمزوری، لاغری، بیرونقی، زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دینا ہے تو بجا ہے۔ خلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنہر قوت باہ کا مدار ہے۔ الغرض روح حیات ان سرستہ رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم تہلانا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ناشائستہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ مجنوں کو جو اندر۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم ہولادرنیہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو نو جوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپکی آئینہ نسل قوی مضبوط نہ ہوں جو تو روح حیات کو حرز جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جہد و فخر کروں بجا ہے اور فضل ربانی کا شکر میں قدر ادا کروں رو اسے۔ پہلک مجھے کیا کر کے نام سے پکارتی ہے۔ میری ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (دعا) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الخوس دوائی ہے جسکا نام روغن دافنہ سستی ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں چھوٹوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے مغز و طاقت بحال کر دیتا ہے اور گئے گزرے مریض نامردی کو پورا پورا مردہ بنا کر مہر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافنہ سستی چار روپے چار آنہ (العم) +  
یہ دو دوائیں انکے سوجہ حکیم محمد شریف آبی ڈاکٹر، سیالکوٹ، پراثر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +

مصنوع شام اورہ لکھنؤ نیا گاونین محمد سیاح حسین چھپو اسکے شائع کیا





# ضروری اشتھار

چونکہ مسٹر جیم ہانکس کارخانہ جنوبی جیم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریداران  
جوب جیم کو ۴ رو ۸ رو ۱۲ رو ۱۶ رو ۲۰ رو ۲۴ رو ۲۸ رو ۳۲ رو ۳۶ رو ۴۰ رو ۴۴ رو ۴۸ رو ۵۲ رو ۵۶ رو ۶۰ رو ۶۴ رو ۶۸ رو ۷۲ رو ۷۶ رو ۸۰ رو ۸۴ رو ۸۸ رو ۹۲ رو ۹۶ رو ۱۰۰ رو  
کیا ہے اسوائے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں  
چار آنہ اٹھ آنہ یا ساڑھے نو پنس بارہ آنہ یا ایک ٹینٹا ڈیڑھ پنس اور دو رو پیڑھ یا دو شلنگ

۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴ رو ۸ رو ۱۲ رو ۱۶ رو ۲۰ رو ۲۴ رو ۲۸ رو ۳۲ رو ۳۶ رو ۴۰ رو ۴۴ رو ۴۸ رو ۵۲ رو ۵۶ رو ۶۰ رو ۶۴ رو ۶۸ رو ۷۲ رو ۷۶ رو ۸۰ رو ۸۴ رو ۸۸ رو ۹۲ رو ۹۶ رو ۱۰۰ رو  
دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴ رو ۸ رو ۱۲ رو ۱۶ رو ۲۰ رو ۲۴ رو ۲۸ رو ۳۲ رو ۳۶ رو ۴۰ رو ۴۴ رو ۴۸ رو ۵۲ رو ۵۶ رو ۶۰ رو ۶۴ رو ۶۸ رو ۷۲ رو ۷۶ رو ۸۰ رو ۸۴ رو ۸۸ رو ۹۲ رو ۹۶ رو ۱۰۰ رو  
کرتے ہیں۔

اگر جیم صاحب کی گولیوں کے ملنے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ  
بدلاؤ دھوکہ لڑاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی اٹھرن انیڈکسپنی نمبر ۱۲ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

... ہو سکتا ہے

## نئے کھلونے



عشاق کے دل میں یا کھلو کیے  
باتھون کے یہ پہنچ رہے ہیں کہ دے دیے  
دیجا جو کوئی مفت کیونکر ہوگا  
جو دام دے ہین اونے پونے کیے  
”لا ابالی“

## تراشنا و لکش



کاغذی لیمو

والد ہین یا کیا نو کیلے لیمو  
اور خوب سجیلے اور رسیلے لیمو  
کر سکتے ہین کب مقابلہ لیمو ترش  
یہ حسن کی کان ہین وہ پیڑ لیمو

جیسا دو گے ویسا پاؤ گے

دنیا میں باہوس ہر اک کو پایا

لیکن قسم سے بڑھکے کسنی کھایا

قربانے ملا آسمان کے کوئی لاکھ

پایگا اوسیقہ رجو دیکر آیا

ایضاً

جو چاہو کھڑا کرو بن کر فتنہ

منہ کی کھاؤ گے دو گے دہو کا جتنا

مقسوم ہین جس قدر ہے پاؤ گرو ہی

افسوس نہ سمجھے تم سکھایا کتنا

## بچوں کا دوست

اسکاٹ المشن کو

یہ دوسرا نام لاکھون والدین نے دیا ہے جنکی اولاد کی تندرستی اور طاقت جسمانی  
کی تعمیر ہے ایسا مرنے دار ہے کہ بچے کھانے کے خوش ہوتے ہین ضعیف بچوں  
کو اچھا خاصا اور میاں بچوں کو نبھوا چکا کرتا ہے۔



ہاتھ سے نہیں چھوا ہی

سب دواؤں سے نیچے ہین

اسکاٹ ولون متحد

دوا سازان

لندن انگلینڈ

## راہنڈر امپنی

سوارنا یاٹیکا

سب قسم کی بتوں خصوصاً دہائی تپ کا تیر بہتر علاج  
فی بکس ۸ راکیڈرجن صر علاوہ محصول اک

پرو میہا پچوش

امراض سوزش بول وغیرہ وفتعت اعصاب کیلئے

تعجب انگیز دوا - فی بول عصم علاوہ محصول اک

علاوہ محصول اک

راہنڈر امپنی

بان ہنگلی ڈاکخانہ عالم بازار کلکتہ

یورپی لباس

تہذیب ہم ہندیوں کے کرتے ہیں چوٹ

اپنی تہذیب پر بہت ہوتے ہیں لوٹ

تہذیب لباس اپنی پہلو دیکھیں  
آگے سے پھٹا پیٹ ہو اور پیچھے سگوٹ

کلام

ذلت کا بھی عزت کا بھی بانی ہر کلام

دنیا کا نہیں ہے آسمانی ہے کلام

گو یا ہو تو کر محمد خدا سے دو جہان  
انسان فانی ہے جاودانی ہر کلام

تذہیر

ہر کام کی واسطے ہو واجب تذہیر  
بے علم و عمل نہ آئے ہرگز تقریر  
ہوتے ہوتے ہر ایک ہو جاتا ہے  
اک دن میں روم کی ہوئی کب تعمیر

سچی عشرت

ریح و راحت کی زندگانی کیا ہے

دنیا کی عیش و کامرائی کیا ہے

سچی عشرت وہ ہی جو ہر وقت رہی  
دم بھر جو رہی وہ شادمانی کیا ہے

دو دو باتیں



(عیاشوں سے)

کبتات راگ رنگ کبتک بس بھی  
انجام کا نہیں ہی تگ و مش بھی  
دولت کا ہی بچا کہیں کا کس بھی  
دیکھو کچھ جسم میں رہا ہی کس بھی

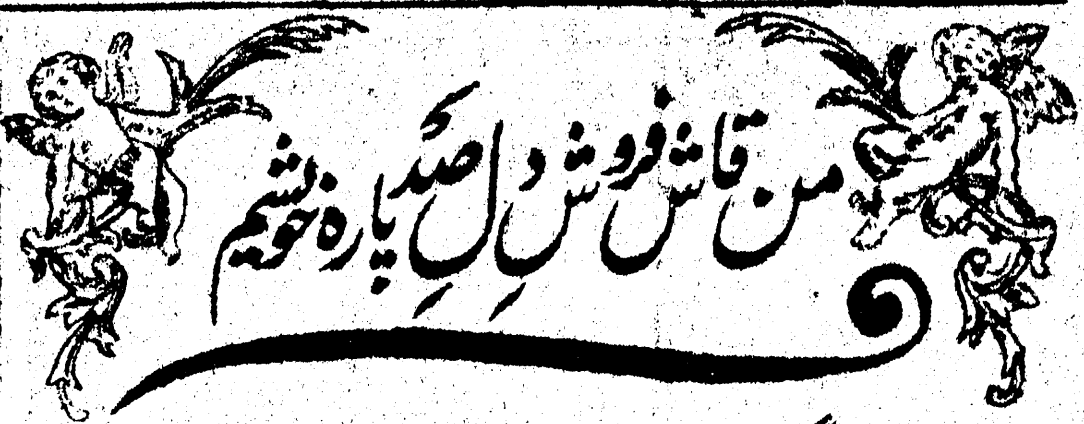
ایضاً

دولت جو کہو و گے تو پالو گے کیا

صحت جو کہو و گے بنا لو گے کیا

زرا نکو تو چاہیے کس و نا کس

جھوٹا تم نا کسون کا کھا لو گے کیا

دنیا دم ادمٹاے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بطنی السیر ملکوں یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری  
سے جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں پہلے  
سال بھر کی جلد کی قیمت ہے مع محصول ایک تھی مگر اب ان ششما ہی جلدوں کی قیمت مع محصول  
مقرر ہے اسین مجنبہ سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

مات



ایضاً

گو کام جہانین ہیں یہ معمولی ہی  
نسبت ہی انکی پر صد انولی ہی  
بدنام ہوں نقصان ہواحت لنگری  
بگڑی ہو جو تقدیر بنے لولی سے

ایضاً

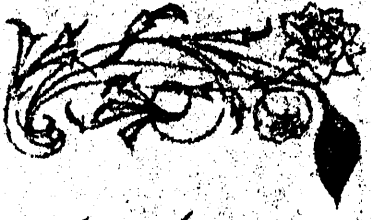
کس بات پر تجھے ہو کہاں حسن جمال  
دھوکا تھیں دیر ہا ہی قوت کا خیال  
کتے کی طرح جھنجھوڑتے ہیں لاکھوں  
پوڈر کے تلے تو ہو شری سی کمال

ایضاً

گالی جو کسی کو دے کوئی جو روکی  
لیتا ہی ضرورہ کیسی اس بد خوکی  
صد حیف اسکو تم بناؤ جو رو  
لیتی ہے جو خبر ہر اک پہلو کی



## عشرت بار ترانہ



کیونکر نہ بنا کے تینہی پاکٹ بیگ  
زیور سی ہے چھنا چھنی پاکٹ بیگ

رہتی ہے روپیے سے جو ہمیانی  
رڈ سی ہے یا کوئی منی پاکٹ بیگ

راقہ  
”لافہ“



## صلو عام

اور

## اردو زبان کا علم ادب



”صلو عام“ نمبر ۱ کے ساتویں صفحے سے  
حضرت سید ناصر علی خان بہادر نے ”صلو عام“  
کی سرخشی دے کے ایک مضمون شروع کیا  
ہے۔ اس میں پہلے لوح کی تعریف پر قلم کی شوق  
دکھائی ہے۔ اور جامع مسجد کا نقشہ بھی دیکر  
پر وہ ناز کے ہیں کہ ان کے آترانے پر  
پہنسی رو کے مین رکتی۔ اسکی اور طاقین تو

میں بعد کو دکھاؤ گا۔ اول اس چیز کا ذکر کروں  
جو سب سے زیادہ دیکھنے کے قابل ہو۔  
یہ مضمون کئی مگروں میں ایسا بٹ گیا ہو کہ  
ایک کو دوسرے سے نہ ربط ہے نہ واسطہ  
مشرق سے شواہد سطور تک لور کی تقریفیں  
ہیں اور ستر ہویں سطر سے آٹھویں صفحے تک  
”خوشی“ کا ذکر ہے۔ دنیا میں خوشی کا وجود  
اوسکی تالاش۔ ملنے اور نہ ملنے کے نتائج  
ان باتوں پر ایسی اگھڑی ہوئی عبارت  
لکھی گئی ہے جسکو دیکھ کے جی الجھتا ہے۔  
لورین صفحے کی سوا چار سطور میں۔

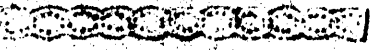
”محرم گلوں زدنی“

کا بے سرو پا نقشہ دکھایا گیا ہے۔ پھر چار  
سطروں میں ”خالق حقیقی“

کی یہ قدرت بیان کی گئی ہے کہ وہ ریت میں  
چور کے نقش قدم بنا کے آندھی اور بوندوں  
سے شادیتا ہے۔

یہ نثر کا ہے کو جو بالی ہو اسے اشیاء حضرت  
ایسی ہی پریشان اور وحشت انگیز تحریر کو

## تاریخ تمدن



بکس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ  
منشی محمد احد علی مرحوم بی اے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول چکنا چل  
کاغذ درجہ اوسط چل  
غیر چل

شاہ محمد خاں صاحب کمیشن ایجنٹ امین آباد لکھنؤ

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ کے پتہ سے مل سکتی ہے



# میر کا مہر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیشنر ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ

میرزا آگہ بزوں میڈیکل کالج کمرہ فیدرن نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجزیہ اس سرسکے  
 تصدیق فرمائی کہ یہ سرسکہ ہر امن ذیل کے لٹو کر یہ صفت بصارت تار کی چشم دھند جالالہ وال خیار بھولا سبل سرخی ابتدائی موتی بندہ بانی جانا خارش و غیر  
 ہر ذاکٹر اور حکیم بجا سے اورادویہ کے انگوٹوں کو مریضوں پر اب سرسکہ استعمال کر سکتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک  
 کی بھی حاجت نہیں رہتی نیچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرسکہ بیکھان مفید بہت قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرسکہ سے فائدہ اٹھا سکیں بہت  
 فیتو کہ ہوسال بھر کھانے کافی ہے مبلغ عمار میر کا سرسکہ سفید اعلیٰ قسم فیتو تین روپیہ خاص میرہ فی ہاشمہ بیس روپیہ - مصری سرسکہ فیتو ۲ روپیہ خرچہ ڈاک بندہ  
 حرمیدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرسکہ کے شہتاروں بچنا چاہیے -

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

انے بڑ کر اور کیا مقبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں نے اور ایک کے جس کے تعلق میں میر کا سرسکہ جو کہ  
 سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا  
 نہایت ہی مفید پایا انگوٹوں کی بیماریوں کیلئے اس کا  
 حکم رکھتا ہے - انگوٹوں کو تر تازہ رکھنا اور بینائی  
 کو تازہ بنانا ہے - درحقیقت یہ سرسکہ بینائی کا بہت کھنے  
 کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے - آج تک کبھی  
 کوئی دوا اس سرسکہ بہت فائدہ بخش نہیں دیکھی +  
 مقام - آریسل نواب محمد حیات خان - خان بہادر یوپی  
 ایس سابق ڈویژنل سیشن جج قسمت جالندہر  
 میر کو نسل گورداسپور ہند +  
 (۲) پروفیسر میا سنگھ صاحب ایک کے سفید سرسکہ ایک  
 شخص جسکی آنکھیں خدہ ہو گیا تھا - بہت فائدہ ہوا -  
 یہ شخص چند ڈاکٹر ونگا علاج کر کے مایوس تھا ارا  
 مہربانی کیلئے سفید سرسکہ اعلیٰ قسم بڑی قیمت طلب کی میر  
 مقام - بہادر امیر و جیت بٹالہ بہادر سرسکہ صاحب  
 بہادر والیہ ریاست تلکوی ضلع گورداسپور -  
 (۳) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب -  
 تسلیم  
 میں نے آپ کے میر کے سفید سرسکہ کو تقریباً تیس مریضوں پر استعمال  
 کیا - جو کہ موتی بندہ - دھند بھولا ناغہ آنکھوں میں زخم  
 اور غبار کے مابین میں مبتلا تھے ان مریضوں پر بیکار

استعمال کرنے سے اسکی نہایت ہو جیسی تعریف سنائی دیا  
 استعمال میں مفید اور تیر ہفت پایا میری سائین ایک سرسکہ  
 کل بڑی کو میں بذریعہ ڈاک خانہ جات اور ہر گاؤں کو ہر  
 کی معرفت فروخت ہونا چاہیے تاکہ ہر امیر و غریب کو میر کا  
 سفید سرسکہ ایک دو روپیہ سے یا دو روپیہ مرہ بانے ایک ٹولہ  
 میر کا سفید سرسکہ اعلیٰ قسم دی - پی - پوسٹ بھیج دیں +  
 مقام - ڈاکٹر جودہری امیر خاں میڈیکل انچارج  
 شفا خانہ تونسہ ڈیرہ غازی خان +

(۴) جناب سردار صاحب تسلیم میں ایک سرسکہ استعمال کیا  
 میں نقدی کر تا ہوں کہ بیشک یہ گورنمنٹ کی بہت  
 مفید ہی میری آنکھیں بالکل کر و تحقیق لگا مار دیکر  
 کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری کیفیت  
 ہو کہ مرن چار روز کے استعمال سے تین تین پر بلکہ تمام  
 دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +  
 مقام - میان خورشید محمد علی خاں سبب میں محمد خاں صاحب  
 بہادر رئیس اعظم بھوبال -

(۵) کرم بندہ تسلیم - میں آپ کے قابل قدر میر کا سرسکہ  
 عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ  
 اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں چشمہ  
 کا لگا باطل چھوڑ دیا اور اب بغیر چشمہ کے کتبہ پڑھ سکتا ہوں  
 مقام - رادھا کشن گورنمنٹ پبشر دھنکی محلہ  
 چوڑی گران  
 (۶) میں نے میر کا سرسکہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے

ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں  
 استعمال کر کے دیکھا مفید پایا - میری رائے میں خاص کر  
 ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے بانی جاری  
 رہتا ہے اور دھند غبار کمزوری نظر ہوئے سرسکہ  
 ہی مفید پایا +  
 مقام - بیج لال گھوس رائے بہادر اہل پی ایس  
 اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -  
 حال آنرری سرجن گورداسپور ہند +

پانچزار روپیہ انعام  
 اگر کوئی شخص میر کا سرسکہ کی سندت میں  
 جو قریب تیس ہزار روپے ایک کو بھی مرضی  
 ثابت کر دی تو اسکو مبلغ پانچزار روپیہ انعام  
 دیا جائیگا - جولاہور کے پنجاب بیک  
 میں ہی مطلب کے لئے پانچ ۱۹۹۸  
 جمع کیا گیا ہے

# ماسٹر موصیٰ کی کتاب اِلقا کے چند اوراق

## پہلا ورق

سہو کنارے کا بخری ہوا کھاسے کھاتے  
گھر کی مرغی وال برابر سیر سپاٹے نغز کا  
خیال آیا قلم کی کفالت سے بھی کچھ تھوڑی  
بہت عقل لے برادر شغال اور خیر مصاحبین  
اور خود بدلت کی ہان میں ہان ملا دی راسخاں  
بہت متعدد صاد ہو گئے پھر کیا تھا سفر کی تیاریاں شرح  
ہو گئیں۔ کمر توں میں بن سکے اگر کھوں میں  
بند لگے۔ ازار بند کیے گئے امام مہمان بند  
اوکا ہیمان کی گئیں جوگ میں منو صاحب معا پنی  
نزاکت اور قصیلہ اراں معا اپنے اپنے  
پیٹ کے وسیع ظرافت کے لگا دیے رتب  
خدا خدا کر۔ لے لے لے لے۔ ویہ ریا اور یہ  
سیگو۔ لے آخیر ٹانگت اور قابل کے کلان راس  
گردھے کی صفحہ خیر جوڑی معا صاحبین کے ساز  
اور بالان کے رو بسفر لائے۔

جائیں تو کمان جائیں۔ بنارس۔ کانپور  
آہ آباد۔ اہی قین شہر دن پر خیال جا آخر بھوجت  
وتکار انہیں وہی بیچ والا کانپور بسند آیا اور  
کیون نہ پسند آتا آپ جائیں وہ بھی جری  
شہر اور یہ بھی گو کھے چتر سے کی ساخت۔  
بیچ کہا ہے۔

## کل شی یجمع الاصلہ

غرض ٹکٹ کٹے اور یہ بڑی چھوٹی بے تکلی  
یو اشیان معہ ہر اشیان کی غفلت کے باؤ سنا سن  
سے نکلے گا پور کے بازاری کردوں کے  
ساکنوں کے خنائی پیروں کے مصافحہ کے  
لیے سر بسجود ہوئیں۔  
صحت فوشش فرقہ انات کی لال کتاب کے

دیکھئے تو یہ فرق آپ کو نظر آجائے۔  
حضرت نے اس مضمون میں آٹھویں صفحے  
کی آٹھویں سطر بہت بھی تحریر فرمائی ہے۔  
جسکی عبارت حسب ذیل ہے۔

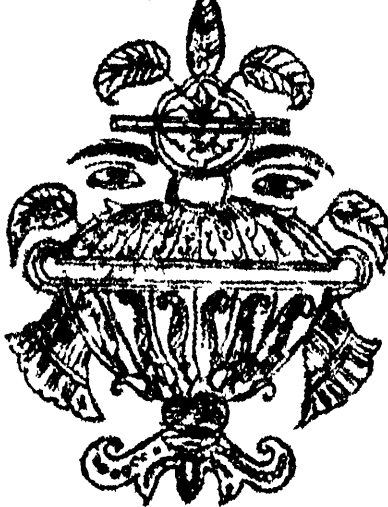
”انسان جس بات کا دعوے کوئے اور  
ادیکے بنا ہونے کی طاقت نہ ہو تو ہنس ہنسی ہوتی  
ہے۔“

خطامعاف۔ اگر آپ خود ہی اپنی تحریر پر عمل فرما  
تو کیا ہرج ہو جائے۔ آپ بھی ہر دلعزیز  
ہو جائیں اور آپ کا پر بھی۔ آپ جائے ملن  
بھجئے مگر میں اپنے یقین اور تجربے موافق  
بیچ لکھتا ہوں کہ آج کل کے انشا پر داز جبکہ  
قلوب کے نواروں سے نثر شفاف پانی  
کی طرح نکل کر کھیروت روان ہوتی ہے۔  
ادنی سبھی ہوئی تحریروں کے سامنے آگئی  
انجی ہوئی عبارت کچھ ہی لطف بہنیں بینگی  
خط شکستہ تو مشہور ہے مگر نثر شکستہ  
آپ کی عنایت سے اب دیکھنے میں آئی!  
حضرت نوین صفحے میں تحریر فرما سکتے  
ہیں۔

نہ جس خالق حقیقی نے ریگستان میں وہاں کی  
زمین میں یہ مصلحت رکھی ہے یا  
”اگر تیرا ہر ایک نکرار سے سوا اسکے کہ اردو  
کی مٹی پر ہوئی۔ اور کیا لطف حاصل ہوا  
اگر تیرا نثر عبارت کا کہہ سکتا تو یوں کہہ  
دیتا۔“

در جس خالق حقیقی نے ریگستان کی زمین  
میں یہ خاصیت رکھی ہے۔

عرق نشستہ زبدم رخ کو سے ترا  
زمن مرج کمی خواہم آبرو دے ترا



نفسیانہ نگہ ہوئے ہیں اب غرض میں تو لطف  
حاصل کرچکا۔ اب میری خاطر سے ادب اب ہم اپنی  
حکایت کو اور افراہمین کہ کہیں سے مفت کا پرچہ تلاش  
کر کے اس مضمون کو دیکھ لیں۔

اب میں حضرت کے مضمون کی اور خوبیوں پر لکھا  
ہوں۔ فرماتے ہیں۔

”جس طرح ہندوستان میں دہلی سے بہتر  
کوئی شہر نہیں۔“

”ہوئیں۔“ کی جگہ اگر آپ نہ تھا۔ تحریر فرماتے  
تو قدیم دارالسلطنت کا ادب کر کے اس دعوے  
کو میں بھی تسلیم کر لیتا مگر آج تو ایسا دعوے  
اور غرض میں تو ایوں میں کہ جائیگا میں پر آپ کا قلم  
مشاق ہے۔ شہر کی عام تعمیر کے لحاظ سے  
یوٹھجیے تو جلیو رہے۔ تجارت اور آبادی  
کی کثرت کے لحاظ سے بہنیں اور کثرت۔ اسوی  
مگر کے لحاظ سے حیدر آباد اور سہو زار کی فضا  
کے لحاظ سے گھنٹو جسے اگر میری زبان میں  
”نشی آت (دور)“ (یعنی شہر مغلزار) کا لقب ہی  
وسے دیا گیا۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ شہر  
دہلی نظروں سے گرایا جائے۔ وہ اپنی پچھلی  
شوکتوی کے سبب سے یادگار اور قدیم دارالسلطنت  
ہونے کی وجہ سے ادب کے قابل ہے لیکن  
آج کل عام طور پر اسے ہندوستان کے  
تمام شہروں سے بہتری نہیں سمجھا جاتا۔ یہ  
کوئی خاص وصف کے ساتھ اسے بہتر فرمائیے  
تو قبول کر لینے میں کسی کو ہذرہ ہوگا۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ نہ سمجھیے کہ خدا نے دریا ڈوبنے کیلئے  
بنائے ہیں۔ انہیں تیرا کی کامتاشا  
دیکھئے۔“

اردو کے اہل زبان اور فصحا ”تیرنے“  
اور ”پیرنے“ کو علیحدہ علیحدہ دو الفاظ اور  
دونوں کے علیحدہ علیحدہ معانی قرار دیئے  
ہوئے ہیں۔ زبان کی ان نزاکتوں سے  
شاید حضرت واقف نہیں ہیں۔

”تیرنا“ تلوار۔ چھری اور چاقو وغیرہ کے  
متعلق بولا جاتا ہے۔ جیسے بدن کے گوشت  
میں تلوار تیر گئی۔ خربزے میں چھری تیر گئی  
گرام یا گھیرے میں چاقو تیر گیا اور ”پیرنا“  
مٹھس ہے پانی میں پرنے کے لئے تیرند  
اسانکے کلاموں کو تحقیق کی نگاہوں سے



کاؤ دیوں والے مخصوص رنگین صنف میں چونکہ اس عجیب العقل بن بالسنس جوڑے کے نام کے بعد دیر سے آئے اور یا پہلو پہلو کا جل کی سیاحی سے بڑے بڑے واضح حروف میں سر سے ہی پر لکھے ہیں اسلئے اس خاص کوپے میں انکا نزول احوال مدت کے تر سے ہوئے جمع میوزارن میں پر از عطر اسفالی گر و غنی مشورہ سے کسی طرح کم نہ تھا ہر چار طرف سے آرزو زریالی کے دور سے تازہ غزہ کے کانٹوں میں اشتیاق ملاقات کا چارہ لگا لگا کے ڈالے گئے اور یہ لوکی دم نافہ یتیم العقل پر خوردار سر جو کے روہو کا جوڑا ہر گشت پر منہ اترتا گانے کی حکم کی طرح دست بدست ہوتا دم لکھا تا ایک ایک کی گزری حسن سے اندر رہی اندر سلگنا جلتا ڈرے دھڑلے خالے خالے آہ شہر بار کا دہوان چھوڑتا سکہ ابض کے آئینہ گرا تا ایسے جو عن بین گرا جسکے باب فیض پر سجدی علیہ الرحمۃ کا شہود شعر

درین در طرشتی فرد شد ہزار

کہ میدانشد غمت بر کنار

مینا کا رد فعلی راحین حضرات کے ایسے سادہ کارو کا کندہ کیا ہوا ملاحظہ کیجئے میں جہان باہوش و خرد لوگوں کو دور باش کی صلاح دیتا ہے وہاں صاحب حوض کی بے مثل خوبصورتی - لاجواب رسیلی کیشلی آنکھیں بے نظیر سر پایا کرتی ہوئی قائم حوالی - چھلکتے شباب - ملتے جوتے قیامت کی شومی غضب کی شرارت - حد کی بے شرمی انتہا کی بے حیالی - اپنی کال کوٹھری کے قید یوں کی جائداد کے بھر سے پرے خاصدان کو چشم زدن میں ویران اور اکی غرت و آبرو کے دم کھاتے - حق کو ایک کش میں سلفہ کرپنے کے لئے جھوٹی محبت اور بناوٹی الفت کے جلتہ رنگ میں - ع

بیابا کہ ترا تنگ در کنار کشم

کے خوش آئند نغمے سنا سنا کر اپنی طرف متوجہ بھی کر لیتی ہے قصہ کوتاہ اوس صاحب جلال کی آتش حسن میں یہ دونوں چاندی کے ورق بالکل کشتہ ہو گئے - سچ کہا ہے -

سگ باش و برادر خورد سبانش

چھوٹے غریب بہت کچھ تو مجبوری معذوری اور کچھ پاس اوسکے فقط چہ صاف کرنے تو سے میں مبتلا کو جاملے - کو لہر زانکھے آگ دینے ہی تک کے شریک دار ہیں باقی دم مارنے سلگانے مرانے کا حق بڑا ہے ہی کو حاصل ہے اس کلیہ سے یہ معاملہ بھی مستثنیٰ نہیں ہوا شب بیل کا ابتدائی حصہ چھوٹے سنے چھوٹے میں گانوں کی آڑ لیت بیٹھ کے اپنی عظمت اور جبروت کی کہانیوں سیر سالار کے بیاہ کے قصوں میں گزار کر لی صاحبہ کو دم بخت کیا اور آخری شب بڑے نے یہاں علی شنت میں اس ارصر کی پن جھٹی دال کو ٹھکانے لگا دیا -

الغرض اس بحر ناپید کنار کی باہن ریش و فش و شیب و تقدس کبھی کبھی کی شتاوری رنگ لائی یا ایر سے غیرے پچکلیان کی آٹھ دن کی غوطہ خوری سے یہ حباب ادب و افسانہ نگار کیا جانے مگر ہاں سہل سہی کے سر بندھانام ان ہی کا ہوا - اظنون نے زیادہ انکار دانشندی کے خلاف اور بوجہ چند در چند نامناسب خیال کر کے کمال خندہ پیشانی یہ بار اپنے سر لے لیا اور جدید التولہ قصہ کے ضروری مصارف کے مدات میں اسکا بھی منہ ڈال دیا اور وہ بھی اول -

حاصل کلام بعد ایام مقررہ ان کی حماقت فرزند اجند کی صورت میں جھنجھون کے بجائے مجیرے ہاتھوں میں لیے لیڈر فیکری کے زمین دوز شیکے سے نکل کے ناظرین کی تفریح اور قلم طراست رقم کی روانی کا باعث ہوئی -

صاحبزادے کی امان جان ہری ہری ہری کمر کہہ کے عیوس خلاص امید و خیال یہ بکشا شہوت پائے کے کارکنان قضا و قدر کے اس بے تکے پن پر بغل و رانش اور پاٹھائے پستوا کے باہر ہو میں یا نہیں ہکو نہیں معلوم مگر بردایات معتبرہ یہ سنا گیا کہ صاحبزادے کے منہ لوٹے زبردستی کے ابا جان سلمہ بظاہر تو نہیں مگر ان دلمین ضرور اقد میان سے خفا ہوئے مگر کرتے

کیا - نہیں سخت آسمان و در تھا - بجز اسکے کہ پندری کے ساتھ ہی و شہ ناز کے بعد اس پچھلے دسے کو پچھلے پچھلے کی بوٹی بنا دینے کی بارگاہ احدیت میں دیکھا گیا کہ ان کے نہ کر سکے -

ماریسی ناامیدی ہی غم میں شکر و صبر ہی کام آتے ہیں انھوں نے بھی انھیں سب سے کام لیا اور لب سر رک کر سے برکسی کی شہت طبلے کی گنگ - سارنگی کی زون لٹون - پارہ کی جھکار - گنگون کی جھجھج - تیل بھیل کی خوشبو - مسی کی دھڑکی - گانگی کی گانگی - آتش حسن و جل کی لیلیک - سینے کی اودھان ادا و غزہ کی دلفریبوں - حسن اخلاق - محبت وغیرہ وغیرہ کے ساتھ اپنی نیک نامی نامور کو زبان زد خلاق ہونے کے مسرت خیز بخت افزا خیال کو مجبوراً ترک کر کے صرف بخود اور ہارمونیم کی دلکش صداؤں ہی تک تنگی کے اخلاصا جھٹکی کی کراری حیرت کھانے کی طرح سے چند یا گشتا نا اخراجات تیل کی بالشرح کرانا بخوشی تمام شروع کر دیا اور انجید ریاست کے نام اخراجات جلسہ کا سیٹھ تیار کرنے کا حکم جاری کر کے اپنی شرکت کی تیاریوں میں مصروف و منہمک ہوئے - یہی واقعہ کم و بیش کسی نے نظم کر کے مبارکباد کے طور سے حضور میں بطور ہدیہ روانہ کیا تھا - ناظرین کی تقنین طبع کے لئے عرض ہے -

وہو ہذا

چمن شکفتہ - ہوا ابرو یا رہمان است اگر بہ توبہ شکست رسد چہ تھا است بدہ ساقی آن جام یا قوت رنگ کہ نیز نگ عالم ہی ہو جس سے رنگ جو مست مئے ناب کر دے مجھے سناؤں نوید مسرت تجھے اگر ذوق مستی میں میں جان لون فضیلت کی تفصیل گو ان دون



## باز بھوائے چیم آر زوت

(عماد الملک مولوی حسین بی - اے - بگرا می سلمان ممبر انڈیا آفس کا ہندوستان کی طرف قصد)



جو چاہوں تو کو چاک کی تصفیر ہو  
عقارت کے مصدر کی تحقیق ہو

جلا سوسے اربع یہ میرا خیال  
ہیں چھوٹے بڑے جگر ورق ان خیال  
ہیں اوپر تلے کے بائین سال دس  
کہ مدغم ہوئے جسطرح رات دن  
جو پیدا ہوا استھواری کا شوق  
رہا ایک کو دوسرے پر نہ فوق  
مضاج ہوئے ایک ہی راس پر  
یا چوسے تھے دواک انناس پر  
تباہی سے جب گھر کی فاضل ہو  
تو گاجر سے کمیو میں داخل ہو  
ادھوڑی مٹی وان حسن میں بی نظیر

ہوسے زلف پیمان میں دونوں اسیر  
ادھوڑی نے دیکھے نہ تھے ہوش میں  
یہ جو دی کے موتی بنا گوش میں  
اگر عشق میں ایک یا جوج تھا  
تو پھر دوسرا مثل با جوج تھا  
ہر اک ذوق الفت میں مدہوش تھا  
کسی کو کسی کا نہ کچھ ہوش تھا  
یہ پھر راز سر بستہ آخر کھلا  
جباب سر موج ابھرا پھٹا

سنون غرق بحر تفکر میں آپ  
بنا بتو مچھلی کے بچے کے باپ  
بزرگوں کی عزت بڑا لینگا یہ  
مجھ سے سرنگی بجبا لینگا یہ  
کرے فخر اس بات پر خاندان  
کہ لڑکا ہی یہ عقل و دانش کی جان

نقیاب نفیج ابواب پر  
چڑھے سائے اسلاف و نساہ

دعائیسہ

جیسے بلبل خوشنوا کی طرح

یہ کو کے صد اکو کلا کی طرح

دیر پنج - یہ ورق بہین پر ختم ہو گیا جسکی  
نقل ارسال حضور ہے ہی طرح رفتہ رفتہ  
سب ورق نذر کئے جاہلین گئے۔

ملو

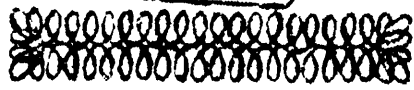
عقل کے بھدے سمجھ کر گول ہو

تم میا نصاحب بڑے بغلول ہو

بق

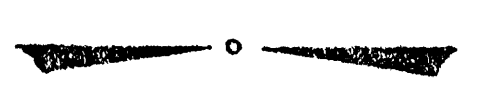


(باقی آئندہ)



ہامسی فریبی کج مآلی

وزن اکے پہ آخر باز نکلا



قیانہ شناسی کے ماہر اس نکتہ کو سمجھ سکتے ہیں  
کہ فریبی کس حد تک مفید اور کس حد تک  
مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر نفس فریبی کو  
کسی دوسرے معنوں میں نہ استعمال کیا جائے  
(تو افر پہ خواہ مخواہ سرد آدمی کا مآل  
ہو نور اسمی میں آجائے گا۔  
حیوان مطلق کے لئے جسطرح فریبی ایک  
اچھی اور کارآمد شے ثابت ہو سکتی ہے۔

اوسیطرح حیوان ناطق کے لئے فریبی وبال جان  
خیال کیجاتی ہے۔ اور ہر موقع پر قیافہ وان  
اون رموز کو پیش نظر رکھتے ہیں جو علم کے  
روسے کارآمد ہو سکتے ہیں۔

حیوان مطلق کالاً غر ہونا جسطرح سخت نقد اور  
عیب پیدا کرنے والا جو ہر ہے اوسیطرح  
حیوان ناطق کے لئے ضرورت کے زائد فریبی  
بے کار ہے۔ اور ایسے ہی موقع پر  
افراط تفریط کا اندازہ ہوتا ہے اور امتحان کے  
وقت زائد از ضرورت فریبی ناکام بنا دیتی ہے۔  
دور دراز سفر کرنے والے جلد ایسے مصائب  
کا صحیح اندازہ کر سکیں گے کہ جسامت کا اندازہ  
سے زائد ہونا کن کن موقعوں پر مضرت ثابت ہوتا  
ہے۔ ریل کا سفر تو غیر ایک معمولی سفر ہے  
جسمین ہر سیمہ دار کو ہی پہلوا اعتراض کا نکال  
سکھتا ہے لیکن بجائے اس کے اگر  
مرکب تری میں مختصر کشتی ہو اور ایک جیسیم  
آدمی آجائے اور اس کے مقابلے میں  
ایک لاغر بھی ہو تو انصاف کیجیے کیا مشکل  
ہوگی۔ اور کیونکر یہ کشتی کتنا رہے پر ہونگی  
اور کیا وجہ کہ دونوں ہمراہی ذریعہ کشتی غرقاب  
نہوں۔

اسیطرح اگر دور دراز سفر میں ایک کے پر  
دو آدمی ہوں اور ایک اس قدر قوی و  
جیسیم ہو کہ جسطرح وہ بیٹھا ہوا وسط کی کمانی  
اس قدر جھک جائے کہ زمین بوسی کی نوبت  
آوے اور دوسرا شخص اس قدر لاغر ہو کہ  
ہو کہ پاسنگ نظر آوے اس موقع پر کیا  
کرنا چاہیے اور اتفاق سے سواری ایک  
ہی ہو اور ضرورت دونوں شخصوں کو برابر  
ہو۔

اور بسبب زائد جسامت کے نہ پیدا دیا  
الفر پہ خواہ مخواہ کا مسرد آدمی چل سکتا ہے۔  
اور نہ بسبب لاغری و کمزوری کے یہ  
ضعیف البیان انسان چل سکتا ہے۔ اگلے والا  
کر اسے کے شوق میں انکار کیوں کرے  
اور نیز خوش اخلاقی سے دونوں کو راضی  
رکھنا ہی پیش نظر ہے۔ اور اگر کوٹھے  
پر سخت مصیبت نازل ہو اور دھڑکے کی  
شعب چولین ڈھیلی۔ پہلے دو دو قدم پر  
نادر دشو کر سکتے ہیں۔ ہاں اپنی باجی

# مبری کونسل

ایک نامہ نگار صاحب فرماتے ہیں -

مارے حکیم نے یوں تو ایک زمانہ سے  
بھائی اہل کبھی بھی گھر ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو یہ یاد  
میں باوجود مذہب میں آج بھی گیا -  
سنہ ۱۹۰۹ء سے گھر میں پیدل ہو گئی اور مجھے جو  
دل پھر حرا سے لینے لگے جاری قوم کے  
لایڈان رئیس منشی محمد احتشام علی صاحب کے  
صوبہ کی کونسل کے لئے اس نے کو پیش بھی  
کر دیا - منشی صاحب کے استحقاق میں کیا گنجائش  
گفت و شنید کی باقی ہے بقول شخصہ کہ  
ہر کہ شک آرد کا شرک و دود

وہ پشٹون سے قومی خدمت کا سیرا اٹھا کر دھڑ  
ہیں -

لیکن یہ پشٹون کہ بعض رنگ کام چور نہ لے حاضر  
ہوئے - منشی صاحب نے اپنی بھاری - اور وہ جی  
پر تو نے شہجہ ہیں کہ سیطرح اس فتنہ ترکو ہضم  
کر جائیں - واقعہ یہ ہے کہ منشی صاحب کی دیکھتے  
کہ منشی صاحب منصف دیکھتے کے دیکھتے  
رہ جائیں اور یہ خدمت بھی آگاہہ جسکے مال  
یار نکال ہو جائے -

آپ جانتے ہیں کہ مذہب زمانہ مذہب سوائی  
مذہب کا روبرو رہا شک کہ حوری و دغا بازی  
بھی قاعدہ تہذیب کے اندر جائز بلکہ مستحسن  
تو کیا کسی کا اجارہ ہے جو ہم بلا کسی استحقاق  
شرعی و قانونی و عرفی کے ضرورت پیش  
آجائے بر قومی نیابت کی جائداد غیر منقولہ پر  
اپنے نام داخل خارج کر دینے کا دعویٰ  
پیش کرنے کو طیار ہو بیٹھے ہیں -

منشی صاحب کو خدا نے قوم کا بیکاری  
بنایا ہی ہے وہ ادھین مبارک رہے -  
سرکار و رہبرین و کالت نیابت قوم کی ہے  
یا خدا افراد و قوم کی وہ ہمارا حصہ ہے -  
معقول اور بہت معقول مانتا ہوں  
اوستاد آپ کی اس من گڑبست منطق کو  
آدمی اتنا تو دلیر ہو لے جب مرد میدان بنے -

خود ملول اور بے حال ہو رہا ہے - دو مسافروں میں  
اکے والے کی جان زحمت میں - نہ وہ اور ترے  
کا نام لیتے ہیں اور نہ لاغر کھسکتا ہے -

لاغر انسان و نیز ان منہاں مقصود  
سنے کہی کو اس آگے مجبوراً اللہ کا نام لے کے  
کو دہی توڑے - اور نہ کوڑے تو لگے  
چل کر خود ہی گر پڑے - افسوس

استحقاق فرمویں بھی کسی کام کی کہ انسان خود اپنا  
آپ کسی طور سے نہ منتہال سک - تا لیا  
د آسٹرو و کا مقولہ یہ صحیح ہے کہ زمانہ بے قدری  
سے ہمسامت بڑھتی ہے - لیکن ہم تو اس کے  
مستحق ہیں - مفت کے ٹکڑوں سے

سے لینے والے بعض بلکہ فریب دیکھ لے ہیں  
یا مذہبوں کے پوجاری اور اس کے جیلے -  
معمولی طور سے زندگی بسر کرنے والے  
اکثر اس قدر تعلیم دکھائی دیتے ہیں کہ بنا  
نہ بے فکری ہے - اور نہ زائد آسائش  
آرام - خلقی طور سے اگر بلغم معین ہو تو  
نہ ہر ہی آگئی -

اور اکثر اوقات بے غیرتی کو خدا - امت  
کے اس سے ہی انسان فریب ہوتا ہے  
اور ان دھوہ متذکرہ بالا کے سوا کوئی اور  
آدمی ان ترکیب فریب ہونے کی کسی صاحب  
کو معلوم ہو جیتا نہ تو ضرورت پائی ہو اور نہ  
بدنامی ہو تو ضرور بالضرور بندہ درگاہ کو  
دلا رہا کہ میں مگر اس قدر خیال در پیش نظر ہو  
کہ کسی قسم کا صرفہ ہی نہ ہو - تو بندہ درگاہ  
ملاحظہ العرفہ خواہ مخواہ مسرد آدمی  
سننے کو تیار ہیں - چاہے کوئی خوش ہو  
یا ناراض -

مراقبہ

الفربہ  
گوندوی



آگہوشن خاکہ جھونک کر مال اور ۱۱ اور چھپتے  
لیکن گفتگو اس میں ہے کہ کیا اب بھی مسلمانوں  
کی قوم ویسی ہی و بیوقوفی و رصیل اور ان مجاہدوں  
میں اگر باقی شناسی کر بیٹھی -



## قطرہ تاریخ



کہوں کیا پارسا میں سال تاریخ  
مگر دنیا کی یہ بھی ریس کیے

چھپی ہے کیا کتاب "حرر طفلان"  
کتا بونکی اسے باقیس کیے  
اسے کیے "تالیق القبا" یا  
اسے یا ما ستر - بے فیس کیے

رکھے جب شیطنیت بچوں کو دور  
شہاب ثاقب ابلیس کیے  
مصنف اسکے ہیں رشک عطارد  
دلہن تصنیف کی بر حبیب کیے

سن فعل میں تیرہ سو اٹھارہ  
مسیحی سن نو اور انیس کیے  
یہی تاریخ صوری معنوی ہے  
کہ سنہ تیرہ سو ستائیس کیے  
۱۳ ۲۶

"میں چشتیہ"

(از ارمہ)

## قطعہ تانیخ

### وفات

جناب حکیم سید ضامن علیہ السلام جلال اللہ تعالیٰ

محمد شمس الحسن شمس ہاشمی امرہوی

۱۰ حضرت جلال خلد رکان

۱۱ ہر بکمال و خوش باطن

۱۲ گرم رہتی تھی جس سے بزمِ فن

۱۳ رات ہوتی تھی جسکی ذات سے دن

۱۴ نہیں نے سیکھی نہ اوس طرز سخن

۱۵ کس نے مانا نہیں اوسے محسن

۱۶ اوسکا اعجاز تھا سخن سنجی

۱۷ لائے ایمان کا فرو مومن

۱۸ لکھو اوس سے کیا ہوا خالی

۱۹ اندوایا ہو گیا بلا کوئین

۲۰ خضر سے حق نے کیوں بدل دیا

۲۱ زندگی اوسکی اور اوسکا بن

۲۲ ہائے تھکو کہاں سے جا کر لائیں

۲۳ مجلس شعر روتی ہے تجھ بن

۲۴ شمس کے روبرو سہا نکے

۲۵ اوسکی توصیف مجھ سے نامکن

۲۶ سال رحلت کی جستجو ہوئی

۲۷ بولا ہاتھ بفضلِ محمدین

۱۵ نام ۱۲۱

۱۰ اوسکے دلین علی و احمد کا  
۱۱ عشق رہتا تھا دامنِ باک  
۱۲ اسلئے اوسکے ہی شفاعت کو  
۱۳ اب رسول و علی ہوئے ضامن  
۱۴ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵







ڈاکٹر اس کے برہمن نمبر دو ہمارا چندوت ہریت  
 ملکیت

المشترک - ایست اینڈ وائچ لمیٹیڈ راجستہڈ انڈیا  
اودہ شیخ - یہ کمپنی جس نے تمام صفات مذکورہ  
آراستہ ہے۔ قدر دانان وقت کی توجہ کی لائق ہے۔

پانچویں گھانیراں متبا کو کی خوشبودار مشک کی گولیاں

قوام جسکی کو ایمان میں نی ڈبیہ ۵ تود قیمت ۵  
 زرداد یعنی پتی دار متبا کو فی سیر ۱۲

---

محمد عبدالرحمن حافظ خلیل الرحمن سوداگر ان کلن پارچہ الی کلانی کاشی

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں  
(۱) بیس برس سے سارے ہندوستان میں متالین آرہی ہیں  
(۲) دماغ سے روز اچھلتا ہوسا دور کے دوا ایک معادہ ہے  
(۳) دماغ سے  
(۴) نیارستہ اس دوا کا استعمال کیا جائے تو راجہ دماغ  
(۵) یوں لے ڈالو گے۔ جبکہ دماغ کا سامنے ہو گیا ہے وہ بھی  
(۶) اس سے بہت صحت پابین قیمت ایک شیشی ایک وپہ چار آنہ۔  
(۷) دوا کی دوا۔ ڈاکٹر محمول ایک تین شیشی تک پانچ آنہ  
(۸) ڈاکٹر ی میں طاقت دینے والی دوا جن میں مشہور دوا میں

یہ مقدمہ حد ساری بیسہ صدی کا ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔  
 لکھنؤ میں اس کی تصانیف کی ایک کاپی ہے۔  
 قریباً ہر جگہ سے لکھنؤ میں ہوں بھی جو ساری یہ خانہ  
 میں لکھنؤ کے ساری لکھنؤ کی چیزیں ہیں۔  
 لکھنؤ میں لکھنؤ کی چیزیں ہیں۔  
 غم و غم اور غم و غم کی لکھنؤ کی چیزیں ہیں۔  
 ملک و ملک کی لکھنؤ کی چیزیں ہیں۔  
 کہ لکھنؤ کی چیزیں ہیں۔  
 ہوئے۔ لکھنؤ کی چیزیں ہیں۔

فہرست اشیاء موصوفہ گراما

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا لانی ہل بوتیہ ار نہایت	۱۰ گز	۱ گز	۱۰۰ سو روپے تک
تھان چکین کا بدن یعنی تیکن کے			
گل دبوٹون مین بہ بار کا لانی			
بنی ہولی			
تھان چکین بوتیہ ار طرح رختہ			
دو پٹہ کا لانی سنہری بیگمات			
کے لانی	۱۰ گز	۱ گز	۱۰۰ سو روپے تک
دو پٹہ تیکن جسکے گل دبوٹون مین			
بہار کا الی			
ساری چکین جسکے گل دبوٹون مین			
بہار کا لانی ہی	۱۰ گز	۱ گز	۱۰۰ سو روپے تک
پنجاب چکین سوئی موشی جھو			
بڑوں چرو کے	۱۲	۱۲	۱۲ سو روپے تک
لڑے چکین مین بوٹے دار			
سے ہوئے تیار			
کلاہ چکین دوپٹی جو کو شہ	۱۲	۱۲	۱۲ سو روپے تک

# ایک روپے لاکھ روپے کی طرح ہو

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

ہر ملکی بات ہے کہ میں ایک نام ولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان طروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد ہے جس پر انہیں سراسر حیرت ہو رہی ہے۔ دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیر سے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی وجہ سے ہے۔ جسے مال ہو سکے کہ میں نے یا پھر روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام کے واسطے روح حیات کا بہتر استعمال کر گیا ہے جو روپے کی کشتی صواب بہاؤ لا۔ اور میری تین ہجرتوں کی آمدنی ۸۰۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حیات تک کہ کئی عالمی شرمیہ سفید نہ ہو۔ جسے سفید ترن سے بکری مانگن ہے بقول حضرت شیخ و ہلوی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بچہ بونا اور شیطانی بیج سے غور نہ کرے۔ سننے سے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ باقی اور شیر کا مقابلہ اسے دینا والے کو سامان ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جنازہ ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شاہ اندور دہشتہ قلعہ اللہ ملکہ اور گورنرٹ انگلستان کے مغز دہ دارون غیرہ صاحب۔ روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ دینے میں تھک ویکر ہڈیوں کے گود سے اس قدر کھنکھناتے ہیں کہ کھنکھاتے ہیں۔ انہی کی ہلکی کی لاگت چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا ہیج وقت بہت بنا دیتا ہے کہ چرخ و گردش زمانہ اگر ناواریں بھی ماریں تو ہی پتہ ہو کر رہے اب ہوجاویں +

ہندوستان انگلستان اور مالک غیہ کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لکچراروں مغز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیٹس اور باوجود امتیاز و عزت کے استعمال نہ کر رہے تھے۔ ان پر بھی ان دن ترقی کرتی ہوئی، تاکہ ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی کبری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالیوں کی وجہ یا خلافت قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی سام لڑتوں سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے لئے روح حیات تریان کامل تیر بہت دوا ہے۔ ایک اعصاب کی ایک طاقت افزا دوا ہے۔ یہ قوی روح ہے جو دویم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھا کر شروع کر دیتا ہے۔ چہ میں وقت و آمداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فحاشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفیہ کے لئے روح حیات بمنزلہ اکسیر ہے نامر وی۔ ضعف باہ۔ ضعف۔ نازہ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس۔ اختلال قلب۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیرونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مغزی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے۔ حلق سے اڑتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنہر قوت باہ کا مدار ہے۔ الغرض روح حیات ان سب سے رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم بتلانا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ناشائستہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ مجر دل کو جو نمہ۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی الاموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو جو جوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آجی آئندہ نسل قوی مضبوط۔ ذہین ہو تو روح حیات کو حرجان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جس قدر فخر کروں بجا ہے اور فضل ربانی کا شکر میں تدارا کروں دواسے۔ یہاں مجھے کیا لگے کہ نام سے پکارتی ہے۔ یہی ترقی اور کامیابی کا یہی رستہ۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۸) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الخواص دوا ہے جسکا نام روح دافوسٹی ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں جیوں کی۔ تی لاغری و بکھرے ہوئے رگ کے مغزولہ طاقت بجا کر دیتا ہے اور گئے گزرے مرض نامر وی کو پورا پورا مردہ بنا کر عمر بھر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافوسٹی چار روپے چار آنہ (۴) +

یہ دونوں دوائیں ان کے موجب یکم نہ شریف آئی ہاں کہ کیا گر پر دوا شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +

2 DEC 1900

REG 16.

زندگی زندہ رہا  
مردہ دل خاک جیسا رہے ہیں  
اوو پیچ



اجرت اشتیاق				
تعداد میں	ماہانہ	سہ ماہی	ستھ ماہی	سالانہ
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام
کام	کام	کام	کام	کام

نقص قیمت ادوہ پیچ				
نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت
نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت
نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت
نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت
نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت	نقص قیمت



# نوش

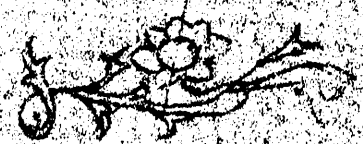


اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جسمیں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جسمیں ۶۔ اور درجہ درجہ آٹھ آنہ والا بکس جسمیں ۵۔ ۵ گولیاں ہیں  
خریداجائیگا۔

المش  
جی اتھرن اینڈ کمپنی

نیشنل صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں  
نمبر ۱۲۔ کلائیو اسٹریٹ کلکتہ

# منازل السائرہ



دو الفاظ جو اپنے اور پر لکھے ہیں یہ آپس میں مگر ایک انجمن اور پھر آمد کتاب کا نام لکھتے ہیں اور وہ کتاب اس وقت سب سے بڑی کتابوں کے سامنے ہے۔ نہ وہ اس وقت تک ہے۔ اس لکھنے کا۔ یہ ہے کہ پہلا ادیشن ہے۔ یہ نہیں دیکھا تھا۔ باقی آئے ہیں۔ یہ اس کی یاد دہانی ہے۔ اس کے وقت کا شروع ہوا۔ بڑی کتاب ہے۔ مگر میں اس صوبہ سے اس وقت تک دیکھ گیا۔ اس کے دیکھنے سے جو طبع ہوا اور اس کی مشقوں کے سہ سے جو عرصہ تک اس کے حاصل کیے۔ اس کے لکھنے کو کتنا شوق اس نے مختصر یہ جو بین نہیں ہو سکتی اور اگر بین نقصان کے ساتھ لکھنا چاہوں تو گویا ایک دوسری منازل السائرہ کے لکھنے کا ارادہ کر لوں

الفاظ میں یہ کہنا زیادہ ہے کہ یہ کتاب بڑی خوبصورت اپنے لیے خود ہی رہی ہوئے کی مستحق ہے۔ یہ کتاب عورتوں کی زندگی اور اس کی مختلف منازل پر لکھی گئی ہے۔ منازل سے مطلب وہ تغیرات ہیں جو یہ لحاظ عمر اور واقعات کے انسان کو اس کے عالم حیات میں پیش آیا کرتے ہیں۔ جو کہ اس میں سائرہ کی وہ تمام حالتیں جو ابتدائی وجود سے امتحان سے حیات تک ظاہر ہوئی ہیں بہت معقول اور دلانیز پیرا سے میں دکھائی گئی ہیں اس لیے یہ ایسے لطیف نام کی مستحق ہوئی اور پہلے ہی صفحہ کو دیکھ کر اس کی دلچسپیوں نے نظروں کو ایسا گردیدہ کیا کہ جب تک آخری صفحہ ختم نہ ہو لیا تب تک نہ ہٹیں۔ کہنے اس کتاب میں سب خوبوں سے زیادہ جس خوبی کو پسند کیا ہے وہ انسانی جذبات میں جنکا خباہ قابل مصنف کے قلم نے اول سے آخر تک اس عمر کی سے کیا ہے کہ اس کی داد سوا دل کے انسان کی زبان سے مشکل ہے نہ کہ قلم کی زبان سے۔ گویا ہر موقع پر الفاظ کے لباس میں دل کو رکھ دیا ہے۔

لطیف یہ ہے کہ خدائے کا کہیوں نام نہیں بدل کر آخر تک مختلف حالتوں کے لحاظ کتاب مختلف تصویر کا ایک دلاویز مرقع ہے۔ ایسا مرقع جسکی ایک تصویر کو دیکھ کر اس وقت تک عین نہ آو جب تک سب تصویریں نہ دیکھ لی جائیں۔ سائرہ جو ایک دولت مند کی لاڈلی بیٹی تھی اسکی پرورش اور پرورش اور پختہ بر اخلاقی تعلیم کا عمدہ اثر نہیں ڈالا گیا تھا۔ اس نقص سے اسکی رفتار زندگی کی سیر زمین نا ہموار رہی تھی لیکن آخر میں وہ ایک قدرتی اثر سے مغلوب ہو کے سنبھل گئی اور اسکا انجام نہایت عمدہ ہوا۔ یہ ایسا دلفریب نظارہ ہے جسکو آنکھوں سے دیکھنے کے دل اپنے پہلو میں رکھ لیتا ہے۔ سائرہ کے علاوہ سائرہ عابد نیز اور متعلقین واقعات کی نقشے ہی بہت دلچسپ ہیں۔ لطیف یہ ہر کہ صرف دلچسپ ہی نہیں۔ نتیجہ خیز بھی ہیں۔ اور اصلاح اخلاق پر ایسا قوی اثر ڈالتے ہیں کہ کج رو راست رو ہو جائے۔

اگرچہ یہ کتاب عورتوں کی زندگی پر لکھی گئی ہے لیکن مردوں کی طرز معاشرت اور ان کے اخلاقی معاملات بھی ہمیں اتنے ہیں کہ اس کے نتیجہ اور فائدوں کی تقسیم دونوں پر برابر ہو سکتی ہے۔ اس سبب یہ فرض اخلاقی ہونا چاہیے کہ صرف لڑکوں اور لڑکیوں ہی

## ازالہ مرض سے حفظ ماقدم بہتر



جسکے قوی اور نڈام جہلی سچ ہوں اسکو طاعون اور چچک مہضہ اسراض سے کوئی خطرہ نہیں یہ عارضہ نفعیون اور انکو دیکھا نظام گھس گیا ہوتا ہے

### اسکاٹ کا ایشن

بیماری کو ان ضعیف حصوں کی تمیز اور مستحکم کر کے روکتا ہے اس عارضہ کو سون دور بچاک جاتا ہے

ہاتھ سے نہیں چھو اہی سب افراد شش پیچہ ہیں

اسکاٹ و بون (متحد) دوا سازان لندن

## رابندر کمپنی

سوار نا باٹیکا

سب قسم کی تپوں خصوصاً وبائی تپ تیر بہت علاج فی یکس ایک درجن صر علاوہ محصولہ اک

پرو میما پچوش

امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیواسطے تعجب المیز دوا۔ فی بوتل غصم علاوہ محصولہ اک دھجہ مع محصولہ اک

رابندر کمپنی

بان ہنگلی ڈاکخانہ عالم بازار کلکتہ

انگلینڈ



کے لئے نہیں بلکہ مردوں اور عورتوں کے لیے  
ہی۔ "منازل اسرارہ" کی طبعیت گہرین غور  
رکھی جائیں۔ اس نفیس کتاب کے مصنف جناب مولوی عبد  
الحی صاحب دہلوی ہیں جن کا نام ایک قابل  
اثر شریعت سے بہت مشہور اور اپنے  
قسم کے لاجواب رسالہ "مخزن" کے صفوں  
پر یوں بیکرا نظر آتا ہے جیسے آسمان پر

مطالعہ کی خدمتوں کے ساتھ بڑی خوبیاں  
یہ بھی ہیں کہ عبارت فصیح اور دلکش طرز بیان  
لطیف اور سنجیدہ - محاورات پاکیزہ - خط عمدہ -  
چھاپائی بہت اچھی - حجم ۲۰۰۲۰ کے برابر  
یہ نائیل پنچ کے علاوہ ۸۰۰ صفوں کا آٹھ  
اوصاف کے ساتھ قیمت بہت کم یعنی چھوٹے  
کے علاوہ صرف پچیس روپے کا مانی اور ایسی ہی  
ہم حضرت مصنف کی کامیابی اور ایسی ہی  
کتاب کی تصنیف پر اوکو مبارکباد دیتے ہیں  
اور اسکا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اخلاق کے  
جواہر خانے میں ایک نئی برہم دیا۔ یہ

کتاب مخزن پریس دہلی سے مل سکتی ہو

احمد علی رشوق  
قدوائی

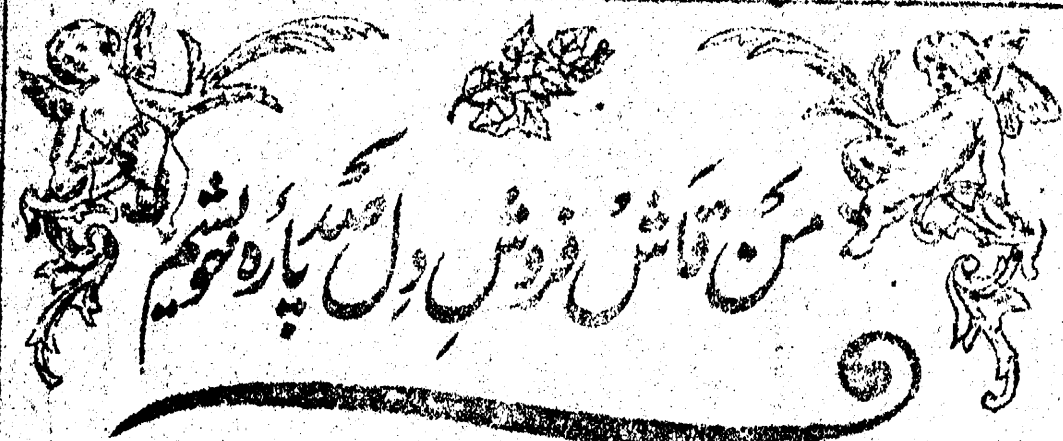


پیشکش

اور کونسل  
امیدواران مہری نسل

صوبہ آگرہ

(۱) ریفارم اسکیم کی جیسے آج تک ہمارا حلقہ



دنیا دم اٹھائے بھاگی چلی جاتی ہے۔ بلی اسیر لکھن یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنچ کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ پہلے  
سال بھر کی جلد کی قیمت ہے معہ محصول اک ہٹی اگر اب یہ ششما ہی جلد کی قیمت معہ محصول  
مقرر ہے اس میں بجائے سب وہی مضامین ہونگے جو ہفتہ وار اودہ پنچ میں شائع ہو چکے ہیں۔

۴

میں اودہ پنچ اخبار لکھنؤ

میرٹھ و آگرہ میں پریس کو نسل کے مہری  
امیدواران سے ایک ایک مجاہد مل چکا  
کروی ہے۔ اسے دہندگان میں  
اکثر ریفارم اسکیم کو سمجھتے تھے نہ یہ جانتے  
تھے کہ کس طرح مسلمانوں کے مہرون کا انتخاب  
ہوگا اس غلطی میں کہ ہم بھی آگے نہیں  
جوق جوق امیدواران کی فہرست میں آتا  
نام درج کرانے کی خواہش نہ کرتے تھے  
جس کو دیکھ کر اسے آپ کو نسل کی مہری  
کے لائق سمجھتا ہے اور

"ہمیں دیگر سے نیست  
کا تقاریر جانتا ہے خدا کے فضل سے جیسے  
امیدواران میں جیسے ہی اسے دہندگان میں  
وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ کسی کی دولت  
اور عزت کسی کی حکومت و ثروت کسی کی  
وجاہت اور شرافت محض لغو اور بیکار چیزیں  
ہیں۔ جتنا کہ اسکو اگر بڑی میں اعلیٰ و  
کی قابلیت نہ ہو اور نہ صرف قابلیت بلکہ اگر  
میں تقریر کرنے کا ملکہ نہ ہو جتنا کہ وہ نہایت  
سیادہ اور تاریخ سے کافی واقفیت نہ رکھتا  
ہو جتنا کہ وہ پارلیمنٹ کے مہرون کی  
تقریر کو بغور مطالعہ نہ کرتا ہو جتنا کہ وہ  
ریفارم اسکیم کو بخوبی نہ سمجھتا ہو کہ گورنمنٹ  
جو حقوق اپنی راجا یا کو عنایت کیے ہیں اسکا  
نفاذ کیا ہے اور ان حقوق سے ہم کس طرح  
فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(۲) خواجہ غلام الثقلین بی۔ اے۔ ایل۔  
ایل بی۔ وکیل کا آفیس اننگش اور پریس  
پندرہ روز ہوئے ہماری نظر سے گذرنا تھا  
ہم بہت خوش ہوئے کہ ہمارے کالج  
کے ایک ممتاز اور روشن خیال سابق طالب علم  
نے ایسے آپ کو نسل کی مہری کے لیے  
پیش کیا ہے۔ البتہ اور دیکھنے سے بھی  
خواجہ صاحب کو خوش آمدید کیا جگہ کی ملکیت  
اور بلی میونسپلٹی ہی آپ کی امیدواری کی  
خوش خبری سنائی۔ آج پانچویں کے اوپر  
اوپر ریل کالم میں قریب ایک کالم کے  
آپ کے انگلش اور پریس کا اقتباس اور ادھر  
کے چند باریک دیکھنے اور ہٹے مستقل  
طور پر نہایت ایمان داری کے ساتھ ہمارے  
قائم کرنی کہ ہر ایک امیدوار کے مقابلہ میں



خواجہ صاحب کو دودھ دینے جاسیے گا۔ یہ ایک  
راستہ ہے۔ دہندہ صاحب موصوف کی  
قوت سے معقولیت قوی خدمات اور انگریزی  
اور اردو میں قریب کی اعلیٰ قابلیت کا ذکر کر سکتے  
ہو۔ خواجہ صاحب کو یہ جاسیے کہ اگر وہ مسلمانوں کے  
مقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں تو ان کے مہم  
فریضے سے جاسیے ہیں تو ان کے مہم کو اختیار  
کر سکتے ہیں۔ اور ان کو ان کو دودھ نہ دین  
جو مہم مٹی کے لڑ سے ہیں۔

دوسرا ٹیکہ یہ ہے کہ صاحب زادہ افتاب احمد  
خواجہ صاحب برسرِ اثبات لاہی امیدوار ہیں۔  
جو خوشی بھی ہوئی اور سچ بھی ہوا۔ خوشی  
تو اس وجہ سے ہوئی کہ ہمارے کارکن کے  
وہ بھی لائق طلباء ہیں اور انھوں نے

قوی خدمات میں بہت حصہ لیا ہے۔ اور  
یہ لوگ ہوں کہ اگر انتخاب کو تسلیم کر سکتے  
تو اس وجہ سے ہوئے تو کالج کا کام کر سکتے یا کونسل کا  
یا اپنی برسرِ کی فکر کر سکتے۔ بہر حال کالج میں  
یا کونسل میں وہ آئندہ برسرِ کی طور پر کام کر سکتے۔

اس لیے برسرِ کی کو تو خیر باوجود کہ نہیں سکتے  
اب جو تین تین ہمارے پیش نظر ہیں وہ یہ ہیں  
کہ یا تو کالج کا کام اور اسے نہ چلیگا یا کونسل  
کی برسرِ میں وہ صفر کے برابر۔ چنانچہ ان کے  
یا نہ کالج کا کام ہوگا۔ نہ کونسل کا کالج کے  
کام میں اس قدر اوس کے سپرد ہیں کہ وہ کسی طرح  
بوجہ احسن اونکو انجام نہیں دے سکتے۔

(۳) ہمیشہ اخباروں میں اعتراض جھڑپ  
رہتے ہیں کہ ایک آدمی کو اس قدر کیوں  
کالج کے کام دیئے جاتے ہیں۔ اور  
برائو ریٹ جلسوں میں ہی ناراضی کی صدا  
گو بجتی رہتی ہے اگرچہ کہا جاتا ہے کہ ہماری  
قوم میں فحش الرجال کے سبب کام کرنے  
کے لائق آدمی نہیں ملتے اور یہ بھڑکی ایک  
انہی پر بار ڈالا جاتا ہے۔ یہ جو اب شاید  
کسی حد تک درست ہو لیکن میں یہ کہوں گا  
کہ نام آدمی کی خواہش اور اپنا اقتدار قائم  
کرنے کی تمنا اس بات پر مجبور کرتی ہے  
کہ ہر ایک کام پر خود قابض ہوں اور  
جاسے اسکے کام کرنے والوں کی ہمت  
انہی کی کیا جائے۔ ان کے حوصلے بہت

کئے جائیں اور اونکو کام کرنے کا حوصلہ نہ  
دیا جائے۔ کیا کوئی شخص انہی سے  
کہہ سکتا ہے کہ ان میں وہ لوگ جو قومی ہمدردی  
کا دعویٰ کر سکتے ہیں اور قومی ہمدردی کھلائے  
میں کہ ایک شخص جو کالج کی تقریبات کا  
سرکاری ہو کا خرچ قریب ایک لاکھ روپیہ  
کا ہو جائے۔ جسکو پورے ایک ہاؤس کا  
بھی انتظام سپرد ہوگا کالج کی انگریزی خط و کتابت  
میں گورنمنٹ سے وہی کرتا ہوا جو کمیشننل  
کا نمبر سن کا بھی سبب کام اوس کی نگرانی میں  
جو پھر اپنے پرائیویٹ امور ہی انجام دیتا  
ہو اور برسرِ کی وجہ سے ادھر ادھر پھرتا  
ہو۔ یہی پیروی کرتا پھرتا ہوا۔ اوس سبب قوی  
اور اہم کاموں کا بار اٹھا سکتا ہے اور  
اونکو اچھی طور پر انجام دے سکتا ہے  
اگر ایسا ہو تو بخیر ہم تو اوسکو معجزہ سمجھیں اور  
سائنس دان بھی اب سے منوادیں کہ خلافت  
قانون قدرت ہی ایک شخص ایک وقت میں  
دس کام کر سکتا ہے۔

(۵) شاید یہاں یہ کہان بے موقع ہوگا  
کہ اکثر صاحبزادہ صاحب کی رائے پوچھ لیں  
معاہدات میں فوری اور غلط ہوتی ہے۔  
ذیل میں ہم چند مثالیں لکھتے ہیں۔

(۱) جب اکتوبر ۱۹۴۷ء ایک جلسہ مشورہ  
بصدرات نواب وقار الملک بہادر منعقد  
ہوا۔ اور یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مسلمانوں  
کو اپنے حقوق کی ایک پولیٹیکل انجمن قائم کرنی  
چاہیے۔ تو صاحبزادہ صاحب نے نہایت  
شد و شد کے ساتھ مخالفت کی۔ اور یہ  
صلاح دی کہ مسلمانوں کو پولیٹیکل جدوجہد  
الگ تھلگ رہنا چاہیے۔

(۲) جب برلوی کونسل نے کفایتی تسکون  
کی میعاد کی نسبت یہ فیصلہ کیا کہ عدالتوں  
قانون کے ابقاء سمجھنے میں غلطی کی اور  
انکی میعاد ساٹھ سال سمجھی۔ حالانکہ اصلی  
میعاد بارہ سال ہے۔ تو قرض خواہوں  
نے واویل کیا۔ اور سرگورنمنٹ خارج  
از میعاد تسکون کی میعاد دو سال بڑھا دی کہ  
مسودہ پیش کیا۔ حاجی موسیٰ خان صاحب  
مسلم لیگ میں یہ رزیولوشن صاحبزادہ صاحب  
کے اثر کی وجہ سے نہ پیش کر سکے کہ

معاہدوں کو دو سال کی اجازت بابت وصولی کی  
قرض نہ ملنی چاہیے۔ صاحبزادہ صاحب نے  
یہ خیال نہ کیا کہ برلوی کونسل کے اس آخری  
فیصلہ سے پہلے مسلمانوں کا سپرڈ نقصان  
میعاد کی زائد شود۔ یعنی میں ۱۴ سال تک  
ہوا ہے نہ کیا۔ یہ نقصان ایک کروڑ روپیہ  
کم ہوگا۔ اور اسکا بار سپرڈ صاحبزادہ  
صاحب کے سر پر ہے۔ کہ انھوں نے کیوں  
حاجی صاحب موصوف کو اسکے خلاف رزیولوشن  
پیش نہ کرنے دیا۔ اور مسلم لیگ کے گورنمنٹ  
پر زور نہ دیا۔

(۴) ایک بات اور قابل غور ہے۔  
کہ وہ اپنے آپ کو امیدوار پیش کر کے  
یہ بات ثابت کرانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں  
میں بجز ان کے اور کوئی قابل کام کرنے والا  
نہیں۔ کیونکہ علیحدہ کالج میں تقریباً اوس کے  
بہت کام سپرد ہیں۔ کونسل میں بھی مہم ہونا  
چاہتے ہیں۔ گویا مسلمان سب نالائق ہیں  
انکے افتاب احمد خان صاحب لائق ہیں کہ  
ہر جگہ ہی نظر آتے ہیں۔

(۶) میرے خیال میں خود صاحبزادہ موصوف  
کو اپنے آپ کو امیدوار پیش کرنے  
کے وقت انصاف سے اس بات پر  
غور کرنا چاہیے تھا کہ وہ مہم کی کام انجام  
بھی دے سکیں گے یا نہیں۔  
اور انہیں ہرگز امیدوار نہیں ہونا چاہیے  
تھا۔ جبکہ ہم جانتے ہیں کہ ان سے زیادہ قابل  
ان سے زیادہ پراثر انگریزی میں تقریریں  
کرنے والے اور ان سے زیادہ سفا  
بدن اور تاریخ کے ماہر ان سے زیادہ علمی  
مشاغل میں دلچسپی رکھنے والے  
اور ان سے زیادہ وقت اور فرصت  
رکھنے والے خواجہ صاحب موجود ہیں اور  
جنکو اب تک کالج میں کام کرنے کا موقع نہیں  
دیا گیا ہے۔ کونسل میں اونکو ایسے  
اصلی قابلیت کے اظہار کا موقع دیا جائے  
اور دیکھا جائے کہ وہ تین برس میں اپنے  
فرایض کو کس طرح انجام دیتے ہیں۔ اور  
کیا کر کے دکھائے ہیں۔ تین برس بعد ایدہ  
کونسل کے انتخاب میں اگر انھوں نے  
خلافت امید کچھ نہ کیا۔ تو پھر آدھندگان

سید کاظم

۱۰۰۰ روبرو بنام سید شہنشاہ کمال گزانی صاحب بہادر گورنمنٹ (پنجاب)

[illegible]

8

تجربہ کیا گیا اور اس کے نتیجے میں اس کے لیے ایک نیا نام "پرو" (Pro) رکھا گیا۔

آئندہ میں دنیا پر نہیں مہر پاؤں گا۔ انکی نسبت بعد کو ہوگا۔  
 ارقم۔ تم اگر خدا پرست اور صاحبِ پرفیہ ہو گئے ہو تو  
 آگاہ! ایڈیٹر میں بھی نہیں آکرے گا۔  
 (۱) صاحبِ پرفیہ یا سنگم صاحبِ تسلیم۔ میں آج کے  
 سال۔ غید میر میر کا منگو آرا استعمال کیا۔ حدود کا قافلہ  
 ہو باوجود۔ (۲) حاصل ہوئی۔ آج میر میر کا منگو  
 مہر پر اوقات کو طاقبت بشتا ہے۔ تیسرے دن قافلہ  
 ہو گیا ہے۔ واقعی یہ میر میر کا منگو ہے۔ میں نے  
 خوشی سے تصدیق کرنا ہوں کہ اسے بڑا کر لکھ کیلئے  
 اور کوئی دوا لی نہیں ہے۔  
 ساقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگم صاحب بہادر  
 بھنگوال اودھ +

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

[illegible]

یا مخیز از روسیه کا انعام

اگر کوئی شخص ممیہ کے سریر کی منادہ میں  
جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی  
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام  
دیا جاوے گا جو لاہور کے امیر شہرنگ میں ہی  
کے لئے مایح ۱۹۰۹ء سے جمع کیا گیا +



ہزاروں کو دیکھتے تھے نہ اسے  
نہ اپنا سا کوئی عیب نہ نکلا  
بہت عزت ہوئی دنیا میں اپنی  
ہمارا نام ہی نہ دار نکلا  
بہت شرم تھے شہ عالم میں اپنے  
نہ سب اپنا سہرہ در بازار نکلا

بہت نام آوری حاصل ہوئی تھی  
مگر بہت اسباب اور بار نکلا  
بہت لوگ تھے ہر دلیکین  
روشنی ہر ایک خوشوار نکلا

بہت چاہا کیوں نہ لگتی نکلا  
جو عہدہ تھا وہی سو فار نکلا  
بہت آگئی کہ میں ایسی  
نہ کوئی مدد نہ نکلا

نہ فقرہ چل سکا افسوس ایسا  
ہمارا فعل ہر سب کار نکلا  
ہر سب پر نام دنیا میں کچھ ایسے  
ہمارا درد نہ کبہ بار نکلا

بہت سہم در بدر ہو کر بیٹھا  
مگر اپنا عہد ہر خسار نکلا  
تکے سو سے بہت بھلا نہ پہنچے  
نہ دل وان جا کے کچھ پا کا نکلا

تکے تھے سب طرح آئے ہیں  
ہمارا افس خود نادار نکلا  
مقرر ہائے بگڑا ہوا چنا  
بہت نام سر بازار نکلا

کسی کا صبر بے بلا نہ بالکل  
زبان خلق سے سو بار نکلا

خدا سے التجا ہے اپنی ہر دم  
دعا کا تیر دل سے پار نکلا

ترس کر اپنے بندے پر انکی  
زبان سے توبہ استفادہ نکلا

مرات



انچھ کہ میں تھیں راسخ

ہر کہ وہاں شک کا ذکر کرو

۱۱

حضرت نادرین تسلیم بعد نیاز  
مولوی محمد سعید صاحب صدری جنہوں نے  
جو سنا تھا کسا رشتہ ہذا سے

رہ راست برو اگرچہ دور بہت  
زبان بیوہ مکن اگرچہ چور بہت

بعد اس کے شکوک و اعترافات کیے اخبار  
اور پتہ میں شائع کر اسکے حضرت شیخ مین  
نادرین عالی مرتبت سے لفظ "بیوہ" نامی تحت  
و عدم محبت کی نسبت دریافت فرمایا تھا جبکہ  
جواب باصواب فاضل اذہن صاحب نے  
بطور برائوٹ و حضرت ت - س - ع - جگوری  
نے بذریعہ شیخ مرحمت فرمایا تھا - چونکہ  
مولوی صاحب موصوف کا مزاج ہندی - خود را  
زود رنج - خود سستا - عموماً واقع ہوا ہے  
جس وقت جو حقیقت شیخ مین کہ شعر مسنون  
کا حکیمانہ - اعلا قارئین - طلب بوجہ

سمجھایا گیا تھا مولوی صاحب ملاحظہ فرمائیے  
گزرا - پھر کیا تھا (بجائے اسکے کہ اپنے  
مستفسر امور کے خیالات کو پروا دہی -  
مناست و تسخیر کیے ساتھ بہت دہری  
چھوڑنے کے بیشتر افسانہ ملاحظہ فرمائیے اور اگر  
پھر بھی کچھ اسناد باقی رہتا تو مکرر در دست  
فرما کے اپنا رشتہ ثابت کیسے بہت ہی  
چراغ یا ہوس اور غصے کا پھر پھر اتالی  
دریوں پر رہ گیا - جگوری صاحب کو  
برا فروختہ تھے کہ معاذ اللہ اگر اسی فعل  
میں مدور میری غیر حضرت شیخ کی صورت  
بھی پڑا ہو سکے - بلکہ کثرت اشتغال و طو  
غصہ کے باعث شب و دن نام سے بھی  
دریغ نہیں کیا گیا -

حضرت شیخ فحش کو - ناظرین و نامہ نگاران  
فحش بین و فحش نویس کے فقرے  
بلا قریب لفظ کئی گئے - گو مدوح و مدح  
کئے کو تو مولوی ہیں مگر سر زمین ادب و تہذیب  
انہوں دور ہیں - جو شان مولویت کے  
شعار زبان کو سخا رشتہ و نامہ نگاران

## تاریخ تمدن

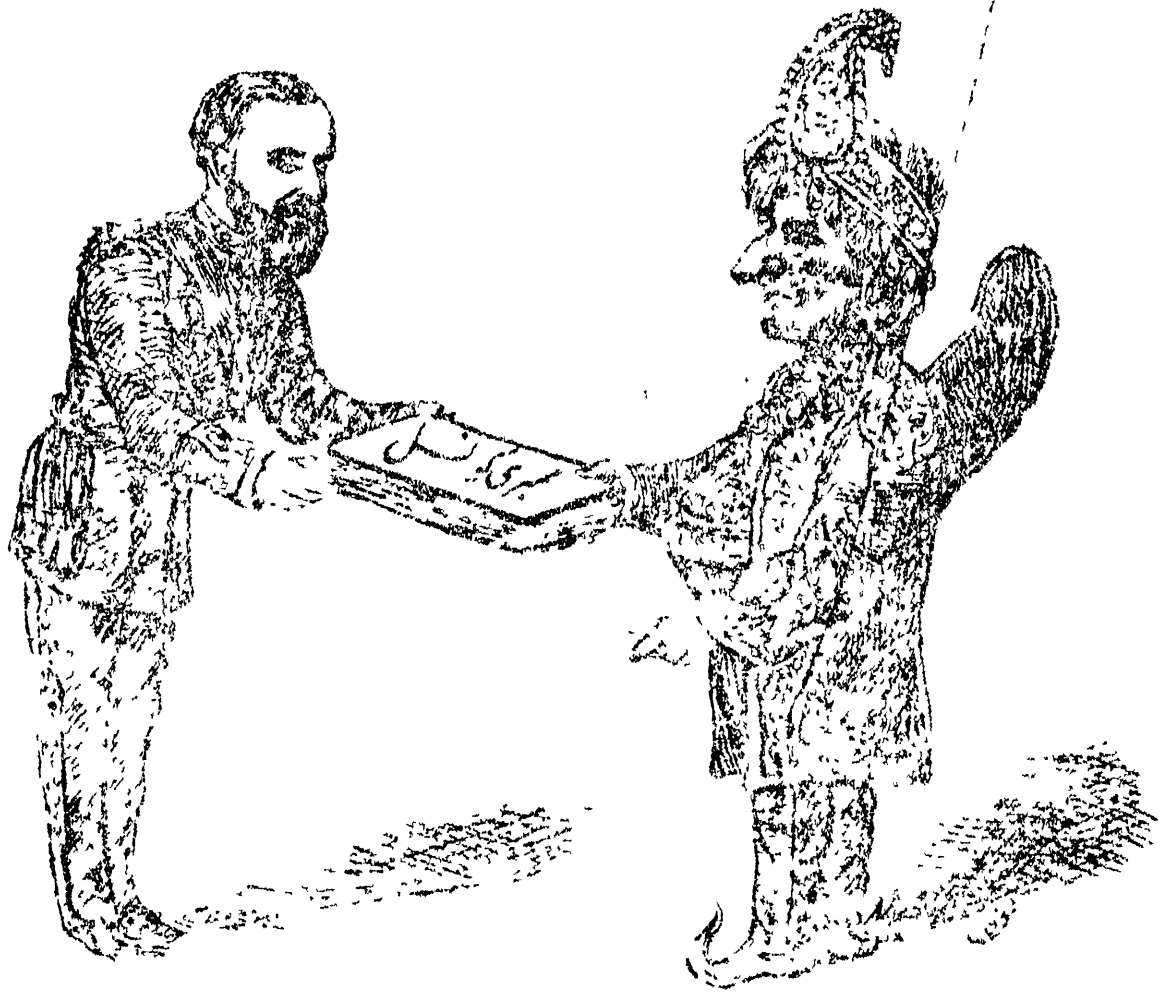
کلاس میٹری آف سولزیشن کا ترجمہ  
نشی محمد احمد علی مرحوم بی اسے ایل ایل کی  
اعلیٰ درجہ کی قابلیت کا نمونہ -

کاغذ درجہ اول چکنا چل  
کاغذ درجہ اول چکنا چل  
غیر مجلد

شاہ محمد خان صاحب کمیشن ایجنٹ این آباد کھنڈ

دفتر رسالہ "الناظر" کاشمیر کے پتہ سے مل سکتی ہے

۱۱



بزمین مشرود گریان فشانم







جو کہ ان کی تائید کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ  
 میں کہہ رہا ہوں کہ ان کا تعلق ہے جو کہ  
 حاکم ہیں یہ فیض تائید کرتے ہیں

جس کو کہ زبان و ہلی کی تقلید کر سکتے ہیں وہ  
 کہتے ہیں کہ عربی کے وہ الفاظ جو مفرد ہوئے  
 برسرِ آفتاب ہوئے جیسے ہیں توح کی شکل میں  
 یہی مؤنث ہی ہو گئے ہیں -

تاریخ دہلی اس پیش سے لکھا کرتے  
ہیں اور شعر اسے دہلی سے جہان علی الفا  
تائیر ظاہری ہے وہاں اس کو تائیر

مجلسه اول

مقلدین زبان کعبہ کی یہ مذکر الفاظ انہی  
کی طرح کو غنیمت سمجھا کہ زبردستی ہے۔ اوکو  
ابن سنیہ پر حیرت ہے کہ کاتوئی حق نہیں حاصل

یہ کتاب بھی ہے کہ وہ زبانِ دہلی کی تھی  
یہ کتاب بھی ہے کہ وہ زبانِ دہلی کی تھی

انہی کے ذہنی فیاض اور ترمیم سے  
ان پہلی بیرونی جہتے جا میں ان کا یہی جواب  
محسوس ہے ساتھ قبول کرنے رہیں۔

اور ان سے کہیں ہے جو کچھ بھی واقف  
ہیں اور ان کے دماغوں میں زبان کی  
قوت کا ذخیرہ ہے۔ مگر طفلانہ ضمیر اور

وہ دہلی کے مقلد نگر وہان کی  
زبان اور وہان کے شعر کی مصادفہ  
کچھ جانتے ہیں۔ فقہا سے دہلی میں وہی  
داخل ہو سکتے ہیں جسکی ماری زبان  
کی اردو سے۔

میں بخت کو ہانتنگ کچھ دنوں پہلے سے  
نہ ہے وہاں تنگ آکر اذفاظ عربی کے  
مفرد اور جمع کی تائینت اور تذکیر بین  
میں لکھ کر دکھانے کے لئے لکھا ہے

نے بھی تذکرہ کر لیا اور اختیار کیا ہے  
 ہے جیسا کہ کتاب کو آفتاب کہنا  
 ہے مگر اسے نہیں کیا بولتے ہیں ۹۔

میں نے یہ بھی تائید کیا کہ اگر کسی نے یہ کیا تو اس کی تائید نہیں کی جائے گی۔

میں کہ چکا ہوں اپنا کہتا ہوں کہ پنجاب کا ذکر ہی فضول ہے تو ابھی فصیح اردو کی دیتا ہے اس قدر ہے کہ اس کو دیکھ کر

اور یہی ہے کہ جو اس وقت تک کہ وہ اپنے  
 اور یہی ہے کہ جو اس وقت تک کہ وہ اپنے  
 اور یہی ہے کہ جو اس وقت تک کہ وہ اپنے

در خود سستی بجو مجبورین اگر عمل نکرین  
هر جمل مرگه سے جسکا علاج حکماء علم سے  
سہی نہیں ہے۔

وہی کہان سننے اگر ایسا ملتا کہ یا ہے  
عربی کے سوانح الفاطمیہ صیفیہ جمع ہے  
میں تہ کے ساتھ لیا جاتا تھا اور سکر اب  
میں ہے کے ساتھ لیا جاتا تھا اور سکر اب

حضرت شرفیہ مولانا احمد حسن صاحب شہادت علیہ السلام  
حضرت سنگار خان کتاوانی کہ اسلمیہ کہ اسلمیہ

کے بھادیا۔ جن حضرات نے یہ کتابیں نہیں لکھیں  
 شاعری اور قافیاں سخن سراں کی نادر واقع ہیں۔  
 لکھتے اور غالب دہلوی۔ یہ اصل ہیک

نات مرزا میردیل : ہندوستان میں مولانا  
میردیل کا کام کوئی کیا سمجھو گا غارس میری

صدا لہ خاقانی : کلام خاقانی باعتبار ناد  
یو ط اور ادق ہونے کے تمام شعراء غزلس  
کے بڑا ہوا ہی قیمت

اور وہ بڑے بڑی جگر کا ہی سحر مل لئے ہیں۔  
 کیا کہنا! حضرت صلح:۔ جو ملک بھریں  
 ن سادی گرام بھیجا گیا تھا جسکی برکت سے اونہ  
 ہزاروں ملکوں کے قبول کیا جس کا ثواب

لیا گیا۔ بعد کتاب تمام فی فیوی سترجم ۱۳۶  
ایک نعمت مترقبہ جو قیمت ۱۳  
پتھر کے لئے علی احمد انصاری مقام شام  
مندرگودا سہارن پور

1940





یہ مقدمہ معہ سارے مفکرت سرکار انگلستانہ نے نائٹنگھام  
لندن میں اشیاء ذیل کی عہدگی کے تبادلہ میں عطا  
فرمایا جو کہ مشہور عہد میں ہوئی تھی جو کہ اس کا بیانیہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوئی  
ہیں اس لیے اپنے ملکی رئیسوں - سرکاروں  
عہدہ داروں اور عام خریداروں کی توجہ دیکار رہے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ ذیل کی چیزوں میں سے جس سے کی ضرورت  
ہو طلب فرماوین تجربہ یوراساں مفکرت ہر

نام جنس مع وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان کا مانی بیل بوئیدار نہایت	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کا مانی یعنی چکن کے			
غل و لونون میں پر بہار کا مانی			
بنی ہوئی			
تھان چکن بوئیدار طبع کر خوش			
دو پٹہ کا مانی سنہری بیگمات			
کے لائق			
دو پٹہ چکن جسکے غل و لونون میں			
پر بہار کا مانی			
سنہری چکن جسکے میں بوئیدار			
پر بہار کا مانی			
پانچا چکن سنہری و سنہری چکن			
بڑی مہری ہے			
کرتے چکن بیل بوئے دار			
سے جو سے تیار			
کلاہ چکن بدلی چو بشتہ کام			

مشرقی قیمت	اصلی اور مرصع کا نام
مرصع کی قیمت	کلاہ سوزنی گول جس کے پہنکر بغیر حماہر کے کچھ ہی جائیں
مرصع کی قیمت	کلاہ گول کوشتی نما زرد و زری دریشمی کلابوں

فرمان رسالی مع مستر و گوشت سلی	ساز	ارگر	فرمان رسالی مع
سلطان تبار	ساز	ارگر	فرمان رسالی مع
لیان من شیر و کبیر	ساز	ارگر	فرمان رسالی مع
عمره خویش	ساز	ارگر	فرمان رسالی مع
بابا پوشت	ساز	ارگر	فرمان رسالی مع
نویس عین	ساز	ارگر	فرمان رسالی مع

پائین کھانوائی نمبا کو کی خوشیہ ار مشکی گوبیان

گمان ہیں لعابِ ہن کو غیر، مشک و فخن بندنے والے  
کہ درمیں اسب فوشتین بہ مرخ کی بار دکھا، ۱۲۱  
و ایند تشریف لانا بہر سے اسب فوشتین سے  
و ایند رباں کی ازتہ دیاں کی بکرنہ لعل، ۱۲۲  
لعلی - گویاں اعلیٰ دہر کی خوب و زور، ۱۲۳  
بسیب میز تن بعض جواہر دو یہ غلاب سے دما  
دستہ دار خوش دامنہ قوی دما، ۱۲۴  
معدن قلب مجھ نہ خسار سلاہ، ۱۲۵  
نبلی دندان مصنی خور و فہر و غ و سکے ہر -  
گویاں و رقدار فی دہر، ۱۲۶  
سلاہ

بقوام جسکی گولیاں میں فی ذریعہ ہزار تھیں  
 زرد اور - یعنی بنی اسرائیل کو تھیں۔

---

محمد عبد الرحمن حافظ خلیل الرحمن جو کہ انگریزوں کے لیے کام کرتے تھے

ڈاکٹر برین کی بنائی ہوئی مشہور دوا

تباہ کر۔  
 (۲) تیار ہے اس دوا کا استعمال کیا تو نوز و اجڑ جائے گا۔  
 (۳) دوائے باجیکرد مادم کا سستی ہو گیا ہو وہی  
 ناسمجھت محبت پائین قیمت ایک شیشی ایک ایسی عیاں ہے۔  
 معاف دوا۔ (۴) اکھ حصول ایک سے تین شیشی تک یا تو کتر  
 کتری جن معتقد دین و والی درایوں تیرا شہور ہو۔

د سہو رس اسٹکٹیا اور دینا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں مغز زریہ  
رک رہا س اور خون کو یہ طاقت دیتی ہے ایسے انکی کمروری  
سے پیدا ہو، معمولی کمزوری قیمت ایک شیشی میں  
مقوی فرد کی گولیاں کما کما لقاہ وغیرہ ان گولیاں کو  
آراہوئے بین دو ہفتہ کی خود اک شیش گولیاں کی شیشی قیمت  
رو رو اک شیشی ایک سے چار شیشی تک دے

امروقتن مستورانہ کی دروازہ پر ایسا قسام کے مستورانہ کی  
 دہری ہر خطا کر کے کیا دی پرور۔ ان کی نئی کمزوری یہ تو  
 ٹانگ میں درد و غم و ہوشیار اس دعا اگر استعمال ہو جم کی خرابی  
 دور ہو کر بہت تھکتا ہے۔ ایک دفعہ میں دعا کی بھی آزمائش کیجئے  
 تمہارا ایک لکھتہ دعا کہ یہ دعا آتا سولہ غوراک ہوا کہ  
 بمصلحت یہ دعا کہ روایان کی مسلسل حال موصاف شفا  
 کے لیے پوری کتاب افادتہ پانچ ہوشیار کی ہے۔

دو اکڑ است که سرینامی و تاراجند و است  
تخلص

۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱

انگور مرستار  
فقدت من  
ساحته يفرحني  
فقدت من  
ابن آية

میں یہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔

۱۔ اسی طرح کہ اگرچہ یہ سب کچھ  
 ہمارے سامنے ہے مگر ہم اسے  
 نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح کہ  
 اگرچہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے  
 ہے مگر ہم اسے نہیں دیکھ سکتے۔

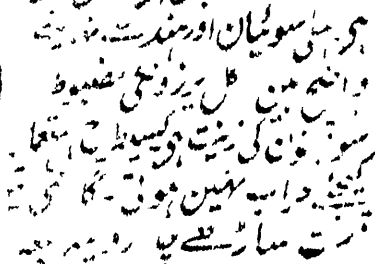
۱۔ سب سے پہلے - *میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری کتاب کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۲۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۳۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۴۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۵۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۶۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۷۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۸۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۹۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*  
 ۱۰۔ *پھر میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری امت کو قرآن کریم سے زیادہ عزیز کرے اور اسے میری امت کو بھی پسند آئے۔*



۱۰. فی الشریان چو تھائی قیت بوختہ ہر پھلی

موقع : چوکنیہ پیر ہاتھ آئیہا

ہو رہا تھا کہ اس وقت تک کہ ایک بار چلی ہو۔



انہی مضبوط اور صحیح وقت بنا کر دلی نگہری  
بازار میں بہت ہی کم ہیں جو اسٹائل لینے  
چاہیں۔ اسٹائل ایکشن کم رہا۔

گھڑی کے برصانی حصے میں تین تین سو  
 میں گھنٹے منٹ اور سکانڈ کی  
 طلباء سوار افسروں کو اپنے ہاتھوں  
 کی ہر کارائی چار سو  
 قیمت ساڑھی میں روپیہ

جو صاحب بالامذکور رقم بیان خریدہ ہو وہ ایک گھڑی کے ساتھ حسب ذیل امتحان مفت حاصل کرے گا۔

(۷) ایضاً ایک آیت -

[illegible]

مقامات

ہم کو جسے مانتے ہیں



تین مہینے کے بعد دیکھیں کہ کیا ہوا

کلیں اور وہیں سے جہانگیر کو خبر ہوئی۔

تجارتوں کی طرف توجہ دینا چاہیے۔

کھانہ پانی باقی

سات روپیہ - سترہ سو روپیہ  
ایک سو روپیہ - دو سو روپیہ

نور و سحر و جادو و افسانه و تخیل و خیال و...

قیمت بیس روید - نوک بیس روید

تمیست چندی در روزی که

یہ لکھو بیان غلامی پر کیا ہے۔

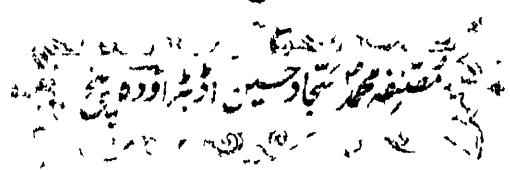
طہری نے جیسے پینڈہ اور پونجی دوسرا -

\_\_\_\_\_

دہ اندھ بنیستان ڈرواج کینی نمبر ۱

سید الشہداء علیؑ

ہری پل کی مٹی - واسطیہ - مملہ - مملہ



— 172 —

ظرافت حسین شیرازی در مرامت و بلاغت

ڈوبامیہ کے رئیس شیخ صاحب کے نام لکھا ہوا ہے جس کے

[illegible]

...

13. 11. 1950

طرز باورن و باور را در این صورت - الیتمیاً او را بر می

کے شہر میں ایک عظیم الشان خانقاہ بنوائی۔

الوجہ: سبکداری و ناگزیری میں مارک

بسم الله الرحمن الرحيم

توبہ کی دعا ہے۔ اے اللہ! میری توبہ قبول فرما۔

ما توفى دلال بقره - ففرا



دفتر اودھویں لکھنؤ



مطبع شام اودہ لکھنؤ نیا گڑھ نمبر ۱۰ محمد حجاز حسین نے چھپوا کے شائع کیا





اجرت	تعداد	مبلغ	ملاحظات
۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

نمبر	تعداد	مبلغ	ملاحظات
۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

# ضروری اشتہار

چونکہ مسٹر بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴۲ روپے روئے بکسوں کی قیمت میں (جو عالمین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پنس اور دو روپیہ چار یا دو شلنگ ۹ پنس چھپا ہوا ہے۔

۴۲ روپے روئے بکسوں کے بکس قریب قریب ایکسان قد کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۲ روپے کو ۸ روپے روئے بکسوں کو ۱۲ روپے روئے بکسوں کو تبدیل کرنے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے لئے میں وقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن انیڈکپنی نمبر ۱۴ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

## مزانما و لکش



ایف اے ایم

ہو کر نشو و نما آگیا اب اسکیم  
جس کے اوپر ہو گئے ہیں بعض دھیم

ہفتہ ایڈورڈ کی ہے شاہی شیش  
لیکن ہیں لارڈ مارلی اس کی قسم

عہد آزادی

بہت افزا ہی لارڈ رٹن کا عہد

آزادی بڑھائی گاہ آزادی کا عہد  
ہر صوبہ میں کو نسل سے ہو گئی کام  
منہدی مٹھا کر گنا سب کا آزادی کا

کپڑے جاری ہوگا

کل ہند میں ہو گئیں گے سب کی شہیم  
شاہ ایڈورڈ کا یہ ہے لطف عہم  
شائع ہی ہو گیا گزٹ میں وہ لو  
ہو جائیگا جنوری سے جاری اسکیم

ممبری کی خواہش اور عہد وزید

کہتا ہے زید میں بھی ممبر بن جاؤں

## بچوں کی صحت

والدین کی بڑی فکر کی بات ہے  
اگر بچہ چیرپڑا ہی - معدہ ضعیف ہو تو اوسکو

اسکاٹ کا امشن

دینے میں توقف نہ چاہیے

اگر خد قطرے دودھ میں ملا کے دیئے جائیں تو بچے میں تغیر معلوم ہو بچہ خوش  
بیشاش چائیکلا ہو جائے اور غذا (جو صحت کی نشانی ہے) مزہ کھائے

ماحقہ سے نہیں چھوڑا ہے

سب دوا فروش بیچتے ہیں

اسکاٹ و بون (متحد)

دوا سازان

لندن انگلینڈ



خواہش عمر کی ہو میں نمبر کسراؤں  
اس فکر میں کہ یہ بھی سلطان ہوں  
میں اور کو نسل کی ممبری بن جاؤں

خوشامدی خیالات

ہکو تو کو نسل سے رکھیں گے دور  
اے - بی - سی - ڈی پڑھی ہی ضرور  
وکی بھی چلائی گئے اشارہ پر خوب  
ہم بھی تو ہیں پانچویں سوار زمین

ممبری کیلئے کوششیں

ہر ایک کو اب تو ممبری کی سوچھی  
یالون کہو جنگ زرگری کی سوچھی

## راندراکینی

سوار ناٹیکا

سب قسم کی تھون خصوصاً وبائی تپک تیرہ ہفت علاج  
فی بکس ایک درجن سے علاوہ محصول آک

پرومیہا بچوش

امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیلئے  
تعجب انگیز دوائی تول عصارہ علاوہ محصول

راندراکینی

بان سگلی ڈاکخانہ عالم بازار کلکتہ

کونسل کا نام کیا سنا ہے گویا  
شکل انکو کہیں دور پری کی سوچی

مہر و مہر کی نیابت ہا بیت

پھونپائیگی فائدہ بخشش سبکو  
واجب بہ دور کار ز بخشش سبکو

مہر اوسکو بناؤ جو ہو لائق و  
یون تو ہے مہری کی خواہش سبکو

نکاحات دیات اور جواب

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں تاکہ کچھ بھی نہیں

چاکل آرزو سلا کچھ بھی نہیں  
جو کچھ ملے اسے وہ غنیمت ہو ولا  
جو کچھ نہ ملے اوسکا کچھ بھی نہیں

مہر و مستقال کی ضرورت

سیکھو سوا سٹھ ملا جریہ ابھی

اگر بارگی ملجا ۔۔۔ پھٹا کیسے ہی

مانگو جو کچھ شے وہ لیتے جاؤ  
ملو ایسا جسکی تم کو خواہش ہو کہی

نیارنگ ۔ آزادی اور خود مری پریشانہ

شہرت ہو ذلیعہ سو کوئی ناموری کا  
ہے شوق ہر اک شخص کو آزادہ سری کا  
دیوانوں کے مانند بننے لگی ہر شخص  
سایہ کہین چڑ جائے آزادہ پری کا

سردی اور گنگا کا نہان

سردی میں کوئی کرتا ہر گنگا آستان  
اس فہم میں عقل پر حضرت زبان  
وہ بچ کا وقت اور ہوا کتے بونگے  
بڑا بسنے نو بکا کہین مہم میں جان

الینا

میں تماشہ از شہابِ کاشف



دنیادہم آؤٹھا بھاگی چلی جاتی ہے ۔ ایسی سرنگون باہند دستاں تغیر دتتی نشان سب میں  
اسوچے اودھ پینچ سالانہ جلد کے بھی دو تھوڑے (پینچ شہشاہی اول سہ شہشاہی دوم)  
جوڑی سے جون اور جلائی سے دستک سرکار کی صہرت میں شہشاہی ہو نامہ شہشاہی ہو  
چھ سال بعد کی قیمت یہ ہو کہ وہاں تھی اور اب یہ سہشاہی ہو نہ کی قیمت نہ معلوم  
مہر مہر ہے سہ شاہی ہینسہ سبھی مودہ میں ہو گئے ہوں اور یہ پینچ شہشاہی ہو گئے ہیں ۔

مراقبت

سینے آسان آسپہنہ کا زمان  
مفت ل  
بے بیٹھے گا مری میں یون بجا

یہ سو کھے سے ہاتھ پاؤں جا میں کر  
سردی کہین حضرت کا نہ کرے چالا

مراقبت



مراقبت

اگرچہ جو کچھ کہتا ہوں وہ سب سچ ہے  
میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا  
میں نے کبھی جھوٹ نہیں کہا









# شیطان اور مین

میں

## عملی واقعہ

چاہے کوئی یقین مانے یا نہ مانے

صبح سات بجے تین نماز اور وظیفہ پڑھ کر دفتر میں بیٹھا۔ عالمگیر نامہ دیکر ہاتھ بچھو کام بھی نہ تھا۔ سوچا لاؤ کوئی کتاب ہی دیکھ ڈالیں۔ سائنس میں پڑھتا ہوں۔ ہاتھ بڑا پایا۔ پورا پورا شاہنشاہ و غازی اور گنگوڑی کا عالمگیر بادشاہ اور احمد مرقدہ کے حالات پڑھا۔ اٹھا لیا اور دیکھنا شروع کیا۔

سبحان اللہ کتاب کیا ہے روح جنت کی ہوا سے عجیب و لو الہام صاحب مقرر اور ذی استقلال بادشاہ گزرا ہے اور خلافت حقہ کے بعد حقیقت میں ایسا جلیل القدر بادشاہ کوئی نہیں گزرا۔ وہ میرے آگے جنت ہے خدا ہے کرم اس کی مٹھلی میں ہم ایسے گنگا روں کو بھی نجات دے گی۔ آمین۔ تم آمین۔

کتاب کے چند اوراق اوٹے تھے کہ ایک صاحب تسبیح ہاتھ میں جریبے۔ عمامہ کلان برسر وارد ہوئے اور آتے ہی السلام علیکم یا سیدی۔ میں متعجب ہو کر وعلیک السلام اجاب والا کی تعریف۔ ش۔ حضرت صاف صاف۔ اور سچا سچا تو میں شیطان ہوں۔ ابلیس میرا نام ہے۔

میں۔ شیطان۔ تجھے اور مہنس کے۔ شیطان۔ جی ہاں۔ شیطان۔

میں۔ کہئے۔ شیطان۔ کچھ نہیں صرف سلام۔

میں۔ آپکا سلام اور مجھ سے۔ کام شیطان۔ میں سبکو بھی سلام کرنے اور سچے ملنے کا عادی ہوں۔ لیکن اسوقت حسب عاد

اور دنیا۔ مطیع۔ ۹۔ دوسرے وقت

خود آپ کو ہکا بنے نہیں آیا ہوں آپ خود خود فرائض۔ سب آہی کام سے آپ فراموش اسوقت حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کو فرصت ہو اسلئے آیا ہوں کہ دنیا اور مین جو مجھے غلامی ہے اسے آج سے رفع کروں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس فکر میں خاکر کسی صاحب فہم مسلمان سے ملے کچھ امور حسیں حقیقت میں مجھے خود دیکھ رہے ہوں۔ مذہب اک اور مین اسلیم کی مابست دریافت کروں اور جو شکوک میں رفع کروں لیکن مولوی صاحبان کی عادت ہے وہ بلا سیری صورت دیکھتے ہیں پھر دیکھتا ہوں کہ وہ جلا کر لے لے رہے ہیں پتا نہیں بعض صاحبان سے بخیال تقدم یا حفظ یا کتاب التزام کر لیا ہے کہ وہ صبح و شام چار چار یا پنج پنج سو تسبیح میرے اور پھر انداز کر کے کوئی شے میں۔ چنانچہ قصور و عاف آپ بھی دیکھتے ہیں تسبیح پڑھتے ہیں اور ہر لحظہ کو دیکھتے ہیں تو مجھے پھر تیرا ران ہوتا رہتا ہے۔ حالانکہ بھول بھولک میں مجھ سے کیا تعلق۔ کام خود بھولو۔ مارو مجھے۔ غریب کی جو رو میں ہی سلج ہے۔ میں مفت بدنام۔ آپ میں استقدر بادہ انسانہ ضرور ہے کہ میں نے نیار کر لیا اگر آپ کے صاف صاف کہو گا۔ اور نام و نشان آیتا تا دوں گا۔ تو آپ میرے سوالات کا جواب تسکین بخش دین گے۔

میں۔ یہ آپکی شیطنیت ہی کوئی نہ کوئی تہ اس امر میں بھی ضرور ہے شاید اس کتاب کے مطالعہ سے محروم کرنے کے لئے (عالمگیر نامہ پر ہاتھ رکھ کر)۔

شیطان۔ مہنس کے کیا بلند پروازی ہو کتاب کے چھوڑ دینے میں اور اسوقت نہ پڑھنے میں کون دینی نقصان ہوا جاتا ہے۔ تعلیل تو یہی ہے۔ صرف دو گھنٹہ یا اس سے کم وقت دیکھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ میں آپکا مسلک بشارت کلام اللہ مجھ نہیں کر سکتا۔ کچھ میرے جسم کے بون میں تو یہ تاثیر ہے نہیں۔ کہ قریب آیا اور اثر ڈالے پھر اریا۔ بات سمجھئے۔ جواب دیکھئے۔ میں جلا جاؤں۔ اپنا شغل فرما لے۔ مین نہ ہے تو یہی بات کہ قریب تو چھٹکا

اور مارا لیکن عقیقت میں اللہ حافظ ہے اچھا کتاب چھو گتا ہے اور سب کو جو پوچھتا ہے۔ شیطان۔ لیکن قصہ نہ کہجئے اور اسلامی تفنگ کسی بات پر نہ چھوڑتے۔ جو میں پوچھوں جواب دیکھئے۔ میں۔ خیر دیکھ جائیگا اسوقت تک تفنگ بازی نہ ہوگی۔

جب تک معقول بات نہ ہو اور مجھ پر حاد کا اثر نہ پڑے۔ اب سب کو کون مذہب سچا ہو عقاید اسلام جو اورہ اخبار میں اٹھا پڑتا ہے اخبار سے لیا گیا ہے تو آج دیکھا ہی ہو گا۔

مذہب اسلام جسپر اب سب کو بڑا مان رہا وہ عیسائی۔ مولوی اور مذہب مذہب منتخب ہو گئے بنا ہے اور ایک بزرگ جناب دھرم پال ہی سابق نور بان قوم عبدالغفور نے تو اسکو ہندو مذہب کے کچھ ماخذ بتایا ہے۔ اور سنسکرت کے اور آریہ بزرگوں نے بھی یہی لکھا ہے چنانچہ فقط اللہ سنسکرت کے اجزا ہیں۔

میں۔ میں تیرا سوال نہیں سمجھا۔ سلام پر ہمیشہ سے گلے ہوئے آئے۔ جو لاگو پاہنا۔ پنڈت ہو یا عیسائی سب ہی بکے خلاف ہزاروں گلے کرتے دیکھ میں یہ عیسائیوں کے سوالات اور اہم امتان ہیں کہ قرآن مجید اور توریت کے منتخب ہوئے حضور سرور عالم (روحی خدا) نے بنایا ہے یہ پوچھنے والے عیسائی اب ہر کس و نا کس نے جسکے پاس کوئی علمی فہمہ بھی نہیں ہے۔ عیسائی اور یہودی سوالات اور اعتراضات سے اپنا زور سفر مہیا کر کے اسلام پر حملہ کو مل گئے ہوئے ہیں۔ جو سال اور یہودی مذہب اصل میں خداوندی احکام اور کتب ہدای ہیں۔ قرآن میں اکثر وہی باتیں ہیں جو ان اور یہ عام اصول ہیں جب ایک کلان منور ہو تا ہے وہ سراسر جب مرون ہوتا ہے۔ پچھلے قوانین کی بستی ہی باقی

# میری کونسل کے امیدوار









کنستاپ

محسن الملک کو سوچیں نہ خواب مشتاق حسین  
انصار جنگ کے داغ ہیں آبی۔

ڈیہ پنچ تیشیم  
 کل شب کو کئی روئی کی گراگرمی نے  
 بھی خون کو روانہ دوان کر کے عشاء و شام  
 کے کل رزون کو متحرک کر دیا۔ طبیعت حاضر  
 بالی قلم و آت نے کے بھیج کیا اتفاق سے  
 اود قریح مطبوعہ ۱۹ فروری سنہ ۱۳۵۷ء کے  
 عقل کے سمجھ کے گول ہو  
 تم میا نصاحب بڑے نیلوال ہو

مجددِ عالمہ مشرقیہ مولانا احمد حسن علی صاحب شوکت مظاہر  
ہندرجہ فریضہ سنگارِ کتبائون کو ایسا صل کیا کہ پھر یوں  
پائی کر کے ہادیہ جن حضرت شکیبہ کتا بن بنین بن کینین  
وہ کمال شاعری اور دقائق سخن میں بافضل و باوقاف ہیں  
حل کلیات اردو غالب و دہلوی و۔۔۔ چل چکے  
الماریوں ہی میں دھرا رہی بڑی بڑی سفر اور  
علماء نے غالب کے اکثر اشعار کو بے معنی بتایا ہے  
حل محکات مرزا بیدل و۔۔۔ ہندوستان میں مولانا  
عبدالمقدور بیدل کو کلام کوئی کیا سمجھ کے فارسیں میں بھی  
اسکے سمجھنے والے نہ تھے۔۔۔ قیمت ۴  
حل قصائد خاقانی: کلام خاقانی باعتبار نازک  
و زنجب و ط اور اوق ہونے کے تمام شعر افادہ  
کے کلام کے بڑھا ہوا ہے۔ قیمت ۴  
مولانا کو موت ملنے بڑی جگر کا ہے سو حل کے میں  
نامہ مبارک آنحضرت صلعم و۔۔۔ جو مالک بجر بن ہند  
بن ساوی کر نام بھیجا گیا تھا جسکی برکت سے اوس  
اسلام مع ہزار دن فتنہ کے قبول کیا جسکا فوٹو  
معہ مہر دستخط لیا گیا۔ معہ کتاب شامل البیوی مترجم  
۶۲ صفحات ایک نعمت مرقعہ ہی قیمت ۱۳  
صلفے کا پتہ لے لے علی احمد انصاری مقام شاپ  
صلفہ گورداسپور (پنجاب)



کی مریخی واسے دل خوش کن مضمون کے  
 شیب و اسے چند بند یاد آگئے پھر کیا تھا  
 پھر زون میں غمزدہ آگیا شیب کے بند ہی اول  
 تو کیا کم تھے دوسرے اور پھر میرے نہیں  
 اسے سبحان اللہ ہر ٹپ کٹا پ ہو گئی ہو  
 ذرا سیلے گا۔

### وہو ہنا

جو شخص ہے یہاں وہ طاقت کی کان ہر  
 چوٹا جو گاؤں دی ہے بڑا ہے ایمان ہر  
 قبضے کی ریل ریل سے یہ آن بان ہر  
 ہر سچ ہر خوشی میں امانت کی شان ہر  
 واکلی زمین مٹی ہی نیا آسمان ہے  
 اوتری ہوئی کمان کے شکستہ وہ تیرین  
 احسن میں گاؤں دی جین لیل و خیرین  
 کیا دلوں یوقوت صغیر و کبیرین  
 کبر و حسد میں آپ وہ اپنی نظیرین  
 شیطان سے بھی بڑھ کر خبیث و شرین  
 جھکڑا وہ و بڑا ہمسرہ ہو کس طرح  
 بیقتل و بیوقوف و خرد ہو کس طرح  
 چور و پ ہی کا سول تو چور ہو کس طرح  
 مانڈ مرفوہ اصف سر ہو کس طرح  
 رو باہ شیر مزہ مظفر ہو کس طرح  
 گنگا نشہ میں کچھ بھی نہیں قال و قیل کی  
 حاجت گواہ کی نہ بہت عین و کیل کی  
 چانٹے کی آؤنگا جو دوسرا بھی دلیل کی  
 کتا ہوں تیج قسم ہی خدا جلیل کی  
 دولت سے آبر و نہیں بڑھتی ذلیل کی  
 ہر دہر دہی کی ٹپ ہو۔ ورنہ دراصل بند کے  
 واسطے بائین دو مصرع ہیں ۱۱

## گزارش

مولوی ابوالکلب اسٹوڈنٹ یونیورسٹی یوگیا  
 غوغو لیشنو

یون او شیخ سعدی تک کہ گئے ہیں سے

تک صواب کہت روز چند

بے سیکان گروت مزید شد

ورغوا سر تک پرست کہ تھے پاس سے  
 بھی بوسٹ کچھ فریاد تو مبعوث سکے بل باندو  
 "مکھنہ" کار "مار" مار لی اور لاؤ گھنٹا  
 مانتی سے ہم قید سے کہ ضرور بالضرور اس  
 جو بد و سنس کا حکم میں میرا خیال اس طرح  
 نہ ابطرح رہا اور کچھ گئے کہ اور نہیں  
 لڑا ملال لولہ کی شرکت کا خاطر رکھا جائے گا  
 اور میں اس کا علی نہ ہوگا کہ اس کے مذہب  
 پر پھر شک نہ کیا ہوں کیا سنی ہے نیکان  
 کرست مٹی دم لگی سستہ اور ظاہر ہی  
 طہ رست اسانی باغ میں شاہ مل اور  
 باغ کی رپورٹی کی نہ رست کا شفا غنیمت  
 اس میں پتہ چلا جو اسکو دیکھنا چاہتا ہے کہ قلم میر  
 وہ اعلیٰ سے بچے اور آج تک کوئی شکا اکیدا  
 نہیں پیدا ہوا جس نے اس دم کی بین میں  
 کی جو۔ رہیں میری کار گزاران اوٹس  
 دفتر سے۔ غمزدہ سیاحوں - شکا ریلوں اور  
 کے بھر سے رستے ہیں۔

اور سب سے بڑھکے یہ سب کہ انگریزی  
 زبان میں ڈاکٹر اعظمی نے سب کا اعدا  
 کلاتا ہوں۔

اس کے علاوہ وفاداری کی صفت ایسی درشت  
 مظافزانی ہے کہ کچھ بھی ناز ہے اور  
 ہم دہریہ ہیں کہ سب کے بل بوتے سے ہوگا  
 اس کی محبت دے کے بچا چم تک  
 تا بہ ہرگز نہ ہوگا۔  
 اور رفت کا رات ب کھا کھا کے مواتا

جو آبر و تھی جس کے وہ نذر چھو گئی  
 دولت شال سٹی کے بالکل سکا گئی  
 تھی موم ہی کی اسکو جہر ہوڑو مرنے  
 سو بار تک کٹ گئی سو بار بڑھ گئی  
 نیرت ہوا میں گرد آلود لاش  
 اکی نر خزان ہوئے جاتی ہر ہر  
 اور ہوئے گئے کا سینہ ہر ہر  
 ہر دینے ہو گیا ہر ہر سو اوڑھ  
 ہشتو ہو جا لگا ہو چہرہ گھبرا ہو  
 دہرست تو ہر شرارت کی تین جا ہو

(کر و من ہی)

باز رہی وہ بیوقوف کا معاذ اللہ  
 اور اس کے نیک سے ہی کہ نہ باہر خواہم  
 حوی ہو رہا کی کڑی کڑی کار ہو  
 ہشتو ہو جا لگا ہو چہرہ گھبرا ہو  
 دہرست تو ہر شرارت کی تین جا ہو

ہر ایک کے سر یہ ایک تار تار ہے  
 ہر ایک کے سر یہ ایک تار تار ہے  
 ہر ایک کے سر یہ ایک تار تار ہے

بقلم  
 مجبوز



بھی بل ڈاک (گڈنگ) ہو رہا جسکی  
تکلیف نفی - انگلش ای ٹی  
الوجی اور شخصی ذاتی تواریخ سے  
بجوبی ہو سکتی ہے۔ پس حضرات ترجم  
نقد و الی کا پتہ لگے مین ڈالنے اور  
مجھے کو نسل مین غوغو شیتو کی اجازت  
دلو ایسے۔

آپ کا خیر خواہ و ناود  
اسرا ٹوٹی

## ریدر

لشکر گزاری تمام معاونین کے نام نامی اسل  
پر دج کیے جاسکتے ہیں کہ اور حضرات جو  
ایک خاصو میں ہیں تو جہ فرامین اور شکریہ  
کا موقع دینے۔

خدا رب تعالیٰ عبدالحکیم صاحب  
ڈون ڈیلسن کمپنی لندن  
مسٹر اس آر دین کمپنی  
لندن

## صحت کس طرح حاصل کرنا

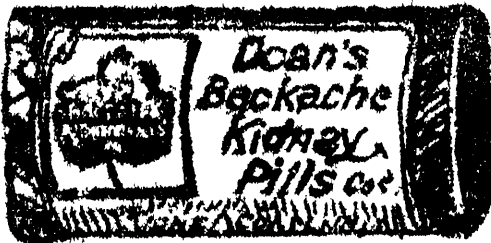
آزاد فکرت ہادی کا سبب پیشاب کا تیزابی اودہ ہے کہ جبکہ  
کوئی اور صحت کوست خان میں سے خطرہ پیدا ہوا تو  
اس طرح چھان نہیں سکتے ہیں کہ کدو اس پر کی جہر کا حصہ کا  
پہلے کہ خار و لہب گردان کے فصد اور صحت کی علامت  
حسب زراعت ہیں۔ بہت تیز ہوا۔ پیشاب آفہ۔ یہاں کہ کرنا  
اور اسکا رنگ خراب ہوا اور حلاوت۔ یہاں کہ پیشاب گناہ  
ہر تین سالوں میں ہوا۔ وہی کہ کدو کی۔ دوسرے چھان کی تیزابی  
نظر کا حلاوت ہیں۔ پھر آفہ۔ جوڑوں میں صحت۔ حلاوت  
ہونا اور صحت کی علامت و فصد۔ کدو کی گلی تو پیشاب کے  
امراض گشتی۔ جلد ہر تیزابیس اور گردن کا احتیاط  
ہیئے مشا و مستورات کی اس قسم کی بیماریاں کہ جبکہ کدو کی  
آبائی امراض خیال کیے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں کدو کی  
بہت اور گردن کو لین دین و نش و تک ایک کدو کی (پس)  
گردن کا و پیشاب کے اعصاب کو قوت بخشنے ہیں اور پیشاب  
تیزابی مادہ مین سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ مین وجہ سے  
جہر صحت حاصل ہوتی ہے اگر آپ ابھی نہ جانتے ہوں  
تو گردن کا چھان کیے۔ ڈون کی و نش و گردن کا لین  
دین و نش و تک ایک کدو کی (پس) اور کدو کے لیے تجربہ  
مین اور گردن چھان کی ہیں۔

# یاد دہانی

۱۹۰۹ء کا آفتاب لب بام ہے۔ جن حضرات معاونین  
اودہ پنچ کی پیشگی ۱۹۰۹ء کے ساتھ ختم ہوگی۔ اولے  
امید ہے پھر پیشگی ۱۹۰۹ء مرحمت فرمائیں گے۔

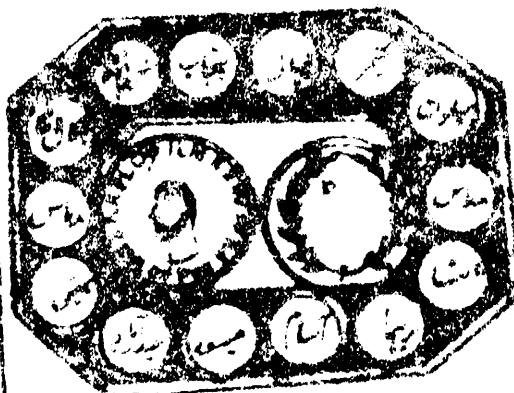
تلا

نیچر اودہ پنچ اخبار  
لکھنؤ



۱۹۰۹ء کا آفتاب لب بام ہے۔ جن حضرات معاونین  
اودہ پنچ کی پیشگی ۱۹۰۹ء کے ساتھ ختم ہوگی۔ اولے  
امید ہے پھر پیشگی ۱۹۰۹ء مرحمت فرمائیں گے۔

کارخانہ چکن محمد عبدالرحمن و فاطمہ خلیل الرحمن  
پارچہ والی گلی لکھنؤ



یہ تمام سو سار تفکرات میرا کار انگشت یہ نے فرمایا کہ  
انہوں میں اشتیاق و میل کی عموماً کے قصہ میں عطا  
فرمایا ہو جو تشنہ م میں ہوئی تھی جو تشنگی میں کارغیاہ  
میں زیادہ تر ہندوستانی صنعت کی چیزیں تیار ہوتی  
ہیں اس لیے اسے ملکی ریشمون - سرکاروں  
عمدہ داروں اور عام خریدار کی توجہ دیا کہ اسے  
ملک دوست حضرات کی خدمت میں گذارش ہے  
کہ فریل کی چیزوں میں سے ہمیں شے کی ضرورت  
ہو طالب فرادین تجربہ پورا سار تفکرات ہو

فہرست اشیا و موسمیہ

نام جنس من وضع کام	طول	عرض	شرح قیمت
تھان دانی بیل بوئیدار نہایت	۱۰	۱۰	۱۰
تھان چکن کا دانی یعنی چکن کے			
گل بوئون میں پر ہار کا دانی			
بنی بولی			
تھان چکن بوئیدار طرح کڑو شہنا			
دو پڑے کا دانی سندی بیکات			
کے لانی			
دو پڑے چکن جسکے گل بوئون میں			
پر ہار کا دانی			
ساری چکن جسکے بیل بوئون میں			
پر ہار کا دانی ہر			
پانچاے چکن سوئی ویشی			
بڑی مہی کے			
گریٹے چکن بیل نوئے دار			
سے ہوئے تیار			
طراہ چکن دہلی جو گوشتہ عمدہ			

نام جنس مع وضع نام	لول	میں	شرع قیمت
کھاد مہ زری گول مسکو بنگلہ	موز	موتو	سودہ کھاد
عمامہ کے کھری جاوے			
کھاد گول و کشمی مازہ دوی			
درختی کھاد			

فصل باب اول

فردیانی	عوم	ترگو	کوت
سلاخی	تیا		
نجات	نشین	سکه	و
مرد	خو	نشین	
بنا	پر	ش	جها
نجات	مرد		

پایین کھانوائی مٹا کوئی خوشبودار شکل گویا نہ

گمان ہیں حال میں کو غیرت مرثک حق بنانے والے  
 کہ عمر میں لب لوشین یہ مرنے کی بہار دکھانے والے  
 ذرا دھڑکنا شریف لائیں اس روحانی و راحت جسمانی  
 و فریت زبان کی لذت زبان کی سکنت کو ملاحظہ فرمائیں  
 یعنی یہ گویاں اعلیٰ درجہ کی خوشبو دار ہونے کے علاوہ  
 بسبب بیہوشی بعض چیزیں جہاں دیر الطیف کے نہایت  
 مرنے والے خوش ذائقہ تھوی دماغ مغز و دماغ  
 مغز و قلب بھر رنگ و خضار و باوب و ثوبات فصائیہ  
 محلی نہ ان مضمی خون و فیروزہ وغیرہ کے ہیں۔  
 لولیان در قمار فی دہیہ ۲۰۲ تو کہ قیمت عمر  
 سادہ ۲۰۳ قولہ

قوام : سبکی گولیان مہین فی ڈبیہ ۵ ہوا جمعیت ۵  
زور ۱۰ - یعنی پتی دار سبکی گولی سیر ۱۱

محمد عبدالرحمن حافظ حميد بن الرحمن وداكر ان حكن يارح الى الكلى ككتيا

کلمہ کے مشورہ کی کہ ایسے بچے پرین کی بنائی ہوئی

ہندوستان کا حال و سلا

[illegible]

هو چنانچه در صورتی که این عود در محل خوابت کو  
چون بزم استی بگوانی بود  
تو به سحر و جادو و شیطانی خود را از دست او پاک کنی  
و شیطانی که آنجا آمده است  
فدیت و چون شیطانی آنجا آمده است  
و شیطانی که آنجا آمده است

دانشگاه تهران

یہ کہتا کہ اگر اسے مجھ سے بھی ہو جائے تو میں اور کتنے متوجہ ہوں گا  
میں نے اسے بھی موعظہ کیا۔ نتیجتاً فی ذیہجہ آئے اور  
میں نے ان کو ایک سو تیرہ تک دعاؤں اور بارہ توبہ تک عطا کر دی  
پوری قسمت اور زمانہ کی مفت مہنت ہے

افشستر کے اکثر ایسے کے برعکس تھے۔ ایک دوسرا شریک کھاتہ

مفتی اعظم پاکستان کا تیار کردہ حقوق اعضاء نمبر

الحکم غنبری

[illegible]

ملک کا تعلق : ہندوستان - علیہ - کلکتہ

# ایک روپے دو لاکھ روپے کی طرح ہو

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان بننا چاہتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید اور بجا دے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلاشرکت غیرے مالک و مختار ہوں میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ سو روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک سو روپے کی ایجاد کا اسے تمام کے واسطے روح حیات کا مجسمہ اشتہار بنایا ہو وہ اپنی کوشش صاحب بہادر لاہور میری تین ہجری کی آمدنی ۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کہ فی دینی شرفیہ معین نہ ہو اس کی اس قدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت اعلیٰ دہلوی کے کہ ”وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے بجز فوائد اور منافع سے کوئی شے نہ سمجھے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ماضی اور شہر کا مقابلہ اس کے سامنے ہوا لے کو آسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب الکلبی۔ امین صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شاہ ایدہ و ردہ مستم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انجمنیت کے خزانہ داروں نے یہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ہڈیوں کے گوشے یا فاسفورس کو چمکا کر ذون مصالح کثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اسی بجلی کی لآں سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا میچ و تندرست بنا دیتا ہے کہ چرخہ وارث زمانہ اگر تاواریں ہی ماریں تو بھی پٹ بنو کر بے آب ہو جاویں +

ہندوستان انکسٹن اور مالک نی کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لکچراروں مغز عمدہ داران سلطنت کے سرٹیفکیشن اور باد و استیازانہ مدت کے استعمال ہوئے پھر بھی ان بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی میں بے اعتدالیوں کی وجہ باخلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے لئے روح حیات نریاق کامل تیر بہدہ دوا ہے بلکہ اعصاب کی ایک طاقت افزا دوا ہے یہ مقوی روح ہے جو دیوم میں ہی قوت روحیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہ میں وقت و انداز ہی حاصل ہوتی ہے۔ قوت مری حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض کو کثرت فوائد اور طغیانی کی نازیبا حرکت سے لاحق و گنجی ہوں اُنے دنیہ کے لئے روح حیات بمنزلہ اکسیر ہے نامر وی ضعیف عام صفت۔ کشادہ سیلان۔ سرحت۔ رقت۔ نہدہ اعصاب ضعیف و ملخ ضعیف معدہ۔ ضعف جگر۔ زیابطیس۔ اختلال قلب۔ مانی کمزوری لاغری۔ بیرونقی۔ زردی پرہ کے لئے اگر اسے تمام منوی دواؤں پر ترجیح دیکر تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص اُن اعصاب پر پڑتا ہے۔ پھر قوت مدیکار ہے۔ الغرض روح حیات اُن سرستہ رازوں کی عجیب و غریب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم تھلانا نہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ناشائستہ حرکات کا نتیجہ ہو۔ بزدل کہ جو اندہ۔ جوان کو متاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نہ بنے پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچائیں برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو نوجوانوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپ کی آئندہ نسل قوی مضبوط۔ ذہین ہو تو روح حیات کو نر جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جس قدر فخر کر رہا ہوں اور فضل ربانی کا شکر نہیں تدراد اکروں روا ہے۔ بلکہ مجھے کیسیاگر کے نام سے پکارتی ہے۔ میری ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ تیر تہانی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (۸۸) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب و غریب دوا ہے جو ان سے جسکا نام روغن دانوسہ ہے جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رگوں میں قوت کی سستی۔ لاغری و عیہ دور کر کے مغز طاعت بکال کر دیتا ہے اور گئے گئے رے میں نامر وی کو پورا پورا مردہ بنا کر تھکے کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں جیوٹرتا۔ صحت ذہن شیشی روغن۔ آٹھ۔ تہی چار روپے چار آنہ (۱۱۸) +

دو نو دوائیں اُنکے موجد حکیم محمد شریف آبی : اگر کسیاگر برہنہ شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +



نمبر	نام	کے	تاریخ	نمبر	نام	کے	تاریخ
1	...	...	...	1	...	...	...
2	...	...	...	2	...	...	...
3	...	...	...	3	...	...	...
4	...	...	...	4	...	...	...
5	...	...	...	5	...	...	...
6	...	...	...	6	...	...	...
7	...	...	...	7	...	...	...
8	...	...	...	8	...	...	...
9	...	...	...	9	...	...	...
10	...	...	...	10	...	...	...

نمبر	نام	کے	تاریخ	نمبر	نام	کے	تاریخ
1	...	...	...	1	...	...	...
2	...	...	...	2	...	...	...
3	...	...	...	3	...	...	...
4	...	...	...	4	...	...	...
5	...	...	...	5	...	...	...
6	...	...	...	6	...	...	...
7	...	...	...	7	...	...	...
8	...	...	...	8	...	...	...
9	...	...	...	9	...	...	...
10	...	...	...	10	...	...	...





## الوداعی ترانے



خصت کہ صبح کی لگی پھٹنے او  
رونگے جو دس نہیں تو خوش ہو کر سنو  
کیا تازہ و نو بود کھلاے جلو  
دنیا سے اب سبھارتا ہی سن نو

(۲۱)

بربادی یہ ہی چرخ کمن کی تگ دو  
کرتا ہے یہ بیداد ہر اک پر تنو تنو

بارہ یہ مہینہ کیا کیا باو بار  
تھے تین تیرہ او نیس تنو سن نو

(۳۱)

گر می مزاج کا وہ اتر پارہ  
اب شیشہ حیات کا ہی پارہ پارہ  
آیا لب لبام آفتاب قبل  
اب سنہ نو ہوا جہان نو دو گیارہ

(۴۱)

دیکھ لائیگا بہار ہر گلشن نو  
انداز دکھائیگا بت پر فن نو

(۵)

بر سے خوشی شادی کی کچھ ایسی رو  
عشرت کی غم بھی تو لگا کو آئے  
سنہ نو کو سنسی خوشی سے رغبت کر دین  
اگر کرے جلد کہیں سن نو آ

ماقہ



## ہندوستان میں بچے

منعیت کرنے والی آب و ہوا سے بہت کچھ بہت اور ٹھانہ میں ابتداء میں اونکی  
ہڈیوں اور اعصاب کو لوہا کر سنے کی واسطے اور تعمیر جسم کرنے والی دوا کی  
حاجت ہوتی ہے۔



اسکاٹ کا ابلشن

بچوں کی ہڈیوں اور جسم کو خوب بناتا ہے

یہ ایک نمونہ ہے

یہ استعمال بہت جدتہ ظاہر ہوتا ہے

ہاتھ سے زمین چھو ہے

سب دوا فروش سے بیچتے ہیں

اسکاٹ و بونامتہ دوا سازان

لندن انگلینڈ

## راہنڈرا کمپنی

سوارنا باٹیکا

سب قسم کی پتوں خف و سادہ بالی تپ کا تیر بہت علاج  
فی بکس ۸/۱ ایک و جن صر علاوہ محمولہ اک

پرو میما بچوش

امراض سوزش بول و غیرہ و ضعف اعصاب کی واسطے

تعبیب انگیز دوا فی بوتل ۸/۱ صر علاوہ محمولہ اک

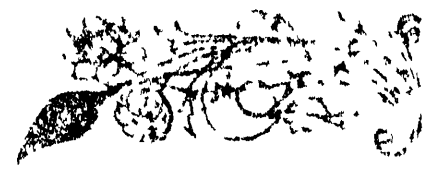
و عا / معہ محمولہ اک

راہنڈرا کمپنی

بان بنگلی و انجنا عالم یا نیا کاکمتر

# ملا سے امام اور

## اردو زبان کا علم ادب



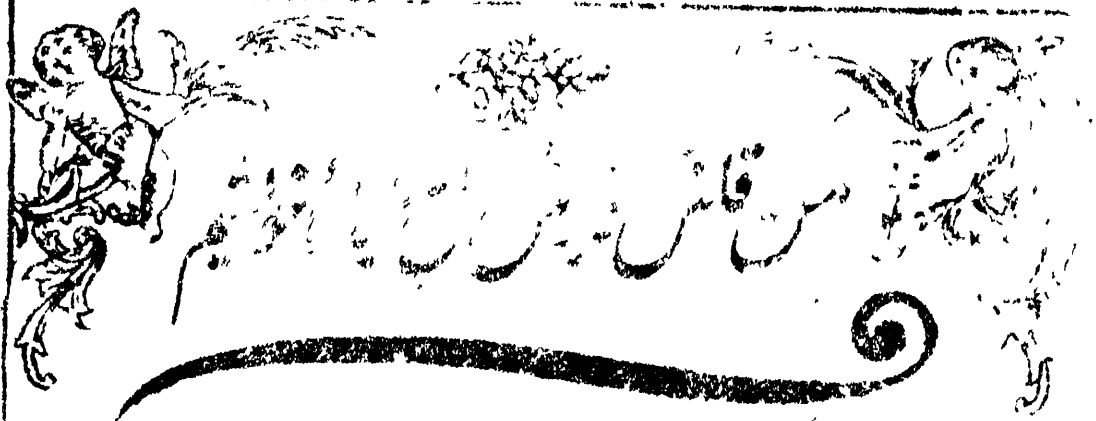
دینیجی - خدا - عام کی نثر کا لغت میں پیشتر ہی کھول چکے ہوں اور اب بھی تیار ہوں کہ حضرت مام علی خان بہادر اور اویٹ فضل سے عام کی انشا پر دوزی کا رنگ جس سے دو کاغذ کے سپید پتھروں کے سپاہ فرمایا ہے۔ اہل ملک کی نگاہوں کے سامنے جو کراں - ازل کی مہذب میتیں - سنجیدہ - اور بے زبان نثر کے سامنے حضرت خان بہادر کی نثر کیا

پسند ہو سکتی ہے جو پرانے زمانے کی طرز تحریر اختیار کئے ہوئے ہیں اور جسکو تہذیب سخن کی دنیا میں بازاری گفتگو کا خطاب دینا کچھ بیجا نہ ہوگا۔ ان کے جس صفوں کو دیکھو اور سین شادان بازاری سے لگا وٹ اور اونچین کے متعلق مثالیں نظر آتی ہیں اسوقت "ملا سے عام" کی جلد دوم کا تیسرا نمبر میرے سامنے ہے۔ اسکا پہلا مقدمہ اس سہری سے لکھا گیا ہے

"میری زبان اور مرزا بیان"

حضرت خان بہادر سی نمبر کے دیباچے میں جو صفحہ دوم پر چھپا ہے۔ ہنسی مضمون کی نسبت یوں تحریر فرماتے ہیں -

"اس پرچہ میں اہم بیانات اپنی زبان میں دیا جا کوزہ لڑے سے اوکھا گیا ہے۔ اس کے اندر دھڑکے تاکثر ہوا ہے۔ یہ ان کی آسٹ اس سب سے جو حضرت اسی شہید بیانی سے مراد ہے۔ ان کا اسکر بولار ہونے اور ان کی رائی اور ان کے مورخان میں "ملا سے عام" کا



و نہاد اڑھاسے بھاگی چلا گیا ہے۔ رطل اسیر ہو کر اور ستان تیر و ترقی نشان سب میں آج تیرا آج کی مثال دلا کے دیکھو (ملا سے عام) ششماہی دوم (جنوری ۱۹۰۹ء) اور جولائی ۱۹۰۹ء کے شمارے میں شروع ہوئے ہیں۔ پہلے سال بچہ کی نو سالہ عمر کے لکھے گئے تھے۔ ان کے ہاں ہی جلد دوسری قیمت مقرر ہو چکی ہے۔

اور "میر و ش سخن" کی بنا و لون کو دکھانا چاہتے ہیں جنکو دیکھ کر نو آموں کچھ خوش ہو سکتے ہیں اور ممکن ہے کہ کم فنی سے اسکی تقلید پر آمادہ ہو کر اپنی اردو کو بھی چوڑے کر دیں۔ مجھ حضرت ہے اور مثل میرے شادان اردو کے اور لکھنے والوں کو بھی حیرت ہو کہ حضرت خان اپنی لٹریچر اور دو پر اسقدر ناز کیوں فرماتے ہیں۔ کاش وہ بجائے خود سیدی اور خود ستانی کے با سلسلہ اور بات تہذیب عبارت لکھنے پر توجہ فرماتے جو اونچین لکھنی نہیں آتی ہے۔ وہ جیسی خراب اردو لکھتے ہیں ویسی ہی خراب اسے بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اور بھی ستم ہے۔ چاہتی ہیں کہ اہل اسلام والیان ملک اردو کے حامی بنیں۔ ایسا ہولو تو ہنود والیان ملک ہندی کے حامی ہوں اور یوں یہ مسئلہ بالکل رنگ اختیار کرے۔ حضرت فرماتے ہیں -

"خوش آنکھان زبان ذرا انصاف کریں کہ اپنا بیان اپنی زبان میں کتنا مشکل ہو۔" اس اتنی سمجھ اور اوندھی تحریر کو بھلا کون تسلیم کر سکتا ہے؟ ہمیشہ اپنا بیان اپنی ہی زبان سے آسان اور قریب ہوتا ہے۔ حضرت کے مثال بھی بے سمجھے ہوئے ہیں کہ طبیب بیمار ہوتا ہے تو علاج کیلئے دوسرے طبیب کو بلاتا ہے۔ اس کو ہم بھی قبول کرتے ہیں لیکن شخصیت میں لطایف میں سے ہے ممکن ہے کہ بیمار کا غن حواس کے منتشر ہونے سے خطا کر دے مگر اپنا بیان یقیناً میں ہے اس میں خطا کا ظن نہیں۔ حضرت یہ نہ سمجھے کہ زید کا حال جیسا خود زید جان سکتا ہے ویسا غار کیونکر جان سکتا ہے۔ آخر اہل فراست کے سامنے ایسی مہمل بات کہنے سے سوا خفت کے اور کیا حاصل! حضرت فرماتے ہیں -

"کسان پڑھ کر کالون میں روئی سے رکھی ہے"

اردو میں "میر و ش سخن" کی جلد دوم کا تیسرا نمبر ۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء کو شائع ہوا ہے۔

مذاق مصنف کے آگیا۔

”مذاق فراق - اتنا رشتاق کہ رشتہ لذت آزار  
بتلا سے ہجر پارے کو سے بار کا جانا۔  
ایسی ہی غیر محنت تشبیہات پر قلم چل نکلا۔ اگر  
چل کر پھر اسی روش کی مضمون آرائی ہے۔  
نہ شاہد مضمون کا دامن پھیلا نا۔ اپنی زلف  
کی طرح پریشانی ہونا۔ افسانہ نوبان کا  
مغہ چھپا لینا۔ کمر یا کی طرح معدوم ہونا۔  
روشنائی کا گالوں کی سرخی بنانا۔ لوگ  
زبان کا طعنہ معشوق کی طرح پیر ہونا۔  
پھیلا ویسی نثر سوا بازار کی مذاق والوں کے  
اور کسی مبلوع ہو سکتی ہے بخدا کہ سے  
ایسا مذاق مہذب اردو میں پھیلے۔ کیا  
اسی ناشایستہ اور شکستہ اردو حضرت  
کو ناز ہے؟“

از خوبی مضمون کو جفا پیشہ چہ الی

رواز قلم خارا ناخون سخن کن

حضرت فرماتے ہیں۔

”خاکسار جبکہ اخبار نویسی کی طرف سے اگر  
کسی کو مخاطب کیا جائے تو سننے والے  
اگر اس طرف رخ کئے بیٹھے ہوں تو اخبار  
کے نام سے منہ پھیر لیتے ہیں۔“

بھئی واہ۔ کیا پاکیزہ عبارت ہے! یہ ہلی  
کی اردو تو ہے نہیں۔ شاید ملازمت کو  
ذریعے سے برومحات میں رہتے رہتے  
حضرت کی زبان بگڑ گئی ہے! ”جبکہ“  
اور پھر ”اگر“ یعنی یہ ”اے“ کا لفظ  
اس عبارت میں غلط لایا گیا۔ یہ دوسری  
غلط نویسی ہوئی۔ لکھنا آسنہ نہیں۔  
انشائیہ ازلی کا دعویٰ کرنے کو تیار۔ کیا  
صرف ٹائٹل پیج کے سنوار دینے سے  
یہ عرض ہے کہ اصل رسالے کی عبارت  
پر نگاہ نہ پڑے۔ دروازے پر قلمی ہو  
اور مکان نیلا رہے۔ کیا خبر ہوئی؟  
اور دو ٹائٹل پیج بھی کیا۔ جاسے مسجد کا  
نقشہ حجاب دینے سے کچھ شاد۔ جو ان  
کی سی عبارت تو آسنہ نہیں۔ ان۔ آخر  
ناز کا ہے پرست۔ اس سے مستعد  
بہتر تصویر میں رسالہ ”مہینہ“ اس میں  
چھپا کر لی ہیں۔ غیر۔ حضرت۔ لایا۔

صحیح کیے دیتا ہوں۔

وہ ہوندا

”خاکسار جبکہ اخبار نویسی کی طرف توجہ دانی جائے  
تو اخبار کا نام آئے ہی سننے والے اس طرف  
سنے اور صرف منہ پھیر لیتے ہیں۔“

حضرت سننے۔ اخباروں میں ”مذاق“ عام  
کو آپ نہ گنا۔ یہ۔ ورنہ لغو باتوں سے  
عبارت کو صاف رکھیں اور ناشایستہ نثر سے  
سنے مہذب۔ پھر یہاں سے۔ اور اگر آپ کا  
قلم صرف اسی قسم کے بازار کی مذاق پر مشتمل  
ہے تو آپ چلا آسنہ جاسیے۔ سخی فنگا میں  
اور ماہذیب طبعین۔ بونفول بیانیوں سے  
گریز۔ علمی۔ اخلاقی تحریروں سے انس  
کھتی ہیں۔ وہ آسنہ پسند کرنے سے  
رہیں۔

حضرت صفحہ پنجم میں تحریر فرماتے ہیں۔  
”انگریزی خوانوں کو شکایت ہے کہ میری  
زبان پرائی ہی میں زبان میں لکھتا ہوں  
اور اس کے سمجھنے والے نہیں رہتے۔“

میں کہتا ہوں کہ زبان پرائی۔ ناقص۔  
متروک۔ آپ کی زبان کیا ہے۔ ایسا باسی  
کھانا۔ ہے جس میں بدبو آئے لگی ہو اور کوئی  
خوش تیز شخص اس سے چکنا پسند نہ کرے۔  
وہ بدبو کیا ہے؟ زلف و کبر کا مذاق ہے  
فضول بناوٹ ہے۔ لہجہ اور غیر مہذب  
تشبیہات ہیں۔ بے محل ستار کی بھرتی ہی۔  
جا جاسے آکھڑے۔ ہوسے جملے ہیں۔  
پریشانی فقر ہے ہیں۔ غلط الفاظ کا استعمال۔  
میں کہا نک۔ ایک شریک عیوب بیان کروں  
طفل مزاجوں کو میں کہتا نہیں۔ ہاں۔ ناشایستہ  
خیالات اور سنجیدہ مذاق کا آدمی ”مذاق عام“  
کو دیکھ کے یہی کہہ سکتا ہے کہ یہ بڑا بڑا ملک  
میں بازار کی مذاق پھیلاسنے اور انشا پزاری  
کو چوٹ کرنے کی واسطے نکلا ہے۔ ایسی  
نثر جس کی نسبت آپ خود سن رہے ہیں کہ  
”زبان پرائی ہے۔“

ناگزرا یہ آپ ہی کا نام۔ چاہے آپ نہ جانتے  
نہیں سنا۔ کیے فضول فقرے۔ یہ کسی  
بلا۔ آسنہ میں آپ غل مجاہدے میں کوئی قدر  
نہیں کرتا۔ خداوندان دولت و جاہ اس کی  
خریداری اور اعانت میں لوٹوں گے کھ

نہیں کھول دیتے۔ یہ امر کسی حد تک غلط ثابت ہو  
تو کچھ تعجب نہیں ہوا سنیے کہ زمانہ حال کے  
لٹریچر سے آپ ناواقف ہیں۔ نہ اس سے  
جانتے ہیں نہ اس کے موافق آپ لکھ سکتے ہیں  
قدر کیا خاک ہو ”مذاق عام“ کے جس زجر  
کو دیکھئے۔ فضول خود ستائیوں سے بھر اہوا۔  
نہ کوئی علمی مضمون نہ اخلاقی۔ کہیں ہے بھی تو  
محل عبارت سے دھکنے کے قابل نہیں۔  
رابطہ نہیں۔ سلسلہ نہیں۔ ایسے کورس۔  
کے انبار کو اپنے ذخیرے میں کون رکھے۔

مذاق

عرق نشستہ زینم رخ کوئے ترا  
زمن مریخ کہ می خواہم آبرو ترا



## تاریخ شہن

بکاس ہسٹری آف سولریشن کا ترجمہ نشی

محمد اعلیٰ مرحوم بی۔ اے ایل کی اعلیٰ  
درجہ کی قابلیت کا نمونہ۔

کاغذ درجہ اول پکنا مجلد

کاغذ درجہ اول پکنا مجلد

غیر مجلد

شاہ محمد خالصہ کی پشیمانی کتب امین آباد لاہور

یا

دفتر رسالہ الناظر لکھنؤ پتہ سر اسکتی ہی

۱۱ دودھ پنج - مہینہ - ۱۶ - دسمبر ۱۹۰۹ء

میں نے کہا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بیاضیم (۵۰۰) رویم افام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیشنر اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ (پنجاب)

مؤرخ انگریز دن میڈیکل کالج کے پروفیسر ہنری ڈیکسون و ایمان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پروفیسر ڈاکٹروں نے بعد تجویز اس شخص کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ امر معزز ذیل کیلئے اگر یہ شخص بصدایت تاریکی چشم و عین جلالہ پڑوال غبار بھولا سیل سُرخمی ابتدائی مونیہ بند پانی جانا غار ش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجا اورادیہ کر اگھوں کے مریضوں پر اب سرکہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استھان سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینکس کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر لوٹتے تک کو یہ سرکہ کیسا نفع دیتا ہے قیمت اسٹیلے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرکہ کا فائدہ اونٹن، سگ، بھینس، فیلہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپہ چار میر کا سترہ سفید اعلیٰ قسم فیلہ تین روپہ چار اعلیٰ قسم میرہ فی ماشہ میں روپہ چار خراج ڈاک بدمہ خریدار اور غوا کیونکہ اخبار کا حوالہ ضرور دین اعلیٰ و جلی میرے کے سرکہ کو اشتہار دین چاہا ہے۔

11

پروفیسر میا سنگھ الہود الیہ تمام مسائل حل کر دیا سپور (پنجاب)

انے ذکر اور کیا معبر شہادت ہو سکتی ہو

(۱۱) - میں نے میرے کامنبر جو کہ سترہ سو سال پہلے کے تیار کیا  
 ہوئے ان میں سے ایک شخص کو کہہ دیا کہ وہ میرے قتل  
 کر کے مفید پایا میری آج کے میں خاصا کام میں لگا ہوا ہے  
 جسکی آنکھوں سے جاری رہتا ہے اور وہ ہند اور علیا اور گرو  
 نظر ہو یہ سہ نہایت ہی مفید ہے ۴

راقم ڈاکٹر برج اعلیٰ ٹیوشن سہ ماہی دہلی میں لکھیں۔  
 سید محمد ویدھیکہ میڈیکل کالج لاہور میں سید محمد امجد علی  
 (۲۲) بنیاد پر دینی سرور میں اس کے بعد بتیم میں نے  
 ایک مہینہ کے سفید سرے کو تقریباً تیس روزوں میں لکھا  
 جو تھوڑا سا بند رہا۔ پھر وہاں ناؤں آگے میں دیکھا اور غبار  
 کے غبار میں مبتلا تھے۔ ان میں سے ایک ایک  
 استعمال کرنے سے اکثریت ہو سکتی ہے اور یہ سنی بھی  
 وہاں ہی استعمال میں سفید اور تیز جھڑپ پایا۔ میری رائے  
 میں اس کا سر میں ٹیڑھ کو تین ہفتہ کے اندر نہ جلتا اور  
 ہر گاؤں کو ہر دار کی معرفت فروخت ہو جاتا ہے تاکہ ہر  
 اور غریب آج کے سے سفید ہو کر آگے غریب کو  
 یاد کرے۔ بڑا مہربانی ایلوہ میر کا سفید سر  
 اعلیٰ قسم دی۔ پی پی پی پی پی پی پی پی پی پی

۳۰ مینے کچھ لکھا ہے کہ میرزا با سکی صاحب نے

بنایا ہو۔ آپ خود اور جیت پیادہ ہر ستمال کر کے نیکو رہی  
 بعد میں اس کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ دور  
 میرے کاسرہ نہایت ہی مفید اور آنگھون کی تمام بیماریوں  
 کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے جن نے ابھی تجربہ میں آجنا  
 کوئی سسرہ اس بوتر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سب کو  
 چٹلی آنگھون میں ذرا بھی کی قسم کی شکایت ہے۔ برہست  
 زور سے ستمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح پر  
 مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند  
 مارش۔ سرخی جسم کیواسطے تمام انگریزی ادویات  
 زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپسے اس قدر  
 سہستے دھون میں یہ سسرہ ایجاد کر کے ملک اور  
 قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکر یہ الفاظ

انگریزوں نے ہوا کا حال ہی نہیں دیکھا بلکہ ملک کے تمام لوگ  
آج ایسے سرے سے فیضیاب ہو کر فائدہ پہنچا رہے ہیں۔  
اٹھائیس سال پہلے کی طرح ان کے لیے بیاریوں کی نجات حاصل  
رہی ہے۔ ڈاکٹر پنڈت لکھا کہ اس صاحبہ کی سائنس میں  
ڈاکٹر حسنہ بیگم صاحبہ کا دورہ الہی ریاست جہاں انور

۴۱ جناب سردار صاحب ابوجیکٹ سیر میمر کیا فیض  
تجزا آچکا میرے پاس بھیجا تھا اسکو میں اپنے چند رفیقو  
بہر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا اچھا  
سرمہ ہر قسم کی سوزش شیم اور کینور مانا نظر اور توندی  
کے لئے نہایت ہی مفید ہو اور سونٹ تک میں نے  
اسنو بیا رواج کے مریضوں پر خاص کر استعمال کیا ہے

آئینہ جن بیارونین مفید پاؤنگا۔ انکی نسبت بعد کو لکھوگا۔  
 سلاقم۔ ڈاکٹر مجھن پرست صاحب پروفیسر میڈیکل کالج  
 آگرہ اور ایڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ +

(۵) جناب پروفیسر میاں سید صاحب انسٹیٹیوٹ میں آگئے  
یہاں سفید مہر میر کا منگو آرا استعمال کیا۔ اور دھبہ کا فائدہ  
ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی۔ آپ کا مہر مجھے امراتہ میں کو  
مضیہ ہی نصارت کو طاقت بخشا ہے۔ تیس روزان فائدہ معلوم  
ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ مہر کا حکم رکھتا ہے اس لئے میں بڑی  
خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑا اگر کچھ کیلئے  
اد کوئی دوا نہیں ہے۔

یا نچنزار روپیہ کا انعام  
اگر کوئی شخص ممبے کے سرحدی سادات میں سے  
جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرض  
ثابت کرے تو اسکو مبلغ یا نچنزار روپیہ انعام  
دیا جاوے گا جو لاہور کے امیر شریفک میں سے  
کے لئے مایع سنہ ۹۰۹ھ سے جمع کیا گیا +

~~CONFIDENTIAL~~

## پھر وہی زبان

اور

## وہی بیان



”ملا سے عام“ کی دوسری جلد کے تیسرے نمبر میں جیسے اصفیٰ سے حضرت ناصر علی خاں بہادر نے وہی بھرتی پھر شروع کی ہے جسکو وہ باخچوں صفحے تک بھر چکے ہیں گویا پھر حضرت نے اپنی اور اپنے قلم کی تعریف کے واسطے نکالا ہے۔ اور کچھ اس سے غرض نہیں ہے۔ آغاز مضمون میں جسکی سرخی ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ حضرت یہ شعر تحریر فرماتے ہیں:

لطف وصال یار کوئی ہم سے سیکھ جا

کہتے رہے ہیں قصہ ہجران تمام رات  
اس شعر کے لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ حضرت کے جس مذاق غیر مذہب کی نکت میں بار بار ظاہر کر چکا ہوں۔ اور اس نقشہ کے انشا پر د از پھر ملاحظہ فرمائیں۔ چار پانچ سطروں کے بعد پھر یہ شعر لکھا ہے:

ہوتی ہے صبح دیکھتے تھوڑی سی رات  
کروٹ اور صحر کی لیجیے یہ کون بات ہی

”بے قدری کی شکایت فضول ہے۔ آپ اپنے مذاق کی شکایت کیجیے بھلا جس رزو میں سوا اس مذاق بازاری کے اور کچھ نہ ملے اور سکی قدر کون کرے۔“  
کہ وہ ایسا خلاف تہذیب کیون واقع ہوا ہے شکایت اور سپردہ ہے کہ لوگ ”ملا سے عام“ کو لے دیکھے ہوئے واپس کر دیتے ہیں اور ڈاک کا محصول دو چند دینا پڑتا ہے کوئی پوچھے کہ حضرت بے مانگے پرچہ بھیجتے ہی

کیون ہیں؟ ایک طرف تو آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نہ ”ملا سے عام“ کے لیے اشتہارات دیے جاتے ہیں نہ ایجنٹ دوڑتے ہیں اور دوسری طرف آپ دوستہ بغیر طلب کیے ہوئے لوگوں کے سر ڈالتے ہیں اور واپس آنے پر ”بے قدری“ کی شکایت کرتے ہیں۔ آخر دونوں باتوں میں سے کون بات ایسی سہتہ جسے ہم پسند کریں؟

حضرت کو یہ شکایت بھی ہے کہ ”احباب میں سے دو چار قطع محبت کر بیٹھے کہ ایسا ملا سے عام“ لیتا پڑے؟ میں سمجھتا ہوں کہ قطع محبت کا سبب ”ملا سے عام“ کی قیمت کا بار نہیں ہے بلکہ اسکا خراب مذاق ہے۔ اور سکی ناقص اردو ہے جسے دیکھنا لوگ پسند نہیں کرتے۔

حضرت تحریر فرماتے ہیں۔  
اردو کی بے قدری میں لوگوں کو گمان ہے کہ شاید ”ملا سے عام“ چل نہ سکے۔  
حضرت نے یہ عبارت غلط لکھی۔ بجائے

”میں“ کے ”مے“ چاہیے۔

پھر تحریر فرماتے ہیں۔  
”شرع میں انسان کو ہر چیز میں دراز زیادہ دروس کرنا پڑتا ہے۔“

یہاں ہر چیز کا محل نہیں ہے ”ہر کام“ تحریر فرمائیے۔ آپ تو بہت غلط اردو لکھتے ہیں کہنا تنگ کوئی امتیج کرے۔

آگے چل کر اس تمام مضمون میں سوا اس واسطے کہ ”ملا سے عام“ اب دیکھے جائے جا بجائے واپس آ رہا ہے۔ اور پھر نہیں ہے۔ ٹیپ کا بند صرف التجا پر ہے کہ ”ملا سے عام“ کو خرید کیجیے۔ معقول! جی جی ہے یا نہ جی ہے۔ پرچہ کام کا ہونا نہ ہو کر لیجیے اور قیمت دیکھیں۔ یہ ابھی زیر دستا ہے!۔

حضرت نے اسی نثر کے نوین صفحے سے پھر وہی راگ مالا شروع کیا ہے جسکا ذکر میں کر چکا ہوں۔

”معرض مہل“ کی سرخی سے ”ملا سے عام“ کی

## اشعار

## نمائش گاہ ممالک متحرکہ الہ آباد

ایک نمائش گاہ صنعت و حرفت کی ایسے پیمانہ پر جو ممالک متحدہ انگلہ و اور صحر کے شان کے مطابق ہوا ۱۹۱۰ء میں بقام الہ آباد ہوگی جس میں کلین خطالات اور ساخت و پیداوار کے طریقے دکھلائے جائیں گے۔

خاص خاص طبقہ (کورٹس) حسب ذیل ہونگے

- ۱۔ زراعت -
- ۲۔ فنون لطیفہ و آرائشی فنون صنعتی -
- ۳۔ بی ہولی چیزیں -
- ۴۔ لکڑی پتھر اور دھات -
- ۵۔ عام صنعتیں -
- ۶۔ انجینئرنگ -
- ۷۔ تعمیر -
- ۸۔ جنگل -
- ۹۔ کاریگری خواتین -
- ۱۰۔ تفریح -

ابتدائی پراسپیکٹس تیار ہی۔ اسکے اور دیگر مورات کراہت پڑا بل سے خط کتابت ہونی چاہیے۔

جے۔ آر۔ مرے۔ سی۔ ایس۔

سکرٹری

نمائش گاہ ممالک متحدہ الہ آباد

بقدری پر غل ہے۔ فریاد ہے۔ قدر دانی  
کی التجا ہے۔ تمنا ہے۔ خواہش ہے  
اور کیا رھوین صفحہ سے پندرہویں صفحہ تک  
”مذاہران دولت و جاد“

کی سمری سے امراسہ ہندوستانی کی بوجہ  
ہیں۔ درخواست ہے کہ وہ ”ملا کے عام“  
کو خرید کر دیں۔ جب یہ حالت ملا کے عام  
کی سبب غیریت سے تمام ادراک بیکار رقی  
رق بق بق سے رنے جاتے ہیں تو قدر  
ہو چکی۔ اگر کوئی ایک بار دیکھ بھی لے تو دوبارہ  
دیکھنے کی اور سے کیا خواہش ہو سکتی ہے۔  
حضرت کی لکھنے کو دیکھنے کی کیا کر سکتے  
کوئی عمدہ سنجاک ہو کسی علمی تاریخی اور اخلاقی  
بحث پر مضمون ہو تو کوئی دیکھ بھی لے۔  
حضرت نوین صفحہ کی کیا رھوین سطر میں لکھتے

ہیں وہ اپنے کیے کی سزا بھگتیں۔ رونا  
کا ہے۔  
حضرت دسویں صفحہ کی تیرھویں سطر میں لکھتے  
ہیں۔

”تو لوگ کیسے جانیں“  
”ابن اکبر کی جگہ“ ”کیسے“ اس کے کیا معنی  
شاید حضرت کو معلوم نہیں ہے کہ ”کیسے“ اظہار  
وصف کے موقع پر بولتے ہیں مثلاً ”گھر“  
”کیسے“ میں۔ جیڑیاں کیسی ہیں۔ ”کیونکر“ کے  
معنی میں بھی تو نہیں بولتے۔ عوام بولتے ہیں  
تو وہ دوسری بات ہو۔  
حضرت کیا رھوین صفحہ کی تیسری سطر میں  
لکھتے ہیں۔  
”بسطرح انسان ناچار ی ہیں“

”ناچار“ غلط۔ غلط۔ غلط۔ غلط۔ غلط۔ غلط۔  
ساختہ عربی لفظوں کی ترکیب درست نہیں  
”ناچار“ لکھنے کی ضرورت تھی۔  
حضرت بارھویں صفحہ کی نوین سطر میں لکھتے

ہیں۔  
”۴۵ سال کی رقم بہ حساب پانچ سو روپیہ  
اس بھاٹ کو دیدیا جائے۔“  
”رقم“ اور ”دیدیا“ جیسے، ”کیوں حضرت  
کیا آپ بول چال میں رقم بزرگ ہے؟ ایسا خیال  
تو نہیں ہوتا ہے۔ پھر آپ ہی فرما سکتے  
کہ ایسی غلط اردو کے رسالے کو دیکھ کے  
سوال کے کہ اغلاط کے انبار سے اپنے  
دماغ کو زیر بار کرے کوئی کیا فائدہ حاصل  
کر سکتا ہے؟“

## نمائش مالک

ہو کہ مقام الہ آباد ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء میں ہوگی

شرح کرایہ جگہ

کیٹی نمائش گاہ نے حسب ذیل شرح کرایہ نمائش کی جگہ پر مقرر کیا ہے۔

کھلی جگہ بحساب ایک آن فی مربع فٹ +  
چھائی ہوئی جگہ آن سے ایک روپیہ تک فی مربع فٹ x  
ہر درخواست کے ساتھ یا پھر وہ پینس رجسٹری آئی جائے۔  
کیٹی یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ خاص موقع یا کسی بہت عمدہ مقام کے لئے خاص نرخ لے۔  
کیٹی اپنی رائے کے مطابق دس مربع فٹ تک چھائی ہوئی جگہ چھوٹی نمائش اشیاء کیلئے بلا کر  
دے سکتی ہے۔ لیکن ہر صورت میں پینس رجسٹری دینا ہوگی۔  
چھائی ہوئی جگہ کے کرایہ میں اخراجات عام روشنی یا بیرونی آگ سے حفاظت اور عام جو کیداری  
شامل ہیں۔ لیکن جگہ لینے والوں کو چاہئے کہ وہ خود ان نظام اشیاء کی جو کی وٹھاٹھ وغیرہ پر تنجائے  
اور جو کیداری کے لئے کر لیں اور اگر راکر روشنی کی ضرورت ہو تو اس کی قیمت دین +  
جو نمائش میں اشیاء رکھنے والے اپنے قائم مقام نہ بھیج سکیں اسے اشیاء نمائش کا سجانا اور ان کی  
پر اخت ملا داران نمائش گاہ کے ذمہ چھوڑ سکتے ہیں جسکی شرائط درخواست دینے پر معلوم ہو سکتے ہیں +  
کھلی ہوئی جگہ کے کرایہ میں حق تعمیر ایسے مکانات کا جو کیٹی منظور کر لے شامل ہے۔ لیکن نمائش گاہ  
میں اشیاء کا فروخت کرنا اور مین قواحد کے مطابق ہوگا جو کہ کیٹی بنا لے گی اور جو آئندہ معلوم ہو۔  
کیٹی موقع جگہ دینے میں اپنا اختیار کھینچا محفوظ رکھتی ہے۔

بجے۔ آر۔ مے

آئی۔ سی۔ الین

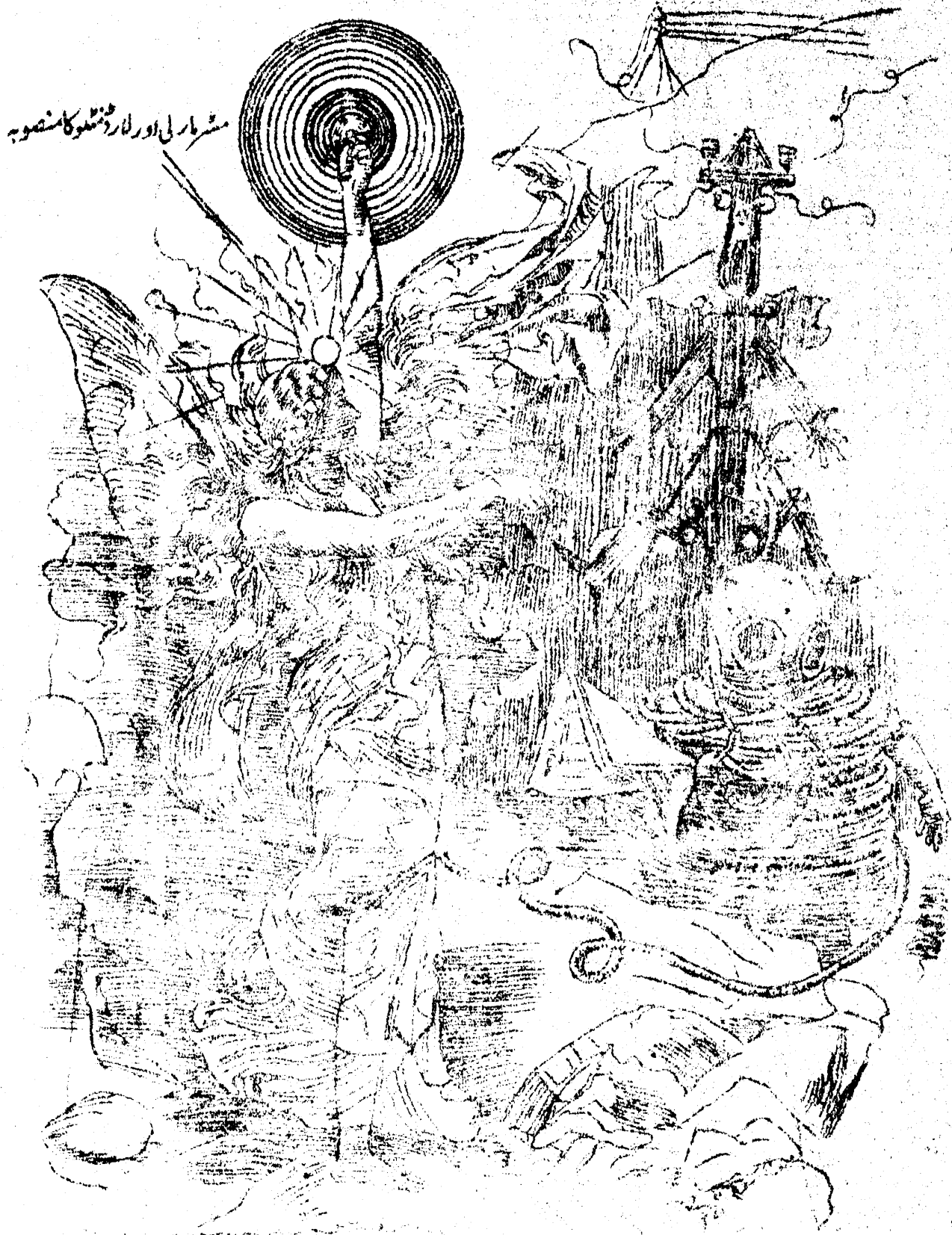
سکرٹری

دفتر ہائے نمائش گاہ۔ الہ آباد

ہیں۔  
”جو لوگ اخبار رسالے نکال رہی ہیں“  
یہ ترکیب غلط ہے۔ ”رسالے“ میں ”سے“  
ہندی کی ہے۔ ”پھر“ اخبار، اور ”رسالے“  
کے بیچ میں فارسی ترکیب غلط کا و او  
لانا صحیح نہیں بجائے ”وہ“ کے ”اور“  
لکھنا چاہیے تھا۔  
حضرت تیرھویں سطر میں مصرع یوں تحریر  
فرماتے ہیں۔  
”ابن ہم در عاشقی بالاعتماد لے دگر“  
غلط۔ صحیح مصرع یوں ہے۔  
”ابن ہم اندر عاشقی بالاعتماد لے دگر“

اس مضمون میں بھی وہی فریاد ہے کہ رسالہ  
لے درخواست بھیجا جاتا ہے تو لوگ  
بے دیکھے واپس کر دیتے ہیں اور محصول  
کا جہانہ صاحب رسالہ پر ہوتا ہے۔  
کوئی پوچھے کہ ایک ہی مطلب کو ایک ہی رسالہ  
میں بار بار لکھنے سے سراسر ایک کاغذ کا پتھر  
اور صفحوں کا کسی نہ کسی طرح بوزا مقصود ہوا اور  
کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ کوئی ایسی فضول  
بیانیوں کو نہایت دیکھے۔ سچی بات تو یہ ہو  
کہ بلا مطلب پر چھبھنا ہی صرف اخبار کیلئے  
نہیں بلکہ اپنے لئے بھی ذلت اور حقارت کا  
مرئیٹ لکھنا ہے۔ جو اخبار رسالہ ایسا کرتے





مشرقی اور لاریٹھو کا منصوبہ

آئندہ کونسل کا سامان

تیرہ دست قدرت کے قربان انگین پڑناے میں خوشرو جوان کیسے کیے





نیا مسلمان قسائی کی دوکان میں بیٹھتا رہتا۔ دلیسی لوگ کرانی جب ہوتے وہ اپنی کوششیں عیسائی اور راسخ الاعتقاد جتنے کو ایسا کرتے ہیں۔ جیسے عیسائی مذہب، ہم اور انکسار اور اخلاق کا مذہب، ہمارے ہاں حکم ہے ایک تھپڑ کوئی مارے گاں پر تو دوسرا اگال سامنے کر دے مارنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بہت نیک اور رحیم پیغمبر تھے۔

شیطان - اچھا - دھریہ ہو چکے۔ ہندو بھی اب آریہ کو بتائے یہ مذہب کیوں نہیں سچا ہے۔ یہ تو بت پرست نہیں ہیں۔

مین - بت پرست اور بات ہی اور بڑی بحث ہے۔ ہندو اصل میں بت پرست نہیں ہیں

لیکن آریہ یہ ہندوؤں کے مذہب کا میل ہے جس طرح زیور بنانے میں میل مکملے سو برنجاتا ہے۔ یا جیسے مسلمانوں کے مذہب کا میل

سید احمد خانی خیالات تھے۔ اگر ہندو بت پرست ہیں جسکو میں بھی سمجھاؤں گا۔ کہ

ہندوؤں کی بت پرستی اصل میں کیا تھی اور بگڑ کے کیونکر بت پرست ہو گئے۔ آریہ تو

مذہباً و اصولاً کھلے طور سے تثلیث پرست ہیں۔ یعنی ایشور وادہ و جیو ایشور وادہ بیکار

اگر انہ اور جیو جیو۔ جیو نہ تو مادہ بیکار خدا کا کچھ اختیار نہیں۔ عیسائی بھی تثلیث کے

قائل ہیں لیکن عیسائیوں کی تثلیث اور طرح کی ہے وہ تو حیدر سے ملتی ہے یعنی

خدا روح القدس اور فرزند۔ جزو لا ینفک ہیں۔ یہاں تو سرے سے سب الگ

الگ ایک دوسرے کے محتاج۔ اکیلا کوئی کچھ کر ہی نہیں سکتا۔

میں ہندو دھرم میں اسکی کافی بحث کر چکا ہوں اونکی کتابیں دیکھ لو۔

شیطان - اچھا - یہودی۔

مین - واہ حضرت عزیز علیہ السلام فرزند خدا اوسکے پیران بھی کفر ہے اور

ارتداد خدا کے بیٹیا کیسا۔ قل ہوا اللہ الخ شیطان - تو پھر اسلام ہی اچھا دین

ہے۔ مین - بلا شک۔ کوئی نقص توھی

شیطان - کثرت ازدواج۔

مین - دور مرد و اس سے اصول دین میں کیا فرق ہے دین ہے نام خدا پرستی خدا کی

توحید کا وہ اسلام سے زیادہ کمان ہے جو چیز خیال میں آئے وہ خدا نہیں اس سے

زیادہ اور کیا خدا کی کیا دلیل ہے

لے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم

و نہ ہرچہ دیدہ ایم شہیدیم و خواندہ ایم عقل مخلوق ہے اگر مخلوق تجلی خالق کے

اور اک کو پا جائے اور اوسکی ذات کو تو پھر وہ خدا ہی کیا رہا۔ مخلوق کی عقل بھی مخلوق

ہے۔ خالق تو منزہ محض ہے۔ اوسپر

## نظرے خوش گزریں

نظارہ سلف - جوڑی سلف سے یہ رسالہ ہوا شائع ہوا اگر نگاہیں سلف صاحبین اولیاء کا

حکما و متقدمین کے آب زر سے کھینکے۔ قابلِ قوال چند فصاحت و کلمات۔ عبرت خیز حکایات شہان

اولو العزم کے جلی کار نامے شعرا و انداز کے نوشتار۔ جگر خراش شعرا نہایت دلکش ہیں ہمیشہ سلسلہ و

درج ہوتے۔ اسکے علاوہ ایک اور نچیدہ مخفی جسکی ہر شخص کو جستجو ہے۔ ہمیں شامل ہے۔ یعنی

سراج العلماء علامہ جلال الدین سیوطی صوفی رحمہ علیہ کا وہ ذخیرہ بے باجہمین آپنے روحانی اور جسمانی

دونوں امراض کا شفا خانہ کھول دیا یہ مرض کیلئے مؤثر عمل اور مجرب نسخے جمع کر کے مخلوق خدا پر بہت

بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کی ہمراہ ایک خیر علاوہ دیگر مضامین کے ماہوار شائع ہو کر ایک سالین

یہ روز خیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل ہو جائیگا قیمت دور و پیسہ لائے پیشگی مع محصول ایک

فرق ہے۔ اس دور و سمبھلے علم و حکمت حشرات کرام کے (ع) کی ان کتابوں سے خبا نام ذیل میں درج ہے خرید

فرائین نظارہ سلف اوسکی خدمت میں ایک سال تک بلا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا۔

کیا قیاس و خیال دوڑے۔ بے صورت بے مثال۔ اگر خالق کو مادے کی ضرورت ہو تو

اوسکی تخلیق کی کیا صفت رحیمی خدا ہے جو نیست سے هست کرے۔ مادہ کا بھی

وہی خالق ہے اور وہی صالح وہی رب ہی وہی واحد۔ قل ہوا اللہ الخ

شیطان - پھر وہی حرکت یہ بد زبانی یہ چھی آریہ پر تو بد زبانی کا الزام اور عجب شریف

پر بد زبانی مردود ہے معنی۔ مین - جیسے یہ کہ تو بارگاہ خداوندی کا مردود ہے۔

شیطان - مین مردود ہوں۔ خود رافضیت دیگران رافضیت۔ تم آج صبح کی

قابل زیارت کتب دینیات و تصوف

شرح اسرار الہی - فضائل استغفار - ذخیرہ معنی - فضائل خلفاء اربعہ - مفید لفظی - دلائل البرکات

ان کتابوں کے مطالعہ انسان عقل مند بناتا

خون فصاحت - گنج ذراست - عظمت انوار - آئینہ نزد

کتب حکمت جنکا ہر شخص پاس میں ناہتمام ضروری

انسانی زندگی - بہار زندگی - راز مخفی - چشمہ حیات

در و انگیز و اوقات دل ہلا دینے والے وقتے

طسمی بدلہ - رقص بسمل - قتل لطیف

عشق محبت کا مخفی راز سچی محبت کا نتیجہ ہیں

شرہ خاموشی - شوخ طاز - فرودس برین

موہنی مورت - سفیر انتر - تلخ کامیابی

شیخ رحیم الدین تاجر کتب شہر دہلی - گلی قائم خان

المنہ

چار مغز - ہندی "گولیان" ازان کہ  
اطفال خود سال باز پھر میکنند -  
فریاد - ہندی "فریاد"  
(باقی پھر کبھی)

مرات



استفسار



ناظرین باوقار پنج -  
تحفہ تسلیم پیش کرنے کے بلقی و مستفسر ہوں  
کہ حضرت واثقانی کے اس شعر سے

ماہر و یان یخ نقاب کشند

ہیں کہ ان شوخ بے نقاب رسید

کے مصرعہ ثانی میں شروع کا لفظ "ہیں" جیسا کہ  
معلوم ہے صحیح یا موقع تسلیم کرنا چاہیے  
یا بجائے اسکے لفظ "ہیں" جو کہ باوجود  
کے ساتھ ہے راست خیالی کیا جائے -  
اکثر نسخہ ہائے ماہیان مختلف طابع کے  
چھپے ہوئے میری نظر کے سامنے آئے  
اوتھین اگر میرا خیال غلطی پر نہیں ہے  
تو مصرعہ ثانی شعر مندرجہ بالا لفظ "ہیں"  
ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں آیا -  
چنانچہ ماہیان خوشنویس قلم جلی رقمہ نشی محمد  
شمس الدین صاحب لکھنوی الملت  
بہ اعجاز رقم - جو اب سوم ماہ جون ۱۳۵۰ء  
حلیہ طبع سے آراستہ ہوئے طبع نامی شہ

## محکم دلائل و براہین سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



تذکرہ پنج -

جناب مولوی صاحب صدری کی انتہا سے  
عنایت و بندہ نوازی سے چند الفاظ کے  
صحیح و دقیق معنی جو ہمیشہ سے سینہ بسینہ  
محفوظ چلے آئے تھے دریافت ہوئے  
گو یہ الفاظ اہل لغات کو بھی معلوم تھے  
مگر بدقسمتی سے وہ لوگ انکے اصلی معنوں  
کے جاننے سے لاعلم و بے برہ تھے -  
بالآخر مجبوراً صاحبان لغات نے ہمارے  
و شفقت ہونے کے اپنے اپنے لغات میں انہیں  
الفاظ کے فرضی و غلط معنی تحریر کر دیے -  
اب چونکہ وہی الفاظ مع صحیح معنوں کے  
بغرض آگئی عامہ تحت میں مندرج ہیں - لہذا  
ناظرین پر تکیں پنج سے مستدعی و متمنی ہوں  
کہ آئندہ کے لیے یہی معنی صفحہ خیال و  
لوح حافظ پر ثبت کر لیں - اور لغات مردم  
کو محض غلط تصور کر کے ان الفاظ کے  
معنی بے معنی جو پیشتر سے مرقوم - مشہور  
و زمانہ خلافت چلے آئے ہیں دل سے  
اس طرح فراموش کر دیں کہ کبھی بھولے  
سے بھی یاد نہ آئیں -

و ہو ہذا

احقنار - بمعنی حاضر کردن -

اینگ - این را بین -

معوہ - ز نے کہ پستان نہ داشته

باشند -

تقیہ - بمعنی تودہ ریگ -

تخلد - بمعنی دوستی -

ملین - بمعنی دیدن و نگاہ کردن -

کمنہ - ضد بظہر -

گردگان - غلہ غلیل -

۱۰ یہ لفظ کہیں میری نظر سے نہیں گزرا  
شاید ایجاد مولوی ہو ۱۲ -

نازمین وقت نماز یہ خطرہ کیوں ولین لائے  
کہ فلان دشمن کو اگر پا جاؤں یہ کروں وہ کروں -  
میری ترقی ہو جائے - میں دو لقمہ ہو جاؤں  
فلان خراب ہے فلان اچھی -

میں - دور مردود - دور مردود - خطرات کی  
گرفت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے معاف  
کر دیا ہے -

شیطان - اصل نماز تو نہی ہے مسلمان بنو -  
مسلمان بنو -

میں - تھیک ہے - میرے ناصح مشفق  
تھیک ہے - توبہ کرتا ہوں خطرات فاسد  
تے -

مرات

مسلمان

نوٹ :- واضح رہے کہ اودہ پنج مذہبی  
اخبار ہے نہ مذہبی بحثوں سے اسے  
تعلق ہے - لیکن یہ مضمون بالکل مذہبی بحث  
نہیں ہے اور نہ میں نے اس خیال سے  
کہا ہے - بلکہ چونکہ اودہ اخبار نے بھی  
جو مذہبی مباحث سے متبرار ہوتا ہے ایک  
نفس ایسے اخبار کی جہین عقاید اسلامی  
پر حملہ کیا تھا اور اسے شرک اور جھوٹا  
مذہب بتایا تھا اسلئے ہر مسلمان پر فرض ہو  
کہ اپنے نبی پر حملہ کا جواب دے اور  
پھر آخر اخبار کہان سے آوے بجز اسلامی  
اخبار کے یہ رد حملہ ہے - نہ کہ بحث  
مذہبی !! -







ملنے کا نتیجہ :- ایسے اے حکیم۔ لکھنؤ

سحیت انجمن ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

بند و ستمان ان کا ستان اور مالک یہ کہ بہترین اور بہت ہوئے کسٹروں میں کچن کا پانے کے لکچر اور ان مغز محمدہ واران سلطنت کے سے شفقٹوں اور بارہ داغیا زادہ مدت کے استعمال ہونے پر جی ان بن ترقی کرتی ہوئی۔ مگر اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دان کی بکری سے کون سے جوینہ بنیہ جس کے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے سے مانی ووا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالیوں کی وہ باخلاف قاعدہ کی مدت ماس ولسے۔ مگر مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہوتے ہیں ان کے لئے روح حیات تربیت کامل تیر مدت وہ سہ مگر اعصاب کی ایک طاقت ان کا اندازہ یہ وہ قوی روح ہے جو دیوم میں ہی قوت روحانہ کو مٹا دے اور کہوتا ہے کہ سہ میں نہایت و آواز ہی حاصل ہوتی ہے۔ قوت روحی حالت طبعی پر آ جاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحسات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے ذریعہ کے لئے روح حیات بغیر ان کے میر ہے نامروی صحت ہا یہ ضعف۔ ناز میلان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف روح۔ ضعف معدہ۔ ضعف بکر۔ نوا جابجس۔ اختلال قلب جسمانی کمزوری لانگن۔ یہ بھی نامروی ہے کہ اسے تمام مفوی وواؤں پر ترجیح دیا جائے تو بجائے حلق سے اڑتے ہی کیا اثر خاص ان اعصاب پر پیرا ہے جیہ قوت مدد کا دہا ہے۔ النفس روح حیات ن سرستہ راروں کی قیمت جو بے واسطہ تو آپ کسی کو جوہ سرمہ ملانہ ہیں جاتے وہ آپ کی اتالیق نہ نکات کا متوجہ ہوں جو ان کو ممتاز و برتر ہوں کہ سنا بکار سامانہ سی کا بکار ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم وہ دوزخ میں پیدا ہوتی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو جو انفس کی صحت قائم رکھیں اور آپ کے ہاں قبل از وقت سنبھ نہ ہوں۔ اور آپ کی آید و انفس فوری مضبوط بنیں ہو تو روح حیات کو حزن جان بنائیں۔ روح حیات کی ایک دیر میں جس قدر فخر کروں بجائے ورفضل ربانی کا شکر میں قدر ادا کروں رہا ہے۔ ہلکے مجھے میاگر کے نام سے پکارتی ہے۔ یہی ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (پانچ) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب انفس دوانی سے جس کا نام روغن دافنوستی ہے جو مرنے پر دوانی استعمال سے مدہ اعصاب کو زبرد کرتا ہے۔ رگوں چٹوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے مغز و طاقت بحال کر دیتا ہے اور گئے گزرے مریض نامروی کو پورا پور مرد بن کر عمر و بھر کے لئے۔ سی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافنوستی چار روپے چار آنہ (پانچ) +

یہ دونو دوائیں ان کے موجد حکیم محمد شریف آبی ڈاکٹر کبیر پر و پرائیٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +



جابر پادری

زندگی زندہ دل کا ہے  
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں  
او وہ پنج



اجرت اشتہار				
نقد و مع	مہینہ	کام	کالم	کلمہ
سہ ماہی	چھ ماہ	ایک سال	دو سال	تین سال
شش ماہی	ایک سال	دو سال	تین سال	چار سال
پانچ سال	دو سال	تین سال	چار سال	پانچ سال

شرح قیمت ادوہ پنج				
فصل خیرات	طیبات و کتب	عام خیرات	رد سار	والہان
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

# ضروری شہکار

چونکہ مسٹر بیچم مالک کارخانہ خوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دوکانداروں نے خریدار ان خوب بیچم کو ۴۰ روپے روئے بکنس کی قیمت میں (جو حال میں جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چلر آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نو پیس بارہ آنہ یا ایک شلنگ ڈیڑھ پیس اور دو روپیہ چار پادوشلنگ ۹ پیس چھپا ہوا ہے۔

۴۰ روپے روئے اور ۱۲ روپے کے بکس قریب قریب ایکسان قد کے ہیں مگر گولیوں کی مقدار میں فرق ہے دھوکے باز دوکاندار علامت مٹا کر ۴۰ روپے کو ۸ روپے اور ۴۰ روپے کو ۱۲ روپے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے لئے میں دقت واقع ہو تو نمونے کا ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ موصولہ اک کے۔

ہندوستان - برما - اور لنکا کے تھوک فروش ایجنٹ

جی افرٹن انید کیپنی نمبر ۴۰ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

5/14/60

و نامزدین بینا - ۶

آفرین باد برین ہمت پروانہ تو  
اسماں بھی تہ سب دستہ قدیم پیش کی عزت  
کا ذخیرہ کمال سالانہ جلد کی صورت پیش کیا ہو سکے  
بزرگ حال پنج راہ ہیکہ - ۵

لٹا رہا ہوں مٹا میں تو کے سین امار  
خبر کرو مہر کے خرمین سے خوشی میری کہ

جو عند انفرمائش فی الفور نجفایت و احتیاط  
روانہ کیا جاتا ہے -

نہ انت بسندہ ذات بذریعہ دینی جلد  
کیسے کے خط اوٹھائیں اور جناب اور صاحب  
اودہ پنج کو بدعا سے خیر یاد فرمائیں - یونگا  
بندہ وزگاہ از وقت محلات میں شہر  
اس مضمون محل کے سلسلہ کو بوجہ  
ختم کر کے ذمیت ہوتا ہے -

والسلام

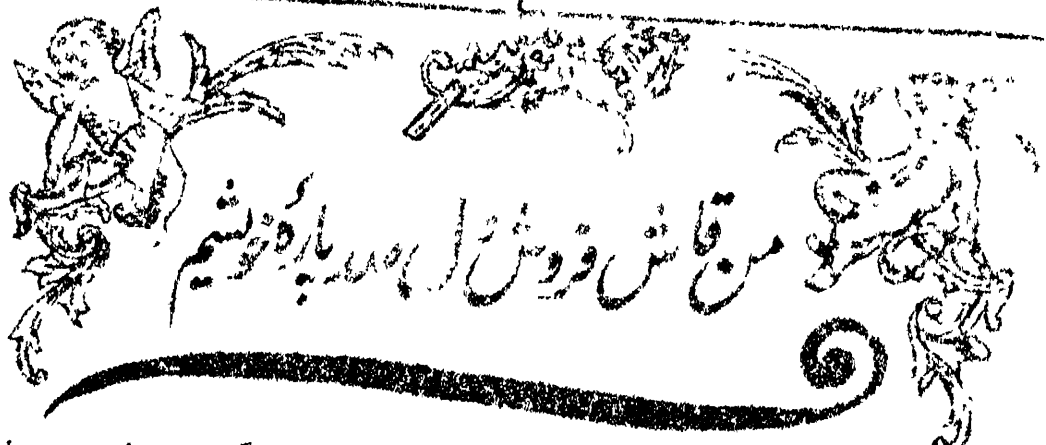
ما نامہ میرگ گل نوشتم  
باشد کہ صبا بتورساند  
بقہ -  
شیر سنگہ گوری



ہنگامہ

سب سے تمیز دہی

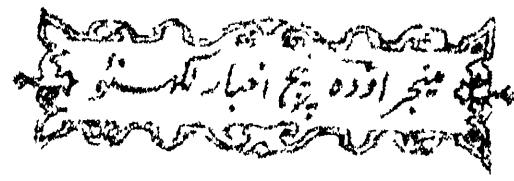
پیار سے پنج - سلام ملک  
آج مدت کے بعد تمہارا پرانا نامہ نکال  
تمہارے سامنے ایک ہنگامہ بے تمیزی



# من قاش فروش لہور بارہ نوشتم

دنیا و م اوٹھائے بھاگی جلی جالی ہے اعلیٰ السیر لکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے (پہلے ششما ہی اول و ششما ہی دوم جنوری سے  
جون اور جولائی - سہ دسمبر تک) جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے  
سال بھر جلد کی قیمت ہے معہ معمولہ ایک مٹی مگر اب یہ ششما ہی جلد کی قیمت معہ معمولہ  
مقرر ہے اس میں بجز سبب ہی مضامین میں ہونے پر ہر حصہ دار اودہ پنج میں شائع ہو چکے ہیں -

ساق



لیکھ حاضر ہوا ہے - خطا و غلطی ہو سکے کہ ایسے  
عمرہ و بیخ پر جبکہ گورنمنٹ عالیہ کا دست  
اعلیٰ قیود ہر کسٹمس ڈسٹے اور سلسلہ انون کا  
عید الفصحی سر پر ہے - بجائے کسی عہدہ ترانہ  
یا دل خوش کن ساگ کے یہ ہنگامہ بے تمیزی  
بیوقت کی شہنائی کیسی گروا تھ یا رسنوں کے  
تو پھر کج جاؤ گے -

سے اب ذرہ کان دان پھر پھر اڈو خوشگی  
ونکی دیکھو آگے میں پھر کا سر نہ وال بوتاکہ  
چت پٹ اچھی طرح دکھائی دے - اس  
فہم مل بین پٹانوں اور بیرونی لڑائیاں تو خوب  
دیکھی اور سنی ہوئی - اس کے دیان کا بلوں  
اور بیرونی لڑائیاں بین و دنیا بھر کے فضیلت  
کرنا پڑتے ہیں - کسی کو چکی دو - کسی کو  
مومٹ دو - یہ کرو وہ کرو - یہاں مہر دن کی  
لڑائیاں بین نہ ہر اس کے نہ چھٹکری رنگ جو کھا  
آئے - محض - سرکار عالیہ کے ایک  
فقر سے پر سکھ و کھا وارا نیا راستہ -

کیسے کیسے لوگ چلے لات سکتے چلتے ہیں  
الامان و الحفظ - آجکل مالک تیرہ آگرہ  
دارودہ کا اسٹیج قابل دید ہے کہیں جاچار  
یا کچھ پانچ وینیکا مشتی کر رہے - کہیں  
ڈوڈھ گئے ہیں - انصاف سے کہنا تو تو  
کہ یہ جو کچھ ہم تاشا مضمین کا ہے کو  
دیکھنا نصیب ہوا ہوگا - ہم نہایت غاوس  
کے ساتھ اسٹیل کوئٹل کے لیے راجہ  
محمد علی محمد خان نادر صاحب مجھ و آباد اور  
ایجب لٹو کوئٹل کی ایک سیٹ کینڈ  
مولوی سید محمد زکریا صاحب بہر سٹریٹ  
و تعلقہ دار جو نہ بلیا آغلہ کو مبارکباد  
دیتے ہیں کہ یثرات تو اللہ بلا کسی جنگ  
و جدل کے ہم اپنی ذاتی لیاقت سبھی  
قومی ہمدردی و غرضی کیوجہ سے  
ہر مقام سے ہوئے اور اتنی  
موصوفین اسٹیل ہیں - مگر بقیہ کیا  
مسلمان - کیا ہم جنگ اپنی اپنی گاورنریا  
کر رہے ہیں ادب ہر ایک اپنے  
مخالف کو نیچا اٹانے کی فکر میں سلطان  
بیان ہے

۱۶ دسمبر ۱۹۰۹ء انتظار عید کے جاند  
سے بڑھ کر کیا جا سکے کیونکہ اسی دن



عاشقانی ان لوگوں کو ہمارے جیت کا تھوڑا کثرت  
راستے پر عطا کرینگے۔ لکھنؤ، سیما کہ ہندوستان  
یہ بڑا کثرت و لغات کے لئے مشہور تھا  
اس وقت اس ہنگامہ کے لئے تمیزی سے  
شہرہ آفاق ہو رہا ہے۔  
راہب کو شاد و علی صاحب و مشیر بنی اقدار  
و اسٹی اعظام علی صاحب و شیخ محمد یوسف  
ساحب و مشیر نعیم صاحب۔ یہ پانچوں  
ان کے خدا کے لئے کوائف لکھ رہے تھے  
ان کے ہاں فرہ سے بات کے لئے آئیں  
جو یہ بڑا کر رہے ہیں۔ یہ حسین  
نیاں کر رہے کہ خداوند آریہ کے گورنمنٹ  
کے جگہ و زرع غنا پر مشتمل ہے۔ یہ ہنگامہ  
بہت ہی۔ البتہ ان کے لئے ان کے لئے  
یہ پانچوں صاحب و مشیر کے لئے  
تھوڑا سا کثرت کے لئے  
تھا جو قوم کا کام ہوئی کہ ان کے لئے  
کے فوٹو کو رہا مشرکہ کے لئے  
جوان کے معارف و اپنے  
کے لئے اور  
مفت کی دینی کثرت کے لئے  
تھا فوٹو اور دینی کثرت کے لئے

## ممیر کو نسل کے ایدوار

(اور)

## ووٹ دینے والے کے نام خط



فہم۔ ایک دوہ فی لفظ ہے۔  
ان کے لئے ان کے لئے  
استعمال کے لئے  
یہ گیارہ سال کے لئے  
لکھنؤ کے لئے  
ہر موقع و ضرورت پر عوام الناس کی زبان

بے کلفت لفظ کل تو جانا ہی گرجا اوس سے ہم  
بھالا جانا مقصود ہے تو دوسرے معنی میں  
بے کلفت استعمال ہوتا ہے اور ہر ایک  
طباع و ذہن آدمی اپنی ناز کنجالی سے  
ایک نئے معنی پیدا کر دیتا ہے جس سے ہزاروں  
قسم کے نکتے اور لطیفے پیدا ہو جاتے  
ہیں۔ چونکہ اس خط کے ضمن سے بے شمار  
خطوط پیدا ہوتے ہیں لہذا اس قدر ظاہر سے  
کر دینا نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ خط اس  
مستثنیٰ ہے جس کا تعلق حجاموں سے ہو  
بلکہ خیال اوس خط کا پیش نظر ہونا چاہئے  
جو سنو سیون سے متعلق ہے اور  
جسکی بدولت اہل قلم حفت قلم ہو جائے ہیں  
اور عطار رقم و مرصع رقم کا لقب پائے  
ہیں۔  
بے طرح مشاق طبع لوگ لوگ زبان سے  
کام لیتے ہیں اسی طرح اہل قلم اپنی  
روانی قلم سے آجی اجمی عمدہ و صلیان غنہ مشق

۱۲-۱۱-۹

## اشعار

(۲)

### نمائش گاہ ممالک متحدہ الہ آباد ۱۹۱۱ء

ایک نمائش گاہ صنعت و حرفت وزارت کی ایسے پانچ پرچہ ایک متحدہ اگر وہاں کے  
شان کے مطابق ہوا وہ ستمبر ۱۹۱۱ء بمقام الہ آباد ہوئی جس میں کلین نئے آلات اور صنعت  
و پیداوار کے طریقے دکھائے گئے تھے  
نمائش خاص طبقہ (کورٹس) حسب ذیل ہو گئے

- ۱۔ زراعت۔
- ۲۔ فنون لطیفہ و آرائش و منقح۔
- ۳۔ بنی ہوئی چیزیں۔
- ۴۔ لکڑی، پتھر، اروحات۔
- ۵۔ عام صنعتیں۔
- ۶۔ انجینئرنگ۔
- ۷۔ تعلیم۔
- ۸۔ جنگل۔
- ۹۔ کاریگری۔
- ۱۰۔ تفریح۔

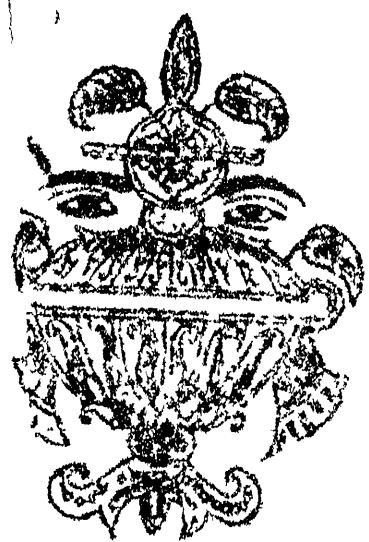
ابتدائی پراسٹیکٹس ب تیا۔ اس کے اور دیگر امور اسکے بابت پتہ ذیل سے خط کتابت ہونی چاہئے  
بے۔ آر۔ مرے۔ بی۔ ایس  
سکرٹری  
نمائش گاہ ممالک متحدہ۔ الہ آباد

ماؤنٹ مانو جان جان اختیار ہے

ہم ٹیک و بھنور کو سمجھا جاتے ہیں

س۔ ر۔ ج۔

الہ آبادی



1974

\_\_\_\_\_

بنام خداوند متعال و به مناسبت روز عید الفطر و در روز شنبه ۱۴۰۲/۰۵/۰۱

[illegible]

پانچھزار روپیہ کا انعام  
اگر کوئی شخص مہینے کے متر تک سداوت میں  
جو قریب پالیس بار کے ہیں ایک کو بھی زخمی  
ثابت کرے تو اسے پانچھزار روپیہ انعام  
دیا جائیگا اور اسے شہر نیک میں ہی  
رہنے کا حکم ہوگا۔

بنادیتے ہیں۔ رنگ جمائے والے روشنائی کے شوخی پر کوئی حرج اصلاحی برہما سوا سٹے دیتے ہیں کہ مضمون کے شوخی پر کوئی نقطہ نظر نہ آسکے۔ اور ہر ایک شخص شناس بجز خدا کے کوئی لام و کات شکل آفتابی پر نہ رائد کر سکتے اور نہ بیفادی صورتوں سے اپنی ذاتی کشش کو لفظ کر سکتے۔ مگر صورت و نقاش بھی اپنی ضرورتوں سے خطوط کو کام میں لانا مصلحتاً پسند کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے خطوط کے روبرو اور ادنیٰ رنگینی و شوخی اور سحر آفرینی کے سامنے سب خطوط گدہ ہیں کیا معنی کہ یہ وہ خطوط ہیں جو امیدوارانِ ممبر کو نسل لے لے رہے ہیں۔ کارناموں اور خاندانی واقعات اور قومی ہمدردیوں کی یاد دہانی اور حقوق کے لیے شالچ کیے۔ اور جنہیں خود ستائی پر ہی لیاقت علی - اخلاقی کے جوہر دکھلا سکے گئے ہیں۔ اور ایسے موقع پر بے اختیار دل چاہتا ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کے لیے دو ایک خط بطور تحفہ پیش کیے جائے۔ مگر اندیشہ ہے کہ لوگ خطا ہو جائیں گے۔ اور نہ لے پر آمادہ ہونگے اسلئے اخلاقی جرم کا اپنے کو لازم ٹھہرنا محض بیکار رہے اور علاوہ اس معمولی عذر کے چونکہ بندہ درگاہ خود بذاتِ خاص واحد بجائے خود اپنے کو بھی مستحق ممبری کو نسل تصور کرتا ہے۔ لہذا وہ خط و کلمہ کے مقابل اپنے خط کو بیک و دیگر حضرات و دت و ہذہ کے روبرو بسیار عجز و انکسار ہے پیش کر کے ملتس ہے کہ آئندہ ایجنڈے کے لیے و دت خود بھی دین و اپنے کل خزا و اجاب کو جبراً مجبور کریں و رہید شکایت تا ابد رہے گی۔ اور نیز اپنے واسطے و دت لینے کو وجہ ذیل بطور حق کے پیش کرتا ہوں (وہو ہذا)

- (۱) انجانب نہ خواہن اور مسلمان ہونیکا دعویٰ بھی ہے اگر جبراً ہے آزاد ہے۔
- (۲) کئی پشتون - مسلمان ہے۔ اور بزرگوں سے بھی رہے کہ بزرگان سلف بھی سے مسلمان ہے۔
- (۳) بادشاہ و قتال اور گزشتہ کا خاندان

نکھڑا اور دعا گو ہے۔  
(۴) آنے والے بادشاہ و حاکم کو نذر کھائے خوش کیا اور جانے والے کو سبھا بوجھا کے راضی و رخصت کیا۔  
(۵) نہ کسی قانون کی پابندی کی اور نہ ابتدا آج تک لازم رہے۔  
(۶) مذہبی جھگڑ و کدو بر یا ہمیشہ کیا۔ اور صلح کل کا جامہ پہنکر عوام الناس میں رہے۔  
(۷) قوم کو وہ راہ بتائی جس سے جھگڑا ہو۔ اور جب فساد برپا ہو گیا اور سوقت اپنا اثر پیدا کرنے کے لئے پائی لائے۔  
(۸) قوم کا رویہ پر موقع پر بر باد کر دیا یا خود کھایا و کالت پیشہ لوگوں کو دلوایا۔ اور

خیر خواہ قوم رہے۔  
(۹) نہ قوم پر جان نثاری کا دعویٰ ہے اور نہ آئندہ جان نثار ہونگے۔ دلخوش کن تقریر البتہ یاد ہے۔  
(۱۰) بلی نامہ - جو ہے نامہ - بارہ ماسہ مناجات وغیرہ تصنیف کر کے قوم کو مسمون کیا۔  
(۱۱) مشکل اور اہم ضرورتوں پر مکانہ دیا بلکہ خاموشی اختیار کی۔  
(۱۲) قومی ضرورتوں کے لئے ہمیشہ پہلو بچا اور فتنہ و فساد میں سر غنار ہے۔  
(۱۳) بھاگنے والے کے آگے اور مارنے والے سے دس قدم پیچھے ہمیشہ رہے۔  
(۱۴) نہ زمینداری پہلے تھی اور نہ اب کوئی بسوہ اراضی ہے مگر نام کے آگے اگر نواب

۹ - ۱۲ - ۱۶

## نمائش ممالک متحدہ

جو کہ بمقام الہ آباد ماہ دسمبر ۱۹۰۹ء میں ہوگی  
شرح کرایہ جگہ

کیٹی نمائش کا لینے حسب ذیل شرح کرایہ نمائش کی جگہ پر مقرر کیا ہے۔

کھلی جگہ بحساب ایک آنہ مربع فٹ +  
چھائی ہوئی جگہ آنہ سے ایک روپیہ تا ۱۰ مربع فٹ +  
ہر درخواست کے ساتھ یا پھر روپیہ فیس حسب ذیل آتی جا رہی ہے +  
کیٹی بہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ خاص موقع یا کسی بہت عمدہ مقام کے لیے خاص نرخ لے۔  
کیٹی اپنی رائے کے مطابق دس مربع فٹ تک چھائی ہوئی جگہ چھوٹی نمائشی اشیاء کیلئے بلا کر دے سکتی ہے۔ لیکن ہر صورت میں فیس حسب ذیل دینا ہوگی +  
چھائی ہوئی جگہ کے کرایہ میں اجراجات عام روشنی یا بجلی وغیرہ کے لیے خاص نرخ لے۔  
نہیں۔ لیکن جگہ لینے والوں کو چاہیے کہ وہ خود انتظام اشیاء کی جو کی و ٹھانہ وغیرہ پر سجاوٹ لے اور جو کداری کے لیے کریلین اور اگر زائد روشنی کی ضرورت ہو تو اسکی قیمت دین +  
جو نمائش میں اشیاء بچھنے والے اپنے قائم مقام نہ بچھ سکیں اشیاء نمائش کا سجاوٹ اور کداری و ملازمان نمائش گاہ کے ذمہ چھوڑ سکتے ہیں جسکی شرائط درخواست دینے پر معلوم ہو سکتے ہیں +  
کھلی ہوئی جگہ کے کرایہ میں حق تعمیر ایسے مکانات کا جو کیٹی منظور کرے شامل ہو۔ لیکن نمائش گاہ میں اشیاء کا فروخت کرنا اور جنھیں قواعد کے مطابق ہوگا جو کیٹی بنا سکے گی اور جو آئندہ معلوم ہوگا +  
کیٹی موقع جگہ دینے میں اپنا اختیار کلیتاً محفوظ رکھتی ہے۔

جے۔ آر۔ مرے

آئی۔ سی۔ ایس

سکرٹری

دفتر ہائے نمائش گاہ - الہ آباد

نکاح ہو و خوشی ہوتی ہو۔

(۱۵) اگلے وقت میں نواز خان اپنی واقعی تھا اور نہ اب میرا اور نہ میرا بیٹا نکاح سے آئندہ ہو۔ میرے نکاح میں میرا روبرو نکاح کر دیا اور اپنے نکاح میں میری بیٹی لے لی۔

(۱۶) وہ مندرجہ ذیل باتیں صاحب اور خاتون ورت و خاتون غور کر رہی۔ اگر آپ کے نزدیک انصاف ہو تو یہ متذکرہ بالا مستحق راتھی ہو تو وہ رات لے دینے اور دلا لینے میں سرور پہلوئی نہ کریں ورت اسل بولنسل اور بولنسل بولنسل بولنسل بولنسل کے عداوت کو بھی نام نہ نہ کر سکیں۔

صداغ نیکو خان

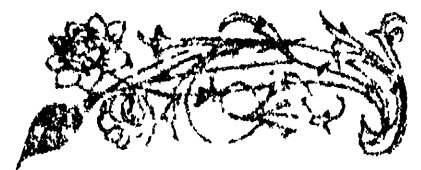
مرد

ایک - امیر

بقیہ

شمش ظریف آبادی

ازہراج



”صداغ عام“

پر

سر سری نظر

جناب اوردہ پنج صاحب

اوردہ پنج میں ”صداغ عام“ کا ذکر دیکھ کے مجھے بھی شوق ہو کہ دیکھوں وہ کیسی ہلے لوٹ لے دیکھ بھالے منگا لینا تجربے کے خلاف تھا۔ مجھے بارہا اپنی جلدی پریشانی ہو چکی ہے کہ کسی سے تعریف سننے پر چہ

منگا لیا۔ دیکھا تو ڈھاک کے تین بات کی مثل بوری اتری۔ غرض اوردہ کی جستجو سے ایک دوست کے ہاں چند پرچے نظر آ گئے۔ مانگ لایا۔ لورج کو دیکھ کے میں سمجھا کہ ظاہر اچھا ہے تو باطن بھی اچھا ہو گا مگر جلد دوم کے منبر اول کا پہلا ہی ورق اکتا ہوں تو فائنل غلطی سامنے آتی ہے لا حول و لا قوۃ۔ اگر میں رسالے کو اپنے نام جاری کر لیتا تو وہ تقوٰت سے کام پڑتا۔ ایک تو وہ پتہ جاننا دوسرے غلط ارادے رکھنے سے طبیعت گھبرا آتی۔

تیسرے صفحہ پر ”زبان کی صبح و شام“ کا تذکرہ ہے۔ سرخی کے بعد مضمون کی سطر اول ہی کچھ کہہ رہی ہے۔ وہ کیا کہہ رہی ہے۔ اس کے پورے چھپنے کے ذیل کی عبارت دیکھ لیتے۔

”جہاں اور غلطیاں سے بھرا زبان در

خاص و عام ہیں۔“ کی ترتیب غلط ہوئے ہیں دراصل شک نہیں ”غلط“ طور پر ہے یا۔ یہ معروہ کے بدلے لے لے یہ غلطی ہندی بنا اور ”غلطی“ پر معاف کیا۔ ہندی ہو جانے پر فارسی کے قاعدے سے اس کی جمع نہیں ہو سکتی لہذا ”اے“ کی ترکیب کے جو شکل جمع کر دیکھائی گئی ہے غلط ہو غلط ہے۔ غلط ہے۔

ناصر علی خان بہادر ”صداغ عام“ کے اوپر جنکا یہ مضمون ہے یا تو ”غلطیاں“ کی محبت ثابت کریں یا اپنی خود ستائی اور اردو کی انشا پر وازی پر فائدہ ہوں۔ شاید وہ یہ کہہ دیں۔ کہ حضرت ”غالب“ فرما گئے ہیں

”غلطیاں سے مضامین مت بوجھ“

میشک وہ فرما گئے ہیں مگر اونسے ویسی ہی چوک ہوئی جیسی حضرت سعدیؒ سے عفو جیم ”فا“ اور حضرت نظامی سے ارنی ہر سکون ”را“ کہنے میں۔

یہ کیا ضرور ہے کہ اگر ایک استاد سے انسانی خطا ہو گئی تو آپ بھی باوجود ڈینگ اور خود ستائی کے غلط نویس نہیں۔ بات یہ ہے کہ چارے خان بہادر متانت کیساتھ

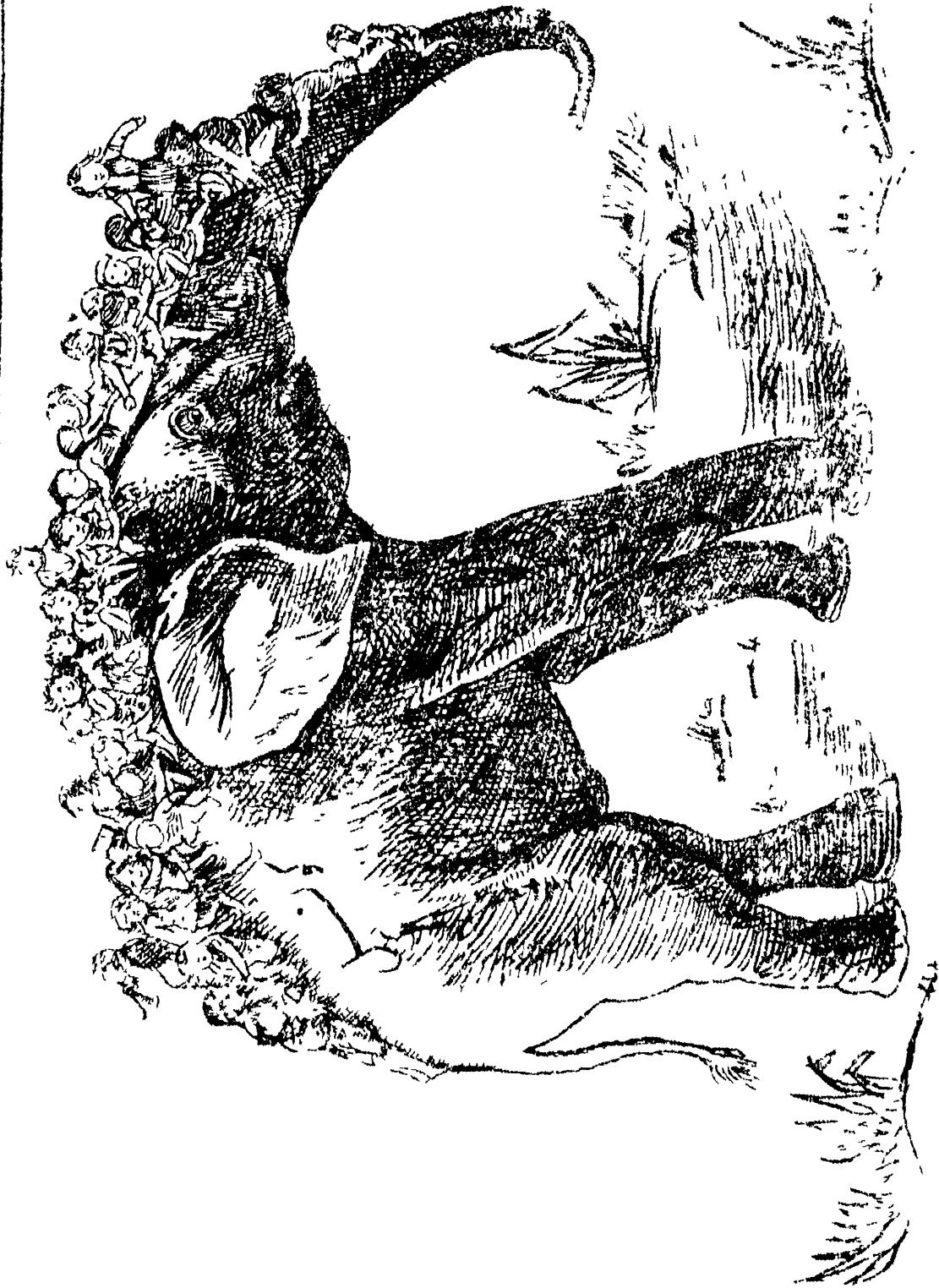
اردو عبارت کا نگہنا جانتے ہی نہیں۔ دشتک طرز تحریر۔ گھبراہٹی ہوئی روش۔ پریشان نگاہ۔ اکھڑی ہوئی عبارت۔ ان عیوب پر پردہ یہ کہ صحت الفاظ نہیں۔ صحت ترکیب نہیں۔ صحت ایسی بازاری اردو کو سوانا واقف طفل بزرگوں کے اور کون پسند کر سکتا ہے۔

اسی نمبر کے صفحہ ششم میں عشرت عید کی سرخی سے عید الفصحی پر عجیب مضمون لکھا گیا ہے۔ یہ بھی خاص حضرت خان بہادر کے دماغ اور قلب سے نکلا ہے۔ نصف صفحہ اسکا ایسا ہے۔ جسمیں مضمون ٹھوس ٹھوس کے الفاظ بھرے گئے ہیں۔ بناوٹ کیلکی ہے مگر میرانی روش کہ بھونڈی ترلیوں سے۔ ہر فقرہ الٹا ہے۔ ہر بحث پریشان خیالی سے انشا ہے۔ ان کے دماغ کا پتا دے ہی ہے۔ آگے جتنے وہی مذاق رنگ لایا ہے جسے بناب خان بہادر کا قلم ولیدہ بیانی کے ساتھ مشتاق ہو۔ ہاں ہے۔ یعنی کہ رتو کا ذکر۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”ناروا کے ذکر میں کسی دل گرفتہ کی زبان سے نکلا کہ میں نے ایک پری زشت کی محبت میں کبھی کیسی سوائیاں اٹھائیں؟“ اس پر کسی حسین شوخ زبان نے غضب کی تھی کہ ہمارا ضبط و نفرت۔ یہ لکھ کر شب رسو ہوں تو صبح کو زبان پر نہ لائیں، ماغ

افسانہ خاموشی رسوا نہ بیسی اردو ادب کے واسطے اس سے بڑا کتنا ہر کتنا سامان اور کیا مہیا ہو سکتا ہے۔ شاید جناب خان بہادر کی رائے میں زولیدہ بیانی کے ساتھ اردو کا لطف یہ بھی ہے کہ زبان بازاری اور مذاق بازاری ہو۔ ایک رسالہ جو علم ادب کا مدعی مگر نکلے اور سکوا ایسے بیہودہ مضامین سے بچا چاہیے جن سے دیکھنے والوں کے اخلاق بازاری مذاق کا اثر پڑے اور جن سے بچاے شائستگی کے حسن پرستی کے دلوں پیدا ہوں۔ میں نے تہذیب صرف ”حسن پرستی“ کے لکھ دینے پر قناعت کی ورنہ بن بہادر کی تحریک اس سے زیادہ وضاحت چاہتی ہے۔ مصرعوں لکھا گیا ہے۔ اس میں ”نہ“ کا

# نیوٹنسل کی بھڑیا دھسان مہیریاں







لفظ وارد دینے کے قابل ہے۔ جناب خان بہادر  
نوشاد اضطرار کے ایسا گھیرا کہ اچھا مفرغ تلاش  
کر کے نئی مہلت نہ مل سکی۔

سب سے بڑا ہجو لطف اس مضمون میں ہے  
وہ اس کے آخری حصہ میں ہے۔ ولایت کے  
ایک نواب کا قصہ بیان کیا گیا ہے جس نے  
میش پرستی میں اپنی جان دی۔ سب سے آخری حصہ  
عبارت کا حسب ذیل ہے۔

وہ ایک دن کا ذکر ہے کہ دور سا غم  
چل رہا تھا کہ نواب صاحب کے ہاتھ میں ریشم  
ہوا۔ ایک دل آرا سے جسکو جانتے تھے  
اشارہ کرنے کا ارادہ کیا کہ سنا ہے  
اوتھا دے۔ وہ گارہم بھتی۔ ناز گھیا لی  
وہ کیونکہ یہ گوارا نہ ہوا کہ اس مامور شہر کے  
گالے اور سرور میں غلام ہو۔ تامل کیا کہ  
پیر جو گارہم سب سے ختم کر کے۔ او  
فہم کرنے کے سنا غم بڑا لایا۔ معلوم ہوا کہ نواب  
خان کو بھی تسلیم کر چکے ہیں۔

اسیئر گرو سٹش شیم تو شہرست  
"قاری را فہم ت گردیدنی کو"

اس تان۔ یہ دور آگ پیدا ہوئے۔ ایک  
یہ کہ وہی مہذب مذاق بچھلا جس کا ذکر میں  
اوپر کر چکا ہوں۔ دوسرا آگ۔ یہ کہ عید کی  
خوشی کا مضمون غم پر ختم کیا گیا۔ شاید جناب  
خان بہادر کو معلوم نہ ہو کہ ایسی مذہبی خوشی  
کا تو غم اور رات کی حالت پر مضمون کے  
دیکھنے کو ان کو سفسدہ ناگوار ہو سکتا ہے۔  
مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ جناب کی نثر کو ربط و  
ضبط۔ محل اور بے محل۔ ناموقع اور  
بے موقع با سلسلہ اور بے سلسلہ۔ غرض  
اس قسم کی باتوں سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔

ساق  
از ورزش جفا پیش دل را جو سنگ گروم  
بایار آہنین دل سامان جنگ گروم

## شیطان بہادر کے

### حرکات

ایسا الٹیج۔ علیک۔ سلیک۔ مراج وزاج۔  
لو تو نیا کے ڈکھو سٹے میں۔ اینجا نب سے  
ڈوڈو جو چین کر لیجیے۔  
سنے بندہ درگاہ بھی آج شیطان بہادر کے  
بہر راج پیچھے پڑے ہیں۔ مردود نے ناک میں  
دم کر رکھا ہے۔ یہ ملعون جہان یونچا۔ ایک نیا

گل کھلایا۔ آئے دن پریشان ہی کرتا ہے۔  
مزے سے لحاف میں ڈانگنیں بھیلے  
دنیا مافیہا سے بے خبر۔ خراٹے لے رہا تھا۔  
جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اوتھا دیا۔ سخت ناگوار ہوا۔  
اور سطرچ ہنگام ہوا۔

کیون صاحب۔ آپ تو چین سے گزارا نہیں  
دنیا کی بھی کچھ خبر ہے۔ اودہ میں آپ ادراپے  
قریب کی خبر نہ باشد۔ اتو بندہ درگاہ سخت  
متعجب ہوئے۔ بوجھ کچھ شروع کی۔  
شیطان۔ کیسے حضرت۔ کچھ اخبار بازی بھی  
ہوتی ہے۔

میں۔ میں تمہارے مطلب کو نہیں سمجھا۔  
شیطان۔ آپ نے انڈین ڈینی ٹیلیگراف

## نظر سے خوش کرنے

نظارہ سلف و حیویری سلفا سے یہ سالہ نام  
شمار ہو کر گیا۔ میں سلف صالحین اولیاء کاملین  
کلماء متقدمین کہ آپ زہر سے لکھنے کے قابل اقوال  
بند فصاحت۔ کرامات۔ عبرت خیز حکایات۔ شاہان  
اولو العزم کے جنکی کارنامے شمع ارادہ کے نور اور  
جگر خراش اشعار نہایت دلکش پیرامین ہمدیہ سلسلہ  
درج ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک اور عجیبہ مخف جس کی  
ہر شخص کو جستجو ہے۔ میں شامل ہی۔ یعنی  
سراج العلماء علامہ حلال الدین سیوطی صوفی رحمۃ اللہ علیہ  
کا وہ ذخیرہ بے بہا ضمیں آپ کے روحانی اور جسمانی  
دونوں امراض کا شفا خانہ ٹھکانا ہے۔ ہر مرض کبوت  
مؤثر عمل و موجب نسخہ جمع کر کے مخلوق خدا پر بہت  
بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کے ہمراہ ایک جز  
علاوہ دیگر مضامین کے ماہوار شائع ہو کر ایک سالین  
پورا ذخیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل  
ہو جائیگا۔ قیمت دو روپیہ سالانہ پیشگی مع محصول اک  
مقرر ہے۔ ۱۳۰۹ھ تک جو حضرات کم از کم  
رکھائی ان کتابوں کو چکا نام ذیل میں درج ہو خیر  
و یامین کے نظارہ سلف او کی خدمت میں ایک  
سال تک بلا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا۔

## قابل زیارت کتب و تصوف

سراج اساد اکی۔ فضائل استغفار۔ ذخیرہ عقبی

فضائل خلفاء اربعہ مفید المفتی دلائل برکات  
عمر

ان کتابوں کے مطالعہ سے انسان عقلمند ہوتا ہے

محزون فصاحت۔ بیخ فراست ظلمت انوار۔ آئینہ خود

کتب حکمت جنکا ہر شخص پاس میں کرنا ضروری

انسانی زندگی۔ بہار زندگی۔ راز معنی حیات

دروانگیر واقعات دل ہلا دینے والے قصے

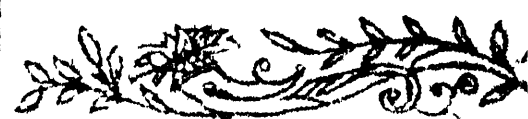
طلسمی بدلہ۔ رقص سبل۔ قتل نظیر  
عصر

عشق و محبت کا مخفی راز۔ سچی محبت کا تہ سہن ظاہر

شرہ خاموشی۔ شوخ طنز۔ فردوس برین

موہنی مورت۔ صغیر اختر۔ تاج کامیابی  
عمر

شیخ حیم الدین۔ تاجر کتب۔ شہر چلی۔ کلی قائم خان





# تراشیدہ

کرسمس کی مبارکباد

بہترین کے دیکھنے کا بندہ عادی

ہر مہینہ ہی دیتا ہی یہ بھت شادی

ہر ماہ دسمبر اور ہر ختم پہ سال

لے لیجئے کرسمس کی مبارکبادی

مجدد اسنہ مشرقیہ مولانا احمد حسن صاحب شوکت ظلم  
مندرجہ ذیل سنگل خ کتابوں کو الیہا صل کیا کہ پھر دیکھو  
بالی کر کے بہادیا جن حضرات نے یہ کتابیں نہیں دیکھیں  
وہ کمال شاعری اور فائق سخن سے بالکل ناواقف ہیں  
اصل کلیات اردو مرزا غالب، دہلوی، دہلوی، دہلوی  
آج کل انارکون ہی میں دہر بار بار سے بڑے بڑے شاعر اور  
علاوہ نام کے اکثر اشعار، بعض کتابت سے بعض سے  
اصل نکات، مرزا بیدل، ہندوستان میں مورخ،  
عبد القادر بیدل کا کلام کوئی ایسا سمجھتا کہ فارس میں بھی  
اسکے سمجھنے والے نہیں قیمت پھر  
اصل قصائد خاقانی، کلام خاقانی، اعتبار ازک  
اور مضبوط اور ادق ہے۔ اس کے تمام اشعار فارس  
کے کلام کے برابر ہوئے قیمت نیم مولانا موصوفت کی  
بڑی جگہ کا ہی اصل کے ہیں۔  
نامہ مبارک انحضرت صلعم، جو مالک بکر بن نذر  
بن سادی کے نام بھیجا گیا تھا۔ جس کی برکت سے،  
اس نے اسلام مع ہزاروں منکروں کے قبول کیا۔  
جس کا نوٹ مع مہر و دستخط لیا گیا مع کتاب شامل النبوی شرف  
جم ۲۲۴ صفحات ایک نعمت مرقمہ ہے قیمت ۱۳۰  
ہالینے کا پنجہ اسے اسے - علم احمد انصاری منقام باب  
منبع گورد (سپور) پنجاب

(مہبت کا فک - مالان)

کیا عیدین کا فرسے مسلمان کی

لوٹا تو ہمیں غیر کی مسلمان کی

اللہ اکبر، ظلم یہ ظالم تیسرا

ارمان کے بکرون ہی کی قربانی کی

دیگر

تم شمع ہو تو میں شہستان ہو جاؤں

تم ہزار بھی دو تو میں سنگستان ہو جاؤں

میت سے بھی لئے عید کا دان ہو جاؤں

پہلو میں رہا آج تو قربان ہو جاؤں

دیگر

ہن عید، لو گئے تسلی گردو

یا آج گلے پر سے خنجر دھرو

کہتے ہو جو، بنے کی طرح پھولا

و نہی ہی تھکے کے ذبح تو تم کردو

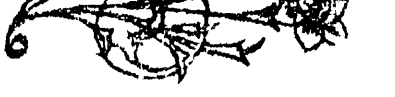
مات



لا سکتی ہے۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کوئی۔ کہہ  
دوسری جگہ بھی اس نفاق کو پھیلنے دے۔ جیسا  
لکھنؤ میں پھیلا ہوا تھا۔ ہمارے ہر آئینہ  
نواب فٹنٹ گورنر صاحب بہادر باسانی اشکو  
طے فرما سکتے ہیں۔ لکھنؤ میں قریب قریب دو  
میں پھر باہم رسم و اتحاد ہو چلا ہے۔ اسی طرح  
پر کسی معقول تدبیر سے وہاں کا بھی انتظام ہو چکا  
ش۔ آپ تو پہلی جھوڑتے ہیں۔ اور  
نہیں بتاتے کہ کیا انتظام کرے گی۔  
میں۔ لوٹنے تو آج مجھے سخت پریشان  
کر دیا ہے۔ خدا کے واسطے چلا جا۔ یہاں  
دور ہو۔  
ش۔ کیا کہی۔ ایسا وعدہ پورا کیجئے۔ اور  
صاف صاف بتائیے۔ ورنہ ہرگز نہ لکھنؤ کا۔  
میں۔ اچھا تو پھر کہی آنا اس وقت بتا دینگے  
اس وقت مجھے قیمت نہیں ہے۔  
(باقی آئندہ)

مات

حرکات سے عاجز



## بقر عیدی تراشے



(بقرون اور بکرون کی مین میں)

یہ بزم طرب میں رون و رین رین کیا ہی  
یہ بنیڈ کے سر میں لون و بین بین کیا ہی  
گاتے ہیں عید ہی کی عیدی گویا  
بکرون کی اور عید میں مین میں کیا ہی



کافرانہ چکن محمد علی احمد خان  
پارہ والی کٹر کشمیر



ہر قسم کے مہارت و مہارت کے ساتھ ساتھ  
مردان میں انشاء و تخیل کے ساتھ ساتھ  
نویاں بھی تشریف لے کر آئے ہیں جن کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

فہرست اساتذہ  
نام و نسب کے ساتھ ساتھ  
خانہ دہانی میں درج کیا گیا ہے  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

کافرانہ چکن محمد علی احمد خان  
پارہ والی کٹر کشمیر

نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

### دراویا محب مرہم

ایک تو کو کہتے ہیں کہ یہ دوا  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

### ماء الحیم عنبری

نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک  
نہایت دلکش و دلچسپ ہے۔ ان کی ہر ایک

# پانچ روپے سے لاکھ روپے کی سطح تک

اس حیرت انگیز ترقی نے دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا ہے

یہ کل لی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید اور ایجابی بات ہے جس پر ہمیں پوری توجہ دینا چاہیے۔ دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شکر اکتانہ غیر سے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال پہلے کو میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے روح حیات کی تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام کے واسطے روح حیات کا مجموعہ اشتہار بن گیا ہے۔

دینی کسٹمر صاحب بہادر لاہور میری تین سو کم آمدنی ۸۸ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کہ کوئی دینی شریعہ منہ نہ ہو اسکی استعداد کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت شیخ و ہادی کے کہ وہ شخص بہت بد نصیب ہے جو آج تک روح حیات کے فوائد اور طریقہ تیل کج سے محروم رہا ہے۔ سننے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ماضی اور شریک مقابلہ اسکے بیٹے والے تو انسان ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی این صاحب بہادر انٹرنیشنل میڈیکل سروس حضور شاہ اندرون ہندوستان خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلستان کے عزیز و دار و رعیت صاحب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رک و ریشہ میں تحریک و کیمیا کیوں کے گودے یا سانس کو چمکا کر خون میں کثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی اور اپنی بجلی کی لگ سے جان و چہرہ کر کے ہر انسان کو ایسا صحت مند و سرگرم بنا دیتا ہے۔ کہ چہرہ ارباب زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پش ہو کر بے آب ہو جائیں +

ہندوستان افغانستان اور مالک کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میں بجلی کا لچ کے لچکاروں مغز عمدہ داران سلطنت کے سر شیف کلون اور باد و جود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی ان بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸ روپے روح حیات کی بین و ان کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاشانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بے اعتدالیوں کی در باخلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریان کامل تیر بہدف دواست بلکہ اعصاب کی ایک طاقت انرا غذا ہے یہ مقوی روح ہے جو دیوم بس ہی تو ت روحیت کو بڑھا کر شروع کر دیتا ہے۔ چہ سے میں دین و آداری حاصل ہوتی ہے۔ تو تری حالت عیسیٰ پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواہشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے رفیعہ کے لئے روح حیات بمنزلہ اکسیر ہے۔

ناروی ضعف عام جنون۔ بے تاب میلان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دل۔ ضعف معدہ۔ ضعف بکری۔ ذیابیطس۔ اختلال قلب۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بیرونی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیکھا ہے تو بجائے حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جنہر قوت مدد کا مدار ہے۔ الغرض روح حیات ان سربستہ رازوں کی عجیب غیب دوا ہے جو آپ کسی کو بوجہ شرم بتلا مانہیں چاہتے اور وہ آپ ہی کی ماشائے حرکات کا نتیجہ ہو۔ بمنزلہ کو جو اندر۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھوں کو صاحب کار بنانا اسی کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد زریہ پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ چالیس برس کے بعد بھی اپنی طاقت اور بدن کی مضبوطی وغیرہ کو جو انوں کی طرح قائم رکھیں اور آپ کے بال قبل از وقت سفید نہ ہوں اور آپکی آئندہ نسل قوی مضبوط۔ ذہین ہو تو روح حیات کو حرز جان بنائیں۔ روح حیات کی ایجاد پر میں جس قدر فخر کروں بجائے اور فضل ربانی کا شکر میں تدار اکروں روں۔ بلکہ مجھے کیمیا گر کے نام سے پکارتی ہے۔ میری ترقی اور کامیابی کا یہی راز ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (دعایہ) +

روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الخوص دوا ہے جسکا نام روغن دافنہ سستی ہے جو من برونی استعمال سے مدہ اعصاب کو زندہ کرتا ہے۔ رنگوں چٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے مغز و طاقت بحال کر دیتا ہے اور گئے گزرے رفیع نامروی کو پورا پورا مرد و بنا کر عمر بھر کے لئے کسی اور دوا کی حاجت نہیں چھوڑتا۔ قیمت فی شیشی روغن دافنہ سستی چار روپے چار آنہ (دعایہ) +

یہ دونوں دوائیں انکے موجد حکیم محمد شریف آبی ڈاکٹر کیمیا گر پروپرائیٹر شفا خانہ عام لاہور سے طلب کریں +

مطیع شام اودہ لکھنؤ نیا گوالین محمد سیاد حسین چیمپو اسکے شائع کیا





نہایت اودھ پنج									
فصل خرداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
طلباء و کرام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عام حریدار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
روسا و	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
دایان ملک	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
اجرت اشتیاء									
فصل خرداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
طلباء و کرام	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
عام حریدار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
روسا و	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
دایان ملک	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹

# ضروری اشتہار

تاریخ

چونکہ مسٹر بیچم مالک کارخانہ محبوب بیچم کو معلوم ہوا تھا کہ چند دھوکے باز دکانداروں نے خریدار ان محبوب بیچم کو ۴۴ روپے روئے بکنوخی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپیس بارہ آنہ یا ایک شینگ ڈیڑھ پنس اور دو روپے چار یا دو شینگ ۹ پنس لپیٹا ہوا ہے۔

۴۴ روپے روئے بکنوخی قیمت میں (جو مالین جاری ہوئے ہیں) دھوکا دینا شروع کیا ہے اس واسطے خریداروں سے التماس ہے کہ وہ غور سے دیکھ لیں کہ ہر بکس پر انگریزی میں چار آنہ آٹھ آنہ یا ساڑھے نوپیس بارہ آنہ یا ایک شینگ ڈیڑھ پنس اور دو روپے چار یا دو شینگ ۹ پنس لپیٹا ہوا ہے۔

اگر بیچم صاحب کی گولیوں کے ساتھ میں وقت واقع ہونے کے لئے ایک بکس یا دو بکس قیمت مقررہ پر علاوہ محصول ڈاک کے۔

ہندوستان - برما - اورنگا کے قھوک فروش ایجنٹ

جی افریڈ ٹن اینڈ کمپنی نمبر ۴۲ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

سے دستیاب ہو سکتا ہے

## مسدس مٹر لا فر

(المقلبہ)

”قہاہ قہاہ“



ترجمہ

بدگو یوں نے سنئے ہیں کہ کالی چھوڑی

بہا نڈوں کے ساتھ بزم خالی چھوڑی

حالی کو خبر ہے قوم نے چھوڑ دیا

لا فر نے مگر نہ خوشمقالی چھوڑی

صرحی نے اکدن بطورے یو چھا  
کہ مقصود ہے زندگی سے بھلا کیا؟

کہا: ہر یہ قافل سے ہر دم ہو دیا

کہ ہے زندگی میں مزا تو مقصود کا

بسر زندگی ہو مگر تو مقصود میں

رہیں ہر گھڑی تو مقصود چھوڑ نہیں

وہ دیکھو تو گلشن میں گل نہیں ہی ہیں

چھلکتے ہیں کیا جام گل نہیں رہی ہیں

بند ہا مقصود کا ہی گل نہیں ہی ہیں

جو ہیں زندہ دل وہ تو گل نہیں رہے  
زین نہیں ہی ہر زمان نہیں رہا  
کسب نہیں ہی ہر مکان نہیں رہا

چٹک ہیکو ہی یہ کلیوں کا ہنسنا

ہرے بھول ہیں یا ہر دلیوں کا ہنسنا

یہ دال کے ہیں انت بھلیوں کا ہنسنا

یہ ہر کھد بدی یا ہے دلیوں کا ہنسنا

جلن لاکھ ہو پھر تو اہنس رہا ہی

تلا ہانڈی کا بر ملا ہنس رہا ہی

خوشی سے ہے شعلو کی کیا سرخوئی

طربے ساتی نہیں بھولی روئی

دہن و اہسم میں ہی دیکھو سوئی

تبسم شرار وکی ہی ٹیک خوئی

وہ آنکھ دیر اور مغان نہیں رہیں

سبھی بھٹیاں عود دان نہیں رہیں

یہ حقہ بھی تو بے شک نہیں رہا ہی

یہ موج غن کیب ایک نہیں رہا ہی

کوئی بار غم کو ٹپک نہیں رہا ہی

جو بے غم ہے وہ بے کھٹک نہیں رہا ہی

## خطر کے نشان

نیچے بہت نشانات خطر ہیں جن کی تیلی عطا کو ہیں

کھانسی خطر کا نشان ہی

چھپ چھپ کا نہیف ہیں نشان ہی کہ وقت پڑو تو قوی کرو

اسکات کا نشان

اس خطر کا علاج ہے

چھپ چھپ و نکو مضبوط اور کھانسی کو موقوف کرنا ہی

ہاتھ سے نہیں چھو رہا ہے

سب دوا فر و شس بیچتے ہیں

اسکات و لون امتحان

دوا سازان لندن

انگلینڈ



رو و ام ام میں بھنسی آ رہی ہو،  
بہت روئے نہیں بھی ہنسی آ رہی ہو

سہو میکہ سے تر آج کل کا ہنسی  
خوشی کی دھماکہ جھلک سنس رہی ہیں  
سکائے یہ دندان کا سنس رہی ہیں  
ستارہ میں بایہ فلک سنس رہی ہیں  
تبسم میں یاد انت نکلتے ہیں  
صبح و شام یا نام میں ہر دو آپ کے

غضب جال میں غم کو چھپنا چھپنا  
تفکر کی دلیل میں دھنسا دھنسا  
خوشی کو کمر پر نہ کھینا کھینا  
قیامت سے دن رات ہنسا ہنسا  
نہ بانگی وہ پگڑی نہ وہ گل طرسنا  
یہ زندہ کی صورت، مرد نہیں لبنا

پڑی کھلکھلاتی ہیں کیا دیکھو کھیلین  
چھدرکتی ہیں کیا کچھ طرب میں یہ چیلین  
ہنسی آئے لب پر آ کیا منہ کو سی لین  
یہ مردہ دلی ہو تو پھر خاک جی لین  
ہنسی کے طریقے بھی سستے ہیں کیسے

جو ہنستے ہیں گھر کی بستے ہیں کیسے

ہنسی کر تو آسان ہیں سب لاک  
سوشی شادمانی طرب اس لاک  
طبیعت کا اپنے ہی ہر ایک مالک  
بشر کو یہ مردہ دلی تو ہے ہالک  
ہذا کہتے ہیں بچھ کو لا تھلکوا  
"اذا انسان ضاحک ہو فلیضحکوا" ہو

نہ اب بھی ہنسو تم تو انسان نہیں ہو  
نہ کیوں کر ہنسی آئے حیوان نہیں ہو  
ہو آزاد، محبوس زندان نہیں ہو  
ہو جاندار، تم کوئی بیجان نہیں ہو  
پھللا ہوئے منہ ہو کیوں بت بنی ہو  
کہیں ٹوٹ جائے دم کیوں تنے ہو

کسی کو جو تم دیکھو روتا تو ہنس دو  
کوئی رو کے ہو جان کھوتا تو ہنس دو  
پڑا دین کوئی ہو سوتا تو ہنس دو  
کوئی دن چڑھو منہ ہو ہوتا تو ہنس  
کسی ہنستے کو تم رو لا دو ہنسی میں  
کسی روتے کو تم ہنسا دو ہنسی میں

کسی کو یونہی دانت اپنی دکھا دو  
بنائے جو منہ منہ ہی اسکا چڑا دو

غم و رنج کو خاک میں تم ملا دو  
غرض یہ کہ روتے ہو تو کو ہنسا دو  
گزار روزیانا ہنسی اور خوشی میں  
لگے ہر گھڑی تم رہو دل لگی میں

جو دیکھو کسی کو تو ہنسنے لگو تم  
کسی پاس بیٹھو تو ہنسنے لگو تم  
اشارہ نہ سمجھو تو ہنسنے لگو تم  
اکیسے ہی گر ہو تو ہنسنے لگو تم

راہنڈرا کمپنی

۱۲-۱۱-۲۰

سوار نا باجیکا  
سب قسم کی پتوں خصوصاً آبائی تپ کا تیر بہت علاج  
فی بکس امریکہ جرنل، علاوہ محصول ایک

پرو میہا بچو شش  
امراض سوزش بول وغیرہ وضعف اعصاب کیواسطے  
تعجب انگیز دو - فی بول عصر، علاوہ محصول ایک

راہنڈرا کمپنی  
جنگلی ڈکھانہ عالم بازار کلکتہ

ہنسی ہو کوئی وقت خالی نہ جا  
دلوں گے ہنسی نہ کالی نہ جا

جو پوئے گدھا قہقہہ تم نگا دو  
اڑے گر لوا قہقہہ تم نگا دو

ہو شاہ و گدا قہقہہ تم نگا دو  
ہر اک پر سرا قہقہہ تم نگا دو  
نہ ہنسنا ہنسنا تا یہ تہذیب کیا ہی  
نہ انسانیت ہی نہ ترکیب کیا ہی

سنا رعد کا قہقہہ کیا نہیں ہو

بڑی لوٹی بجلی ہے یا نہیں ہو  
یہ او لے ہن اول کا ہنسنا نہیں ہو  
یہ پر نالے پانی کا کھٹکھا نہیں ہو

چچی کھلیان آبشار و نین ہن کیا  
یہ غل اور غیاظ پہاڑ و نین ہن کیا

چکورین ہن کیا کوہ سار و نین ہنستی  
ہی کوئل بھی کیا کچہ بہار و نین ہنستی  
یہ چڑیاں ہن کیا مرغزار و نین ہنستی  
ہنسی پھر ہی ہی ہزار و نین ہنستی  
ہنسی ہی ہنن لال یہ چہا

ہنسی ہو ہنن کیفیت یہ کہنا

سے جو کوئی اسکی نقلین بناؤ

خوشی میں ہر اک قت بغلین بجاؤ

شگفتہ ہی سب کو یہ سکلیں کھاؤ  
خوشی میں ہی ساری یہ فصلیں مٹاؤ

ہر اک شب کو شبرات نیر فر سمجھو  
ہر اک روز کو عید نور روز سمجھو

کھڑے جھومتے نخل ہن کیا خوشی میں

بجائے ہن پتے بھی تالی ہنسی میں

ہن مرغ چمن بھی تو خندہ زنی میں  
نبات اور حیوان بھی ہن لگی میں

نہ آئے ہنسی اس پہ بھی تگو تو بہ  
نہ بھائے ہنسی اس پہ بھی تگو تو بہ

ہر اک عہد کو ایک رزش ہی لازم

کہ قوت رہی اسکی ہر وقت قائم

ہنسی پھیلنے کی ہی گویا لازم

لو کے لئے اسکو پھیلائے دائم

رگو نین اہوتا شب و روز پھیلے

کہ صحت بد نین مرض سوز پھیلے

۵۱

ہو صحت تو دل بھی شگفتا رہیگا

وہ پوئے کی صورت پھکتا رہیگا

شگفتہ جو ہوگا چمکتا رہے گا

خوشی رہیگی نہ سکتا رہے گا

رہی پٹا کٹا جو خندہ جبین ہو

سے ہنس نکھر ہر دم وہ چاہا کہین ہو

۵۲

علامت ہی صحت کی ہنسنا ہنسنا

نشانی ہے بخت کی ہنسنا ہنسنا

سب ہے سرست کا ہنسنا ہنسنا

سند ہی ظرافت کی ہنسنا ہنسنا

خوشی ہی تمہید غمخوار یوں کی

اوداسی تو علت ہو یار یوگی

۵۳

جو افسردہ دل ہن وہ بیمار سے ہن

جو خاموش ہن وہ بھی غمخوار سے ہن

جو مہر کہ جبین ہن وہ بیزار سے ہن

سدا روتی صورت سدا زار ہن

مزا جو کئی خشکی سکھا چھوڑتی ہو

یہ ہنزدگی تو روا چھوڑتی ہو





۵۲۳

معدن خیزہ زن ہو تو موتی ہن بکھرے  
شگفتہ ہے گلشن تو ہن بھول جھڑنے

شگفتہ جودل ہو تو بلبل بھی چپکے  
کرشمے ہن سب پیہنسی دل لگی کے  
بہو تم بھی ہر وقت شادان و دھان  
کہیں جاؤ تھانہ رو اور خند ان

۵۲۴

نہ باتین کرو سخت روڑے بنو گے  
مقطع نہ ہو سیکھو ٹے بنو گے

بناؤ زیادہ تو تھوڑے بنو گے  
جو انسان ہو خود ہنسوڑے بنو گے  
رہو گے یہ امجور کی کھانپ کتبک  
بنو گے یہ زہریلے اکسانپ کتبک

۵۲۵

جو کھاؤ نین گلیس بناؤ ہنسو تم  
گمرو نین جو میچس جلاؤ ہنسو تم  
اگر بی بی کو میس بناؤ ہنسو تم  
اُسے جو ہو بے حس ہنسو ہنسو تم  
کرو زندگانی مین تم شادمانی  
کہ یہ زندگانی تو ہی آئی جانی

۵۲۶

وہی وقت اچھا خوشی مین جو گزرتے  
وہی وقت اولے خوشی مین جو گزرتے

وہی وقت اعلیٰ خوشی مین جو گزرتے  
وہ اللہ والا خوشی مین جو گزرتے  
یہ حقیقی کو جا سیکھا خوش خوش یہاں  
یہی بہرہ پار کیا مار نہ جان

۵۲۷

خدا کی نہ مانے وہ غم مین رہیگا  
بڑو نکو نہ جانے وہ ہم مین رہیگا

گنہ جو کرے گا الم مین رہیگا  
تبیہ کار یون کہ شتم مین رہیگا  
جو بدکار مین وہ بلا مین ہنسینگے  
نکو کار بہر دوسرا مین ہنسینگے

۵۲۸

وہ نرگس کے دیکھو اشائے چین مین  
چہل دیکھو سوسن کی سائے چین مین  
آچھلتے ہن کیسے ہزارے چین مین  
نظر آتے ہن کیا نظائے چین مین  
انارون کو گردانت دکھلاؤ گو تم  
شریفون مین بھی تو ہنسی پاؤ گو تم

۵۲۹

وہ سورج بھی دیکھو کھڑا ہنس رہا ہی  
وہ لوجا ندما مون پڑا ہنس رہا ہی

ستار ابھی چھوٹا پڑا ہنس رہا ہی  
وہ جوتا بھی گوہی سٹرا ہنس رہا ہی  
شفق پھولتی ہے سحر ہنس رہی ہی  
گزر تا ہی دن شام پر ہنس رہی ہی

۵۳۰

جو ہنستار رہیگا وہ بستار ہے گا  
نوشی پر بھی آواز کی ستار ہے گا

مسرت کا چلیتا جو رستار رہیگا  
اُسے نرغ شادی بھی ستار رہیگا  
جو ہنستے بھی ہو کھل کھلا کر ہنسو تم  
ہنسی کو لبون پر بلا کر ہنسو تم

۵۳۱

ستار اپنی دکھلا تا ہی دانت کتنی  
لگا تا ہی یہ قہقہے تانت کتنی  
ہنسی کے ہن اقسام اور بھانت کتنی  
ہنسی سے ہی بل کھاتی ہر آنت کتنی  
مرہ کیا سرخوان نکدان ہو کر  
نہیں لطف ہرزخم خدان ہو کر

۵۳۲

اُداس ہو گئے جو وہ نوا فاش ہو گئے  
نہرہ ہو گئے جگر پاش ہو گئے

دلی راز ہم سے ہی فاش ہو گئے  
شہادت ہوئی ہو گئے بشارت ہو گئے

تبسم ہے چہرے کی دولت ہو گئے  
فرہ دہ دہرہ دہرہ غور ہو گیا

۵۳۳

مسیح مگر بیان نہ مانتا ہندوانا

ادارن سندھ امارت سے دل لہیا

انہیں تو لچا لچا لہی تھوڑے جانا

کبھی جھپٹ جاتا کبھی مسکرا نا  
جو مہر توئی انسودہ دل ہو دیا ہی

جسرا نکہ پڑ مرہ کل میں دھرا ہی

۵۳۴

خوشی ہے تھے سال کی اب تو ہنس دو

ترقی ہے اقبال کی اب تو ہنس دو

ملی جنس کیا مال کی اب تو ہنس دو

نخواست وہ پامال کی اب تو ہنس دو

خوشی بنے کیا جوری آرہی ہی

پری بنے زیب و فوری آرہی ہی

۵۳۵

مبارک ہو سن دلی آمد جان کو  
خصوصاً تہذیب ہندوستان کو

مبارک ہو بچوں کو پیر و جوان کو

مبارک ہو نوڈی کو بی بی میان کو

مبارک خوشی کی ہوا ب آمد آمد

کہ چلا آئے ہیں اب آمد آمد

۵۳۶

مبارک ہو انیس سو دس کی آ

مبارک ہو انیس سو نو کو جانا

مبارک برٹس و کونو و زلانا

مبارک کونو و کونو کو سب زانا

یہ جشن خوش اور طرب زامبارک

ہو فرط طرب کی پو پامبارک

۵۳۷

کہیں چپ کا ہرے کا ہی شور و غوغا

کہیں شادی اسنے تین بیڑا باجا

کوئی ہی جو لو اب کوئی سہ راجا

غرض شادی ہین سار کاجہ یا چا

مبارک نیادن نئی رات آئی

خوشی اور جشن طرب سات لائی

۵۳۸

مبارک ہو لافرو کو بدشاہوانی  
مبارک ہو عشرت بھر زندگانی

مبارک سخن کو ہوشیوہ بیانی

سخن پر طبیعت کو اور حکمرانی

اودہ پنج تھوڑا فانت مبارک

عبارت میں شوخی شرارت مبارک

۹-۱۲-۲۳

ہو کار و شحال ہر سو کھڑا رخت و لبت

شمع مومی یہ جل کر نیم میں دیکھیں تو آپ

مومی تہی :- فالو س و کاڑی کی لٹائیں کیو اسٹے ہزار  
دینے ہر قسم کی چھوٹی بیٹیاں سفید رنگین نہایت میرانی  
اور شفا و راوشینی دینے والی -

مہا بون :- ہر قسم کا نہایت خوشبودار جو ہر طرح سے  
علمی ہونے کے موافق تیار کیا گیا ہے - نیز گھوڑوں و قاقم  
و اسٹے ڈاکٹری ہدایات کے مطابق تیار کردہ شدہ  
ہدایت مفید صالون -

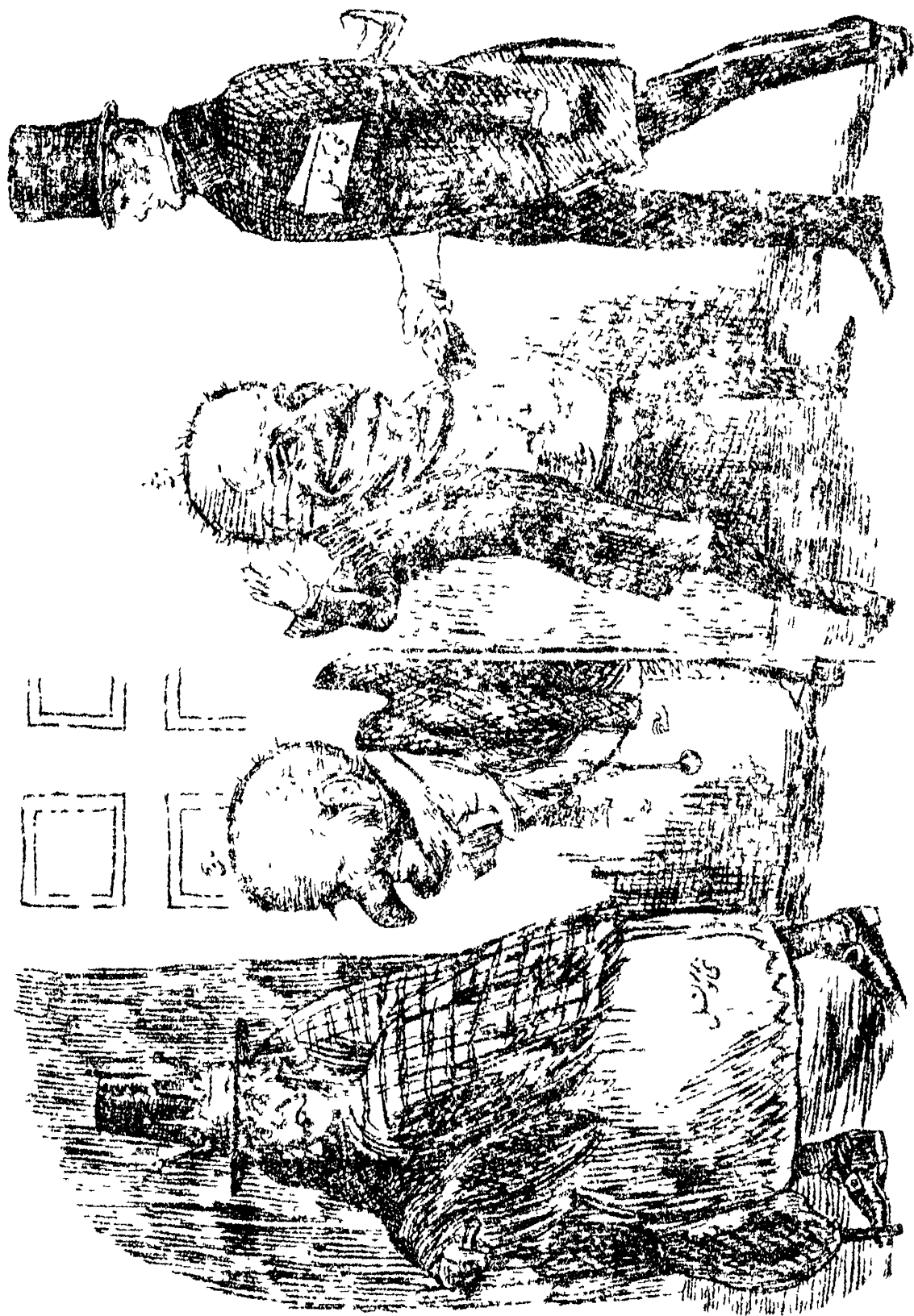
چمڑہ کا سامان :- موم روغن سوخت سوپ سپڈل  
سوپ ڈین وغیرہ ہر سار کی بین - مفصل فہرست  
مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کرو فرمائش بہت جلدی  
تعمیل ہوتی ہے - تاہم ان کیو اسٹے خاص رعایت -

نارتھ ویسٹ سوپ کمپنی لمیٹڈ کلکتہ و میرٹھ

ایجنٹ

شیخ حاجی احمد انید بسنر نمبر ۲۲ نیویل مارکٹ

و صدر بازار دھلی



اک ہر مہینہ سے شائع ہونے والا اخبار  
تفصیلات



# نیاسال

اور  
تہے تہے



(۱۹۱۰ء)

اب موقعہ نہیں ہو تو پیش دہیں کا  
کچھ کام نہیں ہو نہ تو اور نہیں کا

عشرت کا لگا ہو تو چسکا  
پیتے ہیں جام طرب ہم نہ دس کا

(جنوری)

کیون آج جہانیں ہو پہل سیل سیل  
ہر سمت یہ ہو رہی ہو چلی کیسی  
دنیا یہ بنی ہو کیون سمجھا اندر کی  
آتی یہ جنوری ہی ہے یا سرخ پری

کیون حسن گندی نہ دکھلائے نہیں  
سینہ ہے جو نایب تو ہے سینہ فتن

جھانکے گی کنوین یہ یوسف خور کیل  
لالی پھر خبر ہو ہی ہے کیون دلوور سن

جو گل ہو بنا ہوا ہو وہ سرخ پری  
وہ کندنی رنگ اور وہ پوشاک زری  
اللہ ہر خوشی کی یہ شوکت و شان  
اللہ سے فروری کی یہ زیب و زیا

(ایضاً)

دیکھا فروری کو جب ہوا بس مہوت  
کھا سنی ہو گو دم بخود ہی جرجخ فروت  
طباخ فلک بیکار ہا ہے ججت  
ظہار زمین دسے نہ کیون شربت تو

(مارچ)

آمد میرا کی تو خندان ہے چین  
ہو گل رویش شگفتہ ہر غنچہ ہن

سردی ہو کوچ جو مارچ آیا  
اب بوج حمل میں آئی خورشید و لہن

(اپریل)

دریا سے ہزل کی بجے اب بھی نہ سیل  
دھو جائے دلون کا سب کیون سیل  
روٹون کو کیون ہنسانہ چھوڑا پرل  
جب شاہ فلک کا میزبان ہو اک سیل

(مئی)

چھینے نہ فلک رقیب عوا کی طرح  
شرمائے نہ خور دلبر عذرا کی طرح

مے جام میں اپنے اور مہینہ مے کا  
مہوش ہو وہ آغوش میں جو را کی طرح

لے سکے کہ بسیار باگ زند و فراد کند نام سکے ازال  
شمال و اک بصورت مرد استادہ دستا کشیدہ الخ ۱۳

کیلخت یہ جون کیسا بد لا گرمی  
دنیا میں یہ کی بیا قنات کیسی

گرمی کی پیش سے جان بچا کیلئے  
خورشید ڈھال سر پہ طعن کی لی

(جولائی)

گرمی جولائی رنگ ہوئی بربادی  
دل کا تھا بخار آتش بیدادی  
کیون آب سنون شیر دلون کرتے  
ہو شاہ فلک سے جب اسد فریادی

(اگست)

دیکھو یہ مہینا اب اگست کا آیا  
برسات لے کیا رنگ جمایا اپنا  
مہتاب ہے جو کھیت تھا اپنا کاٹا  
خرمن ہی آفتاب بنا خوشون کا

(ستمبر)

برسات سے بھی خلق کی میزان نہ بٹی  
برسی یہ ہوئی خلق کی بارہ باٹی  
بادل ہیں رولی ٹھونس لی کاٹوین  
کیا چرخ ستمبر سے ہو کیسی نہ سنی

(اکتوبر)

اکتوبر میں ہوا زور جو بیماری کا  
عقب ہر نے کیا قصد آل زاری

## تراشہا دلکش



محمد رضا

اے وہ کہ بھی نظر میں آتا ہی نہیں  
دلو کوئی تجھ سے بڑھ کر بھاتا ہی نہیں  
سنتا ہے امیر و نکی فقیر و نکی بھی تو

مشتاق کو سب عشق فراموش ہوا  
مشتوق بھوئے ڈھنگ طرح دار کا

ایضاً

بیدرو پھنسا ہوا جون میں چکڑیں  
تپ رہنے میں مبتلا ہوں درد میں  
جائینگے مرے پاس سے صد ہا مر  
آجائے اگر آج ہی اکتوبر میں

تجھ سا کوئی دوجہاں میں آتا ہی نہیں

ایضاً

لو عرش سے فرش تک ساتا ہی نہیں  
خالی کوئی تجھ سے جا میں پاتا ہی نہیں  
کیا جانے کیا حشر میں اوسکا ہوا  
تجھ پر ایمان جو شخص لاتا ہی نہیں

## نظرے خوش گزرے

نظارہ سلف - جنوری سنہ ۱۹۹۰ء یہ رسالہ ماہوار  
شائع ہوا کر گیا - ہمیں سلف صاحبین اور کاتبین  
حکماء، متقدمین کے آب زر سے لکھنے کے قابل قوال  
پند، فصاحت، کرامات، عبرت خیز حکایات - شاہان  
اولوالعزم کے جنگی کارنامے شعر و نادر کی مثنوی اور  
جگر خراش شعار نہایت دلکش ہر ای میں ہمیشہ سلسلہ  
درج ہونے - اسکے علاوہ ایک اور کتب خانہ مخفی جسکی  
ہر شخص کو جستجو ہی ہمیں شامل ہی ہے یعنی سراج العلماء  
علامہ جلال الدین سیوطی صوفی رحمہ اللہ علیہ کا وہ  
ذخیرہ ہے بہا جبین آئینہ روحانی اور جسمانی  
دونوں امراض کا شفا خانہ کھول دیا ہے ہر مرض کی  
مؤثر عمل اور موجب نسخہ جمع کر کے مخلوق خدا پر بہت  
بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کے ہمراہ ایک جز  
علاوہ دیگر مضامین کے ماہوار شائع ہوگا ایک سلسلہ  
یوراد ذخیرہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل  
ہو جائیگا - قیمت دو روپیہ سالانہ پیشگی مع محصولات  
مقرر ہے اس سلسلہ سنہ ۱۹۹۰ء تک جو حضرت کم از کم  
(۲۵) کی ان کتابوں سے جنکا نام ذیل میں درج ہے  
خرید فرمائیں گے نظارہ سلف او کی خدمت میں ایک  
سال تک بلا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا

بیماری کی سرد مہری سی تھا تنگ جہاں  
ہر ایک کے لبو نہ بھتی فریاد و نغان

آئے ہی نومب کے جوبی خور لیماں  
امراض پر کرون کر پڑے تیر و سنان

سردی بھتی جدی ایشہ ڈسبر آیا  
اس سال کا یہ آخری نمبر آیا

گو کانفرنس کے سمت ممبر لیکے  
مقصود مگر قوم کا کم بر آ یا

کتک یہ پکائی گانیا لی کچھ دی

رہنے بھی دی باتو کی پکائی کچھ دی

یاں بھوک پیٹ میں لگی ہر اک آگ

ہم کھالین گے وہی لا آبا لی کچھ دی

قابل زیارت کتب دینیات و تصوف

شرح اسماء الہی - فضائل استغفار - ذخیرہ حق  
فضائل خلفاء اربعہ - مفید المفتی - دلائل البرکات

ان کتابوں کے مطالعہ سے انسان عقلمند ہو جاتا ہے

مخزن نصح - گنج فراست - ظلمت الوار - آئینہ خرد

کتب حکمت جسکا ہر شخص کے پاس ہونا نہایت ضروری

انسانی زندگی - بہار زندگی - راز مخفی - حیرت بیات

دروائے نیک و واقعات دل ہلا دینے والی قصے

طلسمی بدلہ - رقص بسمل - قتل نظر

عشق و محبت کا مخفی راز سچی محبت کا نتیجہ نہیں ظاہر ہے

شرہ خاموشی - شوق طناز - سر دوس برین

موتنی مورت - صغیر اختر - تلخ کامیابی

شیخ رحیم الدین - تاجر کتب - شہر دہلی - گلی قاسم جان



مناجات

خالق اپنی شنا میں گویا رکھنا

اپنی ہی رہ کا محک جو یا رکھنا

جو کچھ دیکھوں ترا گلو سوز ہو حسن

نظارے میں وہ عالم رو یا رکھنا

ایضاً

میرے میری زبان میں وہ روائی حقا

اور اشہب خامہ میں دوائی حقا

ہو تازہ بہ تازہ تو بنو ہر مضمون

ہر صفحہ ہو گلزار کا ثانی حقا

خطاب بہ استاد ی مولانا صفی

خواص محیط نکتہ دانی ہے تو

حلال و فائق و معانی ہے تو

تیرے دم سے ہی رونق بزم سخن

کشاف رموز خوش بانی ہے تو

خطاب بہ دنیا

کہتے ہیں کہ جائے شادمانی ہی تو

اسباب عیش و کامرانی ہے تو

لیکن جب غور کر کے دیکھا میں نے

دنیا کچھ بھی نہیں ہے فانی ہے تو

خطاب بہ اہل دنیا

عیش دنیا سے دون کو فانی سمجھو

اسکے چرچے کو اک کہانی سمجھو

نیکی صبی کرو عوض بدی کے ہر آن

عقبی کی خوشی کو جادو الی سمجھو

خطاب بہ پنج

سال نو تجھ کو ہو مبارک اے پنج

ہو تاج موی بہ اوج تار کا ی پنج

اس سال ہوں دہن گئے خریدار

بڑھ دینا تو جلدی "قتبارک" اے پنج

سنہ ۱۹۱۰ء کا نزول

سنہ نو کا بختا ہے چکارہ اوترا

گرمی غائب ہو چکے پارہ اوترا

صبح کا دب بھی جا چکی پھٹکائی پو

نور سنہ نو بہ یک اشارہ اوترا

نور روز کی دھوم

سنہ کا بھی پیش خیمہ آھی پہونچا

وہ نور منزل پہ اپنے راھی پہونچا

نور روز کی دھوم چرخ چارم تک ہی

شہرہ ازماہ تا بہ ماضی پہونچا

نذرت سنہ ۱۹۰۹ء

سنہ تھا بد بلا بلا شریر اور ہنگام

بھرتا تھا شرارت کی طرف ہر اک ڈگ

سنہ کہ میں اوسکا نہ تبت کرنا

ہو جانانہ تم بھی یار اوسکے ہمتک

سنہ کی الوداع

سب باعث انقطاع کہتی ہیں تجھو

کر لے خود استعاع - کہتے ہیں تجھے

جو کچھ کہ ہوا وہ ہو گیا رفت و گشت

سنہ ہم الوداع کہتے ہیں تجھو

سنہ چلتے پھرتے نظر آئے

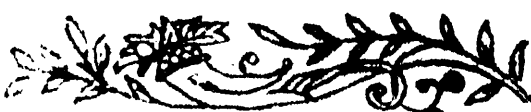
سنہ چلیے حضور بس بس بس بس

دھڑ دھڑکے وہ ایچھی دس دس دس دس

انگلش کہتے ہیں - گو ٹوٹل یونائی

کشمیری بھی کہتی ہیں گس گس گس گس

مراق



## صحت کا سطح حاصل کرنا

نہ کر سکی۔ شہادت یہ افواہ بھی گوش سہامین آئی کہ حضور نظام والی حیدر  
کو کون کی خلاف بھی کوئی خفیہ سازش قائم کی گئی تھی جسکی  
پاداش میں پردہ راز فاش ہونی پر چند مہر عہدہ داران  
صدیقہ ملازمت کے بیطرف کر کے ملک بدر کر کے گئے منجملہ  
دیگر شہر کا سازش کر سہا کے ایک نام مولوی عبدالحکیم  
صاحب شہر کا بیان کیا جاتا ہے۔ مجھ پر یہ نہیں معلوم ہے کہ  
اس خبر کی صداقت و اصلیت کہاں تک تھی یا ہے۔  
مگر نیاز مند ان تمام ناخوشگوار کارروائیوں و بدعنوانیوں  
کو گزشتہ سہ ماہ کی سچے سچوں ہی پر محمول کرے گا۔  
جو کچھ شعبہ باز فلک کو کبھی ایک پہلو پر سکون نہیں  
ہو م تا بازی بازی برو کار لا تا رہتا ہے اس لیے بارگاہ  
دنیا کی سینیں بھی جو کہ اوسے سے متعلق ہیں جدیلی  
عظیمہ واقع ہونی رہتی ہے۔

وقت ایاز مانہ کی تعداد تو مختلف بلکہ ایک حساب نامحدود ہے۔ جسکی حالت کا جداگانہ صورتوں میں اندازہ کرنا ذرا مشکل امر ہے۔ لیکن اگر بغور مشاہدہ کیا جائے تو روزِ شب کے ۲۴ گھنٹوں میں ہر گھنٹہ - ہر منٹ - ہر ثانیہ ایک نیا تفاوت - نایاب تغیر معلوم ہوگا۔ - الحمد للہ حساب کہ سنہ ۱۹۰۹ء کا انحصار اللہ تعالیٰ کے ہدف میں ہے۔ جس کے بتدریج بر باد کن کرشموں کی جہت سے ہر ثانیہ کو فساد دکھاتا ہوا حد اقصا کو پہنچا۔ - رنج کے بعد مواد راحت و طرب مہیا ہوئے یعنی سنہ ۱۹۰۹ء کے نزولِ اجلال - ورود اقبال نے مخلوق کو خزان دیدہ و بین طیارِ معین میں از سر نو لطف بہار پیدا کر کے بار آور دی اشجارِ رائل و امائی کی امید دلائی۔ - امدتِ غالبے ناظرین والا شان کے حق میں سالِ روانِ باہرین و مسعود حسبِ رجا ثابت کرے۔ - ۳۳ سال ڈیرہ پنچ - میں آنکھوں میں شریعت کا تینیسواں سال بحسن و خوبی انجام گزریں ہوئے اور بارہزارانِ اخیر و استحقاق جو تینیسواں سال میں قدم رکھنے پر در فوراً بہاج سے بھیم قلب مبارکباد دیتا ہوں۔ - مستحیباتِ دعواتِ اعلیٰ عروءات - شان و شہرت میں برکت دے کہ اسی نوعِ سالِ بسال خاکسارانِ استہانہ عالی کو تہنیت و مبارکباد کا موقع عطا فرما رہے ہیں۔ - عمرت دراز باد و دانی ہزار سال سالے ہزار ہا ہے ہزار یوم ملقم - شیر سنگھ گوی۔

ساتی بنور بادہ برافروز جسم ما  
مطرب بگو کہ کار جهان شد یکام ما

سرست صہبا و ظرافت مسطرینج تسلیم معہ مبارکباد  
سال نو مستجاب باد۔

آج مصطفیٰ عالم میں زندان سے آشام سرور کا سائیں  
رحمتی مروتی اقتراح و انشراح سے بلب و  
سہ ہزار ہو رہا۔۔۔ جو کہ اس کے عرصہ کے  
باہت کمال نالائیم شہنشاہی اور۔۔۔ سہ سو کے اثر نے  
آخر کار لبان فرشتہ موت محل و رختہ انداز مجسم  
انقلاب شیخ مسلم کے کالا وجود نالود کو  
معجزہ و دستار مسیحی گیتی سے اوٹا کے افغن  
سے ثباتی دہرین نیپیٹ ضرب عدم میں مدفون  
کر دیا ہے

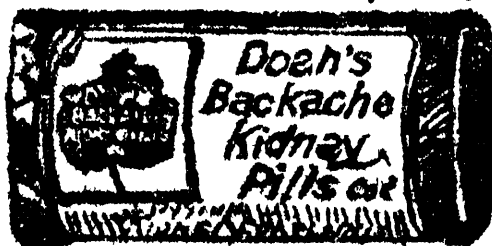
برین مرزہ گر جان فشانم رواست  
کہ این مرزہ آسائیش جان ماست

جبریدہ روزگار و صحیفہ زمان کے اوراق لیل و نہار  
کی قدرتی گردش یا الٹ پلٹ سے افسانہ حزن  
والم کے بعد داستان بخت آگین دیکھنے کی نوبت  
آئی ہے۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کروی

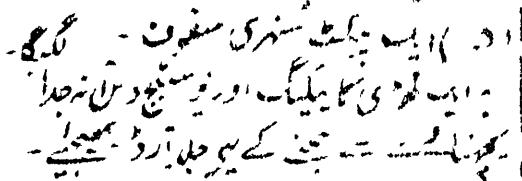
گرچہ ۱۹۹۱ء کے دور دوازدہ ماہی لین طوفان  
انقلاب نے جوش آزادی و حب الوطنی کی صورت میں  
ظاہر ہو کے ٹرکی و ایران کے فریاد و آؤن کے  
عزل و نصب جدید کا جو عبرت انگیز سان اہل عالم  
کے روبرو پیش کیا ہے وہ تواریخ کے دریا  
صفحوں میں ہمیشہ یادگار۔ تنوع نیزنگ زمانہ کا  
متوحش نمونہ رہے گا۔ قطع نظر اسکے اور بھی بہت سے  
واقعات پر آشوب و سانحات ہو سکر جو نفوس  
سال ختمہ کے دوران میں ظہور پذیر ہو کے  
غم و اندوہ کا باعث ہوئے۔ وہ بلا احتیاج  
تواضع اخبار میں دنیا سر پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہاں  
یہ ضرور ہوا کہ حبس و قتل سے مرعوم کا خورشید  
جہاں تاب حیات ظلمت شب مات کو پرے سے  
میں نہان ہونا چاہتا تھا "ماری انسلم" کو

اگر اوقات بیداری کا سبب پتیاپ نہ پڑا تو پتیاپ وہ ہے جو چنگ  
کڑوہ اور ضعیف گروٹ خون میں سے نکلے جیسا کہ آج  
اس طرح چھان بین کیے ہیں کیونکہ اس پتیاپ کو جس کو صحت کا  
بہت کچھ واردہ رہا ہے گردن کے ضعف اور دوسری جگہوں پر  
سب ذیل میں پتیاپ بھی ہو سکتا ہے۔ پتیاپ کو آنا جیسا کہ آنا  
اور اس کا رنگ قرمز یا دھندلا ہوتا ہے۔ پیاسا ہو جیسا کہ ناخوش  
میں تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ وہ کی گزری ہوئی دوسری جگہوں کی پتیاپ  
نظر کا دھندلا پن۔ چکنا چارہ گردن میں مدد دیا کرتی حالتوں میں  
ہونا اور جس کو کئی عام نفاہت وغیرہ اگر توجہ نہ کی تو پتیاپ کے  
اعراض گہبیا۔ جلد ہر ذریعہ۔ جیسے اور گردن کا اضمحنا  
یعنی شراب و مسکرات کی اس قسم کی بیداری کہ چنگ کڑوہ سے  
آئی امراض خیال کئے جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ خون کی دھند  
پتیاپ اور گردن کو گولیاں (ڈونٹس) ایک ایک کٹنی (لیس)  
گردن اور پتیاپ کے اعضا کو تڑپتے ہیں اور پتیاپ  
تیرا پتیاپ وہ خون میں سے نکلتے ہیں ہر کٹنی میں کہ جس وجہ سے  
وہ صحت حاصل ہوتی ہے اگر پتیاپ لچھڑ پتیاپ پتیاپ ہون  
تو گردن کو اجمار کیے۔ ڈونٹس کو وہ پتیاپ دو گردن کی گردن  
ڈونٹس ایک ایک کٹنی (لیس) جو گردن کے لئے بھرب دیا  
میں ناول کو اجمار کٹنی ہیں۔



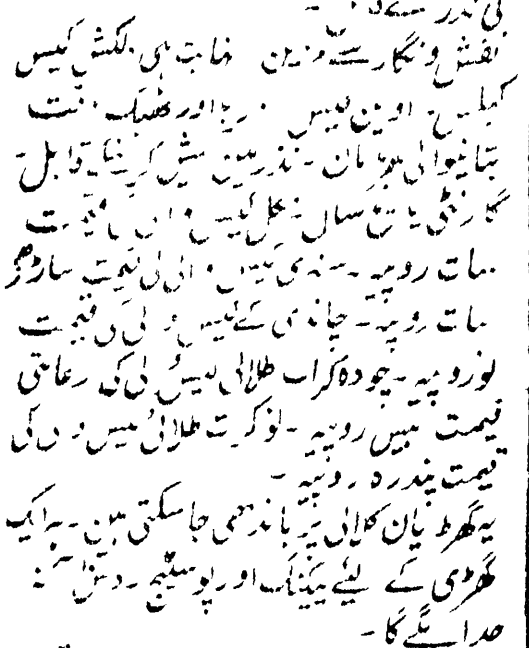
۱۰۔ دو روپیہ یا چوبیس شیون کے چھتے تمام دار و فرشتوں  
 فروخت کرتے ہیں یا ۱۰ روپیہ ۱۰۔ باکس ۲۰ بجلی کی  
 ڈولن کا مہر تمام آؤش دس منٹ تک دھپے لگانے سے  
 کسماسکی خارش کیوں ہو جو نیکم ۱۰ روپیہ ۱۰۔ اور اکثر وقت  
 تو ایک بجلی یا چوبیس شیون یا ۱۰ روپیہ ۱۰۔ اور اکثر وقت  
 باور۔ کبھی کبھی پھر ۱۰ روپیہ ۱۰۔ اور جیسے کہ سبھی سوزش  
 بشور اور غارش وغیرہ کو بہت بڑی ہوئی حالت میں بھی  
 بخشنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ تمام دکانداروں کے پاس  
 قیمت کار دو روپیہ فی ٹیبلٹ۔





کلم قیمت کی فروخت  
مسئلہء کی ۱۲۱ نولائی تک  
کلائی کی گھڑیان

عظیم تیارین! نامہائی نفع



دسی انڈین اسٹانڈرڈ ویاچ لمیٹیڈ  
ہری پال کی کھلی - ڈاکٹریٹ - شملہ - کھارک

مجلس عمومی

فلنمى سحر بان به سخاى قديت پر فوٲ و مٲهنگى  
نار و قور نامانى نفع!

[illegible]

مصرف ایک مہینے کیلئے  
 رقم ریگوارٹر ٹھہری۔ نہایت سستہ۔ بہت  
 ہی درست۔ وقت بتائی دیتی۔ اور بارگاہِ ہر  
 سنیہ میں لکھنے والی ہیں۔ میں نے ان کو  
 ہر اہل ولیان اور مذہب سے نہایت  
 واضح میں لکھ کر دیا۔ وہی تصدیق  
 شوقینان کی نسبت ہے۔ اس طرح استعمال  
 کیجئے۔ حباب نہیں ہوتی۔ گاہی قین سال  
 قیمت سارے چار روپے کے برابر

درمیان سکنه والی کرد و گران گزری

ایسی غمخیز اور صحنِ وقت بنا لئے، اور گمراہی  
بازار میں بہت ہی کم ہیں۔ جو انٹرنیشنل کمپنیاں  
چاہی۔ سٹاپ ایکسٹرنس کل تجویز ہے۔

محمودی کے درمیانی حصے میں تین سوویان  
ہیں۔ کھنٹے منٹ اور سلکندری  
طلبا۔ سوار افسردان کو یہ بڑا جام  
کی ہر۔ گارنٹی چار سال ہیں  
قیمت ساڑھی سیسے رسیہ رسیہ وینہ وینہ

ساتھ ساتھ ۵ اقامتی تحائف

جو صاحب بالاذکور کھڑے بیان نہ دے سکیں وہ ایک گھڑی کے ساتھ حسب ذیل ۱۵۰ تحائف مفت حاصل کر سکیں :-

(۱)، ایک کہانی -

(۲) ایک شیشہ

(۳) ابک نهایت خوبصورت کھڑی کا بس۔

(۴) لکھنؤ میں مولانا ابوالکلام آزاد -

(۶۱) انصاف اور عدالت

(۱) القنات ایکہ التفت

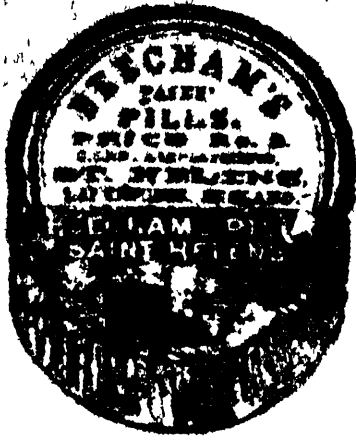
سُبح شام اور سُبْحانِ اَکْبَرِ بَارِئِ عَزَّوَجَلَّ جِسْمِ حَقِّی کے چھپو اکے شائع کیا



اجرت اشتہار				
تعداد طبع	پہلی	دو	تیس	چوتھی
پہلی	۱۰	۵	۳	۲
دو	۸	۴	۲	۱
تیس	۶	۳	۱	۰
چوتھی	۴	۲	۰	۰
پانچ	۳	۱	۰	۰
شش	۲	۰	۰	۰
ساتھ	۱	۰	۰	۰
آٹھ	۰	۰	۰	۰

نقشہ قیمت اودہ پنج				
محلہ	پہلی	دو	تیس	چوتھی
پہلی	۱۰	۵	۳	۲
دو	۸	۴	۲	۱
تیس	۶	۳	۱	۰
چوتھی	۴	۲	۰	۰
پانچ	۳	۱	۰	۰
شش	۲	۰	۰	۰
ساتھ	۱	۰	۰	۰
آٹھ	۰	۰	۰	۰

اورہ پنج



نورس



اگرچہ بیچم صاحب کی گولیوں کا رواج اس ملک میں روز افزوں ہوتا کر رہا ہے  
لیکن اب بھی ایسے بہت لوگ ہونگے جنہوں نے ان عجیب و غریب گولیوں سے  
فائدہ نہیں اٹھایا۔ ایسے لوگوں کی سہولت کی غرض سے ایک نیا  
چار آنہ والا بکس جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۶ گولیاں ہیں۔ چار آنہ کے  
خرچ سے ان عجیب و غریب گولیوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ یقین ہے کہ  
چار آنہ والے بکس کے استعمال کے بعد درجہ بدرجہ آٹھ آنہ والا بکس جس میں ۳۶۔  
بارہ آنہ والا بکس جس میں ۵۶۔ اور دو روپیہ سنگھ والا بکس جس میں ۵۵ گولیاں ہیں  
خرید اجائیگا۔

جی اتھرن اینڈ کمپنی

بیچم صاحب کے سول ایجنٹ تمام ہندوستان میں

نمبر ۱۴۔ کلا یو اسٹریٹ کلکتہ

## ساقی نامہ

الف

بایہ

سے ساقی خوش حال آنا  
اپنا بچ خوش نما دکھانا  
سب سے تیرے نہیں ہیں چین دل کو  
سے غلصہ غم سے پا بہ گل کو  
یہاں شہرباہ بہ لب ہے  
فرقت کی اب اخیر شب ہے  
یہی صورت پر ہیں ہوں مرنے  
ایک دم واپسین ہوں بھرتا

## بچوں کا دوست

اسکاٹ المشن کو



یہ دوسرا نام لاکون والدین نے دیا ہے چونکہ اولاد کی تندرستی اور طاقت جسمانی  
کی تعمیر ہے یہاں سے دیا ہے کہ بچے کھانے خوش ہوتے ہیں ضعیف بچوں  
کو اچھا خاں اور باری بچوں کو بھلا بچا کرتا ہے۔

ہاتھ سے نہیں چھو ہے  
سب درافروش نیچے ہیں  
اسکاٹ دلوں متحد

دو اساتذات

اندن

انگلینڈ

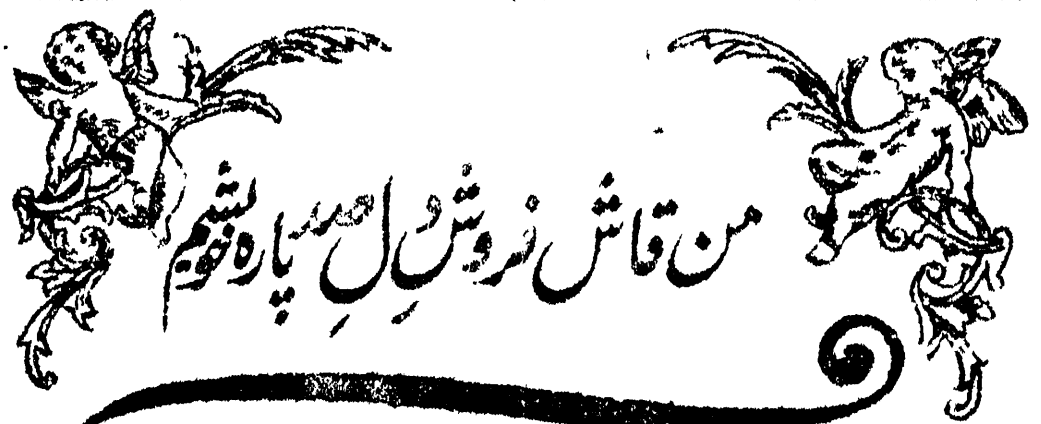
ڈاوان ڈول اپنا دل ہوا سب سے  
نبت رز پر جو بیسوا ہے  
ذکر اوسکا زبانہ ہر گھڑی ہے  
نیچینی آج تو بڑی ہے  
روے روشن ذرا دکھانے  
شیشے کی آئین بلا لے  
زہار نہ دیراب لگانا  
اک لمحہ ہے محکوب اب زمانا  
سرین یہ سائی ہے مرے اب  
پیمانہ ہو، وہ ہو تجھ سے مطلب  
شیشے سے کال آتشیں آب  
پتے ہی بنوں میں شیخ سے شاب  
صبر اب نہیں نا صبور ہے دل  
یہ نور ہے اور طور ہے دل  
ضایع اب وقت ہو رہا ہے  
ظلم فرقت بہت سہا ہے  
طالب مطلوب کو ملا دے  
خالق اسکا تجھے صلا دے  
ظلمت شب غم کی دور ہو جائے  
مہر بخت کا نور ہو جائے  
عاشق ہے نبت رز پر بندہ  
جام اور صراحی پر ہے کندہ  
خواص محیط آتشیں آب  
مجھ کہتے ہیں سارے احباب  
فکر دنیا نہیں ہے باقی  
سے جام شراب ناب ساقی  
قندی نو بہر گال کی ہو  
کھینچی کسی خوش حال کی ہو



ک کب تک کوئی انتظار کھینچے  
کشت غم آنسوؤں سے سینچے  
گم ہوش میں ہوش کی دوائے  
ستھیتے دوچار - بر ملا دے  
ل لب سے لب جام میں گالوں  
دنیا مافیا کو بھبھلا دے  
م ممبر کو نسل کا اپنی کر لے  
مجھ کو آنا ایل کا نقب دے  
ن نامی ممبر بنوں کا تیسرا  
جامی ممبر بنوں کا تیسرا  
و واقف ہوں راز راز سے میں خوب  
ناپونگناں شہ گز سے میں خوب

۵ ہر وقت رہو نگاہور اسین  
ہوگا نہ کبھی قصور اسین  
لا لاکھ دوچار پاس رکھ دے  
سن دس اسکے نذر لے لے  
ی یا راسے کام اب نہیں ہے  
پڑے خم و جام اب نہیں ہے  
دے جام اک دیت کا جلدی  
ہو خیر نہ پھٹکری نہ ہلدی  
زنگ نشہ ہو خوب چو کھا  
پابندوں میں نہ کھادوں کھا  
اونیس سو دس کا دوری اب  
بدلا دینا کا طور ہے سب  
آزاد خیال میں ہماں میں  
وہ تھکلی لگا آ آسمان میں

ہر شخص کو سوچتی تھی ہے  
آزادی کے جوش میں تھی ہے  
سرکار نے کونسل عطا کی  
ہر شہر میں سعی ہی بلا کی  
سب کو خواہش ہے مبری کی  
ہے سر میں سائی خود سری کی  
کھلا میں گئے آنا ایل ممبر  
لمبا ٹینگے کا لے گورے بکسر  
اپنی اپنی کہیں گئے بانی  
لکھ کر نہیں بلکہ "مغز بانی"  
مجھ کو بھی ہے مبری کی خواہش  
دلوا دے ہوگی رنواز سنس  
دس سینل ہزار تک نہیں بند  
جتنا ہو خیر میں ہوں خورسند  
کچھ ہو آنا ایل جھکوڑ دے  
اسل کر پنا تو ان کو پڑے



دنیام اوٹھائے جھلکے جلی جاتی ہے - بلی المیر ملکون یا ہندوستان تغیر و ترقی نشان سب میں  
اسوجہ سے اودہ پنج کی سالانہ جلد کے دو حصے (یعنی ششما ہی اول و ششما ہی دوم) جنوری  
جون اور جولائی سے دسمبر تک جلد کی صورت میں شائع ہونا شروع ہوئے ہیں - پہلے سال بھر  
کی جلد کی قیمت ہے مع معمول ڈاک محلی گرا ب یہ ششما ہی جلد کی قیمت بیشکی معمول گرا  
نی جلد مقرر ہے - اس میں مجتہد سب وصی مضامین مضامین ہو جو ہفتہ وار اودہ پنج میں شائع  
ہو چکے ہیں -

ش

مینجر اودہ پنج اخبار لکھنؤ

## راہنہ را کہینی

سوار نا با شیکا  
سب قسمی تپوں خصوصاً دانی تپ کا تیر بہت علاج  
فی کبس امریکہ جن صر علاوہ معمول ڈاک  
پرو میہا پچوش  
امراض سوزش بول وغیرہ ضعف اعصاب کیواسطے  
تعجب انگیز دانی بول عصر علاوہ معمول ڈاک  
مع معمول ڈاک  
راہنہ را کہینی  
بان ہنگلی ڈاکا نہ عالم بازار کلکتہ

لیجاؤ اسکا گھر سے خوب رٹ کے  
پروردہ دنگا کو نسل میں ڈٹ کے  
بان بخت تو تیر ہی تکیر ہوگی  
غاموشی تب مشیر ہوگی

یہ بھی نہ سہی اوٹھاؤنگا ہاتھ  
وونگا یا ہوگا جبسکا میں ساتھ

لیکن میری ہونگا لا ریب

نوٹ کیا گیا ہے کہ اس کے لئے ضروری ہے

ساقی شمسہ حیات اک سو دیشی

سائنس میں ہے آج پہلی پیشی

سال نو جنوری ہے یہی

جھٹ پٹ پیو اے ایک پہلی

سنن دین کا سہا ہے دور دورہ

سن نو کانگیا ہے چورہ

مین انشہ میں بک رہا تھا کیا آج

بیچ کہنا مے کشون کے سرتاج

کچھ ہوش کی بات کر رہا تھا

یاواہی تبامی ہی بجاعت

جو کچھ ہونا تھا ہو گیا خیر۔

ہے شکر کہ یان ہنین کوئی غیر

سبب ہیں اسوقت یان یگا

خاموش ہی رہ نہ کی جائے

سماں نوروز ہے بیمارک

بجٹ اندوز ہے مبارک

رضعت ہوتا ہوں اسے ملا رام

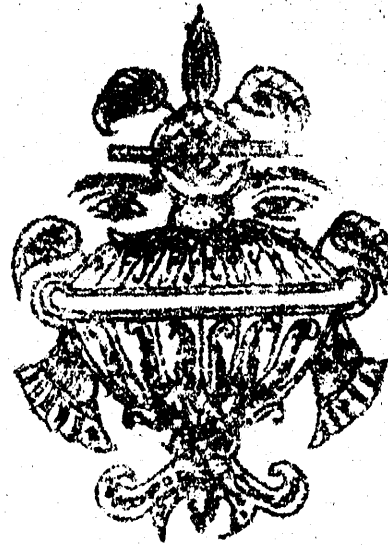
وینا اسوقت رحمتی جام

وہ جام کہ پی کے نور برے

محفوظ رہوں میں شور و شر ہے

سال نو سبکو ہو مبارک  
جام مے لب کو ہو مبارک  
رضعت - رضعت - سلام ساقی  
والہیں لے خالی جام ساقی

۱۰۰



لیو پولڈ (ثانی)



شہادہ الحییم جنھوں نے ۱۹۰۹ء - دسمبر ۱۹۰۹ء

کتابچہ منقذہ و چہار سال انتقال فرمایا

~~XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX~~

اودہ روہیلکھنڈ ریلوے

10-1-4

اشخاص

(بوجہ تعطیل محرم ۱۹۸۰ء۔ واپسی ٹکٹ کی تخفیف کرایہ)

صرف درجہ متوسط (انٹرمیڈیٹ کلاس) کے مسافروں کا کرایہ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے لین ۱۰۰ میل تک ہر سفر میں دو تہائی پے رہیائیکا اور ٹکٹ ۴ جنوری ۱۹۱۰ء اور ۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء کے مابین لے سکتے ہیں اور ایسی سفر نصف شب ۳ فروری ۱۹۱۰ء تک ہو سکتی ہے۔

مگر یہ رعایت ہر دو اردو ریلوے میں نہ ہوگی۔

دفتر پراگ - پینڈنٹ لکھنؤ  
۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء

اے ارجمند مادر

قائم مقام ٹرافک سپرنٹنڈنٹ

# میسر کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میکل انکزامیر صاحب بہادر گورنمنٹ (پنجاب)

معزز انگریز میڈیکل کالج کے پروفیسرین نامہ اکرون و ایان ریاست اورہ لایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ پروفیسرین ڈاکٹروں نے بعد تجرہ اس سرمے کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ مرض ذی کلیو اکسیر ہر صنف بعد ازت تاریکی چشم و عذالہ پڑوال غبار بھولا سیل شہ نئی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش و غیر معزز ذاکہ اور عیون کا اور مادہ کی انکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرنے میں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عیون کی بھی حاجت نہیں رہتی ہے۔ لیکر لوٹ ۳۰ گنا کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ فائدہ اٹھا سکیں۔ فیتولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۱۰۰۔ ہر یکا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فیتولہ تین روپیہ ۱۰۰۔ عیون میں سرمہ فی ہفتہ چھ ڈاکہ بدھ خریدار درخواست کی وقت اخبار کو دے اور ضرور دین لفظی و جعلی میرے کے سرمہ کو ہتھاروں بچا جائے۔



پروفیسر میا سنگھ ایچ و الیہ مقام شاہ ضلع گوداسپور (پنجاب)

آئیہ جن بیارہ میں مفید باؤنگا۔ اکی نسبت بعد کہ کھوٹا  
 سرفہم۔ اکثر کچھ میں پرستار صاحب پروفیسر میڈیکل کالج  
 اورہ ۱۰۰۔ پروفیسر میڈیکل کالج اورہ ۱۰۰۔  
 (۱۵) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم ہیں اس کے  
 یہاں اس قدر سرمہ میرے کام آکر استعمال کیا کہ اورہ کا فائدہ  
 ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہوئی۔ ایک سرمہ جلا امر میں چشم کو  
 شہادت و طاقت ششماہی۔ تیسروں کا فائدہ  
 ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر حکم رکھتا ہے جس سے بینائی  
 خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑا کچھ کہیں  
 اور کوئی دانی نہیں ہے۔  
 سرفہم۔ مہراج گنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر  
 جھنگواں اورہ ۱۰۰۔

بنایا ہے۔ آپ خود اورہ سے یاد نہ ہوتا کہ اس کے کچھ  
 حد میں اس کی بڑی خوشی و تصدیق کرتا ہوں کہ یہ سرمہ  
 میرے کام میں نہایت ہی مفید اور انکھوں کی تمام بیماریاں  
 کیو اسلئے اکسیر حکم رکھتا ہے جس سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے  
 کوئی سرمہ اس قدر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سرموں  
 جتنی انکھوں میں دیا ہے وہی اسی قسم کی شکایت ہے۔ اس سے  
 زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ ہر طرح پر  
 مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوا۔ دیکھنا آئے۔ اس قدر  
 خارش۔ سرخی۔ جھوٹا اسلئے تمام انگریزی اور ہندی  
 زیادہ فائدہ بخش ثابت ہو کر اور ہندی میں اس کے  
 سے دھون میں یہ سرمہ ایکاد کر کے ملک اور  
 قوم پر راجا ہی اسان کیا ہے اسکا شکر و غلظ  
 افلاک میں ہونا محال ہے۔ ضرور ہو کہ ملک کے تمام لوگ  
 اس کے ایسے سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ  
 اٹھائیں اور ہر طرح کی انکھ کی بیماریوں کی نجات حاصل  
 راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ جرنل  
 ڈاکٹر حفور نواب صاحب بہادر وائسرائے بہادر لیور  
 (۲) جناب سردار صاحب ابوجیکٹ سرمہ میرے کام میں  
 تجربہ آپ کے سرمے سے کیا بھی تھا اسکو میں اسے چند روز  
 پر استعمال کیا صحت بہتر پایا۔ میری آئین ایک اور شہ  
 سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کنور و انظر اور نوڈی  
 کیلئے نہایت ہی مفید ہے اور اسوقت تک میں نے  
 اسکی بیماریوں کے مریضوں پر خاص کر سفال کیا ہے

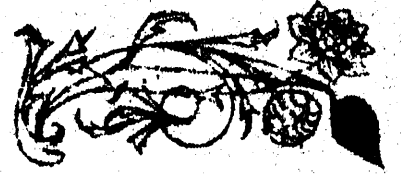
ان سے بڑا اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے  
 (۱)۔ میں نے میرے کام میں جو کہ عوارہ باؤنگا دیا گیا  
 اس میں مینوہ جتنی انکھیں بہت کچھ اورہ جلا میں استعمال  
 کر کے مفید پایا۔ میری آئین خاص کر ان مریضوں کو اسلئے  
 جتنی انکھوں میں باقی جاری رہتا ہے اورہ دینا اور اخبار اورہ  
 پھر یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔  
 راقم ڈاکٹر راج لعل ٹھوس راجہ اورہ میں اس سرمے  
 میں جن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور میں اس سرمے کی  
 (۲) جناب پروفیسر اورہ اس سنگھ صاحب تسلیم ہیں اس کے  
 اس کے میرے سفید سرمے کو فائدہ بخش ہے۔ یہ استعمال کیا  
 ہو کہ موتیا بند۔ وند۔ بھولا۔ ناخونہ انکھوں کا درد و عیون  
 کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ ان مریضوں پر ایک اکسیر  
 استعمال کر کے اسے اکسیر بہت ہو جیسی تو یہ سننی تھی  
 ویسا ہی استعمال میں مفید اور تیرہ ہفتہ پایا۔ زیر کار  
 میں ایک سرمہ مل گیا یہ لوہن بدھ دیا کھا نہات اور  
 ہر گز دن کو میرا اسکی معرفت و رخت ہونا چاہیو تاکہ ہر  
 اور مزید اس کے سرمے سے استفادہ ہو کر انکھوں کا عیون  
 یا کر کے۔ براہ مہربانی انکو میرے سفید سرمہ  
 میں قسم دی۔ بلکہ سہ ہفتہ میں  
 ڈاکٹر جودہری امیر خان میڈیکل کالج  
 نوشہہ ڈیرہ غازی خان۔  
 (۳) میں چھتر کاسرہم کہ سردار میا سنگھ صاحب

پانچم (۵) سرمہ کا انعام  
 اگر کوئی شخص میرے کے سرمے کی سندات میں  
 جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی دینی  
 ثابت کرے اسکو مبلغ پانچم ہزار روپیہ انعام  
 دیا جائے گا جو لاہور کے امیر ملک میں ہی طلب  
 کے لیے پانچ ہفتہ سے جمع کیا گیا۔

## نوٹس تخلیہ منزل کوین

بنام

۱۹۰۹ء عیسوی

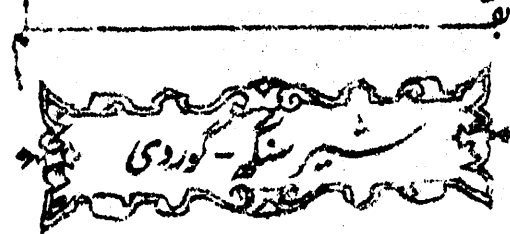


چونکہ زمان دو ازادہ ماہی شہنشاہی آفرینش نامسعود۔  
ہرب و معائب آگین دانستہ و مسعود شدہ است  
چرا کہ اہل عالم بہ بد نظا و دل و دلی آن یکہ تازمیدان  
نظم و لازاری کتاب تحمل نیاوردہ بکمال بجمال و  
تضرع شور فریاد و فغان تا این حد با وجہ رسانیدہ  
کہ اصوات "انفیات و الحفیفہ" آہنا پایہ عرش برین  
بلرزہ درآمد۔ نیز زام توجہ رحمت احکام الحاکمین  
و داور رس مستغنیین بر یکسی بجا و شیون مظلومان  
آفت رسیدگان معظوظ گردید۔  
چنانچہ بحد استراک و فکلی احوال مظالم سفاکانہ  
و بر جانہ شہا با یا و قاضی روز جزا از تحکیم قضا و  
قدر قرآن واجب الاذعان مشتمل برین احکام  
شرف نفاذ یافتہ است کہ  
شہا شکر و ستم کو شش را بہ تجلید و سہول از  
بارہا سے گران خدمات مفوضہ و متعلقہ سبکدوش  
ساختہ چندے برا سے اصطلاحات اطلالت  
ستمدیدگان عنان حکومت و اختیار بدست  
خود گرفت۔ بعلم اجسام طرح اقامت  
و استقرار اندازد۔

معذا بر طبق تشییت ارتقا می شود  
کہ جناب معصیت تاب نخست از یکم جنوری  
آیندہ رخت غربت بر قیامت خویش آراستہ  
این دار عجزہ را بفریاد۔ الفراق و الوداع  
گفتہ بہمت عالم علوی بلال و تہادان۔  
لے درنگ و اعتذار عازم و متردد شوند  
و آنجا تا حین البعث و نشر از ہمین امور  
معلل ماندہ سکونت و قیام مکرر یافتہ ورنہ بجات  
تسلی و تقوی علاوہ معذولی از منصب  
جلیلہ حال (ہر کہ بہر صورت لادبی است)  
آن شکر و ادرتا بد بجرم ظلم و زری عدم

پابندی احکام قوانین قدرت مستوجب عقوبت  
گوشتگون و مورد عتاب خواہند ماند  
زیادہ چہ تسوید نمایند۔ آلتفا بجا و المرقوم۔  
تا رنج "لا اے" سنہ "ما" علوی  
سلافت

سنہ ۱۹۱۰ عیسوی



## مستر بلگرامی ممبر انڈیا کونسل



جو عہدے سے مستعفی ہو کے بوجہ شدت بر وقت  
فضل انگلستان کے اپنے ہندوستان میں  
معاودت فرما ہوے۔

## صلائے عام

اور

## اُردو زبان کا علم ادب

ڈیر پنچ

"صلائے عام" کی دوسری جلد کے تیسرے  
نمبر میں سب چودہ مضامین ہیں جنکی فہرست میں  
نکلتا ہوں۔

۱۔ دیباچہ مضامین۔

۲۔ میری زبان اور میرا بیان۔

۳۔ پھر وہی زبان اور وہی بیان۔

۴۔ عرفی حال۔

۵۔ خداوندان دولت و جہاد۔

۶۔ شہنوی راسخ۔

۷۔ آجکل کی اردو لٹریچر۔

۸۔ داد و بھروسہ۔

۹۔ سنہ کی بات ہے۔

۱۰۔ صلا سے عام کے متعلق۔

۱۱۔ بہاریہ۔

۱۲۔ ریلوے۔

۱۳۔ نازش حسن طبیعت۔

۱۴۔ اشتہار صلا سے نام۔

ارباب سخن انصاف فرمائیں کہ انہیں کون مضمون  
علمی۔ اخلاقی۔ تمدنی یا سیاسی ہے؟ حضرت  
ناصر علی خان بہادر نے پورا پرچہ اپنی فضول بیانیوں  
سے بھر دیا ہے اور بھڑکایت ہے کہ اہل ملک  
اسکی قدر نہیں کر سکتے۔ آخر قدر کس چیز کی ہو؟  
حضرت کا مذاق تحریر زلف و کمر کی شانوں میں  
الٹا ہوا۔ تشبیہات اور بناوٹوں میں فسانہ عجیب  
کا رنگ وہ بھی بگڑا ہوا عبارت کا تسلسل نہ لڑو  
زبان جو شہر میں صحت کیجاتی ہے وہ عوام کی۔  
اغلاط کے روڑے مضمون کے سطح پر چا بجا  
پھیلے ہوئے۔ یہ سنجیدہ تحریر اور شائستہ  
نثر کا زمانہ ہے۔ بھلا حضرت کی ایسی حشتناک  
عبارت کو قدر کی نگاہوں سے کون دیکھے گا۔  
ان تمام مضامین میں جو کچھ کسی امر خاص سے متعلق  
ہے وہ شہنوی راسخ، کارلویو ہے۔ مگر ستم یہ  
ہے کہ حضرت نے ریلوے بھی لکھتے نہ بنا "راسخ"  
سہرندی کی شہنوی جناب شہاد حیدر آبادی نے  
چھپوائی ہے۔ جناب شہاد وزیر دکن ہیں۔  
اسی قدر اوں سے آگاہ کر دینا کافی ہے۔  
انھوں نے اپنی فہم کے موافق راسخ کی شہنوی  
کو علی سہرندی کی شہنوی پر فوق دے دیا۔ خدا  
جاسے یہ خیال اونکا کس بذا پر قائم ہوا۔ علی  
سہرندی کی شہنوی فی الواقع ایسی لطیف اور  
بلند ہے جسکی پیروی بہت شعرا نے کرنی  
چاہی مگر نہ کر سکے۔ حضرت خان بہادر نے  
در علی، کی تائید کی۔ بات تو اچھی کی مگر جو  
فریگز اشعت اور سے ہوئی، یہ بھی کہنا

کی شہنوی کے اشعار تو ریویو میں بھر دیئے اور "راسخ"  
کی شہنوی کا ایک شعر چھپ نہ لکھا۔ کوئی حضرت سیو پوجہ  
نہ آپ "راسخ" کی شہنوی کا ریویو لکھنے بیٹھے تھے۔  
یا علیؑ کی شہنوی کا حضرت کا یہ حکم دیا کہ "اسے"  
چھپنا نہ چاہیے۔ اس کے بعد اس کے دوستوں نے کہا کہ "اسے"  
اور حضرت اشعار کو لکھا مضمول ہے۔ ریویو نے  
واسطے کافی نہیں ہے۔ کیا یہ مطلب ہے کہ جو  
شخص آپ کے ریویو کو دیکھے وہ "راسخ" کی شہنوی  
پڑھ کر فریاد کرے؟ ایسی کھٹ سیو پوجہ  
کہ نہ لکھنا بہتر تھا۔ بیشک یہ امر ضروری تھا کہ "راسخ"  
اور علیؑ دونوں کے اشعار یکساں تھے اور موازنہ کیا

شاید حضرت خان بہادر لڑا بہارت پر غصہ آگیا  
 ہو کہ "اسخ" کی بیوی اور بیٹا اس کے  
 ہی۔ وہ خود سولہویں سن میں شریوڑی کے ہیں۔  
 "میتے بھی ایک۔ چار بیٹا کی بیوی اس کے، بیوی بچہ ہیں  
 کے فراموش ہے۔ بیوی بچہ ہیں۔

چور سے بچنے کے لئے ایک گلی پر لڑائی ہوئی۔  
 وہاں پہنچے جاتے ہیں کہ وہاں پہنچے جاتے ہیں  
 کی بات کی بات کی بات کی بات کی بات کی بات  
 اور ان کی بات کی بات کی بات کی بات کی بات  
 ہری نے کہا کہ وہاں پہنچے جاتے ہیں  
 حضرت نے کہا کہ وہاں پہنچے جاتے ہیں  
 نوٹیں لکھیں کہ وہاں پہنچے جاتے ہیں  
 یہ وہی ہے کہ وہاں پہنچے جاتے ہیں

حضرت نے لفظ ”زیارت“ تحریر فرمایا کے  
 اپنے عہد کا اردو کھول دیا۔ کیا یہ مطلب تھا کہ جناب  
 شہاد و کن کے محرم کی نقلید فرماتے اور متغیوں کا  
 نقل پانٹتے ؟

جناب شاد نے "راسخ" کی شنوی کے  
پھیلو ادینے پر جو فخر کیا ہے وہ ان کے  
عالمی شان سخن سنخ کے لئے ضرور نازیبا ہے۔  
لہذا دستور پر ایسے نے اعلیٰ درجہ کی ہزار ہا کتیب  
چھاپ دیں لیکن ایسا فخر کسی پر نہیں کیا جیسا اس  
پھیلو سنی شنوی نے کیا۔ پھیلو ادینے پر کیا گیا ہے  
دو فخر بھی فرما۔ "اگر غضب تو یہ ہے کہ "علی"  
کی شنوی جسکے مقابلے میں "راسخ" کی شنوی کو  
سوا شکست ملنے کی اور کوئی بات نہیں حاصل  
ہو سکتی۔ اور سکا "تہ گھٹانا چاڑ"۔ "الانکہ موزین  
سخن سنخ اور ~~شاد~~ مستند "علی" کی شنوی کو  
لاجواب تسلیم کر چکے ہیں۔ اور دونوں شنویوں کے

دیکھنے سے آج بھی "راسخ" کی شہنوی اپنی کمر ویرلو  
 سے خود گری پڑتی ہے۔ ایسی حالت میں جناب  
 شاد کی تحریر کو دیکھ کے ارباب فہم بہ ظاہر مسکادینگو  
 اور دلبین جو سمجھین کسکھمیں گے۔

حضرت خان بہادر نے جناب شہزادہ کے فخر پر  
کیونے تعجب کیا ہے۔ اونھوں نے صلا سے عام  
کی لوح پر فرشتہ جامع مسجد کا نقشہ چھپوا کے آنا  
فخر کیا ہے جتنا مرعوم شاہجہان نے مسجد کو بنوا  
کے نہ کیا ہوگا۔ حالانکہ اس نقشہ میں دروازہ جو  
بستر اور کھار آمد تصویر میں دوسرے پر توڑ میں  
ہر جہت چھپا کر لی ہیں۔ اسکے علاوہ حضرت  
صلا سے عام کی تعریفوں کے بل پر یہ ہے  
میں بدھا کر لے خانہ غلام کے اہل

نظرے خوش گزیرے

نظارہ سلف : جنوری ۱۹۰۹ء سے یہ اشاعتیں  
شائع ہو آئیں گی۔ سہ ماہی سلف صانعین اولیاد کاغذ  
حکما و متقدمین کے سب زمرے نے نفعی کے قابل قبول  
پندرہ اشاعتیں امانت عہدت خیر حکایات - کتابان  
اولوالعزم کے جنگی کارنامے شعر و انشاد کے موثر اور  
تجلی خیز اثر - انشاد و نثر - دلکش پیرامین ہمشہہ سلسلہ  
رج ہونگے ان کے علاوہ ایک رنجینہ مخفی جسکی شخص  
کو جستجو ہے - سہ ماہی شامل ہے - بعض سرج اعلا  
علامہ جمال الدین سیوطی صوفی رحمہ اللہ علیہ کا وہ  
ذخیرہ ہے باجمین آئینے روحانی اور جسمانی دونوں  
امراض کا شفا خانہ کھولنے کا ہے - ہر مرض کیلئے  
موثر عمل و موجب نسخے جمع کر کے مخلوق حذایرت  
بڑا احسان کیا ہے نظارہ سلف کو ہمراہ ایک  
جز علاوہ دیگر مضامین کو اپنا وار شائع ہو کر ایک سائیر  
یورڈیہ خریداران نظارہ سلف کو مفت حاصل  
نہو جائیگا - قیمت دو روپیہ سالانہ پیشگی مع محمد  
مقرر ہے - ۳۱ روپیہ سب سے کم جو حضرت کم از کم  
(حجرات کی ان کتابوں سے جنکا نام ذیل میں درج ہو چکا ہے)  
فرامین کے نظارہ سلف اور کی خدمت میں ایک  
سال تک ملا قیمت ماہوار روانہ ہوتا رہیگا۔

1

الشہداء از اس زمانے میں اونکی شکر گوشت  
نہیں کر سکتے۔ ہاں۔ طفیل مزاج اور بڑا آسور  
اوسے دیکھ کے خوش ہوں تو ہوں۔

حضرت خان بہادر نے اس زیور یومین راسخ کی شنوی کا تو ایک شعر بھی نہیں لکھا اگرچہ اس شعر کے ساتھ کہ بیٹے بھی راسخ کا کلام دیکھا ہی۔ ان کی غزلوں کے چند اشعار لکھ دیئے ہیں۔ جیسے اشعار ہیں کسب اوس مذاق کے مستعارات سے بھر پور ہیں جو سہرزد و الزن کی طبعیتوں میں جا ہوا تھا۔ طبع تو یہ ہی کہ حضرت خان بہادر نے راسخ کے اشعار میں بھی اپنی معمولی غلط فہمی کا رنگ نہیں چھوڑا۔

حضرت راسخ کا شعر یوں تحریر فرماتے ہیں۔

قابل تیار ت کتب و نیات و تصویب  
شرح اسناد الہی فضائل استغفار ذخیرہ عقبی

مجلس خلدن الرابع  
مفيد المفتي  
والأعلى الحكومات

ان کتابوں کی مطالعہ و انسان عقل مند ہو جاتا ہے  
مؤمن تصالح کی خواہش ظلمت انوار آئینہ شریعت

کتب حکمت جنکا شہرخص کے پاس ہی نا تہایت فرورد

اسلامی زندگی بہار زندگی - راز مخفی چشم بیدار

در نگیز واقعات دل ہلا دینے والی قصے

طلسی بدله	رقص بسمل	قتل نظیر
ع	عمر	ع

عشق و محبت کا مخفی راز سچی محبت کا نتیجہ ہے

شتره خاموشی      ستغی طناز - فردوس برین

سوہنی نوٹ      صغیر اختر      تاج کامیابی

11

اجرت کتب - شہر علی - کلی قاسم جان



## عمرت و راز باد

اے دیکھ کتے ہین طفلی مین ہندی  
یہ لڑکا طرح دار پیدا ہوا ہے





گشت خون از درد عشق آفرید بلکینہ ام  
از سہ خویش است چون یاقوت رنگین شام  
حالانکہ هیچ شعر لایں ہوسے  
گشت خون از درد عشق آفرید غم پیشہ ام  
از سہ خویش است چون یاقوت رنگین شام  
دوسرا شعر لایں تحریر فرماتے ہیں :-  
جلوہ کاہ آہ کریم گر شود سیانہ یا  
خشاہک گرد نہ خون وفا قیامہ یا  
گراہج شعر لایں ہوسے :-



# اوصم پاشا

مشہور ترک بیزل جنگ بونان و ترکی شہ  
زین بہت شہرت ہوئی پاشا بونان واسط  
مشہور بیزل عثمان پاشا کے مستر شدت تھے

## کھلی مٹھی

### جناب مولوی شبلی نعمانی کو

#### نام

بھائی شبلی کوڈ انٹرنل  
برائے خدا مجھ سے ناراض ہو جائے کہ میں نے  
تاکہ عمارت میں لکھا اور چنان اور چنان کے القاب  
و آداب میں لکھے میری رائے میں محبت  
اور مصلحتی اعزاز کا طریقہ یہی ہے اور باقی سب  
چالو سی اور غیر نفاذ ہے۔ کہ تم ہم امید ہونے  
کی تھی رائے میں مندر آتی ہو اسے تو میں نے  
لکھتا عوامہ تو مولانا عبدالعزیز نے مولانا بھیر العلوم  
اور آخر دور میں مولانا عبدالعزیز نے لکھی ہوئی  
اب آئندہ لکھا ہر ہوسے فی امید مولانا حسین

بود از درد و شست نشہ و خون طبعیت  
شود دامن پناہید ز درد مینوسا  
واہ حنیت بواہ البریہ کہنا تو مینا جہین ہوس  
اصل مٹھی کا کوئی شہری نہیں تہہ ہر یو لکھا گیا  
ہے۔ اور بلا ضرورت غزلوں سے استعارے  
تو غلط ہے۔ بھلا ایسے علم اور ادب سخن کا کوئی  
پرچہ ہوا اسلئے عالم کے اور کون ہوسکتا  
ہے۔

عرق نشہ زہدیم رخ نکو سے ترا  
زمن مرغ کہ می خواہم آبرو سے ترا  
شاہد

آگے مشیت ایزدی جانے اور اس کا کام خدا کا  
ایک منٹ میں وہ کیا سے کیا کر دیتی ہے۔  
اگلے زمانے میں یہ مشہور تھا کہ بایزید اور  
اولیں قرقی اور سعدی اور غزالی مد تو میں پیدا  
ہوئے۔ تھے اب وہ چار تہیتے ہوئے مصون  
دو چار شعر زبان سننے کل نہیں کچھ ذرا چلتا پرتا  
ہوا اور سعدی کا خطاب یا گئے۔ علامہ بنگلے  
سچ کہو یہ سید مرحوم غزالی وقت تھے اور  
اس لقب کے موزوں تھے یا سعدی ہند بنے  
کے لایح حالی اور تم ہو سکتے ہو۔ اچھا  
عزیز سربراہ صاحب بین کو ان ایسی مافوق العاد  
ایمان ہے۔ بہت جسکے سینے ان کی شہرت قدر والی  
کلمہ کہہ رہے تھے یہی ہون یا کیا رہے  
جوان باہر انہم کے بی۔ اسے سمجھائی اور پر

۴-۶-۶-۶  
مرد روشن حال ہر تہہ کس کیا ہر تہہ و لیسٹ  
شہر و بی جہل اگر نرم میں دیکھیں تو آپ

جو کی بات :- تو تو مس و گاڑی کی انہیں کو واسطے ہر تہہ  
میں ہر تہہ کو چھوڑنا بیگانہ سفید رنگین نہایت ویرانی  
اور شوقین اور شہر و بیروانی  
صاحب لایں :- ہر تہہ کا وہ تہہ خوش و باخو طرح حوصلی  
اصول کی ہوائی تیار کیا گیا ہے۔ یہ تہہ گلوڑوں و مکتوں  
کے واسطے ڈاکڑی ہر ایات کے مطابق تیار کردہ شاہ  
نہایت سفید و بونان  
چیمہ کا سامان ہر موم و روغن ہر سوپ و سبیل  
شوب و بن وغیرہ ہر سائز کی مین ہر فصل ہر تہہ  
مندر جہدیل تہہ سے طلب کردہ تہہ ہر تہہ  
تقلیل ہوتی ہے۔ تاہم و ن کیواسطے ہر تہہ رعایت  
المد

نارنگ و لیسٹ سوپ کپنی لکھ کلکتہ و میرٹھ  
ایجنٹ  
شیخ حاجی احمد ایڈیٹر ہر تہہ ہر تہہ  
و ہر تہہ ہر تہہ

۱۔ دولہا سی عربی اور شہزادی سی  
 ایلیں ایک شور مچا رہا تھا کہ  
 ایسی عزت والا ہے کہ جس کو  
 اور نہ کہ جس کو  
 کی یہ جوگیں اور ہر شخص کو  
 سے نہ ہو کہ جس کو  
 اس کو یہ وہی نہیں جانتا  
 یہ غیر معلوم کہ  
 اور اس کے قوت آواز سے  
 کیا تھا کہ اس کا  
 یہ کہ جس کو  
 یہی مرقعہ بلکہ  
 سے وہی جو کہ  
 مضمون اور اس کتاب  
 یہ خود میر کی

آزاد اور سچا بننا۔ یہ ہے ملو جسے کوئی عداوت  
! وجہ نہیں بان و کوئی نہ سیر نہ شخص کو اس کے  
رہے۔ نہ یاد نہ نہیں رہتا اس تم ملو بھیجا  
تر نام۔ کے الفاظ سے کیا جاتے ہو  
کیا تازہ انطوائی لی غور و شکیستہ نام کی ہے  
را اس سے اظہار بعد اس کی طرح سعدی پیدا  
نہا چاہتے ہو اگر اظہار اس سے نہ انصاف تعلیم  
نہا نہ پڑا۔ کیا اس سے انصاف میں کیا نقص  
ہو، اب بقول بھلا۔ ہو کی اور سے کہہ پیر الیہ  
نہا نہ انصاف وہ ہم پر لکھ نہ تھا الی سبالات  
ما تامل۔ اس میں فیضان آ کر نہ لکھ اس سے  
عدو، عین محل سے میں لکھ نہ سعدی  
نہا نہ لکھ نہ ہی سے نہ لکھ نہ لکھ نہ  
نہا نہ لکھ نہ میں اور نہ لکھ نہ کی کتابیں  
اور نہ لکھ نہ لکھ نہ ہو جس سے  
نہا نہ لکھ نہ لکھ نہ لکھ نہ لکھ نہ

نے اس اپنے مین ڈال کر مسر کی طرح کوئی جذبہ  
یونیورسٹی بناؤ گے تو وہ تو ابو حنیفہؒ اور  
شافعیؒ نہیں پیدا کر سکتی مذہب کیا مذہب  
درسکا ہے یا دنیاوی درسگاہ مذہبی درسگاہ  
اگر ہے تو ارسین ایک انجی کی تغیر تبدیل  
کی گنجائش نہیں وہ تو جس رنگ پر اسلام  
کی گھاٹی کا پھینکا ہے اسی رنگ پر  
قیامت تک کے لئے چلا جائیگا آج  
جہان میں ریلین جاری ہوں چاہے موٹر گاڑ  
چاہے چوٹی چھانڈ مگر ہمارے قربانی کے  
میں نہ ہوں گا یوں اور تون کی رفتار کو بل صراط  
کے جیتن دن مین اوچک جانے کو کوئی بھی  
نہیں یا سکتا اب کیا دنیاوی علوم سے  
یہ مذہب ہٹو مال کر دینا تو ہٹو اسکی ضرورت  
کیا (انگریزی زبان) جہین یہ اصلی علوم ہیں  
کیا چار سے فائدہ پہونچانے کے لئے

اس کی خبر یہ ہے تو آپ کی قسمت

۱۔ سید صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۲۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۳۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۴۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۵۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۶۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۷۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۸۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۹۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔  
 ۱۰۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

اس کی نہ تھی

(۱)

یہ تو اپنی قسمت

میر کا رخا کی نگاہ کو نصف قیمت میں فروخت کر کے  
وہ گنہگار بن گیا اور وہ گنہگار بننے کے بعد گھر میں آپ  
نہ تھے، میں میر کی اغاریت بدلی۔  
اسے ایک ہفتہ بار چھٹی سہ پہے تک نصف روزہ گھڑی  
میں جھلکا لی اور اسے دیکھنے سے تھک جاتی تھی ہر گز نشی نہ  
کرتا۔

۱۔ ساہوکار ہر پہلے گھڑی کی سیٹ پر  
بٹھ جاتا۔

۲۔ میر کی قیمت میں نصف سے زیادہ  
لے کر میری قیمت پر گھڑی کی سیٹ کا راجہ

۳۔ شریف شہر روپے  
ہوئی نہ لے کر ۲۰ گھڑیاں میں دل کی سولی بنی ہو اور  
میں باقی پر اور ۲۰ گھڑیاں چھوڑے فوراً چلنے لگتی ہوں

۴۔ روپیہ نصف چار روپے کا ۲ سال

۵۔ کہیں کی بیچنے والے سے یہ بیچنے والے کو کہتے  
تھے کہ میر کی بیچنے والے قیمت سے نصف سے زیادہ

۶۔ کہ میر کا ہوا میری زمین معشوقہ کی گوری گوری  
میں بیچنا چاہتا تھا ۲۰ سال قبل قیمت غلہ نصف

۷۔ میں شہر روپیہ کی گھڑی سو فی زیادہ ابھی ہر گز نشی نہ

۸۔ دو کارہ روزہ اور ۲۰ گھڑی سازی۔

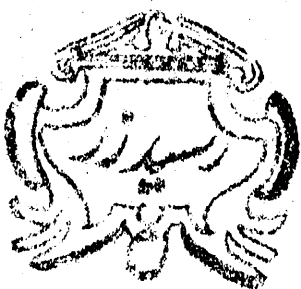
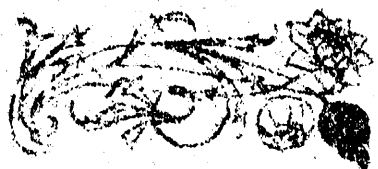


اور برکت سے ہی محروم نہ رہیں۔

لغات

معلم اول

زمانہ حال



اسا کے گریانی حضرات معینان وغیرہ اران  
اور پنج اس فرشتے سے مراد فرشتے ہیں کہ اور  
فرشتے الی اور اسکا کیا نب تو فرشتے ہیں۔

فیض بند کہنسی -  
صاحب ایند کو  
صاحب عبدالقادر صاحب  
نیو پبلک لبریری

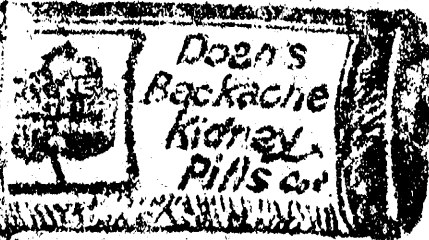


رنگ کا زمانہ ہی تھا جس قدر تھا فیتہ  
اور احوال میں دیکھتا ہوں تو کچھ اصول تھا  
مجموع میں نہیں آتا کہیں تو عقیدہ مسلمان پورا ہے  
نیشن کے معلوم ہوئے ہزار ہا معلوم ہوتا ہے  
کہ یہ امام یوسف صاحب جریب سانسے  
لئے ہوئے چلے آ رہے ہیں اور انکو  
کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے صرف وہاں  
ہوئے ہیں جس پر وہ اپنی تصانیف لکھتے  
ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شبلی علیہ السلام  
جس پر اس کتاب سے مراد ہے اس کا نام بھی یہ ہے  
رہے ہیں۔

کاہ کی سب سے بڑی کتبہ الیہ السلام  
کبھی یہ ہو جاتا ہے کہ ان کو فریادی سانسے  
کاہ کی سب سے بڑی کتبہ الیہ السلام معلوم ہوتا ہے  
کہ فطرت کی کائنات الیہ السلام اس کا کہ  
سائنس تو اس میں جلدیہ افروز ہے۔ غرض میری  
اور میری سب سے بڑی کتبہ الیہ السلام معلوم ہوتا ہے  
عقل چاہے کہ اس کے خیالات کی کتبہ الیہ السلام  
نہ ہوئے گی ہاں تاکہ ہم خیال کہیں اس کا  
ضرورت نہیں بلکہ ایک طرف دارالعلوم کی طرف  
ضرورت ہے لیکن وہ بھی اس جیسے ریویژر میں  
ہے۔ ہاں علیحدہ کا کتبہ اور ویسے ہی چند  
ورثہ کا بچوں کی حضور انور الیہ السلام  
ہاں ویسے سب سے بڑی کتبہ عطا فرمایا وہ ان کا شکر ہے  
سے روپیہ ملنا کسی کو گرا نہیں معلوم ہوتا۔  
سب سے بڑی کتبہ روپیہ ملنا ان کا گرا نہیں ہو لیکن  
اب اس روپیہ کا مصروف میں لانا آپ کے  
ماحول میں ہے۔ یہ دیکھ کے ہکو بڑی  
نوشی ہوں کہ اس کے خطوط اردو کے کوئی صاحب  
نہیں۔ بلکہ آج تک یہ نہیں  
ہاں ہے یہاں ہے۔ بہر حال  
سب سے بڑی کتبہ روپیہ ملنا ان کا گرا نہیں ہو لیکن  
استقام کرو کہ جو صاحب تھا کہ  
سے ہیں اور اسے کہہ دو کہ  
نہیں ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بذریعہ فوٹو گراف  
و اس کے خطوں کی عینہ نقل ہے لیکن  
تا کہ گرا نہیں ہے۔ سے لطف اور فطانت  
سے اس کا حق ہے۔ سوا دھبہ کی زیارت

# صحت کا طرح کار

ان کے وقت بڑی سب سے  
کڑھ اور فیتہ گرا سے فطرت سے فطرت ہے  
اس طرح چاہی نہیں کہیں ہیں کہ اس پر ہی جسم کا  
بہت کچھ ہوا ہے کہ گردن کے ضعف اور ہر صحت کی  
صحت کی ہیں۔ بہت ہی سب سے۔ فیتہ آتا۔ پیاب کو  
اور اس کا رنگ خوب ہوا ہے۔ پیاس بہت گرا  
میں کھانسی عام ہوا۔ کی گرا ہے۔ دروسہ چھوٹی کی  
نہیں ہوا۔ چھوٹی کی گرا ہے۔ دروسہ چھوٹی کی  
ہر ماہ میں کھانسی عام ہوا۔ کی گرا ہے۔ دروسہ چھوٹی کی  
اور اس کی گرا ہے۔ جلدیہ افروز ہے۔ اور گردن کا  
سب سے بڑی کتبہ الیہ السلام کی اس کتبہ کی گرا ہے۔  
نہیں ہوا۔ چھوٹی کی گرا ہے۔ دروسہ چھوٹی کی  
نہیں ہوا۔ چھوٹی کی گرا ہے۔ دروسہ چھوٹی کی



Doan's Backache Kidney Pills  
نوشہ کرتے ہیں۔

